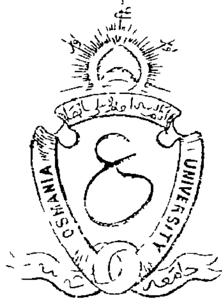


سلسلۂ نصابات علمیہ جامعۂ عثمانیہ

مبادی نباتیات

(جلد اول)

از

لوسن

بعد ترمیم و اضافہ

بیربل ساہنی ایم۔ اے + ڈی۔ ایس سی + ایس سی ڈی + ایف آر ایس۔

اور

ایم۔ ولس

ترجمہ

مولوی محمد سعید الدین صاحب ضیائی۔ ایس سی + ایم اے (اڈنبرا) + ایف آر ایم ایس + ایف ایف ایس سی (لندن) + ایم آر اے ایس۔

پروفیسر صدر شعبۂ نباتیات جامعۂ عثمانیہ

نظر ثانی

ڈاکٹر محمد عثمان خانصاحب ایل۔ ایم۔ اینڈ ایس۔

رکن سررشتۂ تالیف و ترجمہ جامعۂ عثمانیہ

سنہ ۱۳۵۷ھ م سنہ ۱۳۴۷ف م سنہ ۱۹۳۸ء

دارالطبع جامعۂ عثمانیہ سرکار عالی حیدرآباد دکن

یونیورسٹی ٹیوٹوریل پریس کی اجازت سے اس کتاب کا
تیسرا ایڈیشن (سنہ ۱۹۲۸ء) اُردو میں ترجمہ کرکے
طبع و شایع کیا گیا ہے۔

مبادی نباتیات

جلد اول

حصۂ اول و حصۂ دوم

باب ۱ تا باب ۱۴

فہرستِ مضامین

مبادی نباتیات

(جلد اول)

دیباچہ

ہندوستان میں ان طلبہ کی تعداد جو ابتدائی امتحانات کے لیے "نباتیات" اختیار کرتے ہیں حیرت انگیز طور پر زیادہ معلوم ہوتی ہے جب ہم اس حقیقت کو جان لیں کہ ابھی تھوڑا ہی عرصہ پہلے تک کوئی عمدہ ابتدائی رسالے ایسے موجود نہ تھے جن میں نباتیات کی ہندوستانی اقسام سے بحث کی گئی ہو۔ گو اس کا لحاظ ضروری ہے کہ مشرقی طلبہ ہر اُس موضوع کے جو تصور میں آسکتا ہے، کتابی حصہ کو جبر ناک سمجھ کے ساتھ حفظ کر لینے کی ایک غیر معمولی قابلیت رکھتے ہیں، تاہم اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اہل ہند میں پودوں کے متعلق ایک حقیقی دلچسپی موجود ہے۔ اس دلچسپی کے خیر مقدم کے لیے اور اس ذوق میں جو انہیں پودوں، اُن کی ساختوں، اور اُن کے افعال کی واقفیت حاصل کرنے کے متعلق ہے ترغیب و تحریص کے خیال ہی سے مسٹر لوسن کے مشہور رسالہ کی یہ موجودہ تطبیق شایع کی جاتی ہے۔

مسز ولس (Mrs. Willis) نباتیات کی تدریس میں سیلون کے ایک اعلیٰ درجہ کے اسکول میں بہت کامیاب رہیں، جہاں وہ چند سال تک بطور خود سبق دیتی رہیں۔ اس لحاظ سے کہا جا سکتا ہے کہ اُن کو کسی قدر مقامی تجربہ رکھنے کا استحقاق حاصل ہے۔ ان کا طریقۂ تعلیم "مطالعۂ فطرت" کے اصول کے تتبع میں تھا اور یہ پایا گیا کہ لڑکیاں اصلی پودوں، اُن کے حصوں، اُن حصوں کے افعال سے اور اُن سادہ تجربات میں جو ان افعال کی نوعیت

ثابت کرنے کے لیے کئے جاتے تھے، گہری دلچسپی لیتی ہیں۔ ان سب سوالات پر مسٹر لوسن نے بخوبی بحث کی ہے، اور خصوصیت کے ساتھ اُنھوں نے پودوں کے افعال کے متعلق بہت سے تجربے درج کیے ہیں، جو اُس وقت نہایت دلچسپ ثابت ہونگے جب کہ اُنہیں یورپ کے پودوں کی بجائے ہندوستان کے پودوں کو رکھ کر مشرقی ممالک میں رہنے والے طلبہ کے لیے زیادہ سہل الحصول بنا دیا جائے۔ عام طور سے صرف اُن ہی پودوں کا تذکرہ کیا گیا ہے، جنہیں مسز وِلس (Mrs. Willis) نے اِن تجربات کی یا ان سے مماثل تجربات کی تصریح کے لیے مناسب پایا۔

مشرقی طالب علم کی بڑی کمزوری یہ ہے کہ وہ حفظ کرنے کی طرف زیادہ راغب ہوتا ہے۔ وہ مجرد تعلیم (abstract studies) میں بہ نسبت مادّی تعلیم (concrete studies) کے زیادہ اچھا ہوتا ہے۔ مگر اس بات کا کہ موخرالذکر کی طرف بھی اُس کا کچھ رجحان ہے اِس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ اکثر نباتیات اور اُس سے ملتے ہوئے علوم کا مطالعہ اختیار کرتا ہے۔ مجرد تعلیم کو پسند کرنے کی طرف جو رغبت ہے اُس کو جہاں تک ممکن ہو روکنا، اور ساتھ ساتھ مادّی تعلیم کے مطالعہ کے ذریعہ منضبط کرنا چاہیے۔ مادّی تعلیم میں اکثر لوگوں کے لیے نباتیات بہترین علوم میں سے ایک علم ہے، کیونکہ اس موضوع کے لیے جو سامان ضروری ہے وہ راستہ پر اور ہندوستان میں سال کے ہر موسم میں مل سکتا ہے۔ طالب کو بہ نسبت ایسی کتاب کے کہ جس میں بلوبیل (blue bell) اور وال فلاور (wall flower) کا یا ایسی تمثیلوں کا تذکرہ ہو جو ہندوستان میں نا آشنا ہیں، اُس کتاب سے صریحاً زیادہ دلبستگی ہونی چاہیے جو ہندوستان کی ضروریات کے مطابق ہو۔

ایک بڑی دِقت جو ہندوستان کی تعلیم کے لئے تمثیلوں کے پسند کرنے میں درپیش ہے، وہ یہ ہے کہ ملک اتنا وسیع ہے اور اس میں اتنی زیادہ اقسام کی آب و ہوا، سرد سے لے کر گرم تک اور تر سے لے کر

خشک تک ہے، کہ یہاں کے نباتات تمام جگہ کسی طرح بھی ایسے یکساں نہیں جیسے کہ جزائر برطانیہ میں ہیں۔ مثلاً مدراس اور پنجاب کے بہت تھوڑے پودوں کے مابین اشتراک ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ جو مخصوص مثالیں اس کتاب کے لیے چُن لی گئی ہیں وہ ایسی عام ثابت ہونگی کہ ہر ایک کو دستیاب ہو سکیں۔

جو طالب علم اس کتاب پر حاوی ہو گیا ہو اور اس کتاب میں بیان کیے ہوئے تجربات کو کامیابی کے ساتھ انجام دے چکا ہو۔ اُسے یہ خیال نہ کر لینا چاہیے کہ اُس نے نباتیات کا اچھا علم حاصل کر لیا ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اُس نے صرف حصولِ علم کے طریقوں سے واقفیت حاصل کی ہے۔ وہ اُن طریقوں سے واقف ہو جائیگا جو مزید معلومات حاصل کرنے کے لیے اختیار کرنے چاہییں اور جو بالآخر اُسے اس موضوع کو اچھی طرح سمجھنے کا استحقاق عطا کر دینگے۔ یہ انتباہ کسی طرح غیر ضروری نہیں، کیونکہ اکثر ایک محدود علم رکھنے والا بھی خود کو ایک کامل ماہرِ فن سمجھنے لگتا ہے۔ اس کتاب پر حاوی ہو جانے کے بعد طالب اس مضمون کو اچھی طرح سمجھنے لگیگا بلکہ ممکن ہے وہ بطورِ خود بھی کام کرنے کے لیے تیار ہو سکیگا۔

ہندوستان کے مختلف حصوں کے بہت سے نباتات ہیں جن کا بیان اب شایع کیا گیا ہے یا شایع ہونے کو ہے۔ اور ان میں سے کسی ایک کے بالکل مختصر مطالعہ سے معلوم ہو جائیگا کہ پودوں کے مقامی پھیلاؤ کی نسبت ہمارے معلومات کی تکمیل کے لیے ابھی نہیں کتنا کام کرنا باقی ہے۔ اگر ایک طالب علم اُس ضلع کے لیے جس میں وہ رہتا ہے ان نباتات میں سے صرف ایک ہی قسم کے متعلق کام کرے، مقامی پودوں کو جمع کرتا رہے، اُنہیں دوسرے نباتیوںؔ (flora) سے مقابلہ کرکے شناخت کرے۔ اور ایک بوٹی خانہ (herbarium) تیار کرے جس میں مقامات احتیاط کے ساتھ نشان لگا کر مشخص کر لیے گئے ہوں، پھول آنے کے موسم دیے گئے ہوں، اور پودوں کی نسبت دوسرے تمام اندراجات جو ممکن ہوں درج کر لیے گئے ہوں، تو وہ ہندوستان

ؔ نباتیات

کے نباتیہ (flora) کے مطالعہ کے لیے نہایت مفید خدمت انجام دے سکیگا۔ اور جب وہ اپنے مضمون میں منتہی ہوجائے تو وہ مقامی نباتیہ (local flora) پر رسالے شایع کرنا شروع کرسکتا ہے۔

شاید اس سے بھی زیادہ فائدہ رساں وہ طالب علم ہوگا جو مقامی نباتات کی ماحولیات (Ecology) کا مطالعہ کرے (یعنے اس مسئلہ کا کہ پودوں کی زندگی کا اُن کے قدرتی ماحول سے کیا تعلق ہے)' احتیاط سے اس پورے مضمون پر غور کرے اور ساتھ ہی اُن ضروری تجربات کو بھی عمل میں لائے جو مختلف مسائل کو حل کرنے کے لیے ضروری ہوں۔ اس سے پہلے کہ طالب علم یہ امید کرسکے کہ اب وہ ایسے درجہ پر پہنچ گیا ہے جبکہ اپنے نتائج شایع کرسکے اُسے اس مرحلے میں بھی چند سال سرگرمیٔ عمل میں صرف کرنے چاہئیں' جو دلچسپ بھی ہوگی اور دلکش بھی۔

سعیٔ عمل کی یہ دونوں راہیں تربیت یافتہ شایق کے لیے کھلی ہوئی ہیں۔ اور چند ہی سال کے بعد وہ اُس درجہ کو پہنچنے کی امید کرسکتا ہے جبکہ وہ اپنے مشاہدات شایع کرسکے۔ اس کے خلاف فعلیات (Physiology) وتشریح (Anatomy) جیسے مضامین کے لیے ایک خاص تعلیم کی ضرورت ہے' اور ان میں نوآموز آسانی سے اچھا کام نہیں کرسکتا۔ لیکن وہ اپنے کام کو شایع کرنے کی حد تک پہنچائے یا نہ پہنچائے' نوآموز اپنے گرد و پیش کی نباتیات کا مطالعہ بہت دلچسپ پائیگا اور جب وہ پہاڑیوں یا ساحل تک جائیگا تو اس کو اقسام اقسام کی نباتات ملینگی۔

جے۔ سی۔ وِلّس
ریئو ڈی جنیرو

جولائی ۱۳ سنہ ۱۹ء

دوسرے اڈیشن پر نوٹ

اس کتاب کے پہلے ہندوستانی اڈیشن (مسٹر لوسن کی مشہور مبادی نباتیات جس میں مسٹر جے۔ سی۔ ولس نے ترمیم واضافہ کیا تھا) کی اس نظرثانی میں خاص مقاصد یہ رہے ہیں کہ طبعی فصیلوں کے ابواب میں جو خاص کر ہندوستانی نباتیات (نباتیہ) سے متعلق ہیں، نئے مواد کا اضافہ کیا جائے اور پھر جتنے زیادہ ممکن ہوں اُتنے مشہور و مانوس پودوں کے دیسی ناموں کو شامل کیا جائے۔

طبعی فصیلے دو مسلسل ابواب میں رکھے گئے ہیں اور ان کی ترتیب میں اس طرح تبدیلی کی گئی ہے کہ وہ انگلر (Engler) کے نظام سے زیادہ مطابق ہو جائیں۔ کئی طبعی فصیلوں کا اضافہ کیا گیا ہے اور قابلِ لحاظ تعداد میں دیسی ناموں کو شامل کرنا ممکن ہوا ہے جو اس کتاب میں اب تقریباً دو سو پچاس ہیں جن میں متعدد مانوس گھریلو الفاظ شامل ہیں۔

اگر طالب علم کسی دیسی نام کا لاطینی یا انگریزی مترادف معلوم کرنا چاہے تو اُس کو کتاب کے آخر میں کے ورناکیولر انڈکس (ہندوستانی اشاریہ) کو دیکھنا چاہیے۔ اگر وہ انگریزی یا لاطینی نام کا دیسی یا ورناکیولر مترادف معلوم کرنا چاہے تو اُس کو عام اشاریہ دیکھنا چاہیئے۔

ہندوستان میں استعمال کرنے کے لیے نباتیات کی ایک کتاب تیار کرنے میں خاص دقت یہ ہے کہ قدرتاً ہندوستان کے مختلف خطوں میں نباتیہ مختلف اقسام کی فطرت وخصوصیات رکھتا ہے۔ ہندوستان کا نباتیہ ایک انگریز طالب علم کی نظر میں نمایاں طور پر مدارینی معلوم ہوتا ہے اور یہ خیال بالکل واجبی ہے۔ پھر بھی اس بات کو اکثر نظر انداز کیا جاتا ہے کہ شمالی مغربی ہمالیائی نباتیہ، خاص کر ۵۰۰۰ اور ۱۱۰۰۰ فٹ بلندی کے درمیان، نمایاں طور پر یوروپینی خصائص رکھتا ہے۔ انگلستان کا باشندہ جو کشمیر، شملہ یا پنجاب

کی دوسری پہاڑی رہائش گاہوں (ہل اسٹیشنس) کو دیکھتا ہے تو وہ یہ نوٹ کیے بغیر نہیں رہ سکتا کہ کئی پودے ایسے ہیں جن سے وہ پہلے ہی سے واقف ہے۔ صرف چند مثالوں کے طور پر اس کو چک ویڈ (Chickweed) (اسٹیلیریا (*Stellaria*)، کرونٹ (Crowfoot)، اور بٹرکپس (Buttercups) (ریننکیولس *Ranunculus*) مارش میری گولڈ (Marsh Marigold) (کیلتھا پالسٹرس *Caltha palustris*) کلیمیٹس (*Clematis*) کی انواع، کولمبائن (Columbine) (اکویلیجیا *Aquilegia*)، منکس ہڈ (Monkshood) (اکانیٹم *Aconitum*) روبس (*Rubus*) کی کئی انواع [برامبل (Bramble)، راسپبیری (Raspberry)، بلاک بیری (Black berry) وغیرہ]، ڈیڈ نیٹل (Dead Nettle) (لیامیئم *Lamium*) اور جنگلی پودینہ (Wild Mint) ملینگے۔ ہمالیہ کی زیادہ بلندیوں پر بھی سیاح آلپیس (Alpinist) کو مشہور اڈلوائس (Edelweiss) (لیئونٹوپوڈیئم الپئینم *Leontopodium alpinum*)، نیز پوٹنٹلا (*potentilla*) اور دوسری جنسوں کی انواع ملینگی جو یورپ میں نسبتاً بہت نیچی سطح پر اُگتی ہیں۔

یہ اور دوسرے عام انگریزی نام جو کتاب میں اکثر جگہ استعمال کیے گئے ہیں ان کے دیسی مترادفات دینے کی کوشش فی الوقت بے سود ہے۔ معاشی نقطۂ نظر سے غیر اہم پودوں کی تمام حالتوں میں اِن ناموں کا محض ایک مقامی اطلاق ہے۔ نیز ان کو صحت کے ساتھ معلوم کرنا بہت دقت طلب ہے۔

مذکورۂ بالا تبدیلیوں کے علاوہ کتاب کی پورے طور پر نظرِ ثانی کی گئی ہے اور بعض حصوں کو دوبارہ لکھا گیا اور ان میں اضافہ کیا گیا ہے، بالخصوص پندرھواں باب۔

اس کام کے ضمن میں ہندوستان کے مختلف حصّوں سے کئی احباب نے مجھے گراں قدر مدد اور مفید مشورے دیے ہیں۔ ان کا میں مسرت کے ساتھ دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔

کیمبرج ۱۹۱۹ء　　　　بیربل ساہنی

تیسرے اڈیشن پر نوٹ

اِس اڈیشن میں جو خاص تبدیلی ہوئی ہے وہ ارتقار اور نسلیات پر ایک نئے اور اہم باب کا اضافہ ہے۔

اکتوبر ۱۹۲۲ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مبادیِ نباتیات

تمہید

۱- **نباتیات** وہ علم ہے جو نباتی زندگی کے مظاہر سے بحث کرتا ہے۔ اِس میں پودوں کی شکل و ساخت، اُن کے افعال اور سوانح حیات پر غور کیا جاتا ہے۔ وہ اُن کی بالیدگی اور نمو کے مختلف طریقوں کی تعلیم ہے، جو اُن کے بین مابینی مشابہات و فروق کو بہ احتیاط معلوم کر کے اُن کی منتظم جماعت بندی کی تجویز پیش کرنے کی کوشش کرتا ہے، جس سے جہاں تک ممکن ہو اُن کی مابینی الفت یا تعلق صاف صاف ظاہر ہوتا ہے۔

۲- **نباتیات کی ذیلی قسمیں**- پودوں کا مطالعہ حیوانات کے مطالعہ کی طرح مختلف طریقوں یا مختلف نقطۂ نظر سے کیا جا سکتا ہے۔ اِن سے نباتیاتی علم کی مختلف ذیلی قسمیں یا شعبے بنتے ہیں، جن میں سب سے زیادہ اہم شکلیات (Morphology) اور فعلیات (Physiology) ہیں۔ ہم اِن شعبوں کی حدود ایک خاص پودے پر غور کرنے سے ظاہر کر سکتے ہیں مثلاً سورج مکھی پر۔ قدرۃً ہم اپنی توجہ سب سے پہلے اس کے ظاہری خط و خال پر مبذول کرینگے۔ ہمیں معلوم ہوگا کہ اس کا پودا چند واضح حصّوں یا ارکان سے یعنی جڑوں، تنہ، پتوں، پھولوں، وغیرہ سے بنا ہُوا ہے۔ عام طور سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ ارکان ایک ہی نوع کی تمام سورج مکھیوں میں قریب قریب مماثل شکلوں کے

ہوتے ہیں۔ گو وہ بہت سی باتوں میں دوسرے پودوں کے ان ہی ارکان یا حصوں سے اختلاف رکھتے ہیں۔ نیز یہ کہ تنہ شاخوں میں منقسم ہوتا ہے اور شاخیں باعتبار پتوں کے ایک متعین وضع قیام رکھتی ہیں۔ سورج مکھی کے ارکان کے نسبتی اوضاع قیام کا مقابلہ دوسرے پودوں کے ارکان سے کرنے پر پودے کے ارکان کی جماعت بندی ممکن ہوسکتی ہے۔ اس قسم کا مطالعہ جو پودے کے ارکان کی ظاہری شکلوں اور نسبتی اوضاع قیام پر مشتمل ہو، **بیرونی شکلیات** (External Morphology) کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔

پھر ممکن ہے کہ ہم کو ان مختلف ارکان کے اندرونی حصوں کے متعلق واقفیت حاصل کرنے کی خواہش ہو۔ اس مقصد کے لیے ہم کو تنے، جڑ، پتے وغیرہ کی تراشیں لینی پڑتی ہیں یا ان کا دوسرے مختلف طریقوں سے امتحان کرنا ہوتا ہے۔ ایسے مطالعہ کو جو اندرونی ساختوں پر مشتمل ہو **اندرونی شکلیات** (Internal Morphology) کہتے ہیں۔ یہ دو طریقوں پر کیا جاسکتا ہے۔ پہلے ہم برہنہ آنکھ کے نظر آنے والے اندرونی حصوں کے منظر پر قناعت کریں اور موٹے خط و خال کا امتحان کریں۔ اس کو **تشریح** (Anatomy) کہتے ہیں۔ دوم ہم خردبین کے ذریعے سے زیادہ دقیق مطالعہ کریں اور ساختوں کے زیادہ باریک خط و خال یعنی پودے کے جسم کی بافتوں اور خلیوں کو شناخت کریں۔ اس کو **نسیجیات** (Histology) کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ **خلویات** (Cytology) جو خلوی ساخت کا مطالعہ ہے نسیجیات کی ایک شاخ ہے جس میں حال ہی میں زیادہ ترقی ہوئی ہے۔

مندرجۂ بالا تصریح سے ظاہر ہوگا کہ شکلیات (Morphology) میں صرف پودوں کی شکل و ساخت سے بحث ہوتی ہے اور ان میں جو حیوی اعمال ہوتے رہتے ہیں ان سے اسے کچھ تعلق نہیں۔ مگر ہم اپنا شکلیاتی مطالعہ اور بھی دور تک لیجا سکتے ہیں یعنی سورج مکھی کو اس کی بالیدگی کے کسی خاص درجہ پر امتحان کرنے کے بجائے ہم اس کی شکل و ساخت کا مطالعہ تمام درجوں میں کریں جو وہ ظاہر کرتی ہے اور جو کچھ بھی تبدیلیاں ہوں ان پر غور کریں۔

بیج سے شروع کرکے، ہم جنینی پودے کے اُن حصوں کو شناخت کرسکتے ہیں جو بیج کے اندر مشمول ہیں۔ ہم جڑ اور تنے کی تدریجی بالیدگی اور پتّوں کی بناوٹ دیکھ سکتے ہیں۔ ہم شاخوں کے مبداء اور اُن کی بالیدگی کی نسبت معلومات حاصل کرسکتے ہیں۔ آخر میں ہم پھول پر غور کرکے اُن شکلیاتی تبدیلیوں کی تحقیق کرسکتے ہیں جن سے دوسرا بیج بن جاتا ہے۔ یہ **نمو** کا مطالعہ ہے۔ اس سے عضویہ (Organism) کی اولین ابتداء کی اور اُن تبدیلیوں اور ترمیموں کی دریافت مقصود ہے جوکہ ایک درجہ سے دوسرے درجہ پر جانے میں واقع ہوتی ہیں۔ نمو کی تعریف یہ ہوسکتی ہے کہ وہ ایک عضویہ کی شکلیاتی تاریخ ہے۔ جس نسل یا نوع سے پودا تعلق رکھتا ہے اُس کے نمو کو دیکھنے پودے کے نسب نامہ یا تاریخِ ارتقا کو نسلی سوانح (Phylogeny) کہتے ہیں۔ یہ انفرادی نمو سے علحدہ اور ممتاز ہے، جس کو انفرادی سوانح (Ontogeny) کہتے ہیں۔

دوسری شکلیاتی تعلیم **جماعت بندی** (Classification) ہے۔ وہ تقابلی شکلیات اور نمو پر مبنی ہے۔ اِس میں پودوں کی شکلیں اور ساختیں جو اُن کی سوانح عمریوں کے تمام درجوں میں ہوتی ہیں معلوم کی جاتی ہیں، اُن کا مقابلہ کیا جاتا ہے، اور اُن کی یکسانیت اور فرق کے لحاظ سے پودوں کی جماعت بندی کی جاتی ہے۔

خالص وسادہ ماہرِ فعلیات ہمارے سورج مُکھی کے پودے کی نسبت بالکل مختلف ذہنیت کے ساتھ معلومات حاصل کرنے کے لیے آگے بڑھیگا۔ تھوڑی دیر کے لیے اُس کی شکل وساخت سے قطع نظر کرکے وہ اپنے آپ سے اس قسم کے سوالات کریگا:— پودا کس طرح غذا حاصل کرتا ہے؟ اُس کی غذا کس قسم کی ہوتی ہے؟ اِن غذائی اشیاء کا کس طرح تمثّل (Assimilation) ہوتا ہے؟ بالیدگی کیا چیز ہے؟ بالیدگی کے سلسلے میں کون کون سے عمل جاری رہتے ہیں؟ پودا اپنے ماحول سے کس طرح متاثر ہوتا ہے؟ پودا کی بالیدگی پر روشنی، حرارت، وغیرہ کا کیا اثر ہوتا ہے؟ تجدیدِ پیدائش کس طرح ہوتی ہے؟ وغیرہ۔

اِن سوالات کا اور اِس قسم کے سب سوالات کا جواب دینا فعلیّات (physiology) سے متعلق ہے۔ اس طرح فعلیات مختلف اعمالِ حیات سے تعلق رکھتے ہیں، یعنی اُن افعال سے جو ایک فرد کی بہبودی اور اُس کی نوع کے قیام کے لیے ضروری ہوتے ہیں۔ اِس سلسلے میں عضویہ کے مختلف حصوں کو اعضاء (Organs) قرار دیا گیا ہے، جن میں مختلف فعلوں کے انجام دینے کی مناسبت ہوتی ہے۔

شکلیات اور فعلیّات کو ایک دوسرے سے علٰحدہ اور آزاد علوم نہیں خیال کرنا چاہیے۔ اِن دونوں کو مناسبت کے ساتھ ملانے سے ایک دوسرے کو فائدہ ہوتا ہے۔ صرف شکل اور ساخت کی تعلیم جس کے ساتھ افعال کا مطالعہ نہو خالی از دلچسپی ہے اور اس سے کچھ فائدہ نہیں لیکن فعل کی تعلیم کے لیے ضروری شرط یہ ہے کہ شکل اور ساخت کی تعلیم غور و خوض اور باریکی کے ساتھ ہو۔ حال ہی میں اس بات کو سب ماننے لگے ہیں جس کی وجہ سے نباتیاتی سائنس کے ایک بہت اہم اور دلچسپ شعبہ کی ترقی تیزی کے ساتھ ہوئی ہے، یعنی اُس تعلیم کی جس میں یہ معلوم کیا جاتا ہے کہ پودوں کی شکل و ساخت کس طرح اپنے ماحول کے متوافق ہے۔ اِس تعلیم کو جو شکلیاتی اور فعلیاتی دونوں قسم کی ہے ماحولیات (Ecology or Oecology) کہتے ہیں۔

۳۔ نباتی دنیا کی عمومی جماعت بندی ——— نباتی دنیا میں شکلوں کی جو مختلف لاتعداد اقسام دکھائی دیتی ہیں اُن کی تفصیل کو بڑھانے کی ضرورت نہیں۔ نباتیات کے مبتدی پر اُس کا کافی اثر پڑ چکا ہے۔ مایوس کُن خلط ملط سے پناہ ملتی ہے تو جماعت بندی ہی میں۔ اگر طالب علم ابتداءً اُس ملک کی نسبت سرسری معلومات حاصل کرلے جس میں وہ داخل ہونا چاہتا ہے تو اس سے کچھ فائدہ حاصل ہوگا اس سبب سے نیز اس وجہ سے بھی کہ یہ ایک سہولت بخش حوالے کے تختے کا کام دیگی، ہم اس ابتدائی درجہ میں ایک عام جماعت بندی درج کرنے کی جرأت کرتے ہیں، جس سے اُن مختلف نباتی نمونہ جات کا صاف رتبہ ظاہر ہوتا ہے، جن کا ہم نے ذیل کے صفحوں میں تذکرہ کیا ہے۔

جس طرح ہم طالب علم کو ایک پرند، ایک مچھلی، ایک کیڑے اور ایک مسل[1] (Mussel) کا خیال کرنے کے لیے اور یہ دیکھنے کے لیے کہیں کہ یہ ایک دوسرے سے کیسا اختلاف رکھتے ہیں، بہت کچھ اسی طرح سے ہم اُن کو چار نباتی نمونہ جات مثلاً بٹرکپ (Butter Cup)، فرن (Fern)، ماس (Moss) اور سی ویڈ (Sea-weed) پر غور کرنے اور ان کا آپس میں مقابلہ کرنے کے لیے کہہ سکتے ہیں۔ طالب علم سرسری طور پر معلوم کریگا کہ یہ چاروں ایک دوسرے سے بہت بڑے اختلافات رکھتے ہیں۔ صرف بٹرکپ ہی میں پھول ہوتے ہیں۔ فرن میں قوی زیر زمینی تنہ، جڑیں اور پتے ہوتے ہیں۔ ماس ایک بہت زیادہ نازک پودا ہے جس میں تنہ اور پتے تو ہیں مگر اصلی جڑیں نہیں ہیں۔ سی ویڈ میں کوئی ایسے حصے یا ارکان نہیں جو دوسرے نمونہ جات کے تنہ اور پتّوں سے مشابہ ہوں۔ اب ان چار پودوں کو نباتی عالم کے چار خاص گروہوں کے نمونہ جات کے طور پر لے سکتے ہیں۔ اِن کو اور نسبتاً اہم ذیلی قسموں کو حسبِ ذیل اسکیم میں بتایا گیا ہے :-

۱- تھیلوفٹا (Thallophyta)-

(۱) شیزومائیسیٹس (Schizomycetes) جو عام طور پر جراثیم (Bacteria) کے نام سے مشہور ہیں۔

(۲) الجی (Algae)۔ ان میں سے بیشتر آبی پودے ہیں جن میں سی ویڈز اور مختلف میٹھے پانی والی قسمیں شامل ہیں، مثلاً پلیوروکوکس (Pleurococcus)، چلامیڈومناس (Chlamydomonas)، اسفیرلا (Sphaerella)، اسپیروگیرا (spirogyra)، واوچیریا (Vaucheria)، ایڈوگونیم (Oedogonium)، فیوکس (Fucus)-

(۳) فنجی (Fungi) (پھپھوندیاں)، جن میں مولڈس (Moulds)، ٹوڈاسٹولز (Toadstools) وغیرہ شامل ہیں، جیسے کہ میوکر (Mucor)، پتھیم (Pythium)، یوروشیم (Eurotium)، سیاکرومائیسیس (Saccharomyces)، اگیاریکس (Agaricus)-

[1] صدف۔ سیپی

ب۔ مُشینی (Muscinae) یا برائیو فٹا (Bryophyta) جس میں لیور ورٹس (Liver worts) اور ماسیز (Mosses) شامل ہیں، مثلاً پیلیا (Pellia)، فیونیریا (Funaria)۔

ت۔ ٹریڈو فٹا (Pteridophyta) یا ویاسکیولر کرپٹوگیمس (Vasculur Cryptogams)، مثلاً فرنز (Ferns)، ہارس ٹیلز (Horse tails) اکویسیٹم (Equisetum) سلاجینل لاز (Selaginellas) کلب ماسیز (Club-Moses) لائیکوپوڈیم (Lycopodium)

ث۔ فیانیروگیمیں (Phanerogams) بیج دار پودے (Spermaphyta) یا زہراوی پودے (Flowering plants)۔

(۱) کھُلے بیج (Gymnosperms) مثلاً پائینس (Pinus)، پائن (Pine) جس کی سب سے معمولی اور عام نوع پائینس سلوسٹرس (Pinus Sylwestris) ہے، جو کہ اسکاٹس فر (Scots fir) کے نام سے مشہور ہے۔ نیز لارچ (Larch)، سپروس (Spruce)، یو (Yew)، جونیپر (Juniper)، دیودار یا صنوبر (Cedar)، سرو (Cypress)، وغیرہ۔

(۲) بند بیجے (Angiosperms) سب سے اعلیٰ یا پھولنے والے تمثیلی پودے[1]

(ا) یک بیج پتے (Monocotyledons) مثلاً گھاس، کنول (Lily)، نرگس (Narcissus)، آرکِڈ (Orchid)، وغیرہ۔

(ب) دو بیج پتے (Dicotyledons) مثلاً سورج مکھی، بٹر کپ (Butter-cup)، گلاب، وغیرہ۔

پھولنے والے پودوں کو فیانیروگیمس (Phanerogams) کہتے تھے، اس وجہ سے کہ ان کے پھولنے اور بیج بنانے کی وجہ سے ان کی تجدید پیدائش کا طریقہ بالکل صاف یا ظاہر سمجھا گیا تھا (یونانی مادہ کے معنے "ظاہر شادی" کے ہیں)۔ دوسرے گروہ تھیلو فٹا، برائیو فٹا اور ٹیریڈو فٹا کو ملا کر کرپٹوگیمس (Cryptogams) میں جمع کیا گیا تھا، اس واسطے کہ یہ خیال کیا گیا تھا کہ اُن کے پیدائشی طریقے پوشیدہ تھے (یونانی مادہ = پوشیدہ شادی)۔ ان اصطلاحات کو

[1] خافی التزواج۔ [2] دنا تخم

ابھی تک بجنسہ قائم رکھا گیا ہے۔ اگرچہ یہ اپنا اصل مفہوم کھو چکی ہیں۔ کرپٹوگیمس کے پیدائشی طریقوں کی کامل طور پر تشریح کی گئی ہے اور حقیقۃً وہ فیانیروگیمس کے پیدائشی طریقوں سے زیادہ عیاں ہیں۔



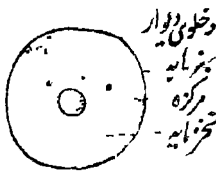
حصّہ اوّل عام

پہلا باب

بیرونی شکلیات اور فعلیات

(EXTERNAL MORPHOLOGY AND PHYSIOLOGY)

۱- یک خلوی (Unicellular) **اور کثیر خلوی** (Multicellular) **پودے۔**
اسفل ترین درجے کے پودے خردبینی جسامت اور بہت سادہ ساخت کے ہوتے ہیں۔ مثلاً الجی کی سادہ ترین شکلوں میں ہر ایک (شکل ۱) چھوٹی گول تھیلی یا حویصلہ کی شکل کا ہوتا ہے جس میں چکنا دانہ دار مادّہ ہوتا ہے جس کو نخزمایہ (Protoplasm) کہتے ہیں اور اس میں ایک نسبۃً زیادہ کثیف نخزمائی جسم مفروش ہوتا ہے جو مرکزہ (Nucleus) کہلاتا ہے۔ اس کے ساتھ ایک یا زیادہ دوسرے اجسام ہوتے ہیں جنھیں سبزما (Chloroplasts) کہتے ہیں۔ ان کے جرم میں ایک سبز رنگ کا لونی مادہ جس کو سبزی (Chlorophyll) کہتے ہیں منتشر ہوتا ہے۔ ایسی ساخت کو



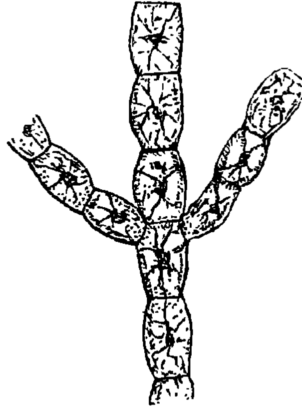
شکل ۱
ایک یک خلوی الگا

خلیہ (Cell) کہتے ہیں۔ نباتی زندگی کی سب سے ادنیٰ قسمیں یک خلوی ہوتی ہیں۔ تمام اونچی شکلوں میں پودے کا جسم کثیر خلوی ہوتا ہے، یعنے اُس میں متعدد خلیّے ہوتے ہیں، جو ایک جگہ مجتمع ہوتے ہیں، اور ایک دوسرے سے نہایت متصل جڑے ہوئے ہوتے ہیں۔

ف ۲۔ تفریق (Differentiation) ـــــ یک خلوی پودوں میں تمام حیوی افعال ایک ہی خلیہ انجام دیتا ہے۔ مگر کثیر خلوی قسموں میں قاعدہ کی رُو سے عضویہ کے مختلف حصے مختلف کام اختیار کر لیتے ہیں اور ہر حصہ وہی شکل و ساخت رکھتا ہے جو اس کے مخصوص فعل کے سر انجام کے لئے موزوں ہوتی ہے۔ ان حصوں کو جن میں اپنے خاص کاموں کے سر انجام کی مناسبت ہوتی ہے مخصوص (Specialized) کہتے ہیں۔ اس طرح سے عضویہ کے مختلف حصے یا ارکان ہوتے ہیں جو ایک دوسرے سے اختلاف رکھتے ہیں۔ یہ دیکھتے ہوئے کہ یہ مختلف کام پورے عضویہ کی بہبودی کے لیے کیے جاتے ہیں، یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ایسے عضویہ میں **تقسیم عمل** ہے۔ کام کے ایسے بٹنے کو جو اس تقسیم عمل کی خصوصیت میں داخل ہے **فعلیاتی تفریق** کہتے ہیں، اور علیحدہ علیحدہ حصّوں کو مخصوص افعال کے لیے متعین کر دینے کو جو اس سے متعلق ہے **شکلیاتی تفریق** کہتے ہیں۔ یہ ظاہر ہے کہ شکلیاتی تفریق اور عضویاتی تفریق دونوں ساتھ ساتھ ہوتی ہیں۔ ادنیٰ درجہ کے پودوں میں جو افعال عمل میں آتے ہیں وہ بالکل سادہ اور عام ہوتے ہیں اور ان میں نسبتہً بہت کم تقسیم عمل ہے اس لیے شکلیاتی تفریق اُن میں بہت کم عیاں ہوتی ہے۔ لیکن جیسے جیسے ہم نیچے درجے والے پودوں سے اونچے درجے والے پودوں تک اوپر جاتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ترتیب میں بتدریج زیادتی اور پیچیدگی ہوتی جاتی ہے اور تقسیم عمل بھی تناظراً وسیع تر ہوتا جاتا ہے۔ اس لیے ہم کو اعلیٰ ترین درجہ کے پودوں میں ممتاز ترین اور دقیق تفریق اعضاء دکھائی دیگی۔ حقیقت یہ ہے کہ عام طور پر ہم ادنیٰ اور اعلیٰ درجے کے پودوں کے درمیان تفریق اور تقسیم عمل کے درجات کی بناء پر ہی، جو ان میں سے ہر ایک میں دکھائی دیتے ہیں، امتیاز کر سکتے ہیں۔

ف ۳۔ شاخہ (Thallus) ـــ تھیلوفٹا (Thallophyta) میں پودے کا

جسم بہت معمولی ہوتا ہے۔ وہ یک خلوی ہو سکتا ہے۔ جب کثیر خلوی ہوتا ہے تو وہ عموماً چوڑے جھلی نما پھیلاؤ یا ایک شاخدار یا بغیر شاخ والے ریشوں کا ایک تودہ ہوتا ہے (شکل ۲)۔ بہت سی صورتوں میں مختلف اعضاء کم و بیش عیاں طور پر ایک دوسرے سے علحدہ ہوتے ہیں۔ لیکن قاعدہ کی رو سے جدا جدا



شکل ۲

شاخدار اور ریشہ دار
شاخہ کا ایک حصہ

اعضا کی ایسی نمایاں تفریق نہیں ہے، جیسی کہ بڑے پودوں میں تمنا ظر جڑ، تنہ اور پتے کی صورت میں ہوتی ہے تھیلوفٹا کے اونچے درجے کی شکلوں میں ہی ہیں ایسی تفریق کے آثار معلوم ہوتے ہیں۔ زیادہ تر جانبی بالیدگیاں ہی اُن حصوں کی ساخت اختیار کر لیتی ہیں۔ جن سے کہ وہ نکلتی ہیں۔ اس قسم کی نباتی ساخت کو **شاخہ** (Thallus) کہتے ہیں۔ یہ الجی اور فنجائی کا مخصوص خاصہ ہے۔ اگرچہ صرف اُن ہی تک محدود نہیں۔ اسی وجہ سے اس قسم کو جس میں وہ واقع ہیں تھیلوفٹا کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔

(ب)۔ **شجری** (Shoot) اور **جڑ** (Root) — تھیلوفٹا سے اونچے درجے کے پودوں میں عموماً پودے کے جسم میں علحدہ علحدہ ارکان میں تفریق دکھائی

دیتی ہے۔ اور جیسے جیسے ہم ادنیٰ اقسام سے اعلیٰ اقسام کی طرف بڑھتے جاتے ہیں یہ زیادہ عیاں اور زیادہ پیچیدہ ہوتی جاتی ہے۔ اِن پودوں میں ایک نیچے کی طرف جانے والا یا نازل حصہ ہوتا ہے جو پودے کو زمین میں جما دینے اور غذا جذب کرنے کا کام دیتا ہے اور اُس حصہ سے عموماً بہت صاف طور پر تمیز کیا جاسکتا ہے جس کا رجحان اوپر روشنی کی طرف چڑھنے کا ہوتا ہے۔ یہ حصے جڑ (Root) اور ٹہنی (Shoot) کہلاتے ہیں۔ لیکن برائیو فیٹا (Bryophyta) میں حقیقی جڑ کی تفریق کبھی نہیں ہوتی اور اکثر لیور ورٹس (Liver worts) میں نباتی ساخت شاخہ (thallus) ہوتی ہے ٹہنی کی مزید تفریق قریب قریب ہمیشہ تنہ (stem) اور پتوں (پتے دار ٹہنی) (Leaf; Leafy Shoot) میں ہوتی ہے۔ جڑ اور ٹہنی میں تفریق غالباً تب ہی سے ہوئی ہے جب سے کہ زندگی کے ارضیاتی حالات سے توافق شروع ہوا۔ اور نسبتہً ابتدائی پودے آبی تھیلو فائٹس (aquatic Thallophytes) تھے۔

۵۔ نباتی ٹہنی (Vegetative Shoot) اور پیدائشی یا تناسلی ٹہنی

(Reproductive Shoot)— اکثر ویسکیولر کرپٹوگیمس (Vascular Cryptogams) میں ایک ہی ٹہنی غذائی یا نباتی افعال انجام دیتی ہے اور اسی پر تناسلی اعضاء ہوتے ہیں۔ مگر دوسروں میں دو اقسام کی جدا جدا ٹہنیاں ممتاز ہوتی ہیں، ایک تو خالص نباتی، اور دوسری پیدائشی یا تناسلی۔ یہ تفریق زہراوی پودوں میں اور زیادہ آگے چلی گئی ہے۔ اِن میں بیشتر صورتوں میں تناسلی ٹہنیاں (پودے کا زہری خطہ) نباتی ٹہنیوں (برگی حصہ) سے عیاں طور پر جدا اور ممتاز ہوتی ہیں۔ تنے اور برگ کی ساختوں کے متعلق ہمارے تصورات پودے کے برگی یا نباتی خطہ کے تخیل سے اخذ ہیں۔ باایں ہمہ گو پھول اپنی ظاہری شکل میں بالکل مختلف ہے، وہ پتوں والی یا نباتی ٹہنی کی طرح تنہ اور پتوں سے بنا ہوا ہے۔ فرق صرف اس وجہ سے ہیں کہ یہ ساختیں زہری حصہ میں بالکل علیحدہ افعال انجام دیتی ہیں۔

۶۔ اعلیٰ تر تفریق یا ارکان کا مخصوص ہوجانا —

پھولنے والے پودوں میں اُن کے ارکان نہایت مختلف اور اکثر اعلےٰ درجہ کے مخصوص یا پیچیدہ افعال انجام دیتے ہیں۔ ہر ایک حالت میں رُکن کی خاص شکل اور ساخت اُس کے مخصوص فعل کے سر انجام سے توافق کرتی ہے۔ اسی وجہ سے پھولنے والے پودوں میں ہم کو اتنی زیادہ مختلف اقسام کی شکلیں ملتی ہیں۔ جب تخصیص (Specialisation) بہت زیادہ انتہائی ہوجاتی ہے، تو زیرِ غور ساختوں کی شکلیاتی اہمیت معلوم کرنے میں عموماً دقّت ہوتی ہے، مثلاً کیڑ پھندے والے (Pitcher plant) پودے میں جہاں پتے پھندوں (Pitchers) کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔

پودوں کے نباتی خطّہ میں تنوں، پتوں اور جڑوں میں کئی دلچسپ تبدیلیاں ہو چکی ہوتی ہیں جن سے ہم اُس وقت تفصیلی طور پر بحث کرینگے جب کہ ہم اِن ارکان کی شکلیات پر کامل غور کرینگے۔ فی الحال یہ مناسب ہے کہ طالبِ علم اسی کو سمجھ لے کہ یہ تبدیلیاں محض توافقی طور پر کسی خاص ماحول سے مناسبت پیدا کرنے یا کوئی خاص افعال انجام دینے کے لیے پیدا ہوئی ہیں۔

ف۔ پودے کے ارکان ۔۔ اس طرح سے اعلیٰ درجہ کے پودوں میں ارکان کی تین خاص جماعتیں۔ (پہلے درجے کے ارکان) مشخص ہیں، یعنے **جڑیں، تنے** اور **پتے** جو مختلف نمایاں خصوصیات دکھائی دیتی ہیں اُن کی مناسبت سے اِن کی (ذیلی کشور) ذیلی تقسیم ثانوی درجہ کے ارکان میں کی جاسکتی ہے۔ اس طرح پتوں کی ذیلی تقسیم سبز پتوں (Foliage leaves)، زہری یا کلی پتوں (Floral leaves) وغیرہ میں ہوسکتی ہے۔ اور پھر ان کی بھی تقسیم در تقسیم ہوسکتی ہے۔ ہر ایک زمرہ یا گروہ میں ارکان شکلیاتی طور سے تشابہ ہوتے ہیں۔ مگر وہ ارکان جو دوسرے گروہوں سے متعلق ہیں غیر متشابہ ہوتے ہیں۔ اس طرح تنہ اور پتا تنہ اور جڑ غیر متشابہ ارکان کی مثالیں ہیں۔

ف۔ زائدے یا بُروں بالیدگیاں ۔۔ اُن ارکان کے علاوہ جو اُوپر والی کسی ایک جماعت میں شامل ہیں، تحتانی درجہ کے اور دوسرے

ارکان بھی پودوں میں پائے جاتے ہیں۔ وہ پہلے درجہ کے ارکان کے زائدوں یا برون بالیدگیوں کی قسم سے ہوتے ہیں۔ اُن کی کثیر التعداد اشکال ہیں؛ اس واسطے کہ اُن میں مختلف اقسام کے بال، خار، وغیرہ شامل ہیں۔ یہ پودے کے تمام حصوں پر نمودار ہوسکتے ہیں مگر خصوصاً تنہ کی اور برگی ساختوں پر۔

۹۔ پودے کے ارکان کا تشاکل (Symmetry)۔

پودے کے ارکان اکثر کم و بیش نمایاں تشاکل (Symmetry) ظاہر کرتے ہیں۔ وہ کئی رُخ سے اس طرح سے تقسیم کیے جا سکتے ہیں کہ یکساں آدھے آدھے حصے نکلیں۔ تشاکل کی کئی اقسام اور درجے ہیں، جن میں سے دو خاص حسب ذیل ہیں:-

(۱) **نصف قطری تشاکل** — وہ تشاکل اعضا جس میں کوئی ایک رکن یا عضو، متعدد (دو یا زائد) مستویوں سے، جو کسی خاص محور میں سے ہوکر گزرتے ہیں، مشابہ آدھوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

(ب) **دو پہلو یا دو جانبی تشاکل** — جہاں ایک رکن یا عضو اس طرح سے صرف ایک مستوی یا زیادہ سے زیادہ دو مستویوں کے ذریعہ سے تقسیم کیا جا سکے۔

مثلاً بیشتر تنے اور جڑیں نصف قطری تشاکل کی ہوتی ہیں۔ ان کا مکمل تشاکل عموماً اُن کے طولی محور کے گرد ہوتا ہے۔ اسی طرح بہت سے پھول اور چند استوانی پتے (مرکزی پتے مثلاً پیاز) بھی ہوتے ہیں۔

دو پہلو تشاکل کی دو اقسام ہیں:-

(۱) ایک رکن دو سطحوں میں تقسیم کیا جا سکے جو کہ آپس میں زاویۂ قائمہ بناتے ہوں۔ اس حالت میں ایک مستوی پر جانبی تقسیم سے جو آدھے بنتے ہیں وہ ایک دوسرے سے مشابہ ہوتے ہیں، مگر اُن آدھوں سے مختلف ہوتے ہیں جو دوسرے مستوی پر جانبی تقسیم کرنے سے بنتے ہیں۔ اس طرح سے

اخروٹ اُس لکیر پر تقسیم کیا جاسکتا ہے جو اُس پھل کے دو مصراعوں (کھلمندنوں) کو علیحدہ کرتی ہے، یا اس سے زاویۂ قائمہ بناتی ہے۔یہی حالت آیرِس (Iris) کے پتے کی بھی ہے۔ وہ کھڑا یا انتصابی پتا ہوتا ہے۔اور اُس کی سیدھی اور بائیں سطحیں یکساں ہوتی ہیں۔ اُس کی طولی تقسیم یا توان سطحوں سے متوازیا یا اُن سے زاویۂ قائمہ بنا کر کر سکتے ہیں۔ اس قسم کے تشاکل کو **سماں پہلو** (Isobilateral) کہتے ہیں۔

(۲) تشاکل کا ایک ہی مستوی ہوسکتا ہے۔یہاں **تشاکل جوٗاسا** (Zygomorphic) ہے اور رُکن یک تشاکلی (Monosymmetrical) ہوتا ہے۔ اس کی مثالیں عام ہیں۔ وہ متعدد پھولوں میں پایا جاتا ہے، مثلاً مٹر (Pea) یا وائیولٹ (Violet) میں۔جب جوٗاسا تشاکل اس قسم کا ہوتا ہے کہ اوپر اور نیچے والی سطح میں امتیاز ہوسکتا ہو توان ارکان کو **ظہری بطنی** (Dorsiventral) کہتے ہیں۔یہ حالت عام یا دورُخہ (Bifacial) قسم کے پتے میں ہوتی ہے۔ لیکن بعض دفعہ دورُخہ یا دوروَیہ پتے، ایک طرف زیادہ بڑھ جانے کی وجہ سے غیر تشاکلی (Asymmetrical) ہوتے ہیں۔ یعنی اُن میں کوئی مستوی تشاکل والا بالکل نہیں ہوتا۔ مثلاً لیموں کا پتا۔

ف ۱۰ - ارکان کا تشعّب (Branching) — پودے کے مختلف اعضاء یا ارکان پر دوسرے اعضاء یا ارکان ہوتے ہیں جو خود اُن سے مشابہ یا غیر مشابہ ہوسکتے ہیں۔ اس طرح جڑوں پر پہلوی ثانوی جڑیں ہوسکتی ہیں، یعنی یہ یکساں یا مشابہ ارکان ہیں۔تنوں پر ثانوی تنے اور پتے ہوسکتے ہیں، یعنی مشابہ اور غیر مشابہ ارکان مشابہ یا یکساں ارکان کے نمو پذیر ہونے کو تشعّب (Branching) کہا جاتا ہے۔

شاخیں دو خاص طریقوں سے نمودار ہوتی ہیں:۔

(ا) دو فرعی تشعّب — (Dichotomous branching)

(شکل نمبر ۱)۔

(ب) جانبی تشعّب (Lateral branching) (شکل ۳ ب اور ت)



شکل ۳
تشعّب کے طریقے
ا۔ دوفرعی۔ ب عنقودی۔ ت گیھالی

دوفرعی تشعّب میں تنہ یا جڑ کا بڑھتا ہوا سرا دو ٹکڑے ہوجاتا ہے۔ اور ہر ایک حصہ بڑھ کر ایک شاخ یا ڈالی بن جاتا ہے۔ اس قسم کے تشعّب میں دوشعگی (دوشاخیت) (Bifurcation) کا ایک سلسلہ ہوتا ہے۔ حقیقی دوفرعیت (Dichotomy) کم از کم اعلےٰ درجے کے پودوں میں نسبتہً کم ہوتی ہے۔ شاید وہ پھولنے والے پودوں میں بالکل نہیں ہوتی، مگر دوفرعی تشعّب کی مثالیں ویسکیولر کرپٹوگیمس (Vascular cryptogams) اور برئیوفٹا (Bryophyta) میں پائی جاتی ہیں، اور تھیلوفائٹس (Thallophytes) میں عام ہیں۔

جانبی تشعّب میں شاخیں جانبی زائدوں کے طور پر موروثی یا پرکھار کن کے بڑھتے ہوئے خطے کے منتہائی سرے سے تھوڑے فاصلہ پر پیچھے کو نکلتی ہیں۔ پھولنے والے پودوں میں تشعّب کا یہی ممتاز طریقہ ہے۔

موروثی یا پرکھار کن بڑھتا جائے اور اس میں کئی جانبی شاخیں یکے بعد دیگرے نمودار ہوجائیں تو اس جانبی تشعّب کو غیر محدود (Indefinite) یا

عنقودی (Racemose) کہتے ہیں (شکل ۳ ب)۔

اگر جیساکہ تقریباً ہمیشہ ہوتا ہے، یہ متعدد جانبی شاخیں منتظم ترتیب میں نمودار ہوں اور اس طریقے سے کہ سب سے چھوٹی شاخیں سرے سے نزدیک واقع ہوں تو اِن شاخوں کے نمو کو **سـر جُو یا راس جُو** (Acropetal) کہتے ہیں۔

لیکن اگر کسی طرح سے مورثی یا پُرکھا رُکن ایک یا بہت تھوڑی شاخیں نکالنے کے بعد بڑھنا بند کر دے۔ اور بالیدگی انہیں شاخوں کے یہی عمل دُہرانے سے جاری رہے تو اس جانبی تشعّب کو **محدود** (Definite) یا **سائموز** (Cymose) یعنے گبھیالی کہینگے ۔ مثلاً شکل ۳ ت میں پہلا محور دوسرا محور پیدا کرتا ہے اور پھر بڑھنا بند کر دیتا ہے۔ دوسرے محور سے تیسرا محور پیدا ہوتا ہے۔ تیسرے سے چوتھا اور علیٰ ہذا القیاس اسی طرح ہوتا رہتا ہے۔

ا۔ دوفرعی (Dichotomous) —

ب۔ جانبی (Lateral) —

(ا) غیر محدود (Indefinite) یا عنقودی (Racemose)

(یک پایہ) (Monopodial) —

(ب) محدود (Definite) یا گبھیالی (Cymose) —

یہاں ہمارے سامنے ایک عام جدول ہے جس میں جڑوں، تنوں، پتّوں، اور تنز ہتّر (Inflorescences) کے شکلیاتی تفصیلی بیان کے سلسلہ میں اور اضافہ کر کے مثالیں دی جائینگی۔

ف ۱۱۔ تغذیہ اور بالیدگی ـــــ ہم پہلے دیکھ چکے ہیں کہ ادنیٰ ترین درجے کے پودے یک خلوی ہوتے ہیں۔ تمثیلی صورتوں میں خلّیہ (ف ۱) ایک نواتہ وار تخزمایئی داغ یا دھبّہ پر مشتمل ہوتا ہے جس میں ایک یا زیادہ سبز مایہ (Chloroplasts) ہوتے ہیں، اور جو ایک نازک جھلی یا خلوی

دیوار میں محصور ہوتا ہے۔ تخزمایہ خلیے کا جاندار مادّہ ہے۔ خلوی دیوار تخزمایہ کو محض سہارا دیتی اور محفوظ رکھتی ہے۔ اگر ہم ایسے عضویہ کا احتیاط سے امتحان کریں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ جسامت میں بڑھتا اور نئی تولید کرتا ہے۔ اب صریحاً کوئی ایسا ذریعہ ہونا چاہیے جس سے وہ اپنے غذائی مادّے اخذ کرتا ہے، اور کوئی ایسے حیوی افعال عمل میں آنے چاہییں کہ جن کی وجہ سے اُن اشیاء کا تمثّل یا استحالہ ہو اور وہ اس کا جزوِ بدن بن جائیں۔ یہ افعال اپنی نوعیت میں اُسی قسم کے ہیں جیسے کہ تمام سبز پودے عمل میں لاتے ہیں مگر ان یک خلوی پودوں میں ان سب افعال کو ایک ہی خلیہ تکمیل کو پہنچاتا ہے اور اس لیے ان کا مطالعہ اِن کی سادہ ترین شکلوں میں کیا جاسکتا ہے۔

پہلا سوال یہ ہے کہ غذائی اشیاء خواہ وہ کسی بھی قسم کی ہوں ایک واضح خلوی دیوار کی موجودگی کی وجہ سے ٹھوس شکل میں خلیے کے اندر داخل نہیں ہوسکتیں بلکہ انہیں محلولی شکل میں داخل ہونا پڑتا ہے۔ یہی وہ بات ہے جو کبھی کبھی ایک پودے اور ایک حیوان کے درمیان بطور ایک بنیادی فرق کے سمجھی جاتی ہے۔ تمام پودے اپنی غذائی اشیاء محلولی شکل میں اندر داخل کرتے ہیں۔

ہمارا سبز یک خلوی پودا یا تو پانی میں یا کسی گیلے طبقۂ زیرین پر اُگتا ہے۔ پانی مختلف اشیاء کے ساتھ، جو محلولی شکل میں ہوتی ہیں، انتشار (Diffusion) کے ذریعہ خلوی دیوار میں سے گذرتا ہے اور اندرون خلیے میں جذب کرلیا جاتا ہے۔ حل شدہ اشیاء بہت سادہ نوعیت کی ہوتی ہیں۔ ان میں سے اہم ترین چند معدنی اشیاء ہیں مثلاً نائٹریٹس، سلفیٹس، فاسفیٹس اور کاربن ڈائی آکسائیڈ (CO_2)۔ یہ معمولی سبز پودے اور حیوان کے درمیان دوسرا اہم امتیازی نکتہ ہے۔ سبز پودے اپنی غذائی اشیاء سادہ غیر نامیاتی اشیاء کی شکل میں اخذ کرتے ہیں۔ حیوانات سادہ غیر نامیاتی اشیاء پر زندہ نہیں رہ سکتے۔ اُن کو پیچیدہ نامیاتی مرکبات کھانے چاہییں۔ جیسے کہ کاربوہائیڈریٹس، شحمیات اور تیل، اور پروٹینز۔

اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایسے سادہ مرکبات کس طرح جاندار تخزمایہ بن جاتے ہیں، جو ایک نہایت پیچیدہ غیر قائم شئے ہے، جس میں کاربن

آکسیجن، ہائیڈروجن، نائیٹروجن، سلفر اور فاسفورس موجود ہوتے ہیں لیکن جس کی صحیح ترکیب اب تک معلوم نہیں ہوئی ہے۔ سادہ قائم اشیاء سے ایک پیچیدہ غیر قائم شئے کے بنانے میں کچھ توانائی (energy) صرف کرنے کی ضرورت ہوتی ہے حیوانات کی غذا میں یہ توانائی خود ان کی غذائی اشیاء ہی سے مل جاتی ہے۔ پروٹینڈز، چربیاں اور کاربوہائیڈریٹس جو جذب کیے جاتے ہیں، اُن میں توانائی بالقوہ (Potential energy) کا ایک بہت بڑا ذخیرہ ہوتا ہے۔ لیکن اُن سادہ غیر نامیاتی اشیاء سے جن کا تمثّل (استحالہ) سبز درخت کرتے ہیں، یہ توانائی بہت کم بمشکل نہیں حاصل کی جاسکتی۔ پھر ان میں اس توانائی کے حصول کا کون سا ذریعہ ہے؟ اگر ہم اُن کے تمثّل (استحالہ) کے حالات پر غور کریں تو اس کا جواب دینا آسان ہو جائیگا۔

یہ معلوم کرلیا گیا ہے کہ جذب کیے ہوئے پانی اور کاربن ڈائی آکسائیڈ (CO_2) سے کاربوہائیڈریٹس کی نوعیت کے کچھ نامیاتی مرکبات تیار ہوتے ہیں۔ اس عمل کو **تمثّل یا استحالہ کاربن** (carbon assimilation) یا **شعاعی ترکیب** (Photosynthesis) کہتے ہیں۔ اس کے لیے روشنی اور سبزی (chlorophyll) کا ہونا ضروری ہے۔ اس سے جس نتیجہ پر ہم پہنچتے ہیں وہ یہ ہے کہ سورج کی روشنی منبع توانائی ہے اور یہ کہ سبزی ایک ایسی شئے ہے جو پودے کو اس روشن یا شعاعی توانائی (radiant energy) سے فائدہ اٹھانے کے قابل بنادیتی ہے، اسی طرح جیسے کہ خام ریشوں سے کپڑا تیار کرنے کے لیے نہ صرف کسی قسم کی توانائی کی ضرورت ہوتی ہے بلکہ کوئی خاص مشینی آلہ بھی درکار ہوتا ہے۔ پھر زیادہ پیچیدہ مرکبات تیار کرلیے جاتے ہیں، جن میں نائٹروجن ہوتی ہے جو جذب شدہ نائٹریٹس (nitrates) سے اخذ کرلی جاتی ہے۔ بالآخر نخزمایہ اپنا جسمی مادّہ (جرم) تیار کرنے میں ان پیچیدہ مرکبات کو استعمال میں لاتا ہے۔

اگر طالب علم اس طریقہ یا عمل پر باحتیاط غور کرے جو اب تک بیان کیا گیا ہے تو اس کو معلوم ہوگا کہ پودوں اور حیوانات دونوں میں زندہ نخزمایہ

اپنا جرم بنانے میں پیچیدہ مرکبات کا استعمال کرتا ہے۔ لیکن درآنحالیکہ جانور ایسے بنے بنائے مرکبات اخذ کر لیتے ہیں (پودوں یا دوسرے جانوروں کو کھاکر) سبز پودے کو انھیں خود ہی کے جذب کیے ہوئے سادہ غیر نامیاتی محلولات سے تیار کرنا پڑتا ہے۔ اس لیے ضرورت اس بات کی ہے کہ (اکثر پودوں میں۔ ملاحظہ ہو ف۱۲) سبزی موجود ہو اور یہ کہ اُن پر روشنی پڑے۔ گویا پودا ایک جانور کی نسبت اپنے کیمیائی اعمال بہت نیچے لیول سے شروع کرتا ہے۔

اِس طرح ہمارے یک خلوی پودے کا تخم مایہ غذا حاصل کرتا اور مقدار میں بڑھتا ہے مگر خلوی دیوار کا کیا حال ہوتا ہے؟ اُس کی سطحی وسعت میں بھی زیادتی ہونی چاہیے۔ یہ کس طرح سے عمل میں آتی ہے؟ خلوی دیوار زیادہ تر ایک شے سے بنی ہوئی ہے جس کو سیلولوز کہا جاتا ہے اور جس کی ترکیب تخم مایہ سے نسبتہً بہت سادہ ہوتی ہے۔ دورانِ بالیدگی میں سیلولوز کے نئے سالمات تخم مایہ سے تیار ہو کر خلوی دیوار میں جمع ہوتے جاتے ہیں۔ اب ایک پیچیدہ شئے کو سادہ شئے پیدا کرنے کے لیے تحلیل ہونا ضروری ہے۔ اس لحاظ سے خلوی دیوار کی بالیدگی سے تخم مائی جرم کی تحلیل مراد ہے۔

یہی خاصہ تمام بالیدگیوں کا ہے۔ اُن میں نہ صرف تالیفی (Synthetic) "یا تعمیری" اعمال واقع ہوتے ہیں (جن کا نتیجہ تخم مایہ کی تیاری ہو سکتا ہے) بلکہ وہاں انہدامی یعنے توڑنے کے اعمال بھی ہوتے ہیں، یعنے تحلیلی اعمال۔ اول الذکر اعمال کو تجمّعی (anabolic) کہتے ہیں اور یہ تجمع (anabolism) پر مشتمل ہیں۔ آخر الذکر اعمال کو تفرّقی (katabolic) کہتے ہیں اور یہ تفرق (katabolism) پر مشتمل ہیں۔ اِن کیمیائی اعمال یعنی تجمعی اور تفرّقی دونوں کو مجموعی طور پر تحوّل یا جمع و فرق (metabolism) کہتے ہیں۔

تخم مایہ کی یہ تحلیل تکسید کا ایک عمل ہے۔ اس کے سلسلہ میں آکسیجن کا انجذاب ہوتا ہے۔ بالفاظِ دیگر ایک تنفسی عمل، جیسا کہ حیوانات میں جاری رہتا ہے،

واقع ہوتا ہے۔ تحلیل کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ چند اشیاء تیار ہوتی ہیں جن میں سے بعض براہِ راست پودے کا مادّہ تیار کرنے میں استعمال ہوتی ہیں (ملائم مادے = Plastic substances) - دوسری صرف بالواسطہ طریقہ سے کارآمد ہوتی ہیں (افرازات = Secretions) - اور دوسری اشیاء بالآخر بظاہر کسی کام کی نہیں ہوتیں (فضلات یا اِبرازات = excretions) - تحلیل، توانائی کو بھی کچھ مقدار میں آزاد کر دیتی ہے۔ یہ پودوں میں خصوصاً بالیدگی کے اعمال میں صَرف ہوتی ہے، گو ممکن ہے کہ کچھ مقدار دوسرے طریقوں سے بھی بیکار جاتی ہو۔

یہاں ہم پھر پودوں اور جانوروں کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ جانوروں میں یہ تفرقی اعمال تیزی کے ساتھ جاری رہتے ہیں۔ پورے بڑھے ہوئے جانور میں مادّہ کا وہ نقصان (جو اخراجِ فضلات یا اِبراز سے ہوتا ہے) اور وہ توانائی جو تفرق سے زائل ہوتی ہے، دونوں ملا کر تقریباً اُس نفع کے برابر ہیں جو تجمع سے حاصل ہوتا ہے۔ یہ حیوانی عضویہ کی نسبتہً زیادہ فعلیت (activity) کے باعث ہے اور اُسی سے وابستہ ہے۔ اس کے خلاف پودوں میں تجمّع تفرق سے کہیں زیادہ ہوتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پودوں میں جسمی مادے کی مقدار میں مسلسل زیادتی ہوتی رہتی ہے۔ یہ پودوں کے اُس جمود و انفعالیت سے اور اُن کی حرکت کی غیر موجودگی سے متعلق ہے، جو اُن کا خاصّہ ہیں۔ حیوان بالذات فعّال (active) اور تفرّقی (katabolic) ہوتا ہے اور پودا بذاتہٖ مجہول اور تجمّعی ہوتا ہے۔

اگرچہ ہم نے تحوّل یا جمع و فرق کے عام عمل یک خلوی پودے کے خاص تعلق میں بیان کیے ہیں لیکن اُن کا اطلاق تمام سبز پودوں پر ہوتا ہے۔ مثلاً ایک سی وِیڈ (seaweed) سادہ غیر نامیاتی محلولات اپنی پوری سطح پر سے جذب کرتا ہے۔ یہ ایک خلیہ سے دوسرے خلیہ میں ہوتے ہوئے تمام پودے میں ساری ہو جاتے ہیں اور متذکرہ بالا طریقہ پر تکمیل پذیر ہوتے ہیں۔

اعلےٰ درجہ کے پودوں میں عملِ انجذاب کے لیے مخصوص ارکان

نمو یاب ہو جاتے ہیں۔ جڑ پودے کو جما دینے کا کام انجام دیتی ہے، اور معدنی نمکیات کے محلولات زمین سے جذب کر لیتی ہے۔ جڑ، تنے، اور پتے میں موصل بافت (conducting tissue) کا ایک نظام نمو یاب ہو جاتا ہے، جس کے ذریعہ سے وہ محلولات جنھیں جڑ جذب کر لیتی ہے پتوں تک پہنچائے جاتے ہیں۔ معمولی سبز پتا اُس کاربن ڈائی آکسائیڈ کے جذب کرنے کے لیے مخصوص عضو ہے جو ہوا سے اخذ کی جاتی ہے۔ پتے کے خلیوں میں ان غذائی اشیاء کی تکمیل عمل میں آتی ہے۔ وہ پیچیدہ نامیاتی مرکبات جو اس طرح سے تیار ہوتے ہیں پودے میں پھیلائے جاتے ہیں، اور زندہ تخزمایہ اُن کو استعمال میں لاتا ہے۔ اس کے علاوہ پتے پھر تیلے تنفسی اعضاء ہیں، اور اُن سے آبی بخار کی کثیر مقداریں خارج ہوتی رہتی ہیں۔ (عمل سریان = process of transpiration)۔

ف ۱۲۔ بے سبزی[1] کے پودے۔ بعض پودوں میں سبزی نہیں ہوتی مثلاً فنجائی اور چند پھولنے والے پودے۔ متذکرۂ بالا بیان سے ظاہر ہوگا کہ یہ پودے سادہ غیر نامیاتی غذائی اشیاء کا تمثّل نہیں کر سکتے۔ وہ صرف اُن ہی غذائی اشیاء سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو پیچیدہ نامیاتی مرکبات پر مشتمل ہوتی ہیں۔ اس لحاظ سے وہ حیوانات سے مشابہ ہیں مگر یہ مرکبات، ان مرکبات سے زیادہ سادہ ہیں جن کی حیوانات کو ضرورت ہوتی ہے۔ یہ پیچیدہ مرکبات یا تو زندہ عضویوں سے یا گلتے ہوئے نامیاتی مادّہ سے حاصل کیے جا سکتے ہیں۔ اول الذکر حالت میں ایسے پودے طفیلی (Parasites) ہوتے ہیں۔ وہ کسی جاندار پودے یا جانور (جس کو میزبان کہتے ہیں) کے اندر جاذب اعضاء داخل کر کے اپنی غذائی اشیاء حاصل کرتے ہیں۔ موخر الذکر حالت میں وہ گند پودے (رمّام = Saprophytes) ہوتے ہیں۔

ف ۱۳۔ تجدید پیدائش (reproduction)۔ درختوں میں تجدید پیدائش دو قسموں کی پائی جاتی ہے:—

[1] Without chlorophyll

(۱) اَجانی یا غیر تناسلی (asexual) پیدائش یا غیر ازواج تولیدی (agamogenetic) پیدائش —

(ب) جانی یا تناسلی (sexual) یا ازواج تولیدی (gamogenetic) پیدائش —

اَجانی طریقہ وہ ہے جس میں والدین یا پُرکھا عُضویہ سے کوئی ایک حصہ علیحدہ ہو جاتا ہے جو بڑھ کر براہ راست نیا عضویہ بن جاتا ہے۔ جدا شدہ حصہ محض پودے کے نباتی خطّے کا ایک کم و بیش مخصوص ٹکڑا ہو سکتا ہے (مثلاً آلو بصلہ)۔ یہ نباتی پیدائش (vegetative reproduction) ہے۔ اگر وہ ایک اعلیٰ درجہ کا مخصوص منفرد پیدائشی خلیہ (بذرہ) ہو تو یہ اَجانی بذری پیدائش (asexual spore-reproduction) ہوئی۔ نباتی پیدائش میں جو نیا عضویہ بنتا ہے وہ والدین یا پُرکھا سے مشابہ ہوتا ہے۔ اَجانی بذری پیدائش میں ممکن ہے کہ ایسا ہو یا نہ ہو۔

جانی یا تناسلی طریقہ میں دو جانی یا تناسلی خلیے (ازواج = gametes) علیحدہ ہو جاتے ہیں، جن میں سے ہر ایک ازخود ایک نیا عضویہ پیدا کرنے کی قوت نہیں رکھتا، لیکن جو باہم مخلوط ہو کر ایک نیا خلیہ پیدا کر دیتے ہیں [جگ تخمہ یا جوگا (zygote) یا جانی طریقہ سے پیدا کیا ہوا بذرہ] جس کے بالکل نئے خواص ہوتے ہیں اور جو ایک مکمل نیا پودا بن جانے کی قابلیت رکھتا ہے۔ اکثر تخفیفیہ نباتات میں ازواج یکساں ہوتے ہیں۔ اعلیٰ درجہ کے ازواجوں میں عیاں طور پر نر اور مادہ کی تفریق پائی جاتی ہے۔ اول الذکر (مثلاً تخم حیوان سا) حیوان کے تخم حیوان (spermatozoon) سے متناظر ہوتا ہے اور موخر الذکر بیضہ سے متناظر ہوتا ہے۔

بذرے (spores) کی تعریف یہ ہو سکتی ہے کہ وہ ایک اعلیٰ درجہ کا مخصوص پیدائشی خلیہ ہے جو ازخود ایک نیا عضویہ پیدا کر سکتا ہے۔ ممکن ہے کہ وہ جانی یا تناسلی طور پر یا اجانی یا غیر تناسلی طور پر پیدا ہو۔

دفعہ ۱۳ - **تعلق بہ ماحول** — وہ گہرا تعلق جو ایک پودے اور اُس کے

ماحول کے درمیان موجود ہوتا ہے اِس واقعہ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ پودے کے ارکان یا اعضاء کی شکل وساخت ہمیشہ اُن خاص حالات سے توافق کرتی ہے جن میں کہ پودا رہتا ہے۔ اِن شکلوں اور ساختوں کی توجیہ صرف اِن حالات کا ہی حوالہ دینے سے کی جاسکتی ہے۔ ایک پودا جو اپنے ماحول سے توافق نہیں کرتا یعنے اُس کے موزوں نہیں ہوتا مرجاتا ہے۔ جاندار سخزمایہ پر ہمیشہ بیرونی وسائل مثلاً روشنی، حرارت، جاذبہ، وغیرہ کے مہیّج اثرات پڑتے رہتے ہیں، اور وہ ہمیشہ خاص طریقوں سے اِن اثرات کا جواب دیتا رہتا ہے۔ بالیدگی پر اس کے کچھ اثرات کے متعلق ہمیں آیندہ باب (۸) میں غور کرنا ہوگا۔

ف ۱۵۔ ہم ترکیبی (homology) اور **باہم ترکیبی** (analogy) — اس باب کے دوران میں ہم نے حیاتیات کے طالب علم کے لیے سب سے زیادہ اہمیت رکھنے والے دو ممتاز اصول بتائے ہیں۔ بہتر ہے کہ اب ہم اُن کو صاف طور پر سمجھا کر بیان کردیں۔ ہم دیکھ چکے ہیں کہ شکلیات کی تعلیم سے یکساں ارکان (یعنے شکلیاتی یکسانیت) کو پہچان سکتے ہیں۔ اس لحاظ سے کانٹے جن کی مخصوص شکل خواہ کچھ بھی ہو یکساں ارکان ہیں۔ اسی طرح سے پتے بھی ہیں۔ شکلیاتی یکسانیت رکھنے والے ارکان کو ہم ترکیب (homologous) کہتے ہیں۔ یعنے ایک دوسرے سے متجانس الشکل وخواص۔ ہم ترکیب ارکان یا ساختیں اپنے محلِ وقوع اور نمو کے تعلقات سے پہچانے جاتے ہیں ہم ترکیبی (homology) وہ اصطلاح ہے جس سے ہم محلِ وقوع اور نمو کے لحاظ سے مختلف ارکان کی باہمی مشابہت ظاہر کرتے ہیں۔ لیکن ہم دیکھ چکے ہیں کہ ہم ترکیب ارکان اپنے افعال کے لحاظ سے مختلف شکلیں اختیار کرلیتے ہیں۔ اس طرح سے معمولی پتے، نباتی پتے (اکمامے اور بنکھڑیاں وغیرہ) اگرچہ ہم ترکیب ہیں لیکن بالکل مختلف شکلوں کے ہوتے ہیں۔

اس کے خلاف بعض پودوں میں صعودی اعضاء، جنھیں بیل سوت (عُسلُج) (tendrils) کہا جاتا ہے، شکلیاتی نقطۂ نظر سے تنے یا مرکب پتے کے برگچے

ہوتے ہیں، جیسے کہ مٹر ہیں۔ لیکن دوسروں، مثلاً انگور کی بیل، ہیں وہ شکلیاتی لحاظ سے سبنتے ہیں۔ یہاں ہمارے سامنے بظاہر یکساں ساختیں ہیں، یعنی بیل سوت۔ پھر بھی وہ ہم ترکیب نہیں۔ اُن کی ایک دوسرے سے مشابہت فعلیاتی ہے نہ کہ شکلیاتی۔ اُن کے افعال یکساں ہیں، لہٰذا اُنھوں نے توافقی طور پر ایک ہی شکل اختیار کرلی ہے۔ وہ ارکان جو اِس قسم کی مشابہتیں ظاہر کرتے ہیں یک ترکیب کہلاتے ہیں، یعنی وہ ایک دوسرے سے متجانس الترکیب ہوتے ہیں۔ یک ترکیبی (analogy) وہ اصطلاح ہے جسے ہم ایسی مشابہت ظاہر کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ اس کا اضافہ بیشک غیرضروری ہے کہ متعدد ارکان ہم ترکیب اور یک ترکیب دونوں ہوتے ہیں، مثلاً پھولنے والے ایک پودے کے معمولی سبز پتّے دوسرے درخت کے ان ہی پتوں سے ایسی مشابہت رکھتے ہیں۔

اب طالب علم اُن دو اصول کو بخوبی سمجھنے کے قابل ہوگا جن کا حوالہ اوپر دیا گیا تھا وہ حسب ذیل ہیں :- (ا) شکلیاتی یکسانیت رکھنے والے ارکان (یعنی ہم ترکیب) مختلف افعال انجام دینے کے لیے خود کو مختلف طریقوں سے بدل لیتے ہیں (ب) وہ ارکان بھی جو شکلیاتی یکسانیت نہیں رکھتے، ایک ہی فعل انجام دینے کے لیے مماثل طور پر بدل جاتے ہیں۔ ان اصول کو ذہن میں رکھنا چاہیے۔ آیندہ بابوں میں ان کی جو مثالیں آئینگی اُن کو باحتیاط نوٹ کرلینا چاہیے۔

دوسرا باب

(۲)

عام نسیجیات

GENERAL HISTOLOGY

الف۔ خلیہ

CELL

ف ۱۔ پودوں کی خلوی ساخت۔ ہم پہلے سمجھا چکے ہیں (صفحہ ۹) کہ پودے کا جرم متجانس نہیں ہے بلکہ بجز ادنیٰ قسموں کے تمام قسموں میں خُردبینی ساختوں کے مجموعوں یا گروہوں پر مشتمل ہوتا ہے، جو خلیوں کے نام سے موسوم ہیں۔ ہر جاندار خلیہ میں ایک ننھا سا چپچپا مادّہ ہوتا ہے، جس کو نُخزمایہ (Protoplasm) کہتے ہیں۔ یہ ایک واضح جھلّی سے محدود ہوتا ہے جس کو خلوی دیوار (Cell-wall) کہتے ہیں۔ اِن خلیوں کو بآسانی دیکھنے کے لیے ایک نہایت پختہ ملائم سیب کے جرم یا گودے کو پانی میں گھُرچ کر خُردبین سے دیکھنا چاہیے۔ اسی طرح پودوں کے اتنوں، جڑوں اور دوسرے حصّوں کی باریک تراشوں میں بھی دیکھ سکتے ہیں (مثلاً اشکال ۱۹، ۲۰ دیکھیے)

خلیہ کا ضروری یا جاندار مادّہ تخز مایہ ہے اور تمام حیوی یا غریزی فعلوں کا مقام ہے۔ خلوی دیوار تخز مایہ سے بنتی ہے اور خلیّہ کی دوران زندگی میں اُس میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ اور وہ اُن مخصوص افعال کے لحاظ سے جو اسے انجام دینے پڑتے ہیں مختلف طریقوں سے ڈھل جاتی ہے۔

لہٰذا خلوی دیواروں کو ڈھانچہ یا چوکھٹ سمجھنا چاہیے جو جاندار مادّہ کو سہارا دیتی اور سارے عضویہ کو استحکام اور قوت بخشتی ہے۔ لیکن مختلف خلیوں کے جاندار مادّوں کا درمیانی رابطہ منقطع نہیں کرتی کیونکہ ایک خلیہ کا تخز مایہ دوسرے خلیوں کے تخز مایہ سے نہایت نازک دھاگوں کے ذریعہ سے ملا ہوا ہوتا ہے جو خلوی دیواروں میں سے ہو کر گزرتے ہیں۔ اس طرح پودے کے جاندار خلیے عضویاً متحد اور باہم وابستہ ہوتے ہیں اور وہ سب ملکر پودے کی زندگی کے مختلف ضروری اعمال اتسق و اتحاد کے ساتھ انجام دیتے ہیں۔

کثیر خلوی پودوں کی ادنیٰ ترین شکلوں میں عضویہ یکساں خلیوں کے ایک مجموعہ سے بنا ہوا ہوتا ہے جو تمام تقریباً مماثل افعال انجام دیتے رہتے ہیں۔ مگر اعلیٰ تر شکلوں میں، جو اُس فعلیاتی تفریق کے باعث جو اُن میں واقع ہو گئی ہے باہم مربوط ہوتے ہیں، نسیجیاتی تفریق پائی جاتی ہے۔ بہ الفاظ دیگر بہت سے مختلف قسم کے خلیے امتیاز کیے جا سکتے ہیں جو کم و بیش متعین طور پر گروہوں میں مرتب ہوتے ہیں اور ہر ایک گروہ کے خلیوں کی شکل و ساخت کا انحصار اُن کے مفوضہ افعال پر ہوتا ہے۔ جیسے جیسے ہم ادنیٰ سے اعلیٰ تر قسموں یا تمثیلوں تک جاتے ہیں یہ تفریق زیادہ نمایاں ہوتی جاتی ہے۔ تھیلو فیٹا اور برائیو فیٹا میں عضویہ کے تمام حصّے جاندار خلیوں سے بنے ہوئے ہوتے ہیں۔ اگرچہ یہ خلیے مختلف اشکال پیش کر سکتے ہیں۔ اس وجہ سے ان دونوں کشوروں یا قسموں کو امتیازی طور پر "خلوی پودے" (Cellular plants) کہتے ہیں۔

ٹریڈوفیٹس (Pteridophytes) اور بیج لینے والے یا تخم ہراوی پودوں میں نسبتہً بہت زیادہ تفریق دکھائی دیتی ہے، جن میں اُس توافق کے باعث

جو اُن میں زمینی رہائش کے لیے پیدا ہو گیا ہے، غذائی اشیاء کے مناسب ایصال و تقسیم کے لیے اعلیٰ درجہ کے انتظامات نمویاب ہو چکے ہیں۔ ان جماعتوں میں بے شمار مختلف شکلوں کے تمثیلی جاندار خلیوں کے علاوہ، بالکل مختلف خصائص کی لمبی، پتلی اور اکثر اُنبیبی ساختیں شناخت کی جاسکتی ہیں۔ یہ بعض دفعہ تو غیر منتظم طور پر اور بیشتر متعین ڈوروں یا بنڈلوں کی شکل میں خلیوں کے تودوں میں ہو کر دوڑتی ہیں (دیکھو شکل ۶۱)۔ یہ بڑی حد تک وہ ساختیں ہیں جو غذائی سیالات کے تیزی کے ساتھ گذارنے کے لیے متوافق ہیں یعنی یہ وعائی یا عروقی ساختیں ہیں۔

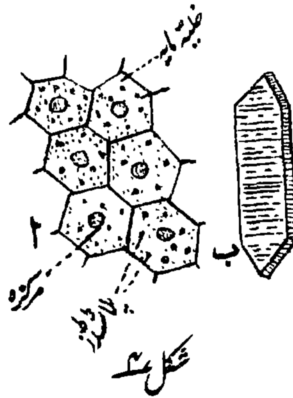
اگرچہ شکل میں وہ تمثیلی خلیوں سے بہت اختلاف رکھتی ہیں مگر اُن کے نمو کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نلی نما ساختیں درحقیقت نوعمر خلیوں کے اتصال و تبدّل کے باعث بن جاتی ہیں۔ ٹرِیڈوفیٹس اور پھول لنے والے پودے اُن کی بافت میں ایسی ہی عروقی ساختوں کی موجودگی کے باعث امتیاز کیے جاتے ہیں اور اسی وجہ سے ان کو عروقی یا وعائی پودوں (vascular plants) کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ اِسی لیے ٹریڈوفیٹس کے لیے بھی عروقی کرپٹوگیمس (Vascular Cryptogams) کی اصطلاح مروج ہے۔ بہر حال کتنی ہی زیادہ تفریق کیوں نہ ہو ہم کہ سکتے ہیں کہ پودوں کے تمام حصّے خلیوں یا ساختوں سے یا اُن عناصر (elements) سے مل کر بنے ہیں جو خلیوں سے حاصل ہوتے ہیں۔

۲۔ نخزینہ (Protoplast) یا لکارہ (Energid)—

تراش میں پودے کے خلیے ایک شہد کے چھتّے کے خانوں سے عام مشابہت رکھتے ہیں۔ یہی خانہ یا "خلیہ" کی اصطلاح کی ابتدا تھی۔ یہ کئی لحاظ سے اصلی مفہوم سے دُور اور غلط فہمی پیدا کرنے والی ثابت ہوئی ہے۔ پودوں میں ہر کمل خلیہ یا نلی اپنی حقیقی دیوار رکھتی ہے۔ اور اُسے فروی امتحان کے لیے موزوں طریقوں سے علیحدہ کیا جاسکتا ہے۔ اِس کے خلاف شہد کے چھتے کے خانوں کی دیواریں مشترک دیواریں ہوتی ہیں۔

نیز نخزمائی مافیۂ خلیہ کا جوہری حصہ ہیں۔ درحقیقت سوانح حیات کے بعض درجوں میں بعض نخزمائی اجسام محافظ جھلی نہیں رکھتے، شلاً "بیضہ" (Ovum) یا ابتدا خلیہ (egg-Cell) اور "تخمی حیوانیہ" (Spermatozoid)۔ یہاں خلیہ کی اصطلاح بالکل موزوں نہیں اور برہنہ خلیہ (naked-cell) 'ابتدائی خلیہ' (Primordial Cell) وغیرہ جیسی اصطلاحات کے استعمال سے مفہوم میں کوئی درستی نہیں ہوتی۔ لیکن یہ لفظ (خلیہ) تسمیہ میں اتنا مستقل رواج پاگیا ہے کہ استعمال کیے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ ساتھ ہی کئی ماہرین نباتیات کسی بھی جاندار یک مرکزہ نخزمائی اکائی کے لیے اب نخزمیہ (Protoplast) یا لکارہ (energid) کی اصطلاحات استعمال کرنے لگے ہیں خواہ وہ ایک خلوی دیوار میں ملفوف ہو یا نہ ہو۔

(۳)۔ نوعمر خلیہ ــــ نوعمر خلیے ہمیشہ اُس جگہ پائے جاتے ہیں جہاں بالیدگی ہورہی ہو (یعنی بڑھتے ہوئے سروں پر) شلاً تنے کے سرے پر۔



شکل ۱۲

۱- نوعمر یا مقسمی خلیے۔ ب تبدّلی خلیہ

اُنہیں ابتدائی یا مقسمی (meristematic) خلیہ کہتے ہیں۔ وہ متواتر دو حصوں میں تقسیم ہوتے دکھائی دیتے ہیں اور اسی طریقہ سے پودے میں نئے خلیے پیدا ہوتے ہیں۔ اِن نوعمر خلیوں کی بہت سادہ معیّن شکلیں ہوتی ہیں۔ پودے کی

اعلیٰ تمثیلوں کے پُرانے حصوں میں جو تفریق اس قدر نمایاں ہوتی ہے وہ ان میں نہیں پائی جاتی۔ وہ تنے یا جڑ کے بڑھتے ہوئے سرے پر ہمیشہ تراش میں کم و بیش چوپہلو یا کثیر الاضلاع ہوتے ہیں (شکل ۲ا)۔ بعض مقسمی حصوں (تبدلی پرتوں = Cambial layers) (دیکھو ف۲) میں وہ لمبوترے اور چپٹے ہوتے ہیں (شکل ۲ب)۔

لیکن تمام حالات میں خلوی دیواریں بہت پتلی ہوتی ہیں اور خلوی کہف میں تخز مایہ پورے طور پر بھرا رہتا ہے۔ خلیہ کے عام تخز مایہ کو (جیسا کہ تمام جاندار خلیوں میں ہوتا ہے) **خلیہ مایہ** (Cytoplasm) کہتے ہیں۔ وہ ہمیشہ کم و بیش دانہ دار ہوتا ہے اور اُس میں کئی کثیف اور نسبتہً اعلیٰ درجہ کے مخصوص تخز مائی اجسام جمے ہوئے ہوتے ہیں۔ ان میں سب سے بڑا اور اہم ترین مرکزہ یا نواتہ (Nucleus) ہوتا ہے۔ غالباً وہ جاندار خلیہ کا اصلی جزو ہے، اگرچہ بعض ادنیٰ ترین شکلوں میں اُس کی موجودگی ابھی تک نہیں بتائی گئی۔ دوسرے اجسام جو عموماً موجود ہوتے ہیں **پلاسٹڈز** (Plastids) کہلاتے ہیں۔

ف۲۔ خلوی دیوار ——— نوعمر خلیوں اور اکثر مکمل نمو یافتہ خلیوں کی خلوی دیوار ایک شئے سے بنی ہوئی ہوتی ہے جس کو **سیلولوز** (Cellulose) کہتے ہیں۔ اُس کے ساتھ دوسرے مادّے بھی مؤتلف ہوتے ہیں جو پکٹک (Pectic) مرکبات کے نام سے موسوم کیے گئے ہیں۔ سیلولوز (Cellulose) ایک کاربو ہائیڈریٹ ہے، یعنی وہ نامیاتی اشیا کے اُس بڑے گروہ سے متعلق ہے جس میں کیمیائی عناصر، کاربن، آکسیجن اور ہائیڈروجن موجود ہوتے ہیں، جن میں ہائیڈروجن اور آکسیجن اُسی تناسب میں ہیں جیسے کہ پانی (H_2O) میں۔ سیلولوز کا ضابطہ یہ ہے $(C_6H_{10}O_5)^n$ جس میں n کی قیمت مشتبہ ہے۔

سیلولوز متعاملات کے استعمال سے بآسانی شناخت کیا جاسکتا ہے۔ وہ کیوپرک ہائیڈریٹ کے امونیائی محلول (شوائزر کا متعامل = Schweizer's reagent)

میں حل ہوجاتا ہے، جس کا پکٹک اشیاء پر کوئی عمل نہیں ہوتا۔ شلز (Schulze's) کے محلول سے وہ نیلا ہوجاتا ہے۔ آئیوڈین کے محلول اور سلفیورک ترشہ سے وہ پھول کر نیلا[1] ہوجاتا ہے۔ غالباً سیلولوز کے سالمات گروہوں میں مرتب ہیں جو مل کر ذرّے بناتے ہیں۔ ہر ایک ذرہ آبی رس کی ایک ابری (film) میں لپٹا ہوا ہوتا ہے، جو خلوی دیوار میں نفوذ کیے ہوئے ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پانی میں حل شدہ اشیاء سیلولوز کی دیوار کے آر پار نفوذ کر جاتی ہیں۔

۵۔ نخزمائی جرم ——— نخزمایہ بذاتہٖ صاف اور فالودہ نما ہوتا ہے، مگر اکثر اُس کے جرم میں مختلف اجسام کے بن جانے کی وجہ سے وہ دانہ دار شکل کا دکھائی دیتا ہے۔ وہ ایک نہایت غیر قایم شئے ہے جس کی ترکیب بہت پیچیدہ ہوتی ہے اور جب وہ مردہ ہوتا ہے تو اُس کی ترکیب میں زیادہ تر **پروٹیڈ** اشیاء پائی جاتی ہیں جو کاربن، ہائیڈروجن، آکسیجن، نائیٹروجن، گندھک اور گاہے فاسفورس کے اعلیٰ درجہ کے پیچیدہ مرکبات ہیں، مگر جن کی صحیح ترکیب ابھی تک معلوم نہیں ہوئی ہے۔ اس طرح سے نخزمایہ میں کیمیائی عناصر بہت پیچیدہ تناسب میں ہوتے ہیں۔ فاسفورس ہمیشہ مرکزہ کے نخزمائی جرم میں موجود ہوتا ہے مگر وہ عام طور پر نخزمایہ کا اصلی جزو نہیں معلوم ہوتا۔

نخزمایہ کی الکحل اور ترشوں سے، نیز حرارت اسے ترویب (Coagulation) ہوجاتی ہے۔ ترویب جس درجۂ تپش پر ہوتی ہے وہ حالات کے لحاظ سے بدلتا رہتا ہے۔ آئیوڈین کا محلول نخزمایہ کو زرد رنگ کا کردیتا ہے اور کثیف تر اقسام کے نخزمایوں (مثلاً مرکزی جرم) کو بھورا۔ کاوی پوٹاش

[1] شلز کا محلول (Schulze's solution) (جس کو کلور زنک آئیوڈین بھی کہتے ہیں) کشید کیے ہوئے پانی میں زنک کلورائیڈ، پوٹاسیم آئیوڈائیڈ اور آئیوڈین کو ایک خاص تناسب میں حل کرکے تیار کیا جاتا ہے۔ آئیوڈین کو پوٹاسیم آئیوڈائیڈ کے محلول میں حل کریں اور پانی ملا کر ہلکا کردیں تو آئیوڈین کا بہترین محلول تیار کیا جاسکتا ہے۔

اور کلورل ہائیڈریٹ کے محلولوں سے نخز مائی جرم حل ہوجاتا ہے۔ خلوی دیوار کی طرح تمام نخز مائی جرم پانی سے نفوذ پذیر ہوتا ہے۔ نخز مایہ کی غریزی یا حیوی قوت کا انحصار پانی کی مستقل موجودگی پر معلوم ہوتا ہے۔ صرف اسی سے طالب علم کو بآسانی پتہ چل سکتا ہے کہ پودے کی زندگی کے لیے پانی کس قدر ضروری اور اہم ہے۔

ف۶۔ مرکزہ یا نواتہ خلیہ کی زندگی میں سب سے زیادہ اہم جسم ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ تمام غریزی اعمال کا مبدائی مرکز ہے، یعنی خلیہ کی تمام فعلیتوں کا ابتدا کرنے والا اور ناظم۔ بعض کی رائے ہے کہ وہ خلیہ کے تغذیہ سے متعلق بہت اہم حصہ لیتا ہے۔ بہرحال معلوم ہوتا ہے کہ وہ تولیدی اعمال پر خاص اقتدار رکھتا ہے۔ یہ اس وقت ظاہر ہو جائیگا جبکہ ہم خلوی تقسیم اور تناسلی تولید پر غور کرینگے۔



شکل ۲۳۔ مرکزہ یا نواتہ

نواتہ یا مرکزہ (شکل ۲۳) کے گرد ایک نازک **نواتی جھلی** ہوتی ہے جو حصاری خلیہ مایہ سے تیار ہوتی ہے۔ اندرون میں ایک نیم سیّال زمینی مادہ یعنی **نواتی شفاف مایہ**[1] (nucleo-hyaloplasm) ہوتا ہے جس میں باریک ریشوں کا جال ہوتا ہے اس کو **لونی جال** (Chromatin network) کہتے ہیں۔ زمینی مادہ میں بھی لونی جال کی فضاؤں میں ایک یا زیادہ چھوٹے دانہ دار اجسام ہوتے ہیں جو **نویّے** (nucleoli) ہیں۔ لونی جال اور نویّے وہ حصے ہیں جو بہت رغبت سے رنگ قبول کرتے ہیں۔

نوات عموماً گول یا بیضوی شکل کے ہوتے ہیں مگر چپٹے یا کم و بیش لمبوترے بھی ہو سکتے ہیں۔ وہ کسی نخز مائی از سرنو یعنی جرم کے سادہ اجتماع اور تفرق سے نہیں بنتے بلکہ ہمیشہ ماسبق نواتوں کی تقسیم سے پیدا ہو جاتے ہیں۔ مرکزہ کی تقسیم یا تو بلا واسطہ ہوتی ہے یا بالواسطہ۔ اول الذکر طریقہ میں ایک سادہ

[1] شیش مایہ

انشقاق یا درمیانی شگاف ہوجاتا ہے جس کے ساتھ خلیہ کی تقسیم واقع نہیں ہوتی۔ اِس بلاواسطہ طریقہ کو تکڑی (fragmentation) کہتے ہیں۔ یہ خصوصاً پُرانے خلیوں میں پائی جاتی ہے جو کثیر النوات ہوجاتے ہیں۔ بالواسطہ طریقہ میں تبدیلیوں کا ایک پیچیدہ سلسلہ واقع ہوتا ہے جس کو مرکزہ حرکیت (karyokinesis) یا انقسام بالواسطہ (mitosis) کہتے ہیں (دیکھو ف۱۱)۔ اس کے بعد خلوی تقسیم ہوتی ہے۔

ف ۷۔ بعض خلیوں میں ایک یا دو چھوٹے کروی اجسام مرکزے کے نزدیک پڑے ہوئے دیکھے گئے ہیں ان کو مرکزی کُرے (Centro-spheres) کہا جاتا ہے۔ مرکزی کُرے جو حیوانی خلیوں میں موجود ہوتے ہیں اُنہیں اہم ساخت تصور کیا گیا ہے۔ مگر پودوں کے خلیوں میں اُن کا وجود گی قمر تھیلو فیٹا اور مُسینی (Muscineae) میں معین طور پر ثابت ہو چکا ہے جن میں وہ خصوصاً نواتی انقسام کے دوران میں نمایاں ہوتے ہیں۔ بظاہر اُنہیں نباتی خلیوں کی مستقل یا ضروری ساختیں نہیں تصور کرنا چاہیے۔

ف ۸۔ پلاسٹڈز (Plastids) (شکل ۱ و ۱ اور شکل ۱۲) نواتہ کی طرح تخم زائی جرم کے اعلیٰ درجہ کے مخصوص اور تفریق یافتہ حصے ہیں۔ یہ بھی اُسی کی طرح ازسرنو نہیں بنتے بلکہ ہمیشہ تقسیم (بلاواسطہ) سے بڑھتے ہیں۔ پلاسٹڈ (Plastid) کا جرم اسفنجی بافت کا ہوتا ہے۔ اس میں ایک صاف نیم سیّال زمینی جرم ہوتا ہے، جس میں کثیف تر پروٹیڈ کے ڈورے یا ریشکوں (fibrils) کا جال ہوتا ہے۔

ف ۹۔ نسیجیاتی تفریق کے طریقے۔ بہت نوعمر یا جنینی پودے میں تمام خلیے مقسمی ہوتے ہیں، مگر نسبتہً زیادہ عمر کے پودے میں مقسمی خلیے چند نقطوں یا خطوں میں محدود رہتے ہیں جو "نقاطِ نامیہ" (growing-points) کے نام سے مشخص ہیں، مثلاً شاخہ (thallus) کا راسی خلیہ یا خلیے تنہ یا جڑ کا سرا یا راس۔ یہ تعیینِ موضع (localization) نسیجیاتی تفریق کی بالکل ابتدا سے شروع ہوتی ہے۔ خلیے رفتہ رفتہ مختلف طریقوں سے متبدل یا متغیر ہوجاتے ہیں

تاکہ وہ مختلف افعال انجام دینے کا توافق پیدا کرلیں، اور اس طرح سے خلیہ اور بافت کی وہ تمام قسمیں پیدا ہو جاتی ہیں جو ایک اعلیٰ درجہ کے پودے کے مکمل نمو یافتہ اعضا میں دکھائی دیتی ہیں۔ خلیوں یا خلوی ساختوں کی یہ تمام قسمیں اُن نوعمر خلیوں سے، جو نقاطِ نامیہ پر پیدا ہوجاتے ہیں، مختلف اقسام کے تغیّر کے ذریعہ سے حاصل ہوتی ہیں۔

اس سے پہلے کہ ہم تشفی بخش طور پر خلیوں کی یہ مختلف اشکال و اقسام بیان کریں ہم کو اُن تبدیلیوں یا ترمیموں کی نوعیت پر غور کرلینا چاہیے جو اُن کو پیدا کردیتی ہیں۔ دوسرے الفاظ میں ہم کو نسیجیاتی تفریق کے طریقوں کا کچھ بیان کردینا چاہیے۔ یہ تبدیلیاں خلوی دیوار اور خلوی مافیہ دونوں کو متاثر کرتی ہیں۔ اُن کی سرسری جدول حسبِ ذیل ہوسکتی ہے:-

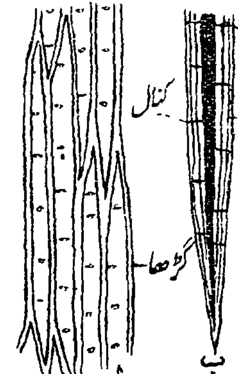
۱- خلوی دیوار کی سطحی وسعت میں بالیدگی۔
۲- خلوی دیوار کا دبیز ہونا۔
۳- خلوی دیوار کا کیمیائی تغیر اور اُس کا پُر ہونا (impregnation = بارورری)۔
۴- مافیہ میں تبدیلیاں۔
۵- خلوی ملاپ (Cell-fusion)

ف ۱- خلوی دیوار کی سطحی وسعت میں بالیدگی

بہ الفاظ دیگر خلیہ جسامت میں بڑھتا ہے۔ یہ بالیدگی ہموار ہوسکتی ہے یا مقامی۔ اگر ہموار ہو تو نوعمر خلیہ صرف بڑھکر اُسی شکل کا بڑا خلیہ بنجاتا ہے۔ اگر مقامی ہو تو جو خلیے پیدا ہوتے ہیں وہ نئی شکلیں اختیار کرلیتے ہیں۔

مثلاً اگر ایک چھوٹا خلیہ تین یا چار خاص نقطوں پر زیادہ خصوصیت کے ساتھ بڑھے تو حاصل شدہ خلیہ کئی تشععی زائدے یا بیرون بالیدگیاں ظاہر کریگا (تادرہ نما۔ شکل ۲۷ ا)۔ اگر دو مقابل نقطوں پر سریع بالیدگی محدود رہے تو خلیہ بہت لمبا اور نوکدار ہوجاتا ہے۔ یہ ملبوتری

اور نوکدار قسم کا خلیہ بہت عام ہے۔ اُس کو طولی بافتی شکل کہتے ہیں (شکل ۶) (prosenchymatous) اور اُس کو



شکل ۶۔ سخت بافت (طولی بافتی)
ا، زیادہ دبیز نہیں ہے
ب، دبیز نما غیر ریشہ کا ایک کنارہ۔

کعبی بافتی (parenchymatous) شکل سے تمیز کرنا چاہیے جس میں خلیہ اپنے عرض سے زیادہ لمبا اور نوکدار نہیں ہوتا۔ کعبی بافتی شکل کی بہت سی اقسام ہیں مثلاً گول، بیضوی، کثیر السطوح، منشوری، لوحی یا چپٹا، تارہ نما وغیرہ۔ پھر سطحی وسعت میں مقامی بالیدگی ہونے سے مختلف شکلوں کے خلیے پیدا ہو جاتے ہیں۔

ف ۱۱۔ خلوی دیوار کا دبیز ہونا — جب تک کہ خلیہ اپنی پوری جسامت کو نہیں پہنچ جاتا خلوی دیوار میں دبازت شروع نہیں ہوتی۔ نیز وہ یکساں (عمومی) یا مقامی ہو سکتی ہے۔ اول الذکر حالت میں خلوی دیوار ساری گولائی میں یکساں موٹی ہوتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ایسا شاذ ہی ہوتا ہے۔ عام قاعدہ

یہ ہے کہ دبازت مقامی ہوتی ہے۔ اِس حالت میں دیوار کے صرف چند حصّے



شکل ۸۔ دبازت کے نمونے

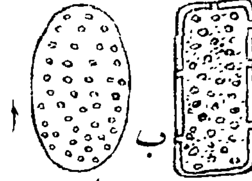
ا ۔ حلقئی ب۔ پیچ دار۔ یا مرغولی۔ ت۔ جالدا۔

موٹے ہو جاتے ہیں۔

دبازت کی نوعیت بہت مختلف ہوتی ہے۔ بعض صورتوں میں وہ حلقہ دار ہوتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خلوی دیوار کی اندرونی سطح پر حلقئی (annular) پٹّے ہو جاتے ہیں (شکل ۸۔ ا)۔ دوسری حالتوں میں دبازت ایک مرغولی یا پیچدار (spiral) خط میں ہوتی ہے (شکل ۸۔ ب)۔ ہم تصور کر سکتے ہیں کہ یہ اوّل الذکر حالت کی حلقہ دار دبازتوں میں رکاوٹ پیدا ہونے اور اُن کے ایک دوسری میں مل جانے کی وجہ سے ہے۔ حقیقت میں ہمیں ایسی صورتیں بھی ملتی ہیں جہاں دبازت کچھ تو حلقہ دار ہوتی ہے اور کچھ مرغولی یا پیچدار۔ اب اگر ہم یہ تصور کر لیں کہ مرغولہ یا پیچ کے چکر بہت نزدیک ترتیب میں واقع ہیں، اِس طرح پر کہ تھوڑی تھوڑی دُور پر وہ مخلوط ہو جاتے ہیں، تو ہمیں دبازت کا دوسرا نمونہ ملتا ہے جو جالدار (reticulate) دبازت ہے (شکل ۸۔ ت)۔ یہاں دبازت خلوی دیوار کی اندرونی سطح پر ایک جال یا شبکہ (reticulum) بنا دیتی ہے۔

برزخیت (transition) کا اِس سے دغیلی (pitted) یا

نقطہ دار (dotted) نمونہ تک پہنچنا آسان ہے (شکل ۸)۔ ہمیں صرف یہ تصور کرلینا پڑتا ہے کہ جال کے بل یا ڈورے بہت دبیز اور فضائیں تمناظراً داغ سطحی منظر اور تراش دونوں میں دکھائی دیتے ہیں



شکل ۸ ۔ دغیلے خلیے
ا سطحی منظر۔ ب، خلیے کی طولی تراش

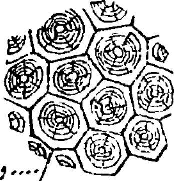
کم ہو جاتی ہیں۔ اس حالت میں تمام دیوار، بجز کثیر التعداد چھوٹے حائط یا محدود رقبوں کے، موٹی ہو جاتی ہے۔ خرد بین میں امتحان کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ غیر دبیز رقبے اُن کی جسامت کے لحاظ سے سوراخوں یا نقطوں کے مانند دکھائی دیتے ہیں۔ اسی وجہ سے دغیلی یا نقطوں دار کی اصطلاحات استعمال کی جاتی ہیں۔ طالب علم کو چاہیے کہ اس آسانی کے ساتھ شناخت ہونے والی تبدیلی یا برزخیت کو باحتیاط دیکھے جو سادہ حلقہ دار نمونہ سے نسبتہً مکمل دغیلے نمونہ تک ہو جاتی ہے۔

دبازتی مادّہ ابتدائی خلوی دیوار کی دونوں جانب رکھا جاتا ہے۔ لیکن یہ عموماً دبازت یافتہ دیوار کے وسط میں تمیز کیا جاسکتا ہے اور درمیانی ورقچہ کے نام سے موسوم ہے (شکل ۹)۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جس طرح کہ سطحی وسعت میں مقامی بالیدگی ہونے سے خلیوں کی مختلف شکلیں پیدا ہو جاتی ہیں، اُسی طرح مقامی دبازت سے خلوی دیوار پر مختلف قسم کے نمونے یا نشانات پیدا ہو جاتے ہیں۔ یہ نشانات نہایت ہی عیاں اور مخصوص طور پر چوبی عناصر (چوبی عروق[1] اور سانس نالیوں) پر ہوتے ہیں مگر کسی طرح سے ان ہی تک محدود نہیں۔

بعض دفعہ خلوی دیوار کی دبازت اتنی وسیع ہوتی ہے کہ کھفہ یا جوف

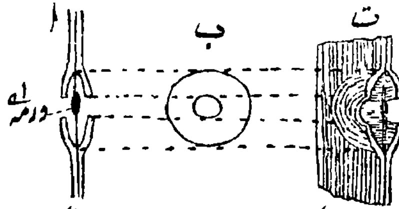
[1] Vessels = عروق۔ وعاء یا اوعیہ

تقریباً مسدود ہوجاتا ہے۔ یہ حالت خصوصاً اُن عناصر میں ہوتی ہے جو سخت بافت (sclerenchyma) بناتے ہیں (شکل ۹ اور ۶ ب) اگر گڑھے موجود ہوں تو وہ تبدیل ہوکر نالیاں بنا دیتے ہیں جو دبیز دیوار میں سے دوڑتی ہیں۔



شکل ۹۔ دبیز شدہ سخت بافت (عرضی تراش)

ایک عجیب قسم کا گڑھا دامن دار چاہ (گڑھا) (شکل ۱۰) بہت سے چوبی وعاء اور سانس نالیوں کی دیواروں پر نمو یاب ہوتا ہے۔ یہاں خلوی دیوار کا ایک گول رقبہ دبیز نہیں ہوتا اور اِس کے گرد کے دبازت بخش مادّے کا کنارہ اس کے اوپر گنبد نما طریقہ سے محراب بناتا ہے۔ لیکن گنبد کا راس کُھلا رہتا ہے، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ گنبد سے ڈھکے ہوئے چھوٹے کہفہ سے سانس نالی یا وعاء کے کہفہ تک جاتا ہُوا ایک سوراخ ہوتا ہے۔ ایسی ہی ایک ساخت متصلہ سانس نالی



شکل ۱۰۔ دامن دار چاہ یا گڑھا

ت۔ نیم خاکہ ب۔ سطحی منظر ا۔ طولی تراش

یا وعاء میں ٹھیک اُسی جگہ پر پیدا ہو جاتی ہے۔

شکل ۱۰، ا، ت، پر ایک نظر ڈالنے سے معلوم ہو جائیگا کہ اُس دیوار میں جو دونوں اوعیہ یا سانس نالیوں کے کہفوں کو علحدہ کرتی ہے،

ایک عدسی فضا ہے۔ جس پر ابتدائی غیر دبیز خلوی جھلی پھیلی ہوئی ہے۔ اس ساخت کے سطحی منظر میں (شکل ۱۰ ب) ہمیں گنبد کے راس پر کا چھوٹا سوراخ ایک چھوٹے دائرہ کی شکل میں دکھائی دیتا ہے۔ یہ ایک نسبۃً بڑے دائرہ سے گھرا ہوا ہوتا ہے جو غیر دبیز جھلی کے کنارے کا نمائندہ ہے، جہاں دبیز مادّہ عدسی کہفہ کے اوپر محراب بنانا شروع کرتا ہے۔

اگر طالب علم دو چھوٹی چوبی طشتریاں لے جو جیبی گھڑی کے شیشوں کی شکل کی ہوں، ہر ایک کی پیندی میں ایک سوراخ کرے، اور اُن دونوں کے درمیان ایک باریک کاغذ کا تختہ دیکر اس طرح ڈھانک دے کہ کنارے متصل ہو جائیں، تو وہ ساخت کو اچھی طرح ذہن نشین کر سکتا ہے طشتریوں کے درمیان کا باریک کاغذ غیر دبیز خلوی دیوار کا قائم مقام ہوگا۔ یہ نوٹ کرنا چاہیے کہ مکمل نمو یافتہ دامن دار گڑھے ہیں کی باریک جھلی کے بیچ میں ایک خفیف اُبھار یا موٹا پن دکھائی دیتا ہے جس کو ورمہ (torus) کہتے ہیں، اور یہ عموماً ایک ہی جانب کو اتنا زیادہ ڈھکیلا ہوا پایا جاتا ہے کہ جس سے گڑھا بند ہو جاتا ہے۔

یہ دامن دار گڑھے، عموماً بند بیجوں[1] (Angiosperms) اور ویسکیولر کرپٹوگیمس (Vascular Cryptogams) کے چوبی عناصر کی دیواروں پر پائے جاتے ہیں مگر اُن کا بہترین نمو کھُل بیجوں (Gymnosperms) کے چوبی عناصر (سانس نالیوں) پر ہوتا ہے۔

بعض دفعہ چوبی عنصر پر کے گڑھے عرض میں بہت زیادہ لمبے ہو جاتے ہیں۔ اِس حالت میں طولی گڑھوں کے درمیان کے موٹے ڈنڈے سیڑھی کے (نردبان) زینوں کے مانند دکھائی دیتے ہیں۔ اس لیے اس قسم کی دبازت کو نردبانی (scalariform) کا نام دیا گیا ہے۔ اِس نردبانی نمونہ میں گڑھے عموماً حاشیہ دار ہوتے ہیں (شکل ۱۱ ب و ۱۲)۔

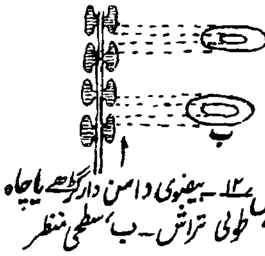
۱۲۔ نوٹ ۔ خلوی دیوار کی بالیدگی اور دبازت

تخزمایہ سے سیلولوز کے نئے ذرّے بننے اور اُن کے خلوی دیوار میں مِل جانے کی

[1] جدید ترجمہ = وعائی تخموں



شکل ۱۱ - دامن دار گڑھے سطحی منظر میں
ا، مدور - ب، طویل
(سٹرو بائی)



شکل ۱۲ - بیضوی دامن دار گڑھے یا چاہ
ا، طولی تراش - ب، سطحی منظر

وجہ سے ہوتی ہے بعض کی رائے ہے کہ یہ ذرّات دیوار کی اندرونی سطح پر تہوں کی صورت میں جم جاتے ہیں۔ یہ **نظریۂ تراکم** (apposition theory) ہے۔ اِس نظریہ کی رُو سے وسعت میں زیادتی دیوار کے تننے کی وجہ سے سمجھی جاتی ہے۔ دوسروں کی رائے یہ ہے کہ نئے ذرّے موجودہ ذرّوں کے درمیان بھر دیے جاتے ہیں۔ یہ **نظریۂ بین بسطی یا نظریۂ انغادی** (intussusception theory) ہے۔ اغلب یہ ہے کہ یہ دونوں عمل ساتھ ساتھ ہوتے رہتے ہیں، دبازت کی حالت میں تراکم زیادہ اہم ہوتا ہے اور سطحی وسعت کی زیادتی کی صورت میں بین بسطی یا انغادی۔

ف۱۳۔ خلوی دیوار کا کیمیائی تغیر اور اُس کی پُری

دبازت یافتہ خلوی دیوار بیشتر وہی کیمیائی خصائص ظاہر کرسکتی ہے جو نو عمر خلیہ کی دیوار ظاہر کرتی ہے، یعنی وہ سیلولوز اور مؤتلف پَکٹِک[۵] اشیا پر مشتمل ہوسکتی ہے۔ مگر متعدد عناصر میں یہ دیوار دورانِ بالیدگی میں مختلف اشیا سے پُر ہوجاتی یا دوسرے طریقوں سے تبدیل ہوجاتی ہے۔ ممکن ہے کہ وہ قُوتِن دار (cutinised) قُوتِن میں مبدّل، سُوبرِن دار (suberised = کاگ میں

۵ Pectic

مبدل (لگنن دار (lignified) = خشب یا کوئلہ میں مبدل) ہوجائے گوند میں تبدیل ہوجائے یا معدنی مادّہ سے کم و بیش پُر ہوجائے۔

قوتینیّت (cutinisation) خلوی دیوار میں کیمیائی تبدیلی اور ساتھ ساتھ ایک مومی شئے یعنی **قوتن** (cutin) بھر جانے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ یہ تبدیلی نہایت عام طور پر برادمی (epidermal) خلیوں کی بیرونی دیواروں کی بیرونی تہوں میں دیکھی جاتی ہے جہاں اس کو بکلاؤ (cuticularisation) کہتے ہیں۔ قوتینی تہیں برادمہ (epidermis) پر پھیل جاتی اور ایک جھلی بنا دیتی ہیں جو بشرہ (cuticle) کے نام سے موسوم ہے (دیکھو شکل ۳۳ ۲)۔ اس تبدیلی سے خلوی دیوار کے خواص بالکل بدل جاتے ہیں۔ اس سے نہ صرف دیواروں کو مضبوطی حاصل ہوجاتی ہے بلکہ وہ پانی سے تقریباً غیر نفوذ پذیر بھی ہوجاتی ہیں۔

سوبرینیّت (suberisation) ایک نہایت مماثل تبدیلی ہے جو ایک مومی یا شحمی شئے یعنی سوبرین کے پیدا ہوجانے سے ہوتی ہے۔ یہ تبدیلی کاگی خلیوں (cork-cells) میں پائی جاتی ہے اور قوتینیّت کی طرح یہ بھی خلوی دیوار کو پانی کے لیے ناقابلِ نفوذ بنا دیتی ہے۔ آیوڈین کے محلول سے قوتینی یا کاگی دیواریں زرد ہوجاتی ہیں اور شلز (Schulze) کے محلول سے زرد یا بھوری۔ اُن پر سلفیورک تُرشہ کا اثر نہیں ہوتا۔

تخشّب (Lignification) کا سبب سابق میں خلوی دیوار میں ایک شئے یعنی لگنن (lignin) کا بن جانا بتایا جاتا تھا۔ اغلب تر یہ ہے کہ وہ خلوی دیوار کی کیمیائی تبدیلی اور اُس کے مختلف اشیا سے پُر ہوجانے کی وجہ سے ہو۔ وہ صرف دبازت یافتہ خلوی دیواروں مثلاً چوبی عناصر یا خلیوں اور سخت بافت (sclerenchyma) میں پائی جاتی ہے۔ یہ تبدیلی اگرچہ خلوی دیوار کو بڑی طاقت اور اُستواری بخشتی ہے لیکن اُس کی لچک یا نفوذ پذیری میں حائل نہیں ہوتی۔ لگنن دار (تخشّب یافتہ = lignified) دیواریں اینیلین سلفیٹ (یا کلورائیڈ) سے چمکدار زرد رنگ کی ہوجاتی ہیں، آئیوڈین سے زرد یا بعض دفعہ بھوری،

شلز کے محلول سے زرد، اور آئیوڈین اور سلفیورک ترشہ کے عمل سے بھوری ہوکر پھول جاتی ہیں[1]۔

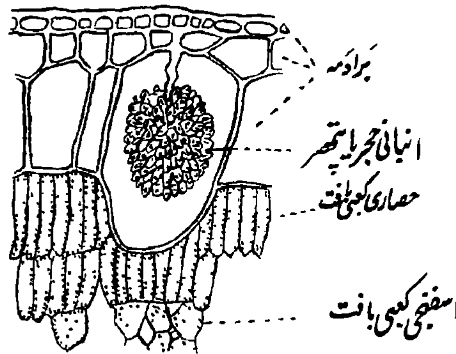
صمغی (mucilaginous) یا گوند والی دیواریں جب سوکھ جاتی ہیں تو وہ سخت اور قرنی ہوجاتی ہیں۔ جو خاصیت اُن کو خاص طور پر ممتاز کرتی ہے وہ اُن کی پانی جذب کرنے کی شدید قابلیت ہے۔ جب اُنہیں پانی سے تر کردیا جائے یا خوب بھگو دیا جائے تو وہ پھول کر نرم اور چپچپی ہو جاتی ہیں۔ پانی کو جذب کرکے روک رکھنے کی یہ خاصیت اُن پودوں کے لیے مفید ہے جنہیں خشک سالی یا امساکِ باراں کے زمانوں کو جھیلنا پڑتا ہے یا جن کے خشک ہو جانے کا خطرہ ہو۔ انتہائی حالتوں میں انجذاب آب کا یہ اثر ہونا ممکن ہے کہ صمغی یعنی گوند دار خلوی دیوار کی ٹوٹ پھوٹ واقع ہوکر گوند کے قطرے پیدا ہوجائیں۔ یہی اُس گوند کے نکلنے کی ابتدا ہے جو چرّی (cherry) اور دوسرے درختوں کے تنوں پر نیز متعدد کلیوں کے چھلکوں پر نظر آتا ہے۔ مختلف بیجوں، مثلاً فلاکس (Flax)[2]، میں عملِ تنبیت (process of germination) یعنی بیج کی اُپج میں اسی وجہ سے آسانی ہوجاتی ہے کہ تخمی غلاف کی خلوی دیواروں کی صمغی نوعیت کے باعث بیج بآسانی زمین سے چپک جاتا ہے۔ کیمیائی لحاظ سے گوند سیلولوز سے ملتا ہوا ہے جس کی اُسے ایک ترمیم شدہ صورت سمجھنی چاہیے۔

معدنی اشیاء جو خلوی دیواروں میں جاگزین ہوتی ہیں اُن میں سلیکا، کیلسیم کاربونیٹ، اور کیلسیئم آگزیلیٹ سب سے زیادہ عام ہیں۔ اکثر سلیکا سیلولوز کی دیواروں میں اتنا زیادہ بھرا ہوا ہوتا ہے کہ اگر بافت کو جلا دیا جائے تو خلیوں کا ایک مکمل سلیکائی ڈھانچہ باقی رہ جاتا ہے، مثلاً گھاس کی بر آدمی بافتیں ہیں۔ خلوی دیواروں میں بعض دفعہ کیلسیئم آگزیلیٹ یا نسبتہً

[1] [ملاحظہ ہو حاشیہ صفحہ ۳۰] انیلین سلفیٹ کا محلول وہ محلول ہے جس میں انیلین سلفیٹ پانی میں اپنی سیری کی حد تک حل ہوچکا ہو اور اس میں سلفیورک ترشہ کا ایک قطرہ ملا دیا گیا ہو۔

[2] ۱۵۲ السی کا پودا

کم عام طور پر کیلسیئم کاربونیٹ کی منفرد قلمیں پائی جاتی ہیں۔ ایسی معدنی اشیاء کی امتیازی تشخیص ہلکے ایسیٹک ترشہ سے ہوتی ہے۔ کیلسیئم آگزیلیٹ اس ترشہ میں حل نہیں ہوتا۔ مگر کیلسیئم کاربونیٹ ایک گیس (کاربن ڈائی آکسائیڈ) کے اخراج کے ساتھ حل ہو جاتا ہے۔ دونوں پر ہائیڈروکلورک



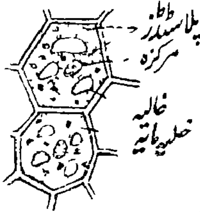
شکل ۱۳۔ ربر کے پتے کی عرضی تراش کا ایک حصہ جسمیں انبانی حجر دکھایا گیا ہے

ترشہ کا اثر ہوتا ہے۔

کیلسیئم کاربونیٹ کی ایک نہایت دلچسپ شکل جو خلوی دیوار سے متولد ہوتی ہے، انبانی حجر (cystolith) کہلاتی ہے (شکل ۱۳)۔ انبانی حجر صرف چند ہی پودوں میں پائے جاتے ہیں مثلاً نٹل (nettle) فصیلہ کے پودوں اور ہندوستانی ربر کے پودے کے براَدمی خلیوں میں۔ اُن کے دورانِ نمو میں خلوی دیوار کے اندرونی حصہ پر سیلولوز کا ایک چھوٹا اُبھار پیدا ہو جاتا ہے۔ جوں جوں وہ اُبھار بڑھتا ہے، کیلسیئم کاربونیٹ سے بھرتا جاتا ہے۔ انبانی حجر جب کامل طور پر نمویاب ہو جاتا ہے تو اس کی شکل

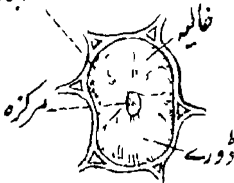
ناشپاتی یا چھتّے جیسی ہوتی ہے، جو ایک چھوٹی ڈنڈی کے ذریعہ خلوی دیوار سے لگی ہوئی ہوتی ہے۔ اُس کی نامیاتی بنیاد سیلولوز کی ہوتی ہے۔

ف۱۴۔ **مافیہ کی تبدیلیاں** ـــــ نوعمر خلیے ہیں، جیسا کہ ہم دیکھ چکے ہیں، تخمِ مایہ وغیرہ خلوی کہفہ کو پوری طور پر بھر دیتے ہیں۔ جوں جوں خلیہ بڑھتا ہے تخمِ مایہ کی مقدار کی زیادتی اتنی کافی نہیں ہوتی کہ وہ خلوی دیوار کے پھیلاؤ کا ساتھ دے سکے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ تخمِ مایہ میں چھوٹی چھوٹی فضائیں یا کہفے جنھیں خالیے (vacuoles) کہتے ہیں، نمودار ہو جاتے ہیں (شکل ۱۴)۔ وہ ایک آبی سیال سے بھرے ہوتے ہیں جس کو خلوی رس (cell-sap) کہتے ہیں بہت نوعمر خلیہ میں بھی نسبتہً کم مقدار کا خلوی رس تخمِ مائی جرم اور خلوی دیوار میں صرف نفوذ کیے ہوئے ہوتا ہے۔



شکل ۱۴ ـــ نوخیز خلیے جن میں خالیوں کی بناوٹ دکھائی گئی ہے

یہ چھوٹے خالیے بتدریج جسامت میں بڑھتے ہیں اور بالآخر سب مِلکر ایک بڑا مرکزی خالیہ بنا دیتے ہیں (شکل ۱۵) تخمِ مایہ اب گھٹ کر ایک جداری تہ کی صورت میں رہ جاتا ہے، جو خلوی دیوار کے اندر سے استر کرتی ہے، اور کئی نازک تخمِ مائی ڈورے یا تاگے ہوتے ہیں جو خالیہ میں سے آڑے دوڑ کر خلیہ کے وسط تک پہنچ جاتے ہیں۔ جداری تہ ایک قسم کی تھیلی بناتی ہے جس میں خلوی رس بھرا ہوا ہوتا ہے۔ اسی لیے جب اس کو پہلی دفعہ دیکھا گیا تھا تو اِسے ابتدائی قربہ (primordial utricle) کے نام سے



شکل ۱۵ ـــ ایک تمثیلی جاندار پورا بڑھا ہوا یا پختہ خلیہ

موسوم کیا گیا جو اب تک استعمال کیا جاتا ہے۔

ایسے خلیہ میں مرکزہ، نخزمایہ کے اُس چھوٹے مرکزی تودہ میں مفروش رہتا ہے جو نخزمائی ڈوروں کے اتصال سے بنتا ہے۔ مگر جب، جیسا کہ اکثر ہوتا ہے، نخزمائی ڈورے موجود نہیں ہوتے تو وہ ابتدائی قربہ میں رہتا ہے۔ خلیہ کی یہ حالت بہت سے مکمل نمو یافتہ پودوں کی بافتوں میں دکھائی دیتی ہے، مثلاً پودوں کی عام رسدار (succulent) بافت میں۔

نو عمر خلیوں میں پلاسٹڈز[۱] میں رنگ نہیں ہوتا۔ ان کی تکثیر بلا واسطہ انقسام سے ہوتی ہے (شکل ۱۶)، اور خلیہ کی بالیدگی کے دوران میں رنگ کے لحاظ سے اُن میں کئی تبدیلیاں ہوتی ہیں۔ وہ پودے کے

نافچہ
ب
ا
ابیض یا سفید مایہ
ماس (فنیو نیریا) کے سبزمایے

شکل ۱۶ — پلاسٹڈز (پلاسٹس تکثیر) جن میں تقسیم ہو رہی ہے

ب۔ سفید مایہ جس میں نموئی نشائی دانہ دکھائی دیتا ہے۔

صرف پُرانے جاندار خلیوں میں اپنی پوری افعالی فعلیت حاصل کرتے ہیں۔ اِن کی تین قسمیں متمیز ہیں۔

وہ پودوں کے زیر زمینی حصوں کے خلیوں میں، (مثلاً آلو کے بصلوں میں) یا عمیق بافتوں (مثلاً درختوں کی لبی کرنوں میں) زیادہ عام طور پر اُن بافتوں میں جن کو روشنی کا سامنا نہیں ہوتا، رنگ دار نہیں ہوتے اور سفید مایے یا نشاء مایے (leucoplasts or amyloplasts) کہلاتے ہیں۔ وہ مختلف، شکلوں کے ہوتے ہیں یعنی کروی، قرص نما، اور عصا نما، وغیرہ۔ اُن کا مخصوص فعل حل پذیر کاربوہائیڈریٹس (شکر) سے نشاستہ (starch) بنانا ہے۔

[۱] Plastids 41

اُن حصّوں میں جن پر روشنی پڑتی ہے مثلاً پتّے اور گسیلے تنوں کی بیرونی بافتوں میں بیشتر پلاسٹڈز سبز رنگ کا مادّۂ ملوّنہ پیدا کر لیتے ہیں جس کو سبزی (Chlorophyll) کہتے ہیں۔ اس لیے اُن کو سبز مایے (chloroplasts)[1] سبزی کے جسیمے (Chlorophyll corpuscles) یا سبزی دانے کہتے ہیں۔ بظاہر سبزی ایک روغنی سیال میں حل ہوتی ہے جو پلاسٹڈز کے تخم مائی جرم میں نفوذ پایا ہوا ہوتا ہے۔

سبز مایوں کا فعل دوگونہ ہے۔ لیٹوکو پلاسٹس یا سفید مایے کی طرح وہ حل پذیر کاربو ہائیڈریٹ سے نشاستہ تیار کر سکتے ہیں، لیکن اس کے علاوہ وہ اپنی مشمولہ سبزی کے ذریعے سے پانی اور کاربن ڈائی آکسائیڈ سے روشنی کی موجودگی میں کاربوہائیڈریٹ اشیاء بنا سکتے ہیں (ملاحظہ ہو صفحہ ۱۸)

تمام اصلی پودوں میں وہ گول یا کرہ نما اور اکثر کم و بیش چپٹے ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ سبز رنگ خلوی رس میں دوسرے رنگین حل شدہ مادّوں کی موجودگی کی وجہ سے ڈھک جاتا ہے۔ مثلاً کاپر بیچ (Copper Beech) کے پتوں میں۔ لیٹوکو پلاسٹس یا سفید مایے پر جب روشنی پڑتی ہے تو وہ کلورو پلاسٹس یا سبز مایے بن جاتے ہیں، لیکن اگر آخر الذکر کو روشنی میں سے ہٹا لیا جائے تو وہ سبز رنگ کو کھو کر زرد پڑ جاتے ہیں۔

لیکن عموماً ہوائی حصّوں کے پلاسٹیڈز (plastids) میں سبز رنگ کے بجائے دوسرے رنگین مادّے ہوتے ہیں۔ ان کو کروم مایے (chromoplasts) کہتے ہیں۔ یہ متعدد پھولوں (بیشتر زرد پھولوں اور بہتیرے سرخ پھولوں کی پنکھڑیوں) میں اور پھلوں میں پائے جاتے ہیں۔ اس کے خلاف بیشتر نیلے پھولوں اور بہت سے سرخ پھولوں کے رنگ اُن رنگین مادّوں کے باعث ہوتے ہیں جو خلوی رس میں حل شدہ ہیں۔ کروم مایے بلاواسطہ طور پر سفید مایے سے بھی بن سکتے ہیں مگر عموماً وہ سبز مایے سے ہی بنتے ہیں۔

اس طرح نوعمر زہری پتّے سبز ہو سکتے ہیں، اور خزانی پتوں کے رنگ اُن کروم مایوں کی موجودگی کی وجہ سے ہوتے ہیں جو موسم سرما کی آمد پر سبز مایوں سے

[1] Chloroplasts

سبزی تحلیل ہونے کی وجہ سے بن جاتے ہیں۔
کروم مایوں کے رنگ اُن ملوّن مادوں کی موجودگی کی وجہ سے ہوتے ہیں جو زینتھو فل (xanthophyll) (زرد) اور کیروٹن (carotin) (سنگترے کی سُرخی) کے نام سے موسوم ہیں۔ بعض دفعہ کروم مایے کیروٹن کے قلماؤ کی وجہ سے بلوری شکل اختیار کر لیتے ہیں، مثلاً گاجر کی جڑ کے خلیوں میں۔ سبز مایہ اور کروم مایہ کو ملا کر رنگ بردار (chromatophores) کہتے ہیں۔
خلیے کے تحوّل (metabolism) کے دَوران میں کئی بے جان اشیاء پیدا ہوجاتی ہیں اور وہ تخم مایہ یا خلوی رس میں پائی جاتی ہیں۔ یہ اشیاء حل پذیر ہوتی ہیں یا غیر حل پذیر۔ اول الذکر حالت میں وہ خلوی رس میں حل ہو جاتی ہیں۔ موخر الذکر صورت میں وہ ٹھوس شکل میں عموماً تخم مایے میں ظاہر ہوتی ہیں۔ وہ تین جماعتوں میں مرتّب کی جاسکتی ہیں۔ اولاً ملائم اشیاء (plastic substances) ہیں جو کسی نہ کسی وقت تخم مایہ کے غذائی مادہ کے طور پر استعمال میں آجاتی ہیں (ملاحظہ ہو صفحہ ۲۰)۔ ان میں سب سے زیادہ اہم نشاستے کے دانے، پروٹینڈ کے دانے (شکل ۲۸) تیل یا چربی (یہ غیر حل پذیر ہیں)، مختلف قسم کی شکر، اور امائیڈز کی نوعیت کے نائٹروجنی مرکبات (یہ حل پذیر ہیں) ہیں۔ دوئم افرازات (secretions) ہیں (صفحہ ۲۰)۔ ان میں زیادہ اہم نامیاتی تُرشے، مختلف ملوّن مادّے اور متعدد خمیر (ferments) (یہ حل پذیر ہیں) ہیں۔
تیسرا گروہ اُن اشیاء پر مشتمل ہے جن سے چونکہ پودے کو کوئی ظاہرا فائدہ نہیں معلوم ہوتا لہذا وہ فضلات یا اِبرازات (excretions) کہلاتی ہیں۔ اِن میں سب سے زیادہ اہم الکلائیڈز (alkaloids) ہیں۔ یہ نائٹروجنی اشیاء ہیں، جن میں سے بیشتر دوائی پودوں کے اصلِ فعّال (active principles) ہیں، مثلاً مارفین (Morphine)، ایٹروپین (atropine)، کونین (quinine)، نکوٹین (nicotine)، سٹرکنین (strychnine)، کیفین (caffeine) وغیرہ۔ فضلات میں ایتھری تیل (Ethereal oils)، رال (resins)،

ٹینز (tannins) اور کئی معدنی اشیاء شامل ہیں۔

متذکرۂ بالا میں سے بعض زیادہ اہم بے جان اشیاء پر ذیل میں زیادہ تفصیل سے غور کیا جائیگا۔ لیکن یہاں یہ بتا دینا چاہیے کہ ان اشیاء کی تینوں جماعتوں کے درمیان کوئی صاف فرق نہیں ہے۔ اس امر کی مثال میں پودوں میں ملنے والی اشیاء کے ایک بڑے گروہ کا حوالہ دیا جا سکتا ہے۔ گلوکوسائیڈ جو (glucosides) کہلاتے ہیں اور گلوکوز (glucose) یا انگور کی شکر کے مرکبات تصور کیے جا سکتے ہیں، جن کے ساتھ مختلف نائٹروجنی اور غیر نائٹروجنی اشیاء ہوتی ہیں۔ ان کی مثالیں یہ ہیں:- اَمگڈالن (amygdalin) جو بادام میں ہوتا ہے۔ کونیفرن (coniferin) جو کونیفرس (conifers) میں ہوتا ہے، اور سالیسن (salicin) جو ولوز (willows) میں ہوتا ہے۔ یہ عموماً فضلات سمجھے جاتے ہیں۔ لیکن یہ خمیروں کے عمل سے تحلیل ہو جاتے ہیں اور جو حاصلات ہوتے ہیں اُن میں سے گلوکوز (glucose) ایک ہے جو ایک غذائی شئے ہے۔ اسی طرح گلوکوسائیڈز (glucosides) کبھی مذخور لائم مرکبات (plastic compounds) تصور کیے جا سکتے ہیں۔

اور دوسری مثال لو۔ ہم نے پہلے ہی خلوی دیواروں کے صمغی تغیر کا حوالہ دیا ہے۔ مگر گوند خلوی نافیہ میں بھی پایا جا سکتا ہے، اور وہ بعض دفعہ خاص نالیوں یا قناتوں میں ڈال دیا جاتا ہے۔ وہ بہت سے ایسے پودوں میں پایا جاتا ہے جن کو پانی کا ذخیرہ جمع کرنا پڑتا ہے، مثلاً پیاز کے اور مختلف آرکڈز کے بصلیے بہت سے رسدار پودوں کے پتے وغیرہ۔ اُسے ایک حاصل افراز کی طرح سمجھنا چاہیے کیونکہ وہ پودوں کو پانی جمع کرنے کی قابلیت بخشتا ہے۔ اس کے خلاف بعض حالات میں گوند کو غذائی مادّے کی مذخور شکل تصور کرنا چاہیے، مثلاً بعض لگیومنوسی کے بیجوں میں۔ اُن اشیاء کی نسبت جو عموماً فضلات شمار کیے جاتے ہیں ہمارا علم محدود ہے۔ ممکن ہے کہ اُن میں سے اکثر پودے کے تحوّل میں اہم حصّہ لیتے ہوں۔

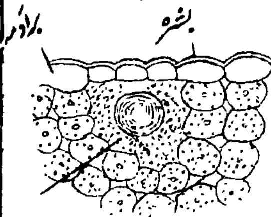
آخر میں اُن تبدیلیوں کے سلسلے میں جو خلیوں کے اندرون میں ہوتی رہتی ہیں یہ دیکھنا ہے کہ مافیہ، خواہ وہ نخزمائی ہوں یا نہ ہوں، بہت سے خلیوں میں اُن کے نمو کے اختتام تک بالکل غائب ہو جاتی ہیں۔ تو ظاہر ہے کہ ایسے "خلیوں" والی بافتیں صرف ایک میکانی یا طبیعی فعل بطور عروقی یا سہارا دینے والی بافتوں کے انجام دے سکتی ہیں۔ یہاں خلوی دیواریں اہمیت رکھتی ہیں نہ کہ جاندار جرم۔ جب نخزمایہ دیواروں کو اُن کے افعال کی مناسبت سے کافی طور پر ڈھال لیتا ہے تو وہ اپنا کام ختم کر چکتا ہے اور غائب ہو جاتا ہے۔ ایسی بافتوں کے وجود کو جو اپنا جاندار جرم کھو چکی ہوں اور اسی لحاظ سے مردہ ہیں، غور سے دیکھنا چاہیے۔ ہم کو اس کی مثالیں چوبی عروق اور سخت بافت (sclerenchyma) میں ملتی ہیں (اشکال ۶ اور ۹)۔

ف ۱۵۔ خلوی ملاپ

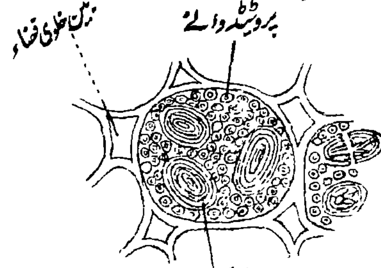
(Cell-fusion) —— اکثر خلیوں کے تودوں یا قطاروں کے نمو میں خلوی دیواریں ٹوٹ کر غائب ہو جاتی ہیں۔ یہ جس حد تک ہوتا ہے وہ بہت مختلف ہوتی ہے۔ بعض دفعہ خلوی دیواروں کے تمام تر جذب ہو کر غائب ہو جانے کی وجہ سے خلیوں کا ایک پورا تودہ غائب ہو جاتا ہے اور ایک بڑی بے قاعدہ فضا یا کھفہ بن جاتا ہے۔ یہی اُن بڑے غیر منتظم کھفوں کی ابتدا ہے جو پودوں میں پائے جاتے ہیں، مثلاً وہ فضا میں جو بہت سے تنوں کے وسط میں پائی جاتی ہیں۔

بعض دفعہ خلیوں کے طولی سلسلوں کے اسی طرح سے جذب ہو جانے سے نسبتۃً زیادہ معین راستے بن جاتے ہیں۔ اُن کھفوں یا راستوں کو جو اس طرح خلیوں کے کامل جذب ہو جانے سے بن جاتے ہیں، منتشرہ طور پر نمویاب ہونا (lysigenously) کہتے ہیں (شکل ۱۸)۔ اس کے خلاف خلیوں کی قطاروں سے واضح نلیاں یا وعاء جو واضح دیواروں سے محدود ہوتی ہیں، اُس وقت بنتی ہیں جبکہ انجذاب صرف اُن ہی دیواروں کو متاثر کرتا ہے جو اصلی خلیوں کے درمیان واقع ہیں، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اُن کے کھفے

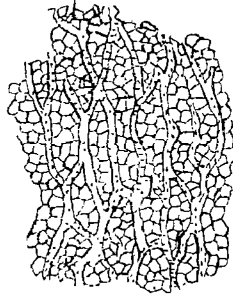
مسلسل ہوجاتے ہیں۔ اگر خلیوں کی غیر منتظم قطاریں اس طرح سے مخلوط ہوجائیں تو جو وعاء تیار ہوتی ہیں وہ منشعب ہوکر متفمم (anastomose) ہوجاتی ہیں (یعنی شاخیں ایک دوسری سے[1] مل جاتی ہیں) اور ایک جال بنادیتی ہیں، جیسا کہ دودھیلی یا لبنی (laticiferous) عروق کی بناوٹ میں ہوتا ہے (شکل ۱۹)۔ اگر منفرد محدود طولی سلسلے کے خلیے آپس میں مل جائیں، جیسا کہ چوبی وعاء



شکل ۱۸۔ منتشر کھف مع اثیری تیل کا قطرہ



شکل ۱۷۔ خلیے مع پروٹیڈ و نشاستی دانوں کے



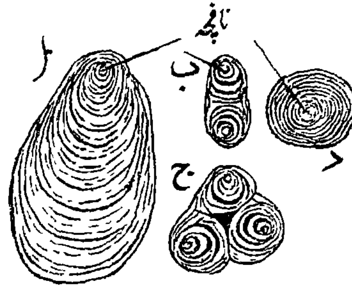
شکل ۱۹۔ دودھیلی عروق مہین دیواری کھبی بافت میں سے دوڑ رہی ہیں۔

میں ہوتا ہے (شکل ۱۶) تو ایک سیدھی لمبی عرق بن جاتی ہے۔

۱۶۔ بین خلوی کھفے (Intercellular cavities)۔ تمام نوخیز خلیے ایک دوسرے سے قریبی طور پر متماس ہوتے ہیں۔ اُن کے درمیان فضائیں نہیں ہوتیں۔ مگر اُن خلیوں میں جو مختلف رخوں میں بڑھتے اور مختلف شکلیں اختیار کر لیتے ہیں خلوی دیواروں پر بہت زور پڑتا ہوگا۔ خلوی دیواریں اس سے متاثر ہوجاتی ہیں اور ان میں بعض جگہ دراڑیں پڑجاتی ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خلیوں کے درمیان چھوٹے کھفے یعنی بین خلوی فضائیں نمودار ہوجاتی ہیں۔ بیشتر حالات میں یہ چھوٹی ہوتی ہیں اور تراشوں میں زیادہ خصوصیت کے ساتھ خلیوں کے زاویوں پر دکھائی دیتی ہیں (اشکال ۱۵ و ۱۷)۔ لیکن وہ ایک دوسری سے علحدہ نہیں ہوتیں بلکہ باہم مرتبط ہوکر ایک مسلسل

[1] شیر بردار حامل لبن

گوداموں کا کام انجام دیتے ہیں۔
دانے شاذ ہی خلیے کے عام نخزمایے میں تیار ہوتے ہیں، ایسی



شکل ۱۶۔ نشاستی دانے
ا منحرف مرکزی۔ د ہم مرکزی۔ ب، ج مرکب

صورت میں وہ چھوٹے ہوتے ہیں اور کوئی ساخت نہیں رکھتے۔ اُن کا بنانا تقریباً ہمیشہ سفید مایہ (leucoplasts)، سبز مایہ (chloroplasts) یا کروم مایہ (chromoplasts) کا کام ہوتا ہے۔ وہ پلاسٹڈز (plastids) کے اندر نمو پذیر ہوتے ہیں اور سبز مایہ ان کی وجہ سے اکثر زیادہ پھیل جاتے ہیں۔ سبز مایوں میں کے نشاستہ کے دانے چھوٹے ہوتے ہیں کیونکہ وہاں نشاستہ کا ذخیرہ عارضی طور پر ہوتا ہے۔ سفید مایہ کی صورت میں، جو نسبتہً زیادہ مستقل گوداموں میں پائے جاتے ہیں وہ اکثر بڑے ہوتے ہیں اور پلاسٹڈز (plastids) کے باہر دکھائی دیتے ہیں، کیونکہ ان کی بناوٹ پلاسٹڈی اجسام کے حاشیوں کے قریب سے شروع ہوتی ہے (شکل ۱۶)۔

جب اِن دانوں کا خردبین کے نیچے امتحان کیا جاتا ہے تو وہ طبقاتیت (stratification) ظاہر کرتے ہیں، اس طرح پر کہ متعدد تہیں ایک معیّن نقطہ کے گرد مرتب ہوتی ہیں، جسے **نافچہ** (hilum) کہتے ہیں۔ بعض دفعہ

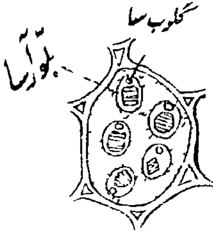
یہ تہیں بالکل منظم اور ہم مرکزی طریقہ سے مرتب ہوتی ہیں (شکل ۲۱ الف د)۔ مگر اکثر یہ ترتیب منحرف مرکزی ہوتی ہے اور نافچہ ایک سرے کے قریب ہوتا ہے (شکل ۲۱ ب ۲)۔ ہم مرکزی دانے پلاسٹڈز (plastids) کے مرکز میں اور منحرف مرکزی دانے اُن کی ایک جانب پر بنتے ہیں۔ اس کا سبب بے شک یہ ہے کہ اول الذکر حالت میں پلاسٹڈ کا جرم دانے کو مساوی طور پر گھیر لیتا ہے اور نشاستہ کی منظم یا باقاعدہ تہیں جمتی ہیں لیکن آخر الذکر حالت میں نشائی تہیں پلاسٹڈ کے خاص جسم سے قریب کی جانب پر دبیز ترین ہوتی ہیں۔

نشائی دانوں میں پانی ہوتا ہے۔ طبقاتی منظر اُن درزوں کی وجہ سے ہوتا ہے جو انقباضی یا سکڑنے کی وجہ سے دانے کے جرم میں نمودار ہو جاتی ہیں۔ اُن حصوں میں کہ جہاں درزیں واقع ہوتی ہیں بہت پانی ہوتا ہے۔ نشائی دانوں میں عموماً ایک صمغی یا گوند جیسی شئے امیلو پکٹن (amylopectin) ہوتی ہے۔ جب اِس پر اُبلتے ہوئے پانی کا تعامل کرایا جائے تو یہ دانوں کو متحد کر دیتی ہے۔ دانے متعدد و مختلف شکلیں اختیار کر لیتے ہیں، مگر یہ شکل ہر خاص پودے کے لیے مخصوص ہوتی ہے۔ آلو کے دانے بیضوی اور منحرف مرکزی ہوتے ہیں، گیہوں کے دانے کروی یا عدسہ نما اور ہم مرکزی، چاول کے کثیر الاضلاعی۔

بعض دفعہ ایک پلاسٹڈ (plastid) ایک ہی وقت میں متعدد دانے بنانا شروع کرتا ہے۔ یہ جیسے جیسے بڑھتے ہیں، مشترک تہوں میں ملفوف ہو کر مرکب دانے بنا دیتے ہیں (شکل ۲۱ ب۔ ج)۔ نقلی مرکب دانے منفرد دانوں کے آپس میں مل جانے سے پیدا ہو جاتے ہیں۔ نشائی دانے جب مکمل طور پر بن جاتے ہیں تو خلوی رس میں آزادانہ تیرتے ہوئے نظر آ سکتے ہیں۔ نشاستہ آیوڈینی محلول سے گہرا نیلا، یا بعض دفعہ بنفشئی رنگ قبول کر لیتا ہے اور اس لیے آسانی سے پہچانا جاتا ہے۔

(۳) پروٹیڈ دانے (اشکال ۱۷ و ۲۲)۔ یہ پروٹیڈ مادے کے

ٹھوس دانے ہیں جو تغذیہ کے سلسلے میں محفوظ غذائی مادّے کے طور پر تیار ہوتے ہیں۔ یہ خالیوں سے تیار ہوتے ہیں جن کے مافیہ، جن میں البومن (albumen) بافراط ہوتا ہے، سخت ہوکر دانے بن جاتے ہیں۔ وہ کسی بھی جاندار خلیے میں پائے جاسکتے ہیں، مگر اکثر تیل والے بیجوں کے خلیوں میں خصوصاً بڑے بڑے اور افراط کے ساتھ ہوتے ہیں۔ بہت سے خلیوں میں وہ بہت چھوٹے ہوتے ہیں اور دانہ دار مجموعے بناتے ہیں۔ ان کو عموماً الیوروں دانے (aleurone grains) کہتے ہیں۔



شکل ۲۲۔ خلیے بڑے الیورونی دانوں کے

اگر اُن کی بڑی شکلوں کا امتحان کریں جو بعض بیجوں میں ملتی ہیں [مثلاً ارنڈی یا برازیل نٹ (Brazil nut) میں] تو معلوم ہوتا ہے کہ اُن میں ایک کثیف تر پروٹیڈ جسم ہوتا ہے جس کو پروٹیڈ بلورآسا (proteid crystalloid) کہتے ہیں (شکل ۲۲)، اور نیز اُس کے ایک جانب ایک صاف معدنی جسم بھی ہوتا ہے جس کو گلوب سا (globoid) کہتے ہیں جو کیلسیئم اور میگنیسیئم کے دوہیلے فاسفیٹ (double phosphate) سے بنا ہوا ہوتا ہے۔ بعض دفعہ ایک ہی الیوروں دانے میں کئی بلورآسے[1] ہوتے ہیں۔ یہ دانے، خصوصاً بلورآسے، آیوڈین سے زرد یا بھورے رنگ کے ہو جاتے ہیں (مقابلہ کرو نویہ سے اور نواتہ کے رو باتنی ریشکوں سے)۔ اس طرح رنگ قبول کرنے سے اور اس وجہ سے بھی کہ اُس کو مختلف متعاملوں کے عمل سے پھلا سکتے ہیں، بلورآسا بآسانی ایک معدنی قلم سے تمیز کیا جاسکتا ہے۔

الیوروں دانے الکحل میں حل نہیں ہوتے مگر پانی میں یا نمک کے محلول میں کم و بیش حل پذیر ہوتے ہیں۔ پروٹیڈ بلورآسے، تمام پروٹیڈ یا الیوروں دانوں میں موجود نہیں ہوتے، اور وہ بذات خود واقع ہو سکتے ہیں،

[1] crystalloids

جیسے کہ آلو بصلے کے بیرونی خلیوں میں اور برازیل نٹ (Brazil Nut) کے بیج میں۔

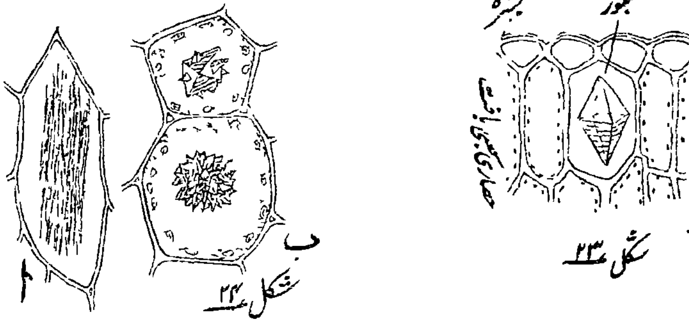
(۴) **شحمیات اور تیل** - شحمی تیل قطروں یا گلوبچوں (globules) کی شکل میں خلیوں کے عام نخزمایے میں، نیز خالیوں میں واقع ہوتے ہیں اور عام تر بن طور پر بیجوں میں پائے جاتے ہیں، مثلاً زیتون میں میٹھا تیل، السی کے پودے میں السی کا تیل۔ اِن کو کیمیائی طور پر گلسرین اور شحمی ترشوں کے مرکبات تصور کیا جاسکتا ہے۔ یہ سب ایتھر (ether) میں حل پذیر ہیں، مگر باستثنائے ارنڈی کے تیل کے الکحل میں تقریباً غیر حل پذیر ہوتے ہیں۔ وہ غیر طیران پذیر ہیں اور دباؤ کے ذریعہ بیجوں میں سے نکالے جاتے ہیں۔ اُن میں سے بیشتر آسمک (osmic) ترشہ کے ایک فیصدی محلول سے بھورے رنگ کے ہوجاتے ہیں۔

(۵) **رال** (resin) اکثر خلیوں میں مختلف اشکال میں دکھائی دیتی ہے، بعض دفعہ دوسری اشیاء مثلاً ٹینن اور گوند وغیرہ کے ساتھ مخلوط۔ اکثر رال مخصوص رال نالیوں میں ڈالی جاتی ہے۔

(۶) **ایتھری یا جوہری تیل** (etherial or essential oils) اکثر بطور فضلات (یا افرازات) پودوں کے نباتی حصوں میں واقع ہوتے ہیں مثلاً اکثر پتوں کے خلیوں اور غدودی بالوں میں۔ وہ کیمیائی مرکبات کے مختلف گروہوں سے متعلق ہیں اور شحمی تیلوں سے بالکل علیحدہ ہوتے ہیں شحمی تیلوں سے وہ اس میں بھی اختلاف رکھتے ہیں کہ طیران پذیر ہوتے ہیں۔ اس وجہ سے وہ کاغذ پر کوئی مستقل نشان یا دھبہ نہیں چھوڑتے اور ان کو کشید کرکے تیار کیا جاسکتا ہے، لیکن شحمی تیلوں کی طرح وہ آسمک (osmic) ترشہ سے رنگ قبول کرلیتے ہیں۔ وہ پودوں کو کیڑوں سے محفوظ رکھکر ایک مفید کام انجام دیتے ہیں، اور پھولوں کی خوشبو جو کیڑوں کو اپنی طرف مائل کرتی ہے وہ اِن ہی ایتھری تیلوں کی پنکھڑیوں میں موجود ہونے کی وجہ سے ہوتی ہے۔

(۷) **معدنی قلمیں** - چونے کے آگزیلیٹ اور کاربونیٹ دونوں

قلموں یا بلّوری تودوں کی شکل میں مرسوب ہوتے ہیں۔ انھیں زائد از ضرورت معدنی مادّے کے فضلات کے طور پر سمجھنا چاہیے۔ آگزیلیٹ نسبتہً بہت زیادہ عام ہوتا ہے۔ وہ چھوٹی قلموں کی شکل میں (شکل ۲۳) یا گول اور کم و بیش زاویہ دار بلّوری مجموعوں (سوئی گولوں sphaeraphides) میں واقع ہو سکتے ہیں (شکل ۲۴ ب)۔ کیلسیئم آگزیلیٹ کی ایک بہت مخصوص شکل بلّوری سوزن نما ہوتی ہے۔ اِن سوزن نما بلّوروں کے گروہ کئی "یک بیج پتوں"



پتے کی عرضی تراش کا ایک حصّہ (بالائی سطح کا طبقہ)۔ ایک خلیہ میں بلّور دکھایا گیا ہے

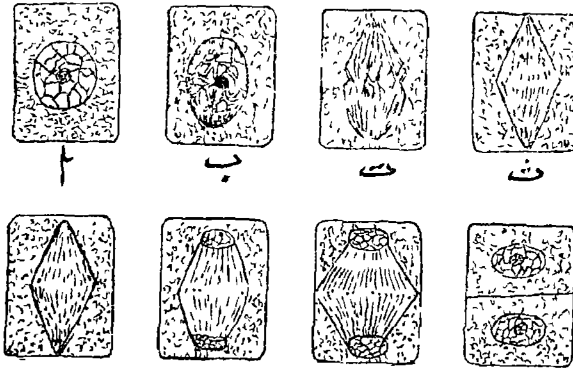
خلیوں میں (ا) سوئیاں (ب) سوئی گولے دکھائے گئے ہیں۔

(Monocotyledons) کے خلیوں میں دکھائے گئے ہیں [مثلاً آرم Arum میں] اور بعض "دو بیج پتوں" (Dicotyledons) [مثلاً ڈاک (Dock) کے انواع] میں پائے جاتے ہیں۔ انھیں سوئیاں (raphides) کہتے ہیں (شکل ۲۴۔ ا)۔

۱۸۔ خلوی تکوین

پودے کے خلیوں اور اُن کی ساخت ابتدیلیوں اور مافیہ کو بیان کرنے کے بعد اب ہم کو نئے خلیوں کی ابتداء یا تکوین پر غور کرنا چاہیے، کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ جہاں کہیں بھی بالیدگی یا تولید واقع ہو رہی ہے وہاں نئے خلیوں کا نمو ضروری ہے۔ تمام

حالات میں نئے خلیے پہلے موجود رہنے والے خلیوں سے بنتے ہیں۔ پودوں کے نباتی حصّوں میں وہ تقریباً ہمیشہ بہت مخصوص خلوی تقسیم سے پیدا ہوتے ہیں۔ ہر منقسم خلیہ ایک خاص جسامت تک پہنچنے کے بعد دو دختر خلیوں (daughter-cells) میں منقسم ہوتا ہے جو پھر اس ہی عمل کو دہراتے ہیں۔ خلیے کی تقسیم سے پیشتر نواتہ کی مرکزہ حرکیتی تقسیم ہوتی ہے (صفحہ ۴۲)۔ گاہے نباتی حصّوں میں، بیشتر تولیدی اعمال میں ایک اور طریقہ سے نئے خلیے پیدا ہوتے ہیں، جس کو آزاد خلوی تکوین کہتے ہیں۔ اس میں بھی نواتہ کی مرکزہ حرکیتی تقسیم ہوتی ہے۔ تولیدی خلیوں کے نمو میں دو اور اعمال دکھائی دیتے ہیں، جن میں ما بعد نواتی تقسیم یعنی تشبیب (rejuvenescence) اور سنجوگ (conjugation) نہیں ہوتے۔ اب ہم خلوی تکوین کے ان طریقوں پر مختصراً غور کرینگے :-



شکل ۱۵۔ مرکزہ حرکیت اور خلوی تقسیم کے درجے

(۱) معمولی خلوی تقسیم۔ یہاں ہمیں ان تبدیلیوں کے سلسلے پر غور

کرنا چاہیے جو نواتہ کی بالواسطہ تقسیم میں واقع ہوتے ہیں اور جو مرکزہ حرکیت (Karyokinesis) یا انقسام بالواسطہ[1] (mitosis) کہلاتے ہیں (شکل ۲۵)۔ پہلے مرکزہ بڑا ہوتا ہے، پھر لونی (کروماتینی) جال موٹا ہوجاتا اور کھل کر ایک پیچدار تاگا بن جاتا ہے اور بالآخر اس تاگے کے ٹوٹنے سے متعدد U یا V کی شکل کے ڈنڈے (کروموسوم) یعنی لونی اجسام بنتے ہیں۔ پودے کی ہر نوع کے لیے ان کی ایک مستقل تعداد ہوتی ہے۔ ان تبدیلیوں کے دوران میں نواتی جھلی بتدریج غائب ہوجاتی ہے اور متعدد باریک ریشیک یا تاگے حصاری خلیئہ مایہ میں بن جاتے ہیں، جس سے ایک پیپے جیسی ساخت پیدا ہوجاتی ہے اس کو نواتی تکلی یا تکلا (nuclear spindle) کہتے ہیں (۲ ت ا ت)۔
لونی اجسام تکلی یا تکلا (spindle) کے خط استوا کو پہنچکر اس کے تاگوں سے چپک جاتے ہیں، اس طرح سے کہ ان کے آزاد سرے باہر کی طرف رخ کرتے ہیں۔ اس طریقہ سے ایک تارا نما ساخت بن جاتی ہے جس کو نواتی قرص (nuclear disc) (ت) کہتے ہیں۔ اس طریقۂ انقسام میں یہ درجۂ نجمہ (star or aster stage) ہے۔ نواتی قرص کی تیاری کے دوران میں ہر لونی جسم اپنے طول میں منقسم ہوکر دو باریک U یا V کی شکل کے ٹکڑے بنا دیتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ لونی اجسام کی تعداد دوگنی ہوجاتی ہے۔ پھر لونی اجسام نواتی تکلی کے تاگوں کے طول میں باہر کی طرف قطبین (poles) کی سمت میں حرکت کرنا شروع کرتے ہیں اور آدھے تو ایک قطب کو چلے جاتے ہیں اور دوسرے آدھے دوسرے قطب کو۔ اس حرکت میں V کی شکل کے لونی اجسام کے راس باہر کے رخ ہوتے ہیں (ث۔ ج)۔ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ ہر ابتدائی لونی جسم کے دو نصف ٹکڑے متقابل قطبین کو چلے جاتے ہیں۔ اس طریقہ سے اصلی نواتہ کا جرم برابر برابر تقسیم ہوجاتا ہے۔ اس حرکت کے اختتام پر یہ ہمیں دو تارے دکھائی دیتے ہیں۔ اس کو دو نجمہ (diaster) درجہ کہتے ہیں۔
ہر قطب کے پاس لونی اجسام جمع ہوجاتے ہیں اور اس طرح سے

[1] خیطیت

دو دختر نواتے (daughter nuclei) بنتے ہیں (ح - د) نواتی تقسیم کے دوران میں نویّے ٹوٹ جاتے ہیں۔ وہ دختر نواتوں میں پھر نمودار ہوجاتے ہیں۔ ادنیٰ پودوں میں مرکزی کرّے گلی یا تکلے کے قطبین پر دیکھے گئے ہیں (صفحہ ۳۲) وہ انتظامی مراکز معلوم ہوتے ہیں۔

نواتی تقسیم کے اختتام پر جبکہ دختری لونی اجسام قطبین کی طرف باہر کو جاتے ہیں، نواتی گلی کے تاگوں پر خط استواء کے خطہ میں چھوٹے دانے جم جاتے ہیں۔ ان کے آپس میں مل جانے سے ایک جھلی بنتی ہے، جس کو **خلوی تختی** (cell-plate) کہتے ہیں۔ اس کے بننے کے دوران میں گلی یا تکلے کے تاگے تعداد میں بڑھ جاتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نئی جھلی جانباً پھیل جاتی ہے یہاں تک کہ وہ اُم الخلیہ کی دیواروں تک پہنچ جاتی ہے (ح - خ)۔ پھر خلوی تختی پھٹ کر دو تہیں ہو جاتی ہیں اور وہ نئی خلوی دیوار جو اُم الخلیہ کو دو دختر خلیوں میں تقسیم کرتی ہے اُن کے درمیان حائل ہوجاتی ہے (د)۔ یہ ابتدائی خلوی دیوار دبیز ہونے کے بعد، **درمیانی ورقچہ** (middle lamella) کی شکل میں باقی رہ جاتی ہے (صفحہ ۳۶) اور یہ عموماً سیلولوز کی نہیں بلکہ کچھ پکٹک مادے [کیلسیم پکٹیٹ (calcium pectate)] کی ہوتی ہے۔

چونکہ نواتی تقسیم کے دوران میں، ہر لونی جسم دو میں منقسم ہوجاتا ہے لہٰذا ظاہر ہے کہ دختر نواتوں میں لونی اجسام کی مقدار وہی ہوتی ہے جو مورث نواتہ میں تھی۔ یہ حالت نباتی خلیوں کے بننے میں ہمیشہ ہوتی ہے۔ لیکن اُن اُم الخلیوں کی پہلی تقسیم میں، جن سے اعلیٰ پودوں میں بذرے بنتے ہیں، اس عمل میں ایک دلچسپ ترمیم واقع ہوجاتی ہے۔ پیچدار تاگا جو لونی جال سے مرکزی تقسیم کی ابتداء میں بنتا ہے حقیقت میں دوھرا ہوتا ہے، اس واسطے کہ لونی اجسام کے جوڑے آپس میں ملے ہوئے ہوتے ہیں۔ وہ V نما ٹکڑے بھی جو اُس کے ٹوٹنے سے بنتے ہیں، جوڑے دار لونی اجسام ہوتے ہیں اور دختر نواتوں کے بننے میں یہ جوڑے

صرف ایک دُوسرے سے علٰحدہ ہو جاتے ہیں۔
اس طرح سے انفرادی لونی جسم کی تقسیم نہیں واقع ہوتی اور اُن دُختر نواتوں میں، جو بذروں میں موجود ہوتے ہیں، لونی اجسام کی مقدار مورثہ نواتہ میں کی تعداد کی صرف نصف ہوتی ہے۔ اسی کو لونی اجسام کی تخفیفی تقسیم یا تخفیف کہتے ہیں۔ بذروں سے تقسیم کے ذریعہ جو خلیے بنتے ہیں اُن سب میں لونی اجسام کی تخفیف شدہ تعداد ہوتی ہے۔ لیکن یہ ظاہر ہے کہ پودے کی سوانح عمری میں کوئی ایک درجہ ایسا ہونا چاہیے جس میں لونی اجسام دُگنے ہو جاتے ہیں۔ ایسا تثرگی یا باروری کے وقت ہوتا ہے۔ (ملاحظہ ہو صفحہ ۶۲)۔

(۲) آزاد خلوی تکوین۔ اِس نمونہ کی خلوی بناوٹ متذکرۂ بالا سے اِس بات میں اختلاف رکھتی ہے کہ اس میں نواتہ کی بالواسطہ تقسیم کے بعد فوراً ہی خلوی تقسیم نہیں ہوتی۔ یکے بعد دیگرے دختر نواتوں کی بالواسطہ تقسیم کے تواتر سے نواتوں کی ایک بڑی تعداد پیدا ہو جاتی ہے جو خلیے کے نخزمایے میں آزاد رہتے ہیں۔ اس عمل کے اختتام کے قریب نخزمایہ ان نواتوں کے گرد جمع ہونا شروع ہو کر برہنہ نخزمیئے (protoplasts) بناتا ہے (صفحہ ۲۷)۔ آخر میں اِن کے درمیان خلوی دیواریں بن جاتی ہیں۔ یہ نئے خلیے اُم الخلیہ کے اندر بنتے ہیں اور نو خیز خلوی دیواریں بالکل نئی ساختیں ہوتی ہیں۔ معمولی خلوی تقسیم میں صرف تقسیمی تختی ہی تیار شدہ خلوی دیوار کا ایک نیا حصہ ہوتی ہے۔ تمثیلی آزاد خلوی تکوین بیجوں کے درون تخم (endosperm) کے نمو میں دکھائی دیتی ہے۔

بعض دفعہ نواتہ کی سریع تقسیم[1] کے بعد فوراً ہی نخزمایے کی حقیقی تقسیم اور خلوی دیواروں کی تکوین واقع نہیں ہوتی۔ ہمیں نخزمایے میں صرف کئی نوات پڑے ہوئے ملتے ہیں یا یوں کہنا چاہیے کہ نخزمیوں کا ایک اجتماع مع اُن کے نواتوں کے ملتا ہے۔ ایسی ساخت کو مشترک خلیہ (coenocyte) کہتے ہیں۔ ہمیں اس کی مثالیں تیوعی[2] (lacticiferous) خلیوں میں

[1] خیطیتی (mitotic) [2] شیر بردار، حامل لبن

ملتی ہیں۔ ممکن ہے کہ یہ مشترک خلیہ (coenocyte) ایک کثیر النوات خلیہ سے ناقابلِ تمیز معلوم ہو۔ امتیازی نکات کے طور پر نوٹ کرنا چاہیے کہ ایک خلیہ صرف پرانی ہی حالت میں کثیر النوات بن جاتا ہے اور نوات کی تقسیم بلاواسطہ ہوتی ہے نہ کہ بالواسطہ۔

(۳) تشبیب (rejuvenescence) اور سنجوگ (conjugation)۔

اکثر تولیدی اجسام، غیر تناسلی (asexual) یا زواجوں کی فطرت کے محض برہنہ نخزینے (protoplasts) ہوتے ہیں (صفحہ ۲۲) وہ غیر متحرک ہوتے ہیں یا نخزمایے کے مرتعش زائدوں کے ذریعہ حرکت کرتے ہیں، جن کو اهداب (cilia) کہتے ہیں۔ وہ خلیے جن میں یہ پیدا ہو جاتے ہیں اُم الخلیات کہلاتے ہیں۔ بہت سی صورتوں میں وہ اُم الخلیات کے نخزمائی مافیہ کی تقسیم سے نہیں بلکہ ایک تشبیبی عمل سے پیدا ہوتے ہیں، جس میں ہر ایک اُم الخلیے میں صرف ایک بنتا ہے۔ اِس عمل میں نخزمایہ یا اُس کا ایک حصہ خلیے کے بیچ میں جمع ہو جاتا ہے۔ خلوی دیوار پھٹ جاتی ہے اور نخزمائی مادہ آزاد ہو کر ایک نیا خلیہ (نخزینہ) بن جاتا ہے جو اپنی فعلیت اور خواص میں اُس خلیے سے بالکل جُدا ہوتا ہے جس سے وہ پیدا ہوا ہے۔ گویا کہ نخزمایہ زندگی کا ایک نیا دور اختیار کر لیتا ہے۔ اِسی لیے اِس قسم کی خلوی تکوین کو تشبیب (rejuvenescence) یا تجدیدِ شباب کہتے ہیں۔ یہ دیکھا جائیگا کہ اس عمل میں نواتہ کی تقسیم واقع نہیں ہوتی اور نہ خلیوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا ہے۔

اسی قسم کا عمل اعلیٰ پودوں کے بذروں کی تکوین کے متعلق واقع ہوتا ہے، مگر اِس حالت میں بذروں کے آزاد ہونے سے پہلے اُن کے گرد خلوی دیواریں بن جاتی ہیں۔

سنجوگ (conjugation) وہ اصطلاح ہے جو زواجوں کے ملاپ کے لیے استعمال کی جاتی ہے (دیکھو صفحہ ۲۲)۔ زواجوں کا صرف نخزمایہ ہی نہیں بلکہ اُن کے نوات بھی باہم مخلوط ہو جاتے ہیں اور اِس کا نتیجہ ایک نیا خلیہ (جُفت تخمہ[1] (zygote)) ہوتا ہے جس کی بالقوائیت (potentialities) بالکل

[1] جدید ترجمہ = جوگا

مختلف ہوتی ہے۔ یہ دیکھا جائیگا کہ اس قسم کی خلوی تکوین میں نواتوں کا ملاپ (امتزاج) ہوتا ہے اور خلیوں کی تعداد میں کمی ہو جاتی ہے۔ سنجوگ کی اصطلاح سختی کے ساتھ صرف یکساں یا غیر متفرق زواجوں کے ملاپ کے لیے استعمال کی جاتی ہے، جبکہ جگت تخمے کو **جُگ بذرہ** (zygospore) کہتے ہیں۔ **ثمر گی یا بار وری** (fertilisation) کی اصطلاح اس عمل کے اعلیٰ پودوں میں ہونے کے لیے ہے، جہاں نر زواجہ ایک واضح مادہ زواجہ (بیضہ یا بیض کرہ) (ovum or oösphere) کی طرف جا نکلتا یا پہنچایا جاتا ہے، اور اس ملاپ سے جو جگت تخمہ پیدا ہوجاتا ہے اُس کو **بیض بذرہ** (oöspore) کہتے ہیں۔

ب۔ بافتیں (Tissues)

ف ۱۹۔ ایک بافت کی تعریف یوں کی جاسکتی ہے کہ وہ ایسے مماثل خلیوں یا عناصر کا ایک مجموعہ ہے جو ابتدا سے متحد ہوتے ہیں، بالیدگی اور نمو کے یکساں قوانین کے ماتحت کام کرتے ہیں اور اس لیے اُن کی ساخت بھی یکساں ہوتی ہے، جو اُسی فعل کی انجام دہی کے لیے متوافق ہوتی ہے۔ بافتوں کی تفریق کی اہمیت پہلے بتائی جاچکی ہے۔ پودے کی بافتوں کو ہم دو خاص گروہ میں تقسیم کرسکتے ہیں:- (۱) **مقسمی بافتیں** (Meristematic Tissues) (ب) **مستقل بافتیں** (permanent Tissues)۔

اول الذکر وہ بافتیں ہیں جو بڑھتے ہوئے یا نمو پذیر نقطوں پر پائی جاتی ہیں۔ اُن میں مقسمی خلیے ہوتے ہیں یعنی ایسے خلیے جن میں منقسم ہونے کی قوت ہوتی ہے۔ آخر الذکر گروہ میں وہ تمام بافتیں شامل ہیں جو اول الذکر سے، مختلف تفریقی اعمال کے ذریعہ، تیار ہوتی ہیں۔ اِن میں وہ خلیے یا عناصر ہوتے ہیں جو مقسمی خاصیت کو کھو چکتے اور کسی خاص فعل کی انجام دہی کے توافق میں کوئی معیّن یا مستقل ساخت اختیار کر لیتے ہیں۔

ؔ جدید ترجمہ یہ جوگا

ت ۲۔ مقسمی بافتیں —— جیساکہ بیان کیا جاچکا ہے (صفحہ ۲۲) مُقسم کے خطّے محدود ہو جاتے ہیں۔ یہ مقسمی خطّے راسی ہو سکتے ہیں (**راسی مقسم** (apical meristems) جیساکہ تنوں اور جڑوں کے راسوں پر ہوتا ہے) جہاں یہ اِن ارکان کی مزید طولی بالیدگی سرانجام دیتے ہیں۔ مگر اکثر اوقات ہمیں ایسی مقسمی تہیں ملتی ہیں جو مستقل بافت کے تودوں کے درمیان واقع ہوتی ہیں **کبیسی مقسم** (intercalary meristem)۔ جب کبیسی مُقسم کسی رُکن (مثلاً درختوں کے تنوں) کی دبازت کی ثانوی زیادتی کا اہتمام کرسکتا ہے تو اُس کو تبدلی پرت (cambial layer) یا **تبدلی بافت** (cambium) کہتے ہیں۔

مقسموں میں **ابتدائی** یا **ثانوی** بھی مُمیّز ہیں۔ وہ مقسم جو کسی رُکن (مثلاً تنہ یا جڑ) کی پوری بالیدگی تک قائم رہا ہو اور اِس لحاظ سے اُس رُکن کے ابتدائی مبداء پر موجود تھا ابتدائی مقسم ہے۔ اسی طرح وہ مقسمی تہیں بھی جو بلا واسطہ اُس سے اخذ ہوئی ہوں جیساکہ بعض تبدلی تہوں کے حصوں میں ہوتا ہے۔ ثانوی مقسم اُس وقت پیدا ہوتا ہے جبکہ مستقل بافت کے جاندار خلیے مقسمی فعلیت اختیار کر لیتے ہیں۔ یہی حالت بیشتر تبدلی تہوں کی ہے۔

مقسمی خلیوں کی ساخت کے خصائص (شکل ۲۔۴) بیان کیے جاچکے ہیں (صفحہ ۲۸)۔ ہم اس بافت کے خصائص کا خلاصہ اس طرح بیان کرسکتے ہیں:۔

مُقسم ایک تیز نمو پذیر بافت ہے۔ اُس کے خلیے پھرتی سے تقسیم ہوتے رہتے ہیں۔ تمام خلیے ایک ہی شکل اور ساخت کے ہوتے ہیں۔ راسی مقسموں میں وہ عموماً کم و بیش کثیر الاضلاع ہوتے ہیں۔ تبدلی پرتوں میں وہ عموماً چپٹے اور کم و بیش لمبوترے ہوتے ہیں۔ خلوی دیواریں پتلی اور سیلولوز سے بنی ہوئی ہوتی ہیں (جن کے ساتھ پکٹک مرکبات ہوتے ہیں)۔ تخزمایہ خلوی کہفہ کو پورے طور پر بھر دیتا ہے۔ نواتہ بڑا اور خوب واضح ہوتا ہے۔ بین خلوی

فضائیں نہیں ہوتیں۔

ف ۲۱۔ **مستقل بافتیں** ــــــ ان میں سے بعض ایک دوسری سے صاف طور پر علٰحدہ ہوتی ہیں۔ لیکن دوسری اس قدر برزخی (transitional) یا درمیانی شکلوں سے جڑی ہوتی ہیں کہ اُن کی ٹھیک درجہ بندی کرنا غیر ممکن ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ وقتاً فوقتاً نہایت مختلف درجہ بندیاں پیش کی گئی ہیں۔ ذیل کی درجہ بندی کچھ تو ترکیبی خلیوں کی کعبی بافتی یا طولی بافتی) اشکال پر اور کچھ اُن کی دیواروں یا مائیہ کے خواص (قوتینی۔ لگنین دار وغیرہ) پر مبنی ہے۔

ف ۲۲۔ (۱) **پتلی دیوار والی کعبی بافت** thin-walled) (parenchyma (ملاحظہ ہو شکل ۹) ــــــ یہ پودوں کی بافتوں میں عام ترین قسم کی بافت ہے۔ یہ نرم رسدار بافت کا بیشتر حصہ بناتی ہے، مثلاً الجی (Algae) اور ماسز (Mosses) کی بافت، تنوں کا قشرہ اور گودا، پتوں کا میان برگ (mesophyll)۔ خلیے شکل میں کعبی بافتی ہوتے ہیں۔ وہ گول یا بیضوی ہو سکتے ہیں اور ساتھ ہی اُن میں متعدد بین خلوی فضائیں ہوتی ہیں (اسفنجی کعبی بافت شکل ۱۳) یا کسی قدر لمبوترے اور کسی سطح سے عموداً مرتب ہوتے ہیں (حصاری کعبی بافت[1] شکل ۲۴) یا لمبوترے اور منشوری، تارہ نما وغیرہ وغیرہ۔ باریک خلوی دیواریں سیلولوز کی ہوتی ہیں۔ ابتدائی قسم کے تخم مائی ذرے، نواتہ، خالیہ، اور خلوی رس عموماً موجود ہوتے ہیں۔ خلیوں میں مختلف اشیاء تیار ہوتی ہیں، مثلاً نشاستہ، پروٹیڈ دانے، تیل، رال، وغیرہ وغیرہ۔ تقریباً ہمیشہ چھوٹی بین خلوی فضائیں موجود ہوتی ہیں۔ بعض دفعہ، جیسے کہ بعض درختوں کے گودے میں ہوتا ہے، خلیے اپنے مائیہ کو بالکل کھو دیتے ہیں۔

یہ بافت خاص طور پر تغذیہ اور استحالہ (تمثل) کے اعمال میں عامل ہوتی ہے۔ وہ خلیے جن میں سبزی ہوتی ہے نامیاتی اشیاء تیار کر سکتے ہیں۔

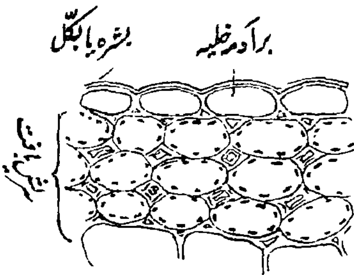
[1] Palisade Parenchyma

دوسرے خلیے اِن اشیاء کا ذخیرہ جمع کرنے کا کام انجام دیتے ہیں۔ اور اُسی کے ذریعہ ملائم مادّے جو خلوی رس میں محلول کی شکل میں ہوتے ہیں، دھیمے انتشار سے تمام پودے پر پھیل جاتے ہیں۔ اگرچہ خلوی دیواریں نسبتہً پتلی ہوتی ہیں، وہ خلیوں کی تناؤ دار حالت کی وجہ سے قوت بخشنے اور سہارا دینے کا فعل بھی انجام دیتی ہیں۔ اس تعلق میں جو اہم حصّہ وہ لیتی ہیں اُس کا اندازہ اِس سے ہو سکتا ہے کہ جب گھیلے پودوں (herbaceous plants) میں پانی موجود نہیں ہوتا تو وہ جھک جاتے ہیں۔

بعض دفعہ اسی قسم کی ایک اَور بافت ملتی ہے مگر وہ کم و بیش طولی بافت والے خلیوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ اس کو امتیازی طور پر **مہین دیوار والی طولی بافت** (thin-walled prosenchyma) کہ سکتے ہیں۔ لیکن کعبی بافت اور طولی بافت میں کوئی واضح فرق نہیں ہے۔

ف ۲۳۔ (۲) دبیز دیوار والی کعبی بافت (thick-walled parenchyma)

اِس بافت میں بھی کعبی بافتی خلیے ہوتے ہیں، اور وہ اپنے مافیہ کو بچائے رکھتے ہیں لیکن اُن کی خلوی دیواریں کم و بیش دبیز ہوتی ہیں۔ دبازت یافتہ دیواریں سیلولوز پر مشتمل ہوتی ہیں، جیسی کہ اُس بافت میں جس کو "سریش بافت" (collenchyma) کہتے ہیں (شکل ۲۶)۔ سریش بافت میں سیلولوز کی دبازت خصوصاً خلیوں کے زاویوں پر زیادہ جمی ہوئی ہوتی ہے۔ یہ بافت اکثر تنوں اور پتوں کی ڈنڈیوں کے براَدمہ کے نیچے واقع ہوتی ہے۔ دبیز دیوار والی کعبی بافت کی دوسری شکلوں میں دیواریں نہ صرف مساوی طور پر دبیز ہوتی ہیں



شکل ۲۶

سورج مکھی کے تنے کا براَدمہ اور سریش بافت

(عرضی تراشش)

بلکہ لگنن دار بھی جیسا کہ اکثر چوب کے دبیز دیوار والے لمبوترے کبھی بافتی خلیوں (چوبی کبھی بافت = wood-parenchyma) میں ہوتا ہے۔

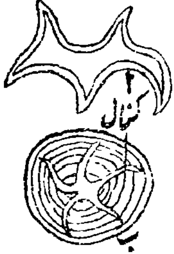
سریشی بافت (collenchyma) کے خلیوں میں سبز مایے (chloroplasts) ہوتے ہیں۔ چوبی خلیوں میں عموماً مذخور حاصلات ہوتے ہیں۔ مگر غذائی یا استحالی (تمثلی) افعال کے علاوہ یہ بافت ایک میکانی فعل بھی انجام دیتی ہے یعنی اُن حصوں کو جن میں وہ واقع ہوتی ہے قوت بخشتی ہے۔ سریشی بافت عموماً اُن ارکان میں پائی جاتی ہے جو دورانِ بالیدگی میں ہیں۔

بعض دفعہ دبیز دیوار والی طولی بافت (thick-walled prosenchyma) پائی جاتی ہے۔ خلیئے بغیر لگنن کے (مثلاً بعض چھال ریشوں[1] میں) یا لگنن دار ہوتے ہیں۔ تخزمائی مایہ ہمیشہ کم مقدار میں ہوتے ہیں۔ خلیوں کو ریشہ دار خلیئے کہ سکتے ہیں، یا اگر لگنن دار ہوں تو اُن کو ریشہ دار خلیات صلبیہ (sclerotic cells) کہتے ہیں۔

ف ۲۴۔ (۳) سخت بافت (sclerenchyma) (اشکال ۶، ۹)۔

مہین اور دبیز دیوار والی بافتوں کے درمیان جو ابھی بیان کی گئی ہیں کئی برزخی (transitional) شکلیں ہوتی ہیں۔ اسی طرح دبیز دیوار والی لگنن دار شکلیں بتدریج اُس بافت تک پہنچتی ہیں جو سخت بافت (sclerenchyma) کہلاتی ہے۔ اِس بافت میں مایہ بالکل غائب اور عناصر کی دیواریں دبیز اور لگنن سے بھری ہوتی ہیں۔ پودے میں اس کا فعل صرف میکانی ہوتا ہے۔ یہ پودوں کی خاص قوت بخش بافت ہوتی ہے اور تنوں، پتوں، اور جڑوں میں اس کے پھیلاؤ کا تعین بیشتر اُس زور کی بناء پر کیا جاتا ہے جو ان ارکان پر پڑتا ہے۔ اکثر اوقات دیواروں کی دبازت اتنی زیادہ ہوتی ہے کہ کہفے تقریباً مسدود ہو جاتے ہیں (شکل ۹)۔ سخت بافت میں عموماً تمثیلی طولی بافت والے عناصر (ریشہ دار سخت بافت)

[1] شبائیہ



شکل ۲۷
صلبیہ خلیے

ہوتے ہیں۔ ان عناصر کو اکثر سخت بافت والے ریشوں کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ اس قسم کی سخت بافت تمثیلی طریقے سے پٹوں یا حزموں کی شکل میں نمویاب ہوتی ہے (سخت چوبی حزمے = stereid bundles)۔ بیشتر ریشہ دار و عائی حزموں کی سخت ریشہ ہبائیہ (bast) میں اس کی اچھی مثال ملتی ہے (شکل ۶۱)۔ لیکن بعض دفعہ سخت بافت میں گول یا کسی قدر لمبوترے کعبی بافتی عناصر ہوتے ہیں۔ ایسے خلیے جن کو خلیات صلبیہ (sclerotic cells) (شکل ۲۷) کہتے ہیں، بعض پھلوں میں پائے جاتے ہیں، (مثلاً ناشپاتی کے سنگین خلیے) اور بعض چوبی تنوں، مثلاً اوک (Oak) کے قشرے اور ثانوی رس ریشوں (secondary phloem) میں کے خلیے۔

سخت بافت والے عناصر میں قاعدہ ہے کہ اُن کی دیواروں پر سادہ گڑھے ہوتے ہیں۔ اگر دیوار بہت شدت کے ساتھ دبیز ہوجاتی ہے تو یہ گڑھے لمبی اور عموماً شاخدار نالیاں بن جاتے ہیں (شکل ۲۷ ب)۔ عملی طور پر طولی بافت کی تمام دبیز اشکال کو سخت بافت کے طور پر تصور کرنے میں سہولت ہے۔

۲۵ - (۴) قوتینی یا سوبرین دار بافت

اس بافت میں خلوی دیواریں جزوی یا مکمل طور پر قوتینی (cutinised) یا سوبرین دار (suberised) ہوتی ہیں (صفحہ ۴۰)۔ یہ پودوں کے مختلف حصوں میں ملتی ہیں۔ خلیے کعبی بافت (parenchymatous) کی شکل کے ہوتے ہیں، عموماً چوڑے اور لوحی شکل کے، یا کم و بیش اینٹ جیسے۔ اس قسم کی بافت کی

بہترین مثالیں تنوں اور پتوں کے براَدمہ میں، کاگ ہیں اور جڑوں کے دروں اَدمہ (endodermis) یا حزمی پوشش میں ملتی ہیں۔

براَدمہ میں صرف بیرونی دیواروں کی بیرونی ترین تہیں قوتینی ہوتی ہیں جن سے بشرہ (cuticle) بنتا ہے (صفحہ ۸۵ شکل ۲۶)۔ کاگ میں کم و بیش اینٹ جیسے خلیے ہوتے ہیں جن میں بین خلوی فضائیں نہیں ہوتیں۔ دیوار اکثر نسبتہً باریک ہوتی ہیں، مگر دبیز دیوار والے کاگی خلیوں کی مثالیں بھی بہ افراط ملتی ہیں۔ جب دیواریں تمام تر سُوبرین سے بھر جاتی ہیں تو پُرانے کاگی خلیے اپنے مافیہ سے معرّا ہوجاتے ہیں۔ دروں اَدمی خلیے باریک ہو سکتے ہیں یا جیسا کہ اکثر ہوتا ہے اُن میں سے بعض کم و بیش دبیز ہوجاتے ہیں۔

اِس بافت کا فعل محافظتی ہے، جو خصوصاً آبی سیّالات کی تبخیر یا انتشار کو روکتا ہے۔

ف ۲۶۔ (۵) تنفسی بافت (Tracheal tissue) ——— یہ

چوب (xylem or wood) کی خاص بافت ہے۔ اِس میں دو قسم کے عناصر پائے جاتے ہیں:۔

(ا) چوبی وعاء (wood vessels) (شکل ۶۱)۔ (ب) سانس نالیاں (tracheides) (شکل ۱۱-۲)۔ دونوں میں دیواریں دبازت یافتہ اور لگنن دار ہوتی ہیں، جن میں سے نخزمائی مافیہ غائب ہوچکے ہوتے ہیں۔ ممکن ہے کہ دونوں میں دیواروں پر حلقئی، پیچدار، گڑھے دار یا نرد بانی (scalariform) نقوش بن جائیں۔ لیکن سانس نالی ایک طولی بافت کا عنصر ہے جو ایک منفرد خلیے سے نمو یاب ہوجاتا ہے، لیکن وعاء یا رگ ایک لمبی، اُنبیبی ساخت ہوتی ہے جو خلیوں کی ایک طولی قطار کے خلوی ملاپ سے پیدا ہوجاتی ہے۔

بند بیجوں میں وعاء یا رگیں چوب کی ممتاز ساختیں ہوتی ہیں، اگرچہ سانس نالیاں بھی پائی جاتی ہیں، خصوصاً دو بیج پتوں کی ثانوی چوب میں۔ چوبی

ۓ وعائی تخموں

اوعیہ طول میں چند انچ سے لے کر ایک گز تک ہوتی ہیں، یا بعض حالات میں اس سے بھی زیادہ۔ کھُل بیجوں اور ویاسکیولر کرپٹوگیمس میں، شاذ مستثنیات کے ساتھ، صرف سانس نالیاں ہوتی ہیں۔ عموماً تنفسی بافت حُزموں میں پائی جاتی ہے۔

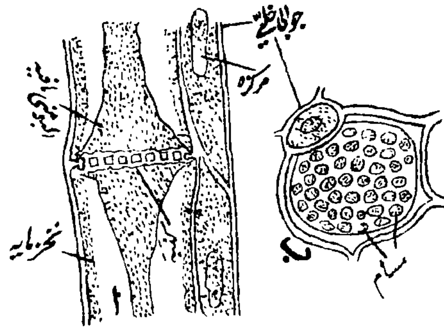
دیواروں کی دبازت اور لگنن پیدا ہوجانے کی وجہ سے یہ بافت میکانی یا سہارا دینے کا فعل انجام دیتی، لیکن ایک عروقی یا وعائی فعل کے سر انجام کے لیے بالخصوص متوافق ہوتی ہے۔ حقیقت میں یہ ایک وعائی بافت ہے۔ وہ جڑوں میں جذب کیے ہوئے آبی محلولات کو پتوں اور دوسرے اعضاء تک تیزی کے ساتھ پہنچانے کا کام انجام دیتی ہے، جہاں وہ تکمیل کو پہنچتے ہیں۔

ایک تمثیلی سخت بافت کا ریشہ ایک تمثیلی سانس نالی سے اس طرح تمیز کیا جاسکتا ہے کہ اُس کا فعل صرف قوت پہنچانے کا ہے۔ وہ زیادہ مکمل طور پر دبیز ہوتا ہے، اور سانس نالی کی طرح کوئی بڑا یا معیّن نقشہ یا نمونہ نہیں ظاہر کرتا۔ لیکن برزخی اشکال عام طور پر واقع ہوتی ہیں۔

ف ۲۷۔ (۶) چھلنی دار نلی والی بافت۔ (اشکال

۲۸ و ۲۹) ــــ یہ وعائی حُزموں کے رس ریشوں (phloem) یا ہُتبانیہ (bast) (نرم ریشہ چھال) کی خاص بافت ہے۔ تمثیلی چھلنی دار نلیاں بند بیجوں میں نمویاب ہوتی ہیں۔ اِس گروہ میں وہ لمبی نازک ساختیں ہوتی ہیں، جن میں لمبوترے خلیے سرا بہ سرا رکھے ہوتے ہیں۔ دیواریں پتلی ہوتی ہیں اور سیلولوز پر مشتمل ہوتی ہیں۔ منتہائی دیواریں خصوصاً موٹی اور متبدل ہوکر چھلنی دار تختیاں (sieve-plates) بن جاتی ہیں، یہ ساختیں چھلنی دار نلیوں کے ساتھ مختص ہوتی ہیں۔ اِن منتہائی دیواروں کے دبیز ہونے میں چھوٹے چھوٹے رقبے پتلے رہ جاتے ہیں اور یہی گڑھے

بنا دیتے ہیں۔ وہ باریک جھلیاں جو اِن داغوں کو ڈھانکتی ہیں بالآخر منجذب ہو جاتی ہیں (صفحہ ۴۸) جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ منتہائی دیوار حقیقۃً مثقوب ہو کر چھلنی نما بن جاتی ہے اور متصل خلیوں میں ارتباط ہو جاتا ہے۔



شکل ۲۸۔ چھلنی دار نلیوں کی بافت

۱۔ سادہ چھلنی دار تختی میں سے گذر کر چھلنی دار نلی کی طولی تراش

ب۔ عرضی تراش کے سطحی منظر میں چھلنی دار تختی دکھائی گئی ہے

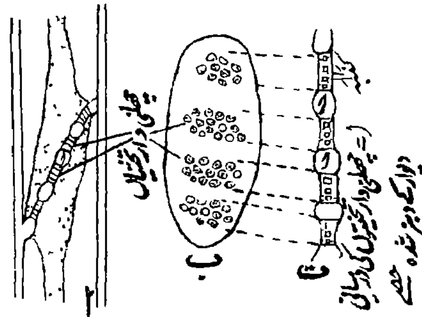
اِس طرح سے عموماً پوری منتہائی دیوار سوراخدار ہو کر ایک سادہ چھلنی نما تختی بن جاتی ہے (شکل ۲۸) لیکن اکثر جبکہ منتہائی دیوار اُفقی نہیں ہوتی بلکہ ترچھی جھکی ہوئی ہوتی ہے تو اُس پر ایسے کئی سوراخدار رقبے شناخت کیے جا سکتے ہیں اور پوری ساخت ایک مرکب تختی بنا دیتی ہے (شکل ۲۹)۔ اِس سے عموماً کم تعداد میں[1] بیجوں میں جانبی دیواروں پر چھلنی نما تختیاں بن جاتی ہیں۔

چھلنی نما نلیوں کے اندرون میں نخزمایے کی ایک استری تہ ہوتی ہے مگر نوات نہیں ہوتے۔ چھلنی نما تختی کے مساموں میں سے نخزمایے کا تسلسل قائم رہتا ہے، اور چھلنی نما تختی پر عموماً ایک خاص شئے جمی ہوئی

[1] دعائی تخموں

ہوتی ہے جس کو کَنْبَہ (callus) کہتے ہیں۔ کنبہ موسمِ خزاں میں افراط سے پیدا ہوتا ہے، بعض دفعہ تو اتنا زیادہ کہ چھلنی نما تختی کے مسامات بالکل بند ہوجاتے ہیں (مثلاً انگور کی بیل میں)۔ چھلنی نما نلیوں کے مافیہ (علاوہ تخم مایے کے) البومینی (albuminous) ہوتے ہیں - یہ البومینی شے چھلنی نما تختیوں کے خطّہ میں خاص طور پر مجتمع پائی جاتی ہے۔ اس میں چھوٹے نشائی دانے ہوتے ہیں اور ان کی موجودگی کی وجہ سے، وہ آئیوڈین سے کسی قدر بنفشئی یا ارغوانی رنگ قبول کرلیتی ہے۔

بندبیجوں[1] میں چھلنی نما نلیوں کے ساتھ ساتھ پتلی دیوار والے لمبوترے ساتھی یا جوابی خلیے (companion-cells) ہوتے ہیں۔ یہ ساتھی اس لیے کہلاتے ہیں کہ یہ چھلنی نما نلیوں سے قریبی طور پر مُوتلف ہوتے ہیں۔ مگر یہ اُن سے دورانِ نمو میں منقطع ہوکر علیحدہ ہوجاتے ہیں۔



شکل ۲۹ - چھلنی دار نلیوں کی بافت مرکب چھلنی دار تختیاں

ت - (ب) کی تراش، ب ترچھی مرکب چھلنی دار، ۲ طولی تراش

تختی کا سطحی منظر

بند بیجوں[1] کی چھلنی نما نلیوں جیسی ساختیں، جن میں لمبوترے منشوری خلیے ہوتے ہیں، کھُل بیجوں اور دیاسکیولر کرپٹوگیمس میں پائی جاتی ہیں لیکن ان کی چھلنی نما تختیاں جانبی دیواروں پر بکثرت نمو یافتہ ہوتی ہیں - اور

[1] دعائی تخموں

سوراخ چھوٹے ہوتے ہیں۔ اُن میں نشاستہ نہیں ہوتا۔ یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ چھلنی نما نلیاں یا ان جیسی ساختیں بعض بڑے الجیوں میں بھی پائی جاتی ہیں، جن میں دعائی یا موصل بافت کا نمو نامکمل یا ابتدائی ہوتا ہے۔

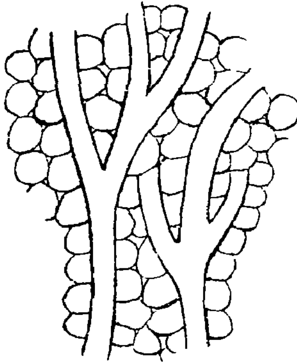
چھلنی نما نلیوں والی بافت ایک دعائی فعل انجام دیتی ہے۔ وہ کامل (استحالہ شدہ) غذائی اشیاء کو تیزی کے ساتھ پودے کے مختلف حصّوں میں پہنچانے کا کام انجام دیتی ہے۔

۲۸۔(۷) شِیر بردار یا حامِلِ لبن بافت (Lacticiferous tissue) [ا]

(دودھ نلیاں (milk-tubes) — یہ بافت پودوں کے صرف چند گروہوں میں پائی جاتی ہے۔ یہ لمبی شاخدار نلیوں پر مشتمل ہوتی ہے جن میں ایک مختص شئے ہوتی ہے، جو اکثر دودھ جیسی نظر آتی ہے اور جس کو دودھ (latex) کہتے ہیں۔

شِیر بردار بافت کے دو اقسام ہیں: پہلی قسم میں وعاء یا رگیں ہوتی ہیں، جو خلوی ملاپ سے بنتی ہیں۔ ملاپ خلیوں کی معین طولی قطاروں میں، جیسا کہ چوبی دعاء میں ہوتا ہے نہ ہونے کے باعث، بلکہ غیر منتظم سلسلے میں ملاپ ہونے سے عروق صرف شاخدار ہی نہیں ہوتیں بلکہ منقسم ہو کر (یعنی شاخیں ایک دوسری سے مل کر) جال بنا دیتی ہیں (شکل ۱۹)۔ دوسری قسم مشترک خلیوں (coenocytes) پر مشتمل ہوتی ہے (صفحہ ۶۰)۔ پودے کے جنین میں جس میں یہ پائے جاتے ہیں چند عجیب خلیے دکھائی دیتے ہیں۔ دورانِ نمو میں یہ خلیے لمبوترے ہو کر شاخیں نکال لیتے ہیں مگر ان میں عرضی فاصل نہیں بنتے۔ لیکن نواتہ کی بار بار مرکزہ حرکیتی تقسیم ہوتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ یہ ساختیں لمبوتری اور شاخدار خلیے نہیں ہوتیں بلکہ مشترک خلوی یا کثیر مرکزہ (coenocytes)۔ یہ دیکھتے ہوئے کہ یہاں خلوی ملاپ نہیں ہوتا ظاہر ہے کہ ان مشترک خلیوں یا کثیر مرکزہ ں کی شاخیں تقسم نہیں کرتیں (شکل ۳۰)۔

ا؎ گزشتہ اوراق میں "دودھیلی یا تیوعی" لکھا گیا ہے۔



شکل ۳۷۔ یو فوربیا کے شیر بردار "خلیئے" (مشترک خلیئے) جن دیواری کبھی بافت میں سے دوڑ رہے ہیں۔

عروق اور مشترک خلیوں کی دونوں کی دیواریں کسی قدر دبیز ہوتی ہیں مگر ان میں سیلولوز ہوتا ہے۔ دونوں میں نخزمایہ کی ایک استری تہ نواتوں کے ساتھ ہوتی ہے شیر بردار عروق اکثر کمپوزیٹی (compositæ)، مثلاً ڈینڈلیان (Dandelion)، پاپاوریسی (papaveraceæ) (مثلاً افیون)، اور کمپانیولیسی (campanulaceæ) (مثلاً ہیربل (Hare-bell) میں پائی جاتی ہیں۔ شیر بردار مشترک خلیئے نہایت تمثیلی اسپرجس (spurges) (یوفوربیا)، ارٹیکیسی (urticaceæ)، موریسی (moraceæ)، اور دوسروں میں پائے جاتے ہیں۔

مافیہ شئے یعنی دودھ (latex) مختلف پودوں میں مختلف شکلوں کا ہوتا ہے۔ وہ شاذ ہی بالکل آبی ہوتا ہے (کیلا یا موز)۔ عموماً وہ کم و بیش دودھ سا (یوفوربیا) اور بعض دفعہ گاڑھا اور رنگین ہوتا ہے [چیلی ڈونیم میجس (Chelidonium majus)، گریٹر سیلانڈائین (Greater Celandine) میں، جو افیون کے پودے سے مشابہ ہوتا ہے اس کا رنگ نارنجی ہوتا ہے]۔ اس میں پانی ہوتا ہے جس میں مختلف اشیاء محلول کی شکل میں یا معلق ہوتی ہیں۔ یہ اشیاء عموماً فضلاتی حاصلات کی نوعیت کے ہوتے ہیں، اس لحاظ سے نلیوں کو صرف فضلہ یا اخراجی مادے کا مخزن سمجھنا چاہیے۔ ایسی اشیاء کی مثالیں، افیون، گٹا پرچا (gutta percha)، ربر (caoutchouc)، ٹیننز (tannins)، رال اور گوند ہیں۔

لیکن نلیوں میں اکثر غذائی اشیاء بھی ہوتی ہیں۔ یہ نائیٹروجنی ہوسکتی ہیں یا غیر نائیٹروجنی۔ مثلاً یوفوربیا کے دودھ میں ملبوترے عصانما

یا ڈمبل نما نشاستی دانے ہوتے ہیں۔ اسی لیے شیر بردار بافت کسی حد تک دعائی فعل بھی انجام دے سکتی ہے، اور غذائی اشیا کو ماخورد منتقل کرنے کا کام دیتی ہے۔

بہت سی صورتوں میں دودھ زہریلا ہوتا ہے اور اگر جلد سے لگ جائے تو پُرخراش زخم پیدا کردیتا ہے۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ وہ بلاشبہ اکثر دشمنوں کے حملوں کو روک کر حفاظت کا کام انجام دیتا ہے۔

ف۲۹۔ (۸) غدودی بافت (Glandular tissue) — یہ بافت مختلف قسم کی ساختوں پر مشتمل ہے، جن میں اِفرازی یا اِبرازی اشیا تیار ہوتی ہیں۔ ان میں سے اکثر کو "اِفرازی مخزن" کہا گیا ہے۔ اگرچہ شیر بردار بافت کو اس کی حد تک علیحدہ بیان کیا گیا ہے، لیکن وہ اس قسم کی غدودی بافت سے صاف طور پر ممیز نہیں۔ جو اشیاء تیار ہوتی ہیں وہ مختلف قسم کی ہوتی ہیں جیسے کہ معمولی گوند (gum)، گوند (mucilage)، رال، ٹینن (tannin)، ایتھری تیل (شکل ۱۵)، معدنی قلمیں (شکال ۲۳-۲۴)، پانی وغیرہ۔

منفرد خلیے (تھیلیاں) جو ایسے مادوں سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں، عموماً پودوں کی بافت میں اِدھر اُدھر بکھرے ہوئے رہتے ہیں، مثلاً ٹینن (tannin) یا رال والے خلیے، سوئیوں (raphides) والے خلیے وغیرہ۔ یہ ظروف (idioblasts) کی مثالیں ہیں، یعنی تنہا خلیوں کی جو اطراف کے خلیوں سے اپنی ساخت یا مافیہ میں اختلاف رکھتے ہیں۔

وہ خلیے جو پانی کے اِفراز یا اخراج میں سرگرم رہتے ہیں ایسے اعضا ہیں جو پن سوراخ (hydathodes) کہلاتے ہیں۔ سطح پر جو پانی خارج ہوتا ہے اس میں اکثر معدنی اشیاء ہوتی ہیں، جیسے کہ کاربونیٹ آف لائیم محلول شکل میں، مثلاً ساکسی فریجس (saxifrages) میں۔ پن سوراخ بر ادمی یا زیر برادمی خلیوں کے ایک گروہ سے بنا ہوا ہوتا ہے، یا وہ بر ادمی

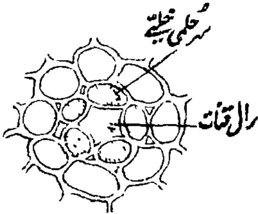
بالوں کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔

پتن سوراخوں ہی سے بہت کچھ ملتے جلتے وہ کثیر خلوی غدود ہیں جو پھولوں کے شہد دان بناتے ہیں، وہ بعض غدود ہیں جو کرم خوار پودوں میں ہوتے ہیں، اور وہ بدر زہری شہد دان ہیں جو مختلف پودوں کے پتوں اور دوسرے ارکان پر پائے جاتے ہیں، مثلاً چری کے پتے پر شہد دان (nectary) برادمی اور زیر برادمی خلیوں کے ایک گروہ سے بنا ہوا ہوتا ہے۔ اُس کا شکری افراز باہر سطح پر ڈال دیا جاتا ہے اور وہ کیڑوں کو پھول کی طرف راغب کرنے کا کام انجام دیتا ہے۔ بدر زہری شہد دان (extrafloral nectaries) کا فعل اب تک سمجھ میں نہیں آیا ہے۔ بعض تو یہ یقین کرتے ہیں کہ وہ چھوٹے کیڑوں کو اپنی طرف مائل کر لیتے ہیں اور اس طرح اُن کو پھولوں سے دُور رکھتے ہیں۔ دوسروں کا خیال ہے کہ وہ مختلف ایسے کیڑوں کے لیے غذا مہیا کرتے ہیں جو پودے کے لیے اس طرح منفعت بخش ہوتے ہیں کہ وہ دوسرے نقصان دہ کیڑوں پر حملہ کر کے اُن کو ہلاک کر دیتے ہیں۔

غدودی بال اور دوسری غدودی برادمی ساختوں (برادمی غدود) پر بھی یہاں غور کر لینا چاہیے۔ بال یک خلوی یا کثیر خلوی ہو سکتے ہیں۔ اُن کا افراز ایک کثیر خلوی بال کے کسی خلیے میں تیار ہوتا ہے، مگر عموماً اُس منتہی خلیے میں پایا جاتا ہے جو اکثر کم و بیش پھیلا ہوا یا کروی ہوتا ہے۔ بہت سی سرمائی کلیوں [مثلاً ہارس چیسٹ نٹ (horse chest nut) کے گوند یا رال کو اسی قسم کے بال پیدا کرتے ہیں۔

آخر میں "افرازی مخزن" (secretion reservoirs) کھفوں یا نالیوں کی نوعیت کے ہوتے ہیں جو منتشر طور پر (schizogenously) یا انشقاقی طور پر (lysigenously) تیار ہوتے ہیں (صفحات ۴۸-۴۹)۔ منتشر کھفے جن میں اُتھری تیل بھرا ہوتا ہے عموماً پتوں میں پائے جاتے ہیں (شکل ۱۸) اور بہت سارے پھلوں میں بھی (مثلاً سنگترہ اور لیموں میں)۔ بیشتر رال نالیاں (resin passages)

(شکل ۱۲۱) ایسی ساختوں کی مثالیں ہیں جو انشقاقی طور پر بنتی ہیں۔ عموماً رال نالی کے گرد چھوٹے باریک دیوار والے کعبی بافتی خلیوں کی ایک تہ ہوتی ہے، جسے سرحلمی تہ (epithelial layer) کہتے ہیں۔ اسی تہ سے وہ مادّہ تیار ہوتا ہے جو نالی میں ڈال دیا جاتا ہے۔



شکل ۱۲۱۔ رال نالی
(عرضی تراش)

ت۔ بافتی نظامات (tissue systems)۔

ف۳۰۔ مستقل بافت کی مختلف اقسام، جنھیں ہم نے ابھی بیان کیا ہے، پودے کے اعضا میں مختلف طریقوں سے جمع ہو کر نسبتہً اعلیٰ تر اجتماعات بنا دیتے ہیں جنھیں **بافتی نظامات** کہتے ہیں۔ تمام اعلیٰ پودوں میں تین نظامات ہیں، جو جڑوں، تنوں اور پتوں میں ہمیشہ موجود ہونے کے باعث، نمایاں طور پر نظر آتے ہیں اور یہی اول درجہ کے نظامات بناتے ہیں۔ یہ حسب ذیل ہیں:- (ا) **براَدمی نظام** (epidermal system) (ب) **وعائی نظام** (vascular system) (ت) **زمینی یا اساسی بافت کا نظام** (ground or fundamental tissue)۔ قبل اس کے کہ ان کی مختلف تمثیلوں کے مختلف نظامات بیان کیے جائیں، ان کا ایک مختصر سا عام بیان پیش کر دینا مناسب ہوگا۔

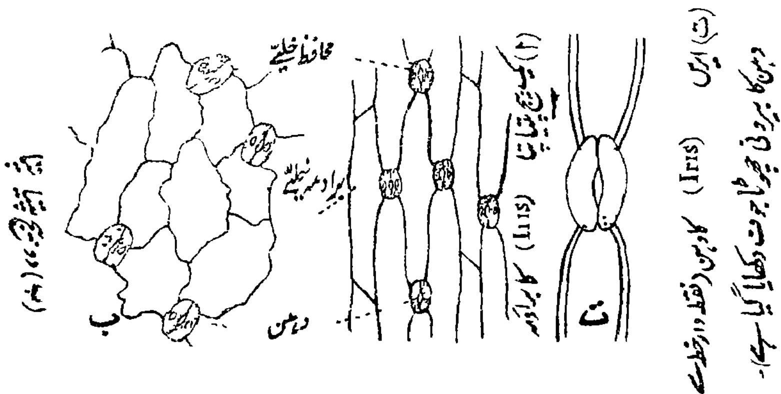
ف۳۱ براَدمہ (Epidermis) ۔عام خصائص۔

(اشکال ۱۳۲ و ۱۳۳) براَدمی نظام یا براَدمہ، تنوں، جڑوں، اور پتوں کی سب سے باہر والی محافظ پرت یا جھلّی ہے۔ بہت سی صورتوں میں، جیسا آگے چل کر سمجھایا جائیگا، کوئی حقیقی براَدمہ بالکل نہیں موجود ہوتا اور اُس کا فعل

اکثر زمینی بافت کی بیرونی ترین تہ اختیار کرلیتی ہے۔ چونکہ ہوائی تنے اور پتے ہی وہ ارکان ہیں جن کو مخالف بیرونی اثرات کا سب سے زیادہ سامنا رہتا ہے لہذا ہم قدرۃً انہی پر برآدمی نظام کا اعلیٰ ترین نمو پاتے ہیں۔

تمثیلی طور پر برآدمہ توثینی بافت (صفحہ ۶۷) کے خلیوں کی صرف ایک پرت پر مشتمل ہوتا ہے۔ بعض دفعہ اس کی کئی پرتیں ہوتی ہیں۔ ایسا اکثر و بیشتر جڑوں کے سرے پر ہوتا ہے جہاں کئی پرتوں والا برآدمہ ایک محافظ ساخت بنا دیتا ہے، جس کو جڑپوش (root-cap) کہتے ہیں (شکل ۴۰)۔ چند تنوں اور پتوں میں بھی کئی پرت والا برآدمہ ہوتا ہے۔ مثلاً ہندوستانی ربر کے پودے کے پتے میں (شکل ۴۱) برآدمہ چھوٹے خلیوں کی تین پرتوں پر مشتمل ہوتا ہے جن میں کہیں کہیں ایک بڑا خلیہ بھی ہوتا ہے جس میں ایک انبانی حجر (Cystolith) ہوتا ہے۔ بظاہر یہ برآدمہ ایک پانی کا ذخیرہ جمع کرنے والی بافت کے طور پر کام دیتا ہے۔ ہوائی حصوں کے برآدمہ میں ہمیں معمولی برآدمی خلیے، دہنی (stomatal) یا محافظ خلیے (guard-cells)، اور مختلف برآدمی بردن بالیدگیاں (epidermal outgrowths) دکھائی دیتی ہیں۔

۲۳ تمثیلی یک تہی برآدمہ کے معمولی برآدمی خلیے ہمیشہ کم و بیش



شکل ۴۲

چپٹے یا لوحی شکل کے ہوتے ہیں۔ سطحی منظر میں اُن کا خاکہ نہایت مختلف نظر آتا ہے۔ لیکن عام قاعدہ ہے کہ لمبے ارکان میں وہ رُکن کے طولی رُخ میں بہت لمبوترے ہوتے ہیں، مثلاً تنے اور بہت سارے یک بیج پتّوں کے چھلکے (شکل ۳۲ ا)۔ اور دوسرے ارکان میں جن کی چوڑائی اور لمبائی قریب قریب یکساں ہوتی ہے وہ لمبوترے نہیں ہوتے بلکہ اُن کا خاکہ نہایت لہریا دار ہوتا ہے۔ مثلاً بیشتر دو بیج پتّوں کے چھلکے (شکل ۳۲ ب)۔

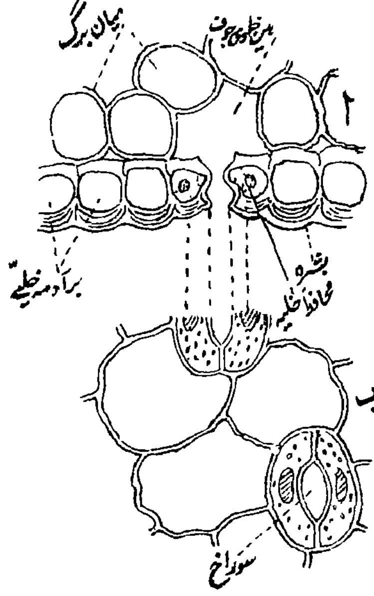
جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے (صفحہ ۷۰) بیرونی دیواروں کی بیرونی تو تینی پرتوں سے محافظ بشرہ (cuticle) بنتا ہے جو بافت سے غیر ضروری تبخیر نہیں ہونے دیتا اور اُس کو کیڑوں اور فنجائی[۱] کے حملوں سے بچاتا ہے۔ اکثر دفعہ بشرہ موم کی ایک باریک پرت "(ناضرہ = bloom)" سے ڈھکا ہوتا ہے، جو سطح کو تر ہونے سے بچاتا اور بخاراتِ آبی کے اخراج کو روکتا ہے۔ بشرہ اور مومی ناضرہ اُن پودوں میں قوی ترین نمو یافتہ ہوتے ہیں جو چمکدار دھوپ میں رہتے ہیں (آفتابی پودے) یا خشک مقامات پر یا جن کو مختلف وجوہ سے اپنی آبی رسد میں کفایت اور خشک ہو جانے کے خطرے کی روک تھام کرنی پڑتی ہے۔ سایہ اور مرطوبیت پسند پودوں میں بشرہ حقیر نمو یافتہ ہوا ہوتا ہے اور وہ جڑوں اور آبی پودوں کے زیرِ آب حصوں میں غائب ہوتا ہے۔

بیشتر زہرادی پودوں کے معمولی بر آدمی خلیوں میں، اگرچہ ان میں تخزائی مائیہ ہوتے ہیں، سبز مایہ (chloroplasts) نہیں ہوتے۔ اگر ہم یہ یاد کریں کہ چمکدار دھوپ سے سبزی (chlorophyll) تحلیل ہو جاتی ہے، تو اس کا مطلب ظاہر ہو جاتا ہے۔ لیکن آبی پودوں اور اکثر سایہ پسند پودوں میں، جن میں فرنز اور دوسرے واسکیولر کرپٹوگیمس شامل ہیں، ان خلیوں میں سبز مایے موجود ہوتے ہیں۔

ف ۳۳ محافظ خلیے (guard-cells) اور دہن (stomata)۔

[۱] Fungus = فُطر

یہ دہن کے یا محافظ خلیّے اِس واسطے کہلاتے ہیں کہ یہ اُن سوراخوں کو



شکل ۳۳ - برادمہ اور دہن
ا- تراش - ب سطحی منظر

گھیرتے ہیں یا اُن کی حفاظت کرتے ہیں جو دہنوں (stomata) کے نام سے موسوم ہیں (اشکال ۳۲ و ۳۳) اور جو ہوائی حصّوں کے برادمہ میں کثیر تعداد میں نمویاب ہوتے ہیں۔ یہ دہن بین خلوی فضاؤں کے اُس نظام سے ارتباط رکھتے ہیں جو نیچے والی زمینی بافت میں ہوتا ہے، اور جیساکہ ہم آگے چل کر دیکھینگے اِن کے ذریعہ سے پودے اور کرۂ ہوا کے مابین گیسی تبادلہ ہوتا ہے۔

عموماً ہر دہن دو محافظ خلیّوں سے گھرا ہُوا ہوتا ہے، جن میں سے ہر جانب ایک ایک ہوتا ہے۔ محافظ خلیّے ہلالی شکل کے ہوتے ہیں۔ اُن میں ہمیشہ تخم مایہ، نواتہ، اور متعدد سبز مایے ہوتے ہیں۔ اُن کی دیواریں دبازت یافتہ ہوتی ہیں۔ ہر محافظ خلیّے میں سب سے پتلی وہ دیوار ہوتی ہے جو کہ مسام سے بعید ترین ہوتی ہے۔ محافظ خلیّے

اپنی شکل بدل سکتے ہیں اور اس طرح سوراخ کی جسامت کو کم یا زیادہ کرتے ہیں۔ اِس طرح سے وہ ایک اہم فعل انجام دیتے ہیں جو یہ ہے کہ وہ سریان (transpiration) کے فعل میں پودے سے باہر گزرنے والے بخاراتِ آبی کی مقدار کی تنظیم کرتے ہیں۔ بعض دفعہ دوسرے چھوٹے خلیے (دہن کے ذیلی خلیے) محافظ خلیوں کے باہر واقع ہوتے ہیں۔

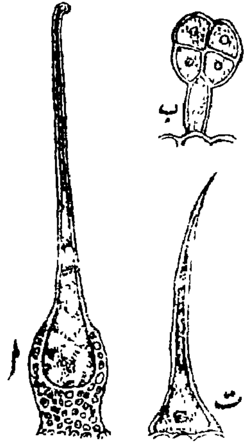
دہن کے نمو میں، ایک چھوٹا خلیہ، (دہن کا اُم الخلیہ) ایک نوعمر براَدمی خلیے سے منقطع ہوجاتا ہے۔ پھر ایک خلوی دیوار اُم الخلیہ کو دو محافظ خلیوں میں تقسیم کردیتی ہے۔ سوراخ یا دہن محافظ خلیوں کی درمیانی مشترک دیوار کے پھٹ جانے سے بن جاتا ہے۔ ذیلی خلیے جب کبھی موجود ہوتے ہیں، تو وہ آس پاس کے براَدمی خلیوں کی تقسیم سے بنتے ہیں۔

۵۱۔ دہنوں کا محل یا وضع قیام — دہن تمام هوائی برگی اور تنہ کی ساختوں پر نمو پذیر ہوسکتے ہیں حتیٰ کہ پھول کے تخمدان (ovary) اور زیرہ دانوں (anthers) پر بھی۔ وہ بہت سے برائیوفیٹا (Bryophyta) کے بذری کیسوں (spore capsules) پر ہوتے ہیں مگر اس استثناء کے ساتھ کہ وہ وا سکیولر کرپٹو گیمس (vascular Cryptogams) اور زبر آبی پودوں تک محدود ہیں۔ وہ جڑوں یا آبی ارکان پر نمو یاب نہیں ہوتے۔ معمولی سبز پتوں پر جہاں وہ سب سے زیادہ تعداد میں نمو یاب ہوتے ہیں اُن کی تعداد اور محل کا انحصار بیشتر پتے کے محل اور رُخ پر اور سریان کے حالات پر ہوتا ہے۔ دو وجہی یا دو رویہ پتوں میں عموماً نیچے والی سطح پر نہایت کثرت سے ہوتے ہیں، اور بعض دفعہ اُسی تک محدود ہوتے ہیں، جیسا کہ اکثر سدا بہار میں جن کو سریان کی زیادتی کے خلاف حفاظت کرنی پڑتی ہے۔ تیراک پتوں پر، مثلاً پانی کے کنول کے پتّوں پر، وہ اوپر والی سطح پر پائے جاتے ہیں بعض دو رویہ پتّوں میں مگر زیادہ تر انتصابی پتّوں پر [ہمسان پہلو (Isobilateral)

پتے مثلاً آئرس (Iris)] وہ دونوں سطحوں پر تقریباً مساوی طور پر پھیلے ہوئے ہوتے ہیں۔

ف ۳۵۔ بر آدمی برون بالیدگیاں (Epidermal-outgrowths)

— اکثر معمولی بر آدمی خلیوں کی برون بالیدگیاں ہوتی ہیں۔ یہ بالوں یا برجلدی بالوں (trichomes) کی نوعیت کے ہوتے ہیں (شکل ۳۴-۳۲)۔ وہ مختلف نوعیت کے ہوتے ہیں، بعض دفعہ یک خلوی بعض دفعہ کثیر خلوی۔ اُن کا سرا تیز نوکدار ہوسکتا ہے (برچھی نما بال) یا گول گانٹھ میں ختم ہوتا ہے (تانُد کی بال)۔ وہ جھلّی نما ہوسکتے ہیں اور ان کی سطح برآدمہ سے لگی ہوئی ہوتی ہے (چھلکے نما بال)۔ لمبوترے جھلّی نما بال جو ایک سرے سے لگے ہوئے ہوتے ہیں رُوئیں (ramenta) کہلاتے ہیں۔ بال شاخدار بھی ہوسکتے ہیں۔



شکل ۳۴ - نٹل (Nettle) (Urtica Dioica)

ا۔ چبھنے والا بال یا ڈنک دار بال

ب۔ کثیر خلوی غدودی بال

ت۔ معمولی یک خلوی نوکدار بال (بیش بکر)

بہت سی صورتوں میں وہ غدودی ہوتے ہیں۔

اُن کا فعل خاص کر حفاظتی ہے۔ اِس طرح بہت سے پودوں پر جو خشک مقامات پر اُگتے ہیں بالوں کا ایک دبیز غلاف پیدا ہوجاتا ہے جو سَریان کو گھٹاتا ہے۔ غدودی بال پودوں کو کیڑوں کے حملوں سے بچاتے ہیں۔ ڈنک دار یا چبھنے والے بال، جو نٹل (Nettle) اور دوسرے پودوں میں پائے جاتے ہیں، اپنا حفاظتی فعل نسبتہً زیادہ جنگجویانہ طریقہ سے انجام دیتے ہیں۔

جڑ بال (Root-hairs) جاذب اعضا ہیں

اور وہ ہمیشہ یک خلوی ہوتے ہیں۔

نٹل (Nettle) کے ڈنک مارنے والے بال (شکل ۱۱۴۔ ا) کی نوک سِلیکا (silica) کی ہوتی ہے، اور وہ آسانی سے ٹوٹ جاتی ہے۔ جب نٹل کو ہاتھ سے چھوتے ہیں تو اُس کی نوک ٹوٹ کر جِلد میں ایک چھوٹا سا زخم ہو جاتا ہے جس میں بال کے قاعدے کے یکایک منقبض ہو جانے کی وجہ سے تُرش رس داخل ہو جاتا ہے۔

برزائدے (Emergences)۔ پودے کی سطح پر اکثر قوی تر برون بالیدگیاں پائی جاتی ہیں۔ وہ بر جلدی بال سے اِس بات میں اختلاف رکھتی ہیں کہ اُن میں زیرین بافت کا ایک جگرہ (اندرونی حصہ) ہوتا ہے، (بعض دفعہ وعائی بافت بھی ہوتی ہے) اور وہ صرف برادمہ کی ہی برون بالیدگیاں نہیں ہوتیں۔ ایسی برون بالیدگیوں کو برزائدے کہتے ہیں۔ اکثر وہ **خار** (Prickle) کی نوعیت کے ہوتے ہیں، مثلاً گلاب (شکل ۵۰)۔ دوسری مثالیں اُن چھلی نُما برون بالیدگیوں میں پائی جاتی ہیں جو بہت سے پتوں پر ہوتی ہیں اور جن کو **زبانک** (ligules) کہتے ہیں، مثلاً گھاس کے پتے (شکل ۸۶۔ ج)، پنک (Pink) کی پنکھڑیاں (شکل ۱۲۲۔ ب)۔

۳۶۔ آبی مسام یا آبی دہن — دوسرے سوراخ، جو دیکھنے میں دہنوں سے بہت مشابہ ہیں مگر اُن سے اہم خصوص میں اختلاف رکھتے ہیں، عموماً پتوں پر پائے جاتے ہیں، مثلاً فیوشیا (Fuchsia) اور گارڈن نیاسٹرشیم (Garden Nasturtium) میں۔ وہ آبی مسام یا آبی دہن کہلاتے ہیں، کیونکہ بخاراتِ آبی خارج کرنے کے بجائے وہ پانی کے قطرے خارج کرتے ہیں۔ وہ اوسطاً دہنوں سے بڑے ہوتے ہیں، اور اُن کے محافظ خلیے اپنے تخزمائی مافیہ کھو کر اپنی شکل بدل لینے کی قوت نہیں رکھتے۔ وہ عموماً پتوں کی اوپری سطحوں پر گردہوں میں نمویاب ہوتے ہیں اور اکثر برگی دانت یا برگی راس پر۔ یہ گروہ پتّے کی وریدوں کے باریک اختتامات پر پائے جاتے ہیں یعنی وعائی نظام کے اختتامات پر اور ایک عجیب غدودی بافت (بر وضعہ بافت = epithem tissue) کے ساتھ

مؤتلف ہوتے ہیں، جو وریدوں کے سروں پر پائی جاتی ہے۔ یہ غدودی بافت پن شورانح کی ایک قسم ہے (صفحہ ۴۷)۔ خارج شدہ پانی میں بعض دفعہ کیلسیئم کاربونیٹ ہوتا ہے مثلاً ساکسی فریجیس (saxifrages) میں۔ اس حالت میں غدودوں کو **کلسی غدود** کہتے ہیں۔

ف ۳۷۔ وعائی نظام

—— بافت کا یہ نظام پودے میں غذائی سیالات کو تیزی کے ساتھ پہنچانے کا فعل انجام دیتا ہے۔ تمیثلی وعائی بافت صرف ویاسکیولر کرپٹوگیمس اور زہرادی پودوں میں پائی جاتی ہے (صفحہ ۲۶-۲۷)۔ اس نظام کے تنے، پتے اور جڑ میں ایک مسلسل سلسلہ ہے یہ عموماً ڈوروں یا بنڈلوں (وعائی حزموں) کی مختلف تعداد پر مشتمل ہوتا ہے، جو تنے اور جڑ میں طولاً دوڑتے اور تمام لیولوں پر پتوں میں پہنچتے ہیں۔ ان حزموں کے حصے (جو مختلف بافتوں سے بنے ہوئے ہوتے ہیں) رس ریشے (phloem) (نرم ہبائیہ) اور چوب ریشے (xylem) ہیں۔ تنوں اور جڑوں میں، جن میں تبدیلی بافت (صفحہ ۶۳) کی فعلیت کے باعث دبازت میں ثانوی اضافہ ہوتا ہے (جیسا کہ درختوں میں) حزموں کا یہ ابتدائی نظام بدل جاتا ہے اور رس ریشوں اور چوب ریشوں کے قوی استوانے پیدا ہو جاتے ہیں۔ لیکن سردست ہم وعائی حزمہ کے عام خواص کے بیان پر اکتفا کریں گے۔

ف ۳۸۔ وعائی حزمہ یا بنڈل

(مثلاً اشکال ۶۰، ۶۱، ۷۰، ۷۹)۔—— وعائی حزموں میں صرف چوب ریشہ ہی ہوسکتا ہے یا صرف رس ریشہ ہی ہوتا ہے، جیسے کہ جڑوں میں۔ یا جیسا کہ تنوں اور پتوں میں ہوتا ہے اُن میں چوب ریشے اور رس ریشے دونوں ہوتے ہیں۔ موخرالذکر حالت میں وہ **یک جوڑ حزمے** (conjoint bundles) کہلاتے ہیں۔ چوب ریشہ بالخصوص تنفسی بافت پر مشتمل ہوتا ہے (صفحہ ۶۸)۔ لیکن اس کے ساتھ کبھی بافتی خلیے (باریک دیواری یا دبیز دیواری اور لگنین دار صفحہ ۶۶) جن کو چوبی کبھی بافت (wood-parenchyma)

کہتے ہیں، اور اکثر سخت بافتی ریشے (چوب ریشے) بھی ہوتے ہیں۔ رس ریشوں میں خصوصیت کے ساتھ چھلنی نما نلیاں ہوتی ہیں (صفحہ ۶۹) مگر ان کے ساتھ تھوڑی سی مہین دیوار والی کعبی بافت بھی ہوتی ہے، جس میں بندیچوں[1] میں، ساتھی خلیے ہوتے ہیں (صفحہ ۷۱) اور عموماً دوسرے خلیے بھی، جو رس ریشئی کعبی بافت (phloem parenchyma) کہلاتے ہیں۔

اکثر بنڈلوں میں رس ریشوں کے بیرونی جانب ریشہ دار سخت بافت کا ایک بنڈل پیوستہ ہوتا ہے۔ یہ، جو کہ قوت بخش بافت ہے، حقیقت میں زمینی بافت سے متعلق ہوتا ہے اگرچہ اس کو سخت ہُمیائیہ (hard bast) کہتے ہیں۔ اس سے تمیز کرنے کے لیے رس ریشئی بافت کو نرم ہُمیائیہ (soft bast) کہتے ہیں۔ جب ایک حزمہ میں سخت بافتی بافت کی نمایاں مقدار ہوتی ہے یا اس میں ساتھ ہی سخت چوبی حزمہ (stereid bundle) (صفحہ ۶۷) ہوتا ہے تو اس کو ریشہ دار وعائی حزمہ (fibro-vascular bundle) کہتے ہیں۔

تنے یا جڑ کے راس پر حزمے مقسمی بافت میں چلے جاتے ہیں، جس سے وہ متفرق ہوتے ہیں۔ پتوں میں پھیل کر رگیں یا وریدیں بن جاتے ہیں۔ رگیں مختلف طریقوں سے ختم ہوتی ہیں۔

ف ۳۹۔ زمینی بافت کے نظام میں وہ تمام بافتیں شامل ہیں جو بر آدمی یا وعائی نظام سے متعلق نہیں۔ لہذا ظاہر ہے کہ وہ بافت کی بہت سی مختلف قسموں پر مشتمل ہوگا۔ اور اُسے بہت سے افعال انجام دینے پڑتے ہونگے۔ سب سے زیادہ افراط میں باریک دیوار والی کعبی بافت ہوتی ہے مگر اس کے ساتھ مختلف مقدار میں دوسری بافتیں، یعنی سخت بافت، رسشی بافت، شیر بردار بافت اور غددوی بافت بھی ہوتی ہیں۔ بیشتر اوقات یہ نظام ممتاز خطوں میں متفرق ہوتا ہے، مثلاً گودا (pith)، قشرہ (cortex)، لبی کرنیں (medullary rays)، زیر ادمہ (hypodermis)

[1] وعائی تخموں

دروں اَدمہ (endodermis) یا حزمی پوشش (bundle sheath) گرد حاشیہ (Pericycle)۔ اِن سب کا آیندہ مناسب موقع پہ تذکرہ کیا جائیگا۔

—————(✣)—————

حصّۂ دوّم

وعائی تخم (ANGIOSPERM)

تیسرا باب

بیج اور جنین

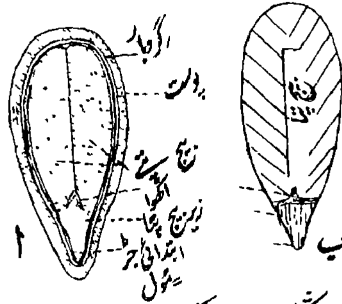
(SEED AND EMBRYO)

ف ۱۔ ایک بالغ پودے کے مختلف ارکان کی شکل اور ساخت پر تفصیلی غور کرنے سے پیشتر یہ مناسب ہوگا کہ اُن کی نہایت ابتدائی اشکال کا جیسی کہ جنین میں پائی جاتی ہیں امتحان کیا جائے۔ یہ آسانی کے ساتھ اِس طرح سے کیا جاسکتا ہے کہ چند بیجوں کی ساخت اور اُگتے بیج کے حالات کا مطالعہ کیا جائے۔ یہ مطالعہ خاص طور پر عملی ہے، اور اِسے خود طالبعلم ہی کو انجام دینا چاہیے۔ لہٰذا مندرجۂ ذیل بیانات اور اشکال اس کام میں صرف طالب علم کی مدد اور رہنمائی کے لیے دی گئی ہیں۔

ف ۲۔ سُورج مکھی[1] کا بیج (شکل ۳۵)۔ سُورج مکھی کے نام نہاد

[1] اس کے بجائے کُسم (Carthamus tinctorius) استعمال کیا جاتا ہے جو بالکل سُورج مکھی جیسا ہوتا ہے۔

بیج حقیقت میں پھل ہیں جن میں سے ہر ایک میں ایک حقیقی بیج مشمول ہوتا ہے۔ وہ مورث یا ٹرکھا پودے کے نوکدار سرے سے لگے ہوئے



شکل ۳۵۔ سورج مکھی کا پھل اور بیج

ا۔ پھل کی طولی تراش   ب۔ جنین جس کا ایک بیج پتا علٰحدہ کر دیا گیا ہے

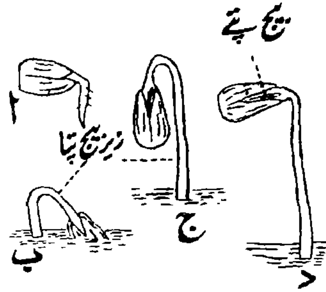
ہوتے ہیں۔ امتحان سے قبل انھیں ذرا دیر کے لیے پانی میں بھگو رکھنا چاہیے۔ اِس پھل کی دیوار گرد بار (pericarp) کہلاتی ہے اور اُسے چاقو سے آسانی کے ساتھ نکال سکتے ہیں۔ بیج جو کہ اندر ہوتا ہے ایک باریک زردی مائل یا بھوری جھلّی میں لپٹا ہوا ہوتا ہے، جو بیج کا غلاف بناتی ہے اور جس کو **پوست** (testa) کہتے ہیں۔ اِس کے نکالنے سے ایک قدرے لحمی (fleshy) جنینی پودا (embryo plant) ظاہر ہوتا ہے جو ایک سِرے پر نوکدار ہوتا ہے۔ نوکدار سرے کو **مُول** (radicle) کہتے ہیں۔ مُول سے اُوپر جنین کا بیشتر حصہ آسانی سے دو لختوں[1] (lobes) میں شق کیا جاسکتا ہے۔ یہ **بیج پتے** (cotyledons) کہلاتے ہیں اور ذخور غذائی مادّے کی زیادہ مقدار کی وجہ سے دبیز اور لحمی ہوتے ہیں۔

اگر ایک بیج پتے (cotyledon) کی ایک باریک تراش کا خُردبینی امتحان کیا جائے تو جنینی خلیے آسانی سے پہچانے جاسکتے ہیں۔ وہ ایک کثیر مقدار کے گول دانوں سے پُر رہتے ہیں جو آیوڈین سے

[1] Lobe = لختہ۔ فص

بھورے یا زرد رنگے جاتے ہیں۔ اور وہ اِس لحاظ سے بطور پروٹیڈ یا الیورونی دانوں (aleurone grains) کے شناخت کیے جاتے ہیں۔ تیل بھی زیادہ مقدار میں موجود رہتا ہے، جو پانی میں ترکّب کی ہوئی تراشوں میں، چمکدار انعطافی (refractive) گلوبچوں (globules) کی شکل میں تمیز کیا جا سکتا ہے۔ اگر بیج پتوں کو آہستہ سے علیحدہ کریں تو قاعدہ یا پیندے کی جانب اور اُن کے درمیان واقع ہونے والی ایک چھوٹی نوکدار ساخت ملیگی جس کو اکھوا (plumule) کہتے ہیں۔ جنین کے مختلف حصّے ایک طولی تراشں میں بھی امتحان کیے جا سکتے ہیں (شکل ۳۵)۔

تنبیت یا اُبج (germination)۔ اگر پھل کو موزوں حالات میں زمین میں رکھ دیا جائے تو بیج اُگنا یا تنبیت (germinate) شروع کرتا ہے (شکل ۳۶) تنبیت یا اُگنے کی اصطلاح میں وہ تمام تبدیلیاں شامل ہیں جو کہ خشک بیج کو موزوں حالات میں رکھ دینے کے بعد سے



شکل ۳۶۔ سُورج مکھی کے بیج کی تنبیت یا اُبج

اُس کے قائم ہو جانے تک واقع ہوتی ہیں۔ خشک بیج میں جنینی پودا زندہ موجود ہوتا ہے، مگر معطل یا خفتہ صورت میں۔ اور بیج کا اُگنا صرف جنینی پودے کا فعلی زندگی اور بالیدگی کے لیے بیدار ہو جانا ہے۔

اگر پھل کو چند روز کے لیے گیلی ریت یا لکڑی کے بُرادے میں رکھ دیا جائے

تو اس عمل کا مطالعہ سورج مکھی میں بآسانی کیا جاسکتا ہے۔ اُگنے کے لیے ضروری شرائط رطوبت، ہوا کا گذر، اور گرمی ہیں۔ پانی جذب کرلیا جاتا ہے جس سے جنین پھولتا اور گرد بار کو پھاڑ کر کھول دیتا ہے۔ بالیدگی کے عمل کو شروع کرنے اور جاری رکھنے کے لیے کچھ درجۂ حرارت بھی ضروری ہے۔ ہوا تنفس کے لیے ضروری ہے جو اُگتے ہوئے بیج میں تیز ہوتی ہے۔

جنین بڑھتا اور نمویاب ہو کر ننھی یا بچہ پودے جیسی شکل کا ہو جاتا ہے۔ یہ بالیدگی اُن غذائی اشیاء (تیل اور پروٹیڈ کے دانوں) کے صرف سے واقع ہوتی ہے، جو بیج پتوں (cotyledons) میں مذخور تھیں۔ یہ غیر حل پذیر غذائی اشیاء خمیروں کے ذریعہ سے حل پذیر بن جاتی ہیں (صفحہ ۴۶)۔ حقیقۃً وہ ایک ہضمی عمل سے حل پذیر مرکبات میں مبدّل ہو جاتی ہیں۔ اِن حل پذیر مرکبات کا انتشار اکھوے اور مُول کے راسی نقاطِ نمو تک ہو جاتا ہے اور نخزمایہ اِن کو غذائی مادّے کے طور پر استعمال کرلیتا ہے۔

اِن تبدیلیوں کے دَوران میں گرد بار (pericarp) اور پوست (testa) نوکدار سرے پر شق ہو جاتے ہیں۔ مُول کی نوک پہلے لمبی ہو جاتی اور پھل سے باہر اپنا راستہ کرلیتی ہے (شکل ۳۶ ا)۔ وہ زمین میں نیچے کی طرف بڑھتی ہے اور جڑ بن جاتی ہے۔ مُول کا وہ حصہ بھی جو بیج پتوں کے بالکل نیچے واقع ہوتا ہے (زیر بیج پتا = hypocotyl) لمبا ہو جاتا ہے۔ اور اوپر کی طرف بڑھتا ہے اور اپنے ساتھ بیج پتوں کو لے جاتا ہے۔ جو جسامت میں بڑھتے اور دھوپ میں سبز ہو جاتے ہیں۔ تب اُن کو نہایت سادہ شکل کے پتوں کی طرح بآسانی پہچانا جاسکتا ہے۔ اکھوا (Plumule) جو پہلے بیج پتوں میں چھپا ہوا ہوتا ہے بالآخر نمویاب ہو کر سورج مکھی کے پودے کا تنہ اور پتے بن جاتا ہے۔

جب زیر بیج پتا پہلی دفعہ زمین کی سطح پر آتا ہے تو وہ ایک حلقہ یا کمان کی شکل کا ہوتا ہے (شکل ۳۶ ب)۔ اوپر والی زمین کی رکاوٹ کا مقابلہ کرنے میں اور اکھوے اور بیج پتوں کو نقصان سے بچانے میں اس کا فائدہ

ظاہر ہے۔ ممکن ہے کہ پھل کا خالی غلاف یا خول زمین میں پیچھے چھوڑ دیا جائے مگر عموماً بیج پتے اُسے اپنی نوکوں پر زمین کے اوپر لے جاتے ہیں (شکل ۳۶ د)۔ زیر بیج پتا (hypocotyl) محور کا وہ حصّہ ہے جو تنبیت یا اُگنے کے بعد بیج پتوں اور زمین کی سطح کے درمیان رہتا ہے جیسا کہ ہم آگے چل کر دیکھینگے وہ ساخت میں تنے اور جڑ کے درمیان کا ہے۔

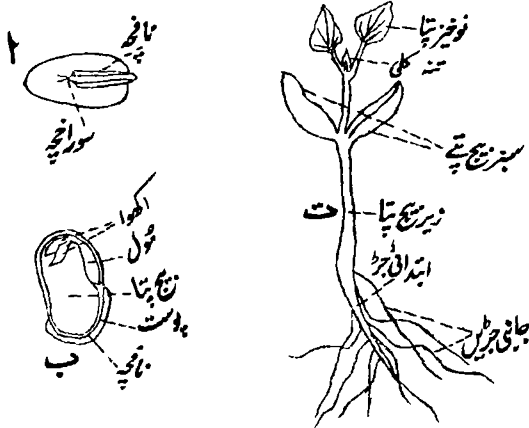
تذکرۂ صدر سے ظاہر ہے کہ اکھوے کو جنینی ٹہنی (embryonic shoot) کے طور پر سمجھنا چاہیے، بیج پتوں کو جنینی پتے (embryonic leaves)، اور مول کو جنینی جڑ (embryonic root) (اور زیر بیج پتا) سورج مکھی میں جیسا کہ اکثر بیجوں میں ہوتا ہے، اکھوا ایک نہایت چھوٹی مخروطی ساخت ہے جس میں نوخیز پتوں کے کوئی آثار نظر نہیں آتے۔ لیکن بعض پودوں میں وہ بڑا ہوتا ہے (مثلاً بادام) اور اُس پر چھوٹی برون بالیدگیاں (outgrowths) ہوتی ہیں جو بآسانی چھوٹے غیر نمو یافتہ پتوں کے طور پر شناخت کی جاسکتی ہیں۔ اکھوے کے محور کو محور کا بر بیج پتیا حصہ (epicotyledonary portion) یا صرف بر بیج پتا (epicotyl) کہتے ہیں۔ وہ مع مول کے جنین کا محور بناتا ہے اُسی طرح جس طرح کہ تنہ اور جڑ مل کر ایک پختہ پودے کا محور بناتے ہیں۔

سورج مکھی میں دو بیج پتے ہوتے ہیں۔ یہ دو بیج پتوں کا ممتاز خاصہ ہے، یعنی دعاتخموں کے اُس گروہ کا جس سے سورج مکھی متعلق ہے۔ جب بیج پتے زمین کے اوپر آکر پودے کے اولین سبز پتے بنتے ہیں تو اُنھیں برزمینی (epigeal) کہا جاتا ہے۔ یہی حالت بیشتر دو بیج پتیے (dicotyledonous) زُہرادی پودوں کی ہے۔

ف ۳۔ سیم (lablab) یا مٹر (pea) کا بیج (شکل ۳۷)

یہ حقیقی بیج ہے اور پھلی (pod) یا پھل کے اندر ہوتا ہے۔ اِس بیج کو پہلے کی طرح پانی میں بھگو دینا چاہیے تاکہ **پوست** یا بیج کا غلاف آسانی سے نکل آئے۔ پوست پر بیج کے ایک کنارے پر ایک لمبا تنگ سفیدی مائل

داغ یا دھبہ ہوتا ہے، جس کو نافچہ (hilum) کہتے ہیں



شکل ۲۷ ۔ سیم (lablab) کا بیج اور جنین

ا۔ پورا۔ ب۔ صرف ایک بیج پتا۔ ت۔ اُگ کے بعد (تخفیف شدہ)

یہ وہی جگہ ہے کہ جہاں سے بیج اپنی ڈنڈی (stalk) سے علٰحدہ ہو گیا ہے۔ بھگوئے ہوئے بیج کو آہستہ سے دبانے سے پانی کا ایک قطرہ ایک چھوٹے سے سوراخ سے باہر نکلتا ہوا نظر آئیگا جس کو سُوراخچہ (micropyle) کہتے ہیں جو نافچہ کے ایک سرے پر واقع ہے۔ نافچہ اور سوراخچہ موجود تو ہیں، مگر سُورج مُکھی میں آسانی سے شناخت نہیں کیے جا سکتے۔

بیج کے غلاف کے اندر ایک بڑا جنینی پودا ہوتا ہے۔ اس میں سُورج مُکھی کی طرح مُول، اکھوا، اور دو بیج پتے ہوتے ہیں۔ مُول (radicle) جو ایک طرف کو بیج کے غلاف سے بنی ہوئی چھوٹی سی جیب میں رہتا ہے، چھوٹا اور کُند ہوتا ہے۔ اس کی نوک سُوراخچہ کے قریب ہوتی ہے۔ یہاں بیج پتے (cotyledons) سُورج مُکھی کے بیج پتّوں سے نسبتہً بہت

بڑے ہوتے ہیں، اس واسطے کہ ان میں غذائی مادّہ کی بہت زیادہ مقدار مذخور رہتی ہے۔ یہ غذائی مادّہ نشاستہ اور پروٹیڈ کے دانوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ اکھوا جیسا کہ سورج مکھی میں ہوتا ہے، بیج پتوں کے درمیان واقع ہے لیکن وہ نسبتہً بڑا ہوتا ہے، اور اس میں نوعمر پتوں کے مبادی (rudiments) نمایاں ہوتے ہیں۔

مٹر اور سورج مکھی کے درمیان تنبیت یا اُپج کے موقع پر بیج پتوں کے اطوار میں ایک نمایاں فرق پایا جاتا ہے۔ مٹر میں زیر بیج پتا چھوٹا رہتا ہے، اور بیج پتے زمین کے اوپر نہیں آتے بلکہ بیج کے غلاف کے اندر ہی رہتے ہیں اور بعض نوعمر پودے کو غذائی مادّہ بہم پہنچاتے ہیں۔ ایسے بیج پتوں کو زیرزمینی (hypogeal) کہتے ہیں یہی حالت اُن متعدد پودوں میں ہوتی ہے جن کے بیج پتے بڑے ہوتے ہیں۔ بیج پتوں کی ڈنڈی لمبی ہونے کی وجہ سے اکھوا بیج کے غلاف سے باہر نکل آتا ہے۔ محور کے زیر بیج پتیے حصّہ کی خمدار شکل کا سورج مکھی کے زیر بیج پتے سے مقابلہ کرنا چاہیے۔

سیم (Lablab) کی ساخت اور اُپج کا اُسی کے ساتھیوں مثلاً مٹر (pea) (*Pisum sativum*)، مونگ پھلی (Ground-nut) (*Arachis hypogaea*)، براڈ بین (Broad Bean) (*Vicia Faba*)، کریبس آئز (Crab's eyes) (*Abrus*)، لا ئما بین (Lima Bean) (*Phaseolus lunatus*)، اور چنے (Cicer) کی ساخت اور اُپج کے ساتھ مقابلہ کرنا چاہیے۔ پہلے تینوں کی صورت میں بیج پتے زیرزمینی[1] (hypogeal) ہوتے ہیں اور بقیہ میں برزمینی (epigeal)۔

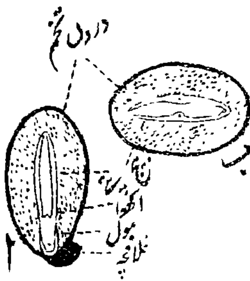
ف۴۔ ارنڈی کا بیج (castor oil seed) (شکل ۳۸)۔

ارنڈی (رسینس کمیونس) (*Ricinus communis*) کے بیج کسی تخم فروش سے حاصل کیے جائیں۔ بیج کا سخت چھلکا پوست (testa) یا بیج کا غلاف ہوتا ہے۔ اس کے ایک سرے پر ایک چھوٹا سا تودہ ہوتا ہے جو

[1] جدید ترجمہ = برارضی

پانی میں پھول جاتا ہے اِس کو غلافچہ (aril) کہتے ہیں، وہ بیج کے غلاف پر ایک بیرونی بالیدگی ہے۔

پوست نکال دینے کے بعد جو سفید جسم حاصل ہوتا ہے اُس کی ایک طولی تراشش قطع کرنے پر پایا جاتا ہے کہ اُس میں ایک جنین (embryo) موجود ہے، جس میں اکھوا، مُول، اور دو بیج پتے، ہوتے ہیں۔ مُول جو صاف طور پر ممتاز ہے اُس کنارے پر واقع ہے جہاں کہ غلافچہ (aril) واقع ہے۔ اکھوا چھوٹا ہوتا ہے اور سُورج مکھی کی طرح بیج پتوں کے درمیان پایا جاتا ہے۔ بیج پتے پتلے اور جھلّی نما ہوتے ہیں اور ایک سفید مادّے سے کامل طور پر گھرے ہوئے ہیں، جو بیج کے مافیہ کا بہت بڑا حصہ بناتا ہے۔ موخرالذکر ایک بافت ہے جس میں غذائی مادّے کا ایک ذخیرہ مشمول ہوتا ہے اور اُسے بیضین[۱] (albumen) یا درون تخم (endosperm) کہتے ہیں۔ اگر درون تخمی بافت کو کاغذ پر دبایا جائے تو ایک چکنائی کا دھبّہ پڑ جاتا ہے، جس سے تیل کی موجودگی ظاہر ہوتی ہے۔ اگر درون تخم کی تراشوں کا ترکّب پانی میں کیا جائے تو تیل گلوبچوں کی شکل میں شناخت کیا جا سکتا ہے۔ درون تخمی خلیوں میں بڑے الیوُرون دانے بھی موجود ہوتے ہیں۔



شکل ۳۸۔ ارنڈی کا بیج
ب۔ عرضی تراش۔ ا۔ طولی تراشش بیرونی سیاہ لکیر پوست ہے

اِس طرح ارنڈی کے بیج میں غذائی مادّہ ایک خاص بافت کے اندر

[۱] یہاں بیضین (albumen) کی اصطلاح کو کوئی معیّن کیمیائی مرکب ظاہر کرنے والا نہیں سمجھنا چاہیے۔ اِس تعلق میں اُس کا استعمال محض اُس مماثلت (analogy) کے باعث کیا جانے لگا جو وہ مرغی کے انڈے کے سفید البیُومینی جرم کے ساتھ رکھتا ہے۔

[۱] البیومن

جنین میں ایک بڑا اکھوا، مُول، اور ایک منفرد جسیم بیج پتّا ہوتا ہے جس کو سپرچہ (scutellum) کہتے ہیں، جو دروں تخم کے مقابل واقع ہے۔ دروں تخم سے پرے جنین کی تقطیع (dissection) کرنے سے اُس کے (یعنی جنین) کے مختلف حصّے شناخت کیے جا سکتے ہیں، مگر اُن کی ساخت ایک طولی تراشش میں خردبین کے نیچے بہترین دکھائی دیتی ہے۔ مُول اور اکھوا دونوں بڑے ہوتے ہیں اور پوششوں میں ملفوف ہوتے ہیں۔

تنبیت یا اُبیج کے وقت (شکل ۴۰) سپرچہ (scutellum) یا بیج پتّا بیج ہی میں پیچھے رہ جاتا ہے اور دروں تخم کو جذب کرلیتا ہے یعنی وہ زیر زمینی (hypogeal) ہے۔ وہ خمیر جو نشاستہ کو بدل کر شکر بنا دیتا ہے سپرچہ کی بیرونی ترین تہ کے خلیوں یعنی سرحلمی تہ کا افراز ہے (شکل ۳۹)۔ مُول نیچے زمین میں گھس کر جانبی شاخیں نکال سکتا ہے مگر وہ پودے کا بیخی نظام (root-system) نہیں بناتا۔ اُس کی قائم مقامی وہ جڑیں کرتی ہیں جو تنہ کے قاعدے سے نمویاب ہو جاتی ہیں اور جو ابتدائی یا نامکمل شکل میں جنین کے اُوپر تنبیت یا اُبیج کے آغاز سے پہلے بھی شناخت کی جا سکتی ہیں (شکل ۳۹)۔

اکھوا زمین سے اُوپر آجاتا ہے اور بہت جلد اوّلین پتّا کھلتا ہے۔ وہ اپنی بالیدگی کے دَوران میں اپنی اُس پوشش کو پھاڑ دیتا ہے جو اوّلین پتّے کے قاعدے کو گھیرے ہوئے نظر آسکتی ہے (شکل ۴۰ گ)۔ بعض اِس پوشش کو بیج پتّا خیال کرتے ہیں۔ اِس رائے کے مطابق سپرچہ محض ایک جاذب عضو ہے جو جنین کے محور سے نمویاب ہو جاتا ہے۔ یہ دیکھنا چاہیے کہ مکئی میں اکھوا نوکدار ہونے کی وجہ سے اُوپر کی زمین میں آسانی سے گھس جاتا ہے۔ اِسی لیے وہ حلقہ یا کمان نہیں بنتا بلکہ سیدھا بڑھتا چلا جاتا ہے۔

دھان اور سارگھم (Sorghum) کے "بیجوں" کا مقابلہ مکئی کے بیج سے کرنا چاہیے۔ اُن کی شکل میں اختلاف ہے، مگر اُن کی ساخت اور تنبیت (اُبیج) بالکل ایک ہی سی ہیں۔ یہ پودے یک بیج پتّوں (Monocotyledons)

شکل ۱۷ - گورڈ (gourd) (لوکی) کی اُپج

ا - بیج - ب - بیج جس کا ایک ”بیج پتا“ نکال دیا گیا ہے - ت - اُپج کی ابتدائی اور ج آئندہ درجے

کے گروہ سے متعلق ہیں، جن میں، جیسا کہ اِس نام سے ظاہر ہے، جنین میں صرف ایک بیج پتّا ہوتا ہے۔

۹۶ - دُوسرے بیجوں کے متعلق ہدایات

متذکرۂ بالا چار بیجوں کو بیج کی زیادہ اہم تمثیلوں (types) کی مثالوں کے طور پر سمجھنا چاہیے۔ اِن کے ساتھ مندرجۂ ذیل کا، جو نسبتہً بالاختصار بیان کیے گئے ہیں، مقابلہ کیا جائے:۔

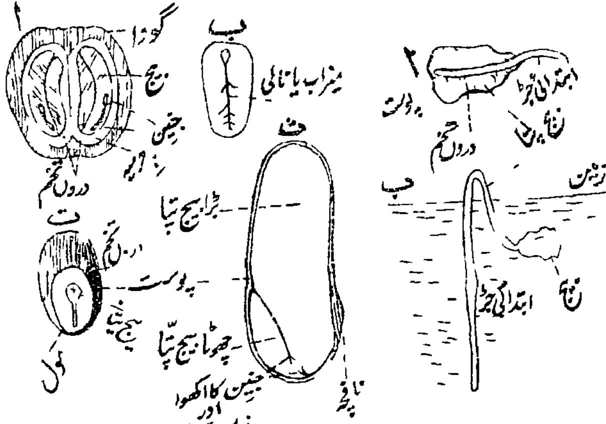
لوکی (Gourd) —— بیج چپٹے ہوتے ہیں اور اُن کا حاشیہ دبیز ہوتا ہے۔ وہ غیر بیضینی (exalbuminous) ہوتے ہیں۔ جنین میں دو قدرے لحمی بیج پتّے ہوتے ہیں، جو اپنی اندرونی سطح پر عموماً برگ رگی (leaf-veining) ظاہر کرتے ہیں (شکل ۱۷)۔ پوست کو بھگویا جائے تو چپچپا



ہوجاتا ہے اور وہ اس طرح بیج کو اُس کی اُپج کی جگہ پہ قائم کرنے میں مدد دیتا ہے۔ مُول اور اکھوا چھوٹے اور نسبتہً موٹے ہوتے ہیں۔ اگر بیج کو چپٹا

رکھکر اُپجنے دیا جائے تو زیر بیج پتے پر ایک کھونٹی بن جاتی ہے، جو
بیج کے غلاف کو اکھوے نکلنے کے لیے کھلا رکھتی ہے۔ بیج پتے بر زمینی[1] ہیں۔

کافی (شکل ۴۲ ا تا ت)۔ دونوں بیج ایک قرمزی بیری نما پھل
میں ملفوف ہوتے ہیں، جسے کافی بونے والے عموماً چیری (cherry)
کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ وہ چپٹے ہوتے ہیں اور جانبین پر ایک دوسرے
کے مقابل ایک طولی میزاب (groove) ہوتا ہے، اور وہ ایک چکنے مادہ
میں ملفوف ہوتے ہیں، جس کی سب سے اندرونی تہ جھلی جیسی ہوتی ہے۔
بیج بیشتر سخت قرنی دروں تخم سے بنتا ہے اور چھوٹا جنین اس کے نیچے
والے سرے میں میزاب سے دور والی جانب پڑ مفروش رہتا ہے۔ دروں تخم کو
باحتیاط چھیل دینے پر وہ باسانی نظر آسکتا ہے۔ دو بیج پتے چھوٹے اور



شکل ۴۲ - کافی اور پھیٹّس
ا - کافی کے پھل کا آدھا ٹکڑا - ب اور ت - کافی کا بیج -
ت میں دروں تخم کاٹ دیا گیا ہے اور جنین ظاہر کیا گیا ہے۔
ث - پھیٹّس کے بیج کا آدھا ٹکڑا۔

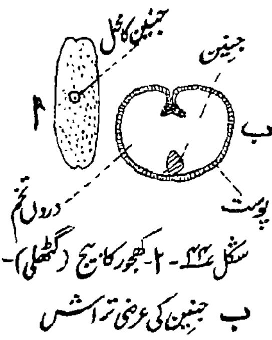
شکل ۴۳ - پیاز کی اُپج (تنبیت)

گول ہوتے ہیں، جن میں عموماً پانچ خوب نمایاں رگیں (veins) ہوتی
ہیں۔ مول نسبتہً لمبی ہوتی ہے، اور بیج کی سطح سے کم و بیش متوازیاً

[1] برارضی

خم کھائی ہوئی ہوتی ہے۔ محفوظ مادّہ دبیز خلوی دیواروں، تیل، اور پروٹیڈ کے دانوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ اُگیج نہایت سست ہوتی ہے اور کئی ہفتوں تک جاری رہتی ہے۔ یہ غالباً دروں تخم کی سخت نوعیت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ بیج پتّے بر زمینی ہوتے ہیں۔

پھنّس (Jak) (شکل ۴۲ د) پھنّس اجتماعی پھل ہے، کیونکہ وہ کُل پھولداری (inflorescence) سے بنتا ہے۔ اُس میں بہت سے بیج ہوتے ہیں، جو ایک لحمی گودے میں گڑے ہوئے رہتے ہیں۔ پھل جو پورا بڑھنے پر بہت وزنی ہو جاتا ہے، درخت کے عام شاخی نظام کی کسی ٹہنی پر اٹکا ہوا نہیں ہوتا بلکہ اُس ٹہنی پر جو کہ خاص تنے پر ایک اتفاقی کلی کے طور پر نکل آتی ہے۔ بیج سے باہر کو ایک بھورا تخمی غلاف ہوتا ہے جس میں دو تہیں بآسانی تمیز کی جا سکتی ہیں، اندرونی تہ زیادہ سیاہ رنگ کی ہوتی ہے۔ جنین غیر بیضینی ہوتا ہے، اور بیج کا بیشتر حصہ بیج پتّوں سے پُر رہتا ہے، جو جسامت میں غیر مساوی ہوتے ہیں اور تراشنے پر اُن سے دودھ (latex) نکلتا ہے۔ زیر بیج پتا اور اکھوا بہت نمایاں ہوتے ہیں۔ بیج پتّے زیر زمینی ہوتے ہیں۔ وہ بیج کے غلاف کے اندر ہی سبز ہو جاتے ہیں مگر زمین کے اوپر کبھی نہیں نکلتے۔ اکھوا نو عمر پودے کا پہلا حصہ ہے جو ظاہر ہوتا ہے۔



شکل ۴۲۔ ا۔ کھجور کا بیج (گٹھلی)۔
ب جنین کی عرضی تراشش

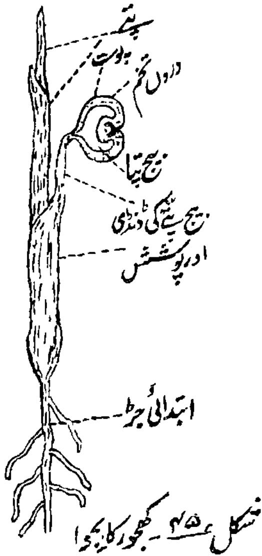
پیاز (onion) (شکل ۴۳) — اس کے چھوٹے سیاہ بیج نہایت غیر منتظم شکل کے ہوتے ہیں لیکن اُن کا قاعدہ کسی قدر نوکدار ہوتا ہے اُس مقام پر کہ جہاں بیج پھل سے لگا ہوا تھا۔ امتحان سے پہلے بیج کو نرم کرنے کے لیے پانی میں بھگو دینا چاہیے۔ طولی تراشش میں ایک کسی قدر باریک خمدار جنین

لہ برارحی Composite

دروں تخم میں گڑا ہُوا نظر آنا چاہیے۔ بیج کے نوکدار قاعدے کی طرف مُول ہوتی ہے، دوسرے سرے پر صرف ایک بیج پتّا ہوتا ہے، اکھوا چھوٹا ہوتا ہے اور کھو کھلے بیج پتّے کے قاعدے میں چُھپا رہتا ہے۔

اُگنے کے وقت مُول لمبی ہو کر اوّلین جڑ کے طور پر زمین میں نیچے کو بڑھتی ہے مگر بعد میں، مکئی کی طرح، تنے کے قاعدے سے جڑیں نمویاب ہو کر اس کی جگہ لے لیتی ہیں۔ بیج پتّے کا زیرین حصہ بھی لمبا ہو کر بیج کے غلاف سے باہر بڑھ آتا ہے۔ وہ سوُرج مکھی کے زیر بیج پتّے کی طرح خم کھا کر ایک حلقہ یا کمان بناتا ہُوا زمین کے اوپر آتا ہے اور پہلا سبز پتّا بنا دیتا ہے لیکن بیج پتے کی نوک دروں تخم کو جذب کرنے کی غرض سے بیج کے غلاف کے اندر کنڈلی مارے ہوئے رہ جاتی ہے۔ ایک مابعد مرحلہ میں ایک دوسرا پتّا اکھوے سے نمویاب ہو کر بیج پتے سے قاعدے کو پھاڑتا ہوا زمین کے اوپر آجاتا ہے۔

کھجور (Date) (شکل ۴۴-۴۵)— کھجور کی گٹھلی" جو مشہور ہے، اس کا بیج ہے۔ بھوری بیرونی تہ بیج کا غلاف ہے۔ ایک جانب کو ایک گہرا میزاب یا ناب ہے۔ دوسری جانب کے وسط میں ایک چھوٹا اُبھار نظر آئے گا جو جنین کا مقام ہے۔ اگر اس نقطہ پر "گٹھلی" کو عرضاً تراش لیا جائے تو چھوٹا جنین سخت، قرنی دروں تخم میں گڑا ہوا نظر آئیگا۔ دروں تخم کی سختی خلوی دیواروں کی دبازت کی وجہ سے ہوتی ہے، جن میں کاربوہائیڈریٹ غذائی مادّے کا ایک ذخیرہ سلولوز کی شکل میں جمع رہتا ہے۔



شکل ۴۵۔ کھجور کا پودا
بیج (گٹھلی) عرضی تراش میں دکھایا گیا ہے

گٹھلی کو گیلے برادے یا گیلی مٹی میں ڈال کر کافی گرم رکھا جائے مثلاً ایک گرم مکان (Hot-house) کے اندر، تو عملِ تنبیت (اُپج) کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔ نوکدار مول لمبی ہوکر، نیچے زمین میں گھس کر، ابتدائی جڑ بناتی ہے۔ منفرد بیج تپے کا زیرین حصہ (پوشش اور ڈنڈی) بھی بیج کے باہر نکل آتا ہے، مگر اوپر والا حصہ بیج کے اندر رہ کر دروں تخم کو جذب کرتا ہے۔ سیلولوز، ایک خمیر کے ذریعہ سے جو بیج تپے کا افراز ہے، بتدریج بدل کر شکر بن جاتا ہے۔ ابتدائی جڑ شاخیں نکالتی ہے، اور یک بیج پتوں میں جیسا عموماً ہوتا ہے اس کی نسبت زیادہ قوی طور پر نمو یاب ہوتی ہے، مگر وہ پودے کا بیخی نظام نہیں بناتی۔ بیج تپے کی پوشش میں اکھوا ملفوف رہتا ہے۔ اس میں تپے نکلتے ہیں جو بالآخر پوشش کو پھاڑ کر زمین کے اوپر نکل آتے ہیں۔

کیانا (Canna)۔ اس میں یک بیج پتیا بیج ہوتا ہے، اور جنین سیدھا ہونے کی وجہ سے بیج پتا چھوٹا اور گول ہوتا ہے۔ بیج کا بقیہ حصہ دروں تخم اور گرد تخم (per isperm) سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔ بیج تپے کا طرزِ عمل بالکل ویسا ہی ہوتا ہے جیسا کہ کھجور میں، یعنے وہ دروں تخم اور گرد تخم سے غذا جذب کرتا اور اُسے بجوا (seedling) کے نموپذیر حصوں تک پہنچا دیتا ہے۔

ف۔ یک بیج تپیے (Monocotyledonous) اور دو بیج تپیے بیج (Dicotyledonous)

(۲) دو بیج تپے۔ جنین میں تقریباً ہمیشہ دو بیج تپے ہوتے ہیں۔ مستثنیٰ حالات میں تین بھی ہو سکتے ہیں [مثلاً بعض دفعہ سائیکامور (Sycamore) اور بلوط (Oak) میں] یا صرف ایک ہوتا ہے [مثلاً لیسر سیلانڈائن (Lesser celandine) میں]۔ بیشتر دو بیج پتوں میں بیج غیر بیضینی ہوتے ہیں۔ اگر بیج تپے چھوٹے ہیں اور اُن میں غذائی مادہ نسبتۃً کم مقدار میں ہو [مثلاً کریس (Cress) اور رائی (Mustard) میں] تو ظاہر ہے کہ بجوا کو حتی الامکان خود کو جلد قائم کر لینا چاہیے۔ ایسی حالت میں مُول جلدی جلدی لمبی

ہو جاتی ہے۔ اور زیر بیج پتے کے لمبے ہو جانے سے بیج پتے اور اکھوے جلد زمین کے باہر نکل آتے ہیں۔ ایسا بعض اُن ہی بیجوں میں ہوتا ہے، جن میں بیج پتے بہت بڑے ہوتے ہیں، کہ آخر الذکر بیج کے غلاف ہی میں رہ جاتے ہیں یعنی وہ زیر زمینی[1] ہوتے ہیں۔

بہر کیف بیضینی بیجوں کی بہت سی مثالیں موجود ہیں، مثلاً اُن پودوں میں جو فصیلہ ریانینکولیسی (Ranunculaceæ) اور امبیلی فری (Unbelliferæ) سے متعلق ہیں۔ دروں تخم کی مقدار بدلتی رہتی ہے۔ بعض دفعہ وہ بافراط ہوتا ہے اور جنین بہت چھوٹا رہتا ہے۔ دوسری صورتوں میں، مثلاً لیبا ئیٹی (Labiatæ) میں وہ کم ہو کر ایک پتلی تہ کی شکل میں رہ جاتا ہے اور جنین اضافیاً بڑا ہوتا ہے۔ جنین اور دروں تخم کے تعلق میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے۔ مثلاً وہ دروں تخم میں گڑا ہوا ہو سکتا ہے، یا اُس کے گرد پھیلا رہتا ہے۔ مگر تمام صورتوں میں مُول کی نوک سوراخچہ کے نزدیک ایک جانب سے قریب رہتی ہے۔ بیضینی بیجوں میں بیج پتے دروں تخم کے جذب ہو جانے تک بیج کے اندر ہی رہتے ہیں اور پھر پہلے سبز پتے بناتے ہیں۔

دو بیج پتوں میں تمثیلی طور پر ابتدائی جڑ مستقلاً باقی رہتی ہے اور پودے کا بیخی نظام بناتی ہے۔

(ب) یک بیج پتے جنین میں جیسا کہ پہلے اشارہ کیا جا چکا ہے صرف ایک بیج پتا ہوتا ہے۔ آرکڈز (Orchids) اور بہت سے آبی یک بیج پتوں کے بیج غیر بیضینی ہوتے ہیں۔ مگر یک بیج پتے پودوں کی غالب تعداد میں بیضینی بیج ہوتے ہیں۔

بیج پتا پہلے سبز پتے کی شکل میں زمین کے باہر نکل آسکتا ہے جیسے کہ پیاز میں۔ لیکن بیشتر حالات میں وہ زیر زمینی ہوتا ہے، یا تو اُس کے پورے حصہ میں، جیسے کہ گھانسوں میں، یا اُس کے اوپر والا حصہ بیج کے غلاف میں پیچھے باقی رہ کر دروں تخم کو جذب کر لیتا ہے۔ عموماً بیج پتے کے حصۂ زیرین کے نیچے بڑھ جانے سے مُول اور اکھوے بیج سے باہر ڈھکیل دیے جاتے ہیں۔

[1] زیر ارضی

اکھوا بڑا ہو سکتا ہے، جیسا کہ کنانسوں میں (مثلاً مکئی) مگر وہ عموماً بہت چھوٹا اور چھپا کر دستور ہے، بیج پتے کے قاعدے میں چھپا ہوا رہتا ہے۔ ابتدائی جڑ اگرچہ انبج کے وقت خاصی قوت کے ساتھ نمویاب ہو سکتی ہے مگر بہت ہی جلد دوسری جڑیں، جو تنہ کے قاعدے سے نمویاب ہوتی ہیں، اس کی جگہ لے لیتی ہیں۔

۸۔ بیج پتوں کے فوائد — جن بیجوں کا امتحان کر لیا گیا ہے اُن سے ظاہر ہو گا کہ بیج پتوں کو مختلف افعال انجام دینے پڑتے ہیں تقریباً تمام حالات میں وہ جنینی پودے کو غذا پہنچاتے یا اُس کی خبر گیری کرنے میں مصروف رہتے ہیں۔ غیر بیضینی بیجوں کے بیج پتے کم و بیش غذائی مادہ مشمول رکھتے ہیں) اور بعض حالات مثلاً بلوط (Oak) اسیم کی پھلی (Broad Bean) اور مٹر، میں وہ صرف غذائی مخزن ہیں اور کچھ نہیں۔ بیضینی بیجوں میں وہ جاذب اعضا کے طور پر کام کرتے ہیں۔ وہ خمیروں کا افراز کرتے ہیں جن سے مذخورہ اشیا ہضم ہو جاتی ہیں اور حل پذیر بنادی جاتی ہیں اور پھر وہ حل پذیر حاصلات کھیج جذب کر کے اکھوے اور جڑ تک پہنچا دیتے ہیں۔ بالآخر بعض یا سب بیج پتوں اور بیشتر دو بیج پتوں میں وہ اوّلین سبز پتے بنا دیتے ہیں اور باہر سے آئی ہوئی تازہ رسد وں کے تمثل میں فعلیت اختیار کر لیتے ہیں۔ اُن کی شکل اُن کے بعد آنے والے سبز پتوں کی نسبت بہت زیادہ سادہ ہوتی ہے۔

۹۔ بیجوں کا امتحان — بیجوں کا امتحان کرنے میں طالبعلم کو حسبِ ذیل نکات معلوم کرنے کی کوشش کرنی چاہیے:—

(ا) آیا وہ دو بیج پتیے ہیں یا ایک بیج پتیے۔

(ب) آیا وہ بیضینی ہیں یا غیر بیضینی۔

(ج) جنین کا محلِ وقوع اور اُس کی شکل، دروں تخم سے اُس کا تعلق، وغیرہ۔

(د) مذخورہ غذائی مادہ کی نوعیت۔ بالخصوص اگر بیج بڑے ہوں تو ایک

دستی عدسہ کی مدد سے معمولی تقطیع (dissection) کرکے بہت کچھ کیا جاسکتا ہے۔ مگر اکثر اوقات، خصوصاً چھوٹے بیجوں میں، خردبینی تراشوں ہی سے کام لینا پڑتا ہے۔ جو شکلیں یہ پیش کرینگی وہ اکثر مختلف وجوہ سے بہت پیچیدہ معلوم ہونگی۔ جنین اکثر اوقات خمیدہ یا لپٹا ہوا ہوتا ہے۔ ممکن ہے کہ بیج نیچے بھی مختلف طریقوں سے لپٹے ہوئے ہوں۔ بعضے بیجوں میں جنین دروں تخم کے لحاظ سے مختلف اوضاع پر مقیم پایا جاسکتا ہے۔ یہی مشکلات ہیں جن کے لیے طالب علم کو تیار رہنا چاہیے۔

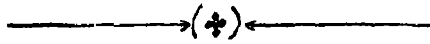
غذائی اشیاء کی نوعیت معمولی شناخت کے طریقے (جو نشاستہ، پروٹیڈ، تیل، اور سیلولوز کے لیے مستعمل ہیں) کام میں لاکر معلوم کرسکتے ہیں۔ یہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ روغنی بیجوں میں عموماً نشاستہ نہیں ہوتا۔ لہذا طالب علم کو منتظر رہنا چاہیے کہ پروٹیڈ کے ساتھ نشاستہ، تیل، یا سیلولوز کم و بیش مقدار میں موجود ملینگے۔

تنبیت یا بیج کی عملی تعلیم بھی اہم ہے۔ بیجوں کو گیلی ریت یا گیلے بُرادے میں ڈبوں کے اندر رکھ چھوڑیں۔ بہتر طریقہ یہ ہے کہ ڈبہ کے ایک طرف ایک شیشہ کی تختی لگادی جائے اور بیجوں کو شیشہ کے نزدیک رکھا جائے۔ اگر اس میں کامیابی نہ ہو تو شیشہ کی ایک بڑی استوانی یا مرتبان کے اندر جاذب کاغذ کا استر لگادیں اور پھر اسے گیلے بُرادے سے یا اس سے بھی بہتر ہوگا کہ باگ ماس (bog-moss) (Sphagnum) سے بھر دیں۔ بیجوں کو شیشہ اور جاذب کاغذ کے درمیان رکھدینا چاہیے۔

———(+)———

چوتھا باب

دعاء تخم (Angiosperm) کا تنہ



ف ۱۔ دعاء تخم کی ٹہنی جس تنے اور برگی ساختوں میں متفرق ہے وہ بہت سی مختلف شکلیں ظاہر کرتی ہیں۔ اس وجہ سے اُن کا مطالعہ علیحدہ علیحدہ کرنے میں سہولت ہوگی۔ لہذا موجودہ باب کو صرف تنے، اُس کے عام بیرونی خصائص اور اندرونی ساخت کے لیے وقف کر دیا گیا ہے۔

۱۔ بیرونی خصائص

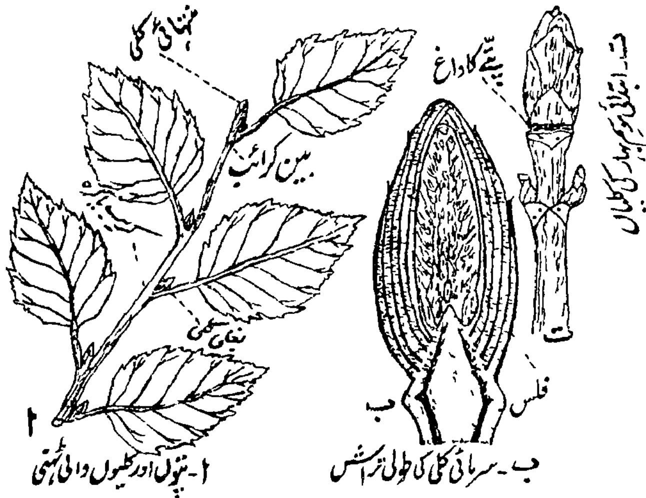
ف ۲۔ گرہیں یا کرائب (Nodes) اور بین کرائب (Internodes)۔ہم نے پہلے ہی بیان کیا ہے کہ اکھوا روشنی کی طرف اُوپر کو بڑھتا ہے اور نمو یاب ہوکر پودے کے پتّے دار تنے سے بدل جاتا ہے۔ جُوں جُوں بالیدگی ہوتی جاتی ہے تنہ نہ صرف اپنے سے مختلف اعضاء یا ارکان یعنے پتّے، بلکہ مشابہ ارکان بھی پیدا کرتا ہے، یعنی وہ شاخ نکالتا ہے۔اکثر تنوں کے پورے بڑھے ہوئے حصے میں پتّے ایک دوسرے سے تھوڑے فاصلہ پر

ہوتے ہیں۔ وہ حصے جہاں سے ایک یا زیادہ پتے نکلتے ہیں تنہ کی گرہیں یا **کرائب** (nodes) اور ان کے درمیان کے حصے **بین کرائب** (internodes) کہلاتے ہیں (شکل ۲۶ الف)۔

۳۔ عام بیانیہ اصطلاحات — عموماً تنے عرضی تراشش میں گول ہوتے ہیں اور **مستوانی** (cylindrical) کہلاتے ہیں۔ دوسروں میں متبادل حیود (ridges) اور ناب یا کھانچے (furrows) ہوتے ہیں اور وہ زاویہ دار (angular) کہلاتے ہیں۔ مثلاً تلسی (آسیمم Ocimum) کا تنہ چوکونی "یا مربع" ہوتا ہے۔ بعض تنے چپٹے ہوتے ہیں۔ شاذ حالات میں گولے نما یا بالکل غیر منتظم تنے پائے جاتے ہیں۔ تنہ **گھیلا** (herbaceous) ہوتا ہے یا **چوبی** (woody)۔ بعض پودوں میں جیسے کہ وال فلاور (wall-flower) میں تنہ اوپر گھیلا ہوتا ہے اور نیچے چوبی۔ بعض گھیلے تنے گرہوں کے مقام پر کم و بیش متسع (dilated) یا **پھیلے** ہوئے ہوتے ہیں۔ یہ ان نقطوں پر وعائی بافت کی ترتیب کی وجہ سے ہوتا ہے۔ تنے جوڑ دار (jointed) دکھائی دیتے ہیں، اس لیے ان کو اصطلاح میں جوڑ دار یا مفصل دار (articulated) کہتے ہیں۔ ایسے تنوں کو کلمس (culms) یعنی گیاہ بُن کہتے ہیں۔ ان کی مثالیں پنک (pink) اور گھاسوں میں ملتی ہیں۔ تنہ کم و بیش **بالدار** (hairy) بھی ہو سکتا ہے۔ وہ **خاردار** یا شوکی (spiny) ہو سکتا ہے۔ اگر بال نہ ہوں اور تنہ بالکل چکنا ہو تو اسے **املس** (glabrous) کہیں گے۔ بغیر بالوں کے کم و بیش چکدار اور نیلے رنگ کا ہو تو **دھانی** (glaucous) کہا جاتا ہے۔ کھوکھلے تنوں کو نادوری (Fistular) کہتے ہیں۔

۴۔ کلیاں (Buds) (شکل ۲۷) — خاص تنہ یا شاخ کی طولی بالیدگی راس کی طرف ہوتی ہے۔ انتہائی راس پر نموزدہ کرائب لمبے نہیں ہوئے ہیں۔ نوعمر **پتے** جو ابھی ان کے نمو میں ہیں ایک جگہ جمع ہو کر تنہ یا شاخ کے نموپذیر راس کو ڈھانک لیتے ہیں۔ اس ٹھوس ساخت کو جسے ہم تقریباً ہمیشہ تنے کے

راس پر دیکھتے ہیں **منتہائی کلی** (terminal bud) کہتے ہیں۔ جوں جوں بالیدگی ہوتی جاتی ہے بین کرائب بتدریج لمبے ہوتے جاتے ہیں اور پتّے ایک



ا۔ پتوں اور کلیوں والی ٹہنی

ب۔ سرمائی کلی کی طولی تراش

ج۔ ابتدائی موسم بہار کی کلیاں

شکل ۳۶

دوسرے سے علٰحدہ ہوتے جاتے ہیں۔

یہ دیکھنا اہم ہے کہ تنہ کی شاخیں ابتداءً کلیوں کی شکل میں نمودار ہوتی ہیں۔ یہ کلیاں (جو اس تنہ کے لحاظ سے کہ جس پر وہ واقع ہیں جانبی کلیاں کہلاتی ہیں) پتوں کی **بغلوں** (Axils) میں ہوتی ہیں، یعنی پتّے اور تنے کے بالائی حصّہ کے درمیانی زاویے میں کلیوں کی بغلی وضع قیام کو بہ احتیاط دیکھنا چاہیے۔ دعائی تخموں میں یہ قاعدہ ہے کہ ہر ایک پتّے کی بغل میں ایک کلی ہوتی ہے۔

اکثر قدرتی طور پر یا بیرونی حالات کے اثر سے، ان میں سے صرف چند ہی کلیاں نمو پاکر شاخیں بنتی ہیں اور دوسری ساکت ہی رہتی ہیں۔ لیکن بہ اقتضائے حالات، مثلاً جبکہ خاص تنہ اور خاص شاخیں تلف ہوگئی ہوں یہ خفتہ (dormant) کلیاں فعلیت اختیار کرکے التوائی ٹہنیاں (deferred shoots)

پیدا کردیتی ہیں۔ بعض دفعہ وہ ٹہنیاں جو درختوں کے تنوں پر دیر سے نمودار ہوتی ہیں اسی خاصہ یا نوعیت کی ہوتی ہیں۔

چنانچہ کلی کو، جیسی کہ زہراوی پودے میں پائی جاتی ہے، ابتدائی یا جنینی ٹہنی کہہ سکتے ہیں، جس میں ایک چھوٹا محور ہوتا ہے جس میں ہنوز بین گرائیں لمبے نہیں ہوئے ہیں، اور جس میں نوعمر پتے ایک جگہ گنجان طور پر جمع ہو کر اس کو ڈھانکے ہوئے ہیں۔ ایسی کلیاں پودوں پر تمام موسموں میں شناخت کی جاسکتی ہیں لیکن موسم سرما میں نہایت مختلف الاقسام شکلوں میں دیکھی جاتی ہیں۔

بہت سی کلیوں میں نوعمر پتے تمام ایک ہی قسم کے ہوتے ہیں اور وہ کچھ عرصہ میں نمویاب ہو کر سبز پتے بن جاتے ہیں، مگر بیشتر سرمائی کلیوں میں صرف کلی کے مرکزی پتے اس قسم کے ہوتے ہیں اور بیرونی پتے چھوٹے اور چھلکا نما ہوتے ہیں (**پوست برگ** = scale leaves) جو سردی سے بچاتے اور پانی ضائع نہیں ہونے دیتے ہیں (شکل ۴۶ ب)۔ مدارین (Tropics) کے ان حصوں میں جہاں خشک اور تر موسموں کا باقاعدہ تبادل ہوتا رہتا ہے بہت سی کلیاں اسی طرح خشک موسم میں پوست برگوں (bud scales) کے ذریعہ محفوظ رہتی ہیں۔ اکثر سرمائی کلیوں میں چھلکوں کے کاگی ہونے کی وجہ سے یا صمغی یا رال جیسی اشیاء کے افراز سے (مثلاً Aesculus indicus) یا بال کا ایک غلاف پیدا ہوجانے کے باعث [جیسا کہ زیزیفس (*zizyphus*) میں ہوتا ہے] تری کا نقصان جو ان کلیوں کے لیے مضر ہوتا نہیں ہونے پاتا۔

جب بارش میں کلیاں کھلتی ہیں تو یہ چھلکے جھڑ جاتے ہیں اور گنجان داغوں کا ایک حلقہ یا منطقہ رہ جاتا ہے۔ شاخ کے کسی خاص حصہ کی عمر کا تعین ان منطقوں کے گننے سے ہوسکتا ہے جو اس کے اور شاخ کے سرے کے درمیان ہوتے ہیں وہ پیپل (Ficus religiosa)، ریشمی روئی یا کپاک (*Eriodendron*) (silk cotton or Kapok)، وغیرہ میں اچھی طرح دکھائی دیتے ہیں۔

طبعی بغلی کلیاں (axillary buds) راس جو ترتیب (acropetal order) میں نمویاب ہوتی ہیں (صفحہ ۱۶)۔ وہ کلیاں جو اپنی خاص ترتیب کے خلاف نمویاب ہوتی ہیں، یا جو پتّوں سے تناسب نہیں رکھتیں، **اتفاقی** (Adventitious) کہلاتی ہیں۔ پولارڈ (pollards) کی ٹہنیاں اور وہ جو کہ اکثر درختوں کے تنوں پر نمویاب ہوجاتی ہیں [مثلاً کٹہل (Jak) میں] ایسی ہی کلیوں سے نکلتی ہیں۔ وہ پتّوں یا جڑوں پر بھی نمودار ہوسکتی ہیں۔ مثلاً اگر بگونیا (Begonia) کا پتا مصنوعی طور پر زخمی کردیا جائے، اور زمین کی سطح پر جما دیا جائے تو زخمی سطح سے اتفاقی کلیاں نمویاب ہوکر نئے پودے پیدا کردیتی ہیں۔ بعض دفعہ کلیاں قدرتاً رسدار برائیوفیلم کالیسینم (Bryophyllum calycinum) کے پتّوں پر نکل آتی ہیں۔ اتفاقی کلیاں عام طور پر ڈنڈلیان (Dandelion)، گلاب، اقاقیاڈی البا ٹا (Acacia dealbata) یعنی سلور واٹل (= Silver Wattle) اور کافی کی جڑوں سے نکلتی ہیں۔

بعض دفعہ پتّے کی بغل میں ایک سے زیادہ کلیاں نمویاب ہوجاتی ہیں۔ ان کو **معاون** (accessory) کلیاں کہتے ہیں۔ اس کی مثالیں فیوشیا (Fuchsia)، باربیری (Barberry)، کیپّاریس (Capparis) اور ارسٹولوکیا (Aristolochia) میں پائی جاتی ہیں۔

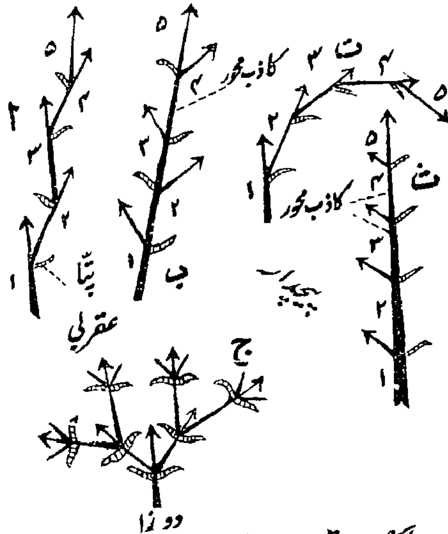
ف۔ تنہ کا تفرّع یا تشعّب (Branching of stem)[1]۔ دعاء تخم میں تنہ غالباً ہمیشہ جانبی شاخیں نکالتا ہے (صفحہ ۱۵)۔ یہ الفاظ دیگر شاخیں پتّوں کی بغلوں سے جانبی کلیوں کی شکل میں نکلتی ہیں۔ نوعمر پتّے اور اُن کی بغلی کلیاں سور شث محور کی منتہائی نوک کے عین نیچے ہی چھوٹی اُبھری ہوئی برون بالیدگیوں کی شکل میں ابتدا کرتی ہیں۔ یہ تفرّع عنقودی (racemose) یا گُچھیالی (Cymose) ہوسکتا ہے (صفحہ ۱۶)۔

غیر محدود یا عنقودی (Indefinite or racemose) تفرّع میں (شکل ۳۵ ب) ہر ایک پب یا گرہ پر نمویافتہ کلیوں کی تعداد کے لحاظ سے (جس کا زیادہ تر دارومدار پتّوں کی تعداد پر ہوگا)،

[1] Branching = تفرّع، تشعّب

یا تو ایک منفرد شاخ یا دو یا زیادہ شاخوں کا سلسلہ [جس کو گھیرا یا چکر (whorl) کہتے ہیں] ہو سکتا ہے۔ اگر ہر تفرّع[1] میں صرف ایک دختری محور (daughter-axis) نکلے تو محدود تفرّع کو یک زا (uniparous) کہتے ہیں (شکل ۵۴۔ ۱ تا ث)، اور اگر دو ہوں تو دو زا (biparous) (شکل ۵۴ ج)، اور اگر دو سے زیادہ ہوں تو کثیر زا (multiparous) کہتے ہیں۔ دو زا محدود تفرّع مورث محور کے نقطۂ نمو کے اسقاط یا غائب ہو جانے کے باعث اکثر اوقات دو فرعیت (dichotomy) سے مشابہ ہوتا ہے، اس لیے اس کو اکثر کاذب دو فرعیت (False dichotomy) کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ اس کی مثالیں کیکٹائی (Cacti) اور مسل ٹو (mistletoe) میں پائی جاتی ہیں۔

یک زا محدود اقسام میں دختری محور سیدھے اور بائیں متبادل طور پر نمو یاب ہوں تو عقربی (scorpioid) شکل ہوتی ہے (شکل ۵۴ ۱)، یا ہمیشہ ایک ہی جانب ہوں تو پیچدار (helicoid) شکل ہوتی ہے (شکل ۵۴ ت)۔ ان دونوں



شکل ۵۴۔ گچھیالی تفرّع کی قسمیں۔ ۱۔ ث یک زا۔

اقسام میں تفرّع ایک میں آڑی ٹیڑھی اور دوسری میں مرغولی طور پر گنڈلی دار

[1] تفرّع، تشعّب = Branching

شکل پیش کریگا، بشرطیکہ شاخیں اُسی مقام پر قائم رہیں جہاں سے کہ وہ نمایاں ہوئی ہیں۔مگر قدرت میں تفرّع سیدھا ہو جاتا ہے (شکل ۴۷، ب، ت) اور متسلسل دختری محوروں کے قاعدی یا ابتدائی حصے دیکھنے میں بظاہر ایک سادہ موروث محور معلوم ہوتے ہیں لیکن حقیقۃً وہ مرکب محور یا مِل پایہ (sympodium) ہیں۔عقربی شکل ایک تمثیلی عنقود (raceme) سے مشابہ ہوتی ہے اور پیچدار شکل ایک جانبی عُنقود سے۔ان مل پایہ اشکال کو حقیقی عنقودی شکلوں سے پتّوں کے محل وقوع کے لحاظ سے امتیاز کرتے ہیں، اور یہ یاد رکھنا چاہیے کہ یہ پتّے اُن شاخوں سے جو بظاہر جانبی ہیں مخالف جانب پر نکلتے ہیں۔

طالب علم کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ صرف نظری معلومات پر اکتفا نہ کرے بلکہ پودوں کے بڑے سلسلہ کا امتحان کرکے تفرّع کا عملی مطالعہ بہ احتیاط کرے۔تنوں کے خالص نباتی حِصّوں میں عُنقودی قسم نسبتہً بہت عام ہے۔مگر گبھیالا (cymose) تفرّع بھی درختوں میں کبھی کبھی پایا جاتا ہے، مثلاً انگور کی بیل اور اکثر جذور (rhizomes) میں یک زا قسم ہیں، جہاں اختتام سال پر راسی کلی کے مرجانے یا مرجھانے کے باعث دوسرے سال میں بالیدگی جانبی کلی سے ہوتی ہے۔گھٹیلے پودوں میں تفرّع کی تمثیلیں آسانی سے پہچانی جاسکتی ہیں۔اکثر چھوٹی پودوں، جھاڑیوں اور درختوں میں، اکثر اس نقصان یا چوٹ کے باعث جو ان میں آجاتی ہے، تفرّع کا مطالعہ ابتدائی حالت میں نہیں کیا جاسکتا؛ اور زیادہ پیچیدہ اقسام کے تفرّع کی تشخیص کی قبل از وقت کوشش لامحالہ پریشانی پیدا کردیگی۔

ف۶۔ تنوں کی قسمیں ——ہم پہلے بتا چکے ہیں کہ پودوں کے مختلف حصے مخصوص افعال کی انجام دہی کے لیے متوافق ہوتے ہیں۔تنہ کے معمولی افعال یہ ہیں:— (ا) پتّوں کو سنبھالے رکھنا اور اُن کو اس طرح پھیلا ہوا رکھنا کہ وہ اپنے افعال بخوبی انجام دے سکیں۔ (ب) مختلف غذائی محلولات کے لیے جو کہ جڑوں اور پتّوں کے درمیان گزرتے رہتے ہیں، ایک

موصل نالی کا کام دینا۔ لیکن یہ افعال مختلف طریقوں سے، پودے کی طرزِ زندگی یا اُس کے ماحول کی خصوصیات کے لحاظ سے، انجام دیئے جاسکتے ہیں۔ مختلف پودوں کے تنوں کو ایسی ساخت اور عضویت رکھنا چاہیے جو اُن حالات کے ساتھ متوافق ہو جن میں وہ رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ تنے مخصوص افعال اختیار کر سکتے ہیں۔ مثلاً وہ نباتی تولید کے اعضاء کے طور پر یا تغذیہ کے مخزنوں کے طور پر کام دے سکتے ہیں۔ یا مخصوص ہوکر محافظ اعضا کے طور پر کام کرسکتے ہیں یا وہ کام کرسکتے ہیں جو عموماً دوسرے ارکان انجام دیتے ہیں۔ چنانچہ طالب علم کی سمجھ میں آجائیگا کہ تنہ کی ساختیں اپنے مخصوص توافق کے لحاظ سے نہایت مختلف الاقسام اشکال اختیار کر لیتی ہیں۔ بعض [مثلاً فاکس گلو (Fox glove)، سورج مکھی، کنول] بالکل سیدھے اوپر کو بڑھتے ہیں اور اپنے آپ کو سنبھالنے والے ہوتے ہیں ان کو سیدھا یا اِستادہ (erect) کہتے ہیں۔ یہ تنہ کی تمثیلی قسم ہے۔ دوسرے کمزور تنے (Weak stems)، جو خود سیدھا نہیں بڑھ سکتے۔ بیشتر تنے ہوائی (aerial) ہوتے ہیں، مگر بہت سے ایسے ہیں جو زمین میں دفن رہتے ہیں اور زیر زمینی (subterranean) یا زمین دوز (underground) کہلاتے ہیں۔ بعض گھسیلے (herbaceous) ہوتے ہیں اور بعض چوبی (woody)۔ اکثر چوبی پودے جھاڑیاں (shrubs) یا درخت (trees) بناتے ہیں اور دوامی (Perennial) یعنی سالہاسال تک قائم رہنے والے ہوتے ہیں۔ گھسیلے پودے سالباش (Annuals) ہوسکتے ہیں یعنی صرف ایک ہی موسم تک زندہ رہتے ہیں اور پھر موسم خزاں میں مرجاتے ہیں۔ دوسرے دوسالباش (biennials) ہوتے ہیں (مثلاً شلجم) جو دو موسموں میں زندہ رہتے ہیں۔ پہلے سال وہ صرف نباتی ٹہنیاں پیدا کرتے ہیں اور دوسرے سال پھول، پھل اور بیج۔ لیکن بہت سے گھسیلے پودے، جو موسم خزاں میں مرجاتے ہیں، اپنے زمین دوز یا زیر زمینی تنوں کے ذریعہ سے زندہ رہتے ہیں۔

بعض چھوٹی ٹہنیوں کا نمو محض محدود ہوتا ہے اور وہ بونی ٹہنیاں (dwarf-shoots) کہلاتی ہیں۔ مثلاً کٹہل (Jak) میں یہی ٹہنیاں پھول پیدا کرتی ہیں۔ بالآخر بعض پودوں میں تنہ نہایت چھوٹا ہوتا ہے (تخفیفی تنے) اور پتے بظاہر جڑ کے سرے پر سے نکلتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ اس کی عمدہ مثالیں مولی اور گاجر ہیں پائی جاتی ہیں۔ اب ہم ان میں چند زیادہ اہم قسموں پر غور کرینگے۔

ت۔ کمزور تنے ـــــ بعض پودوں میں تنے کم و بیش گرے ہوئے ہوتے ہیں یا زمین پر رینگتے ہیں۔ لیکن بہت سے کمزور تنے، جو خود سیدھا بڑھنے کے قابل نہیں ہوتے، گرد و پیش کی چیزوں سے چپاں ہوکر اوپر کا راستہ لیتے ہیں۔ ان پودوں کو راقیے (climbing) یعنی اوپر چڑھنے والے اور بیچاں یا ملتفے (twining) یعنی لپٹنے والے کہتے ہیں۔

بہت سے پودے بیل ڈوروں یا عُسلج (tendrils) کے ذریعہ سے اوپر چڑھتے ہیں، جو لمبے، تاگے جیسے اعضا ہوتے ہیں، جن میں بالیدگی سریع اور تمایل (nutation) نمایاں ہوتا ہے (صفحہ ۷۰)۔ یہ شکلیات کے لحاظ سے یا تو تنے ہو سکتے ہیں، جیسا کہ انگور کی بیل (Vitis)، اور پاسی فلورا (passiflora)، اور انٹیگونن (Antigonon) میں؛ یا بہت سے لگومینوزی، سمئی لکس (Smilax) وغیرہ میں پتے (یا پتوں کے حصے) یا جڑ جیسا کہ ونیلا (vanilla) میں۔ بہت سے مدارینی پودوں مثلاً آہاٹا باٹری (Artabotrys) یعنی مدن مست، یوویریا (Uvaria) یونونا (Unona)، این سٹروکلاڈس (Ancistrocladus)، اسٹرکناس (Strychnos)، میں بیل ڈورا یا عُسلج ایک حساس ہُک سے بدل جاتا ہے، جو ایک متبدّل پھولداری محور (Inflorescence-axis) ہوتا ہے۔ یہ ہُک گرفت کرنے کے بعد موٹا ہوکر چوبی ہو جاتا ہے۔ گلوریوسا (Gloriosa) میں پتے کی نوک حساس ہوتی ہے اور بیل ڈورے یا عُسلج (tendril) کی طرح کام دیتی ہے۔

دوسرے پودے ایسے ہُکوں کے ذریعہ سے اوپر چڑھتے ہیں جو حسّاس نہیں ہوتے، مثلاً کلامس (Calamus) (بید کا درخت)، ڈسمانکس (Desmoncus)، وغیرہ ہیں۔ اور بھی دوسرے پودے اکتسابی یا اتفاقی جڑوں (adventitious roots) کے ذریعہ، جو کہ تنے سے نمویاب ہوتی ہیں، اوپر چڑھتے ہیں، مثلاً کئی ارائیڈی (Aroideæ)، فیکس (Ficus spp.)، سیاہ مرچ، اور اکثر فرنز (ferns)۔

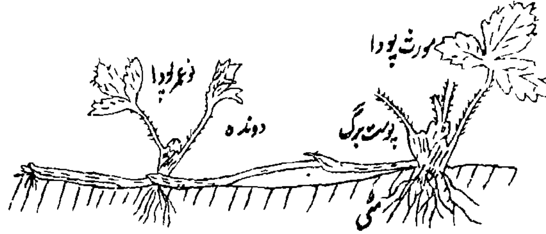
اِن سے مختلف طور پر، ملتفے پودے کسی سہارے کے گرد لپیٹ کر یہی نتیجہ حاصل کر لیتے ہیں، مثلاً اِپومیا (Ipomæa) یعنی (میٹھا آلو)، تھنبرجیا (Thunbergia)، میکانیا (Mikania) اور دوسرے پودے۔ چڑھنے اور لپٹنے سے تمام صورتوں میں یہی غرض ہوتی ہے کہ پودا روشنی تک پہنچنے کے قابل ہو جائے جو کہ سبزی (chlorophyll) کے نمو اور کاربن ڈائی آکسائیڈ کے تمثّل (assimilation) کے لیے ضروری ہے (صفحہ ۱۸)۔

ف۔ دوندہ (Runner)، پہلوتنہ[1] (Offset)، اور چسینہ (Sucker) —— اکثر پودوں سے اعلیٰ درجہ کی مخصوص ٹہنیاں نکلتی ہیں، جو بالخصوص نباتی پیدائش کے کاموں کو انجام دیتی ہیں۔ اِن میں سے دوندہ، پہلوتنہ اور چسینہ یا ماصّہ عام ترین ہیں۔

دوندہ (Runner or stolon) (شکل ۲۸) ایک نہایت نازک ٹہنی ہے جو زمین کی سطح پر دوڑتی اور بہت لمبی ہوتی ہے۔ وہ زمین کے لیول پر پتے کی بغل میں پیدا ہوتی ہے۔ وہ تھوڑے تھوڑے فاصلوں پر چھوٹے پوست برگ (scale leaves) پیدا کرتی ہے جن میں سے ہر ایک کی بغل میں ایک کلی ہوتی ہے۔ اِن کلیوں کے قاعدوں یا پیندوں سے اتفاقی یا اکتسابی جڑیں نکل کر زمین کے اندر داخل ہوتی ہیں اور اِس طریقہ سے نئے پودے پیدا ہوتے ہیں۔ اِسٹرابری اور

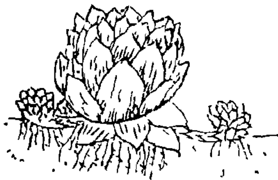
[1] جدید ترجمہ = فرع

ہائیڈرو کاٹل (hydrocotyle) عمدہ مثالیں ہیں۔



شکل ۴۸۔ اسٹرابیری کا دونده

پہلوتنہ[1] (Offset) [مثلاً فرکری (Furcræa) یا پسٹیا (pistia)]
اصلیت میں دونده سے مشابہ ہے مگر نسبتہً چھوٹا اور زیادہ مضبوط ہوتا ہے۔ وہ محض ایک چھوٹا دونده ہے جو اپنے سرے پر اوپر خم کھاکر ایک نیا پودا بنا دیتا ہے۔

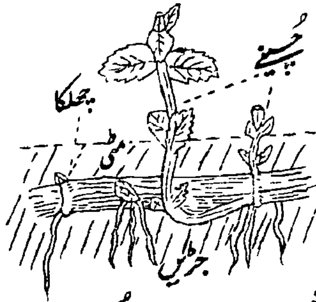


شکل ۴۹۔ پہلوتنہ یا فرع

چیتنہ (شکل ۵۰)
صرف ایک زمین دوز دونده یا شاخ ہے۔ یہ اوپر کی طرف بڑھ کر جڑیں اور ہوائی ٹہنیاں پیدا کر لیتا ہے۔
ان چیتنوں کا رنگ سفید یا گلابی ہوتا ہے اور یہ جڑوں سے مشابہ ہوتے ہیں۔ لیکن یہ اپنی بغلی نمو اور پوست برگ کی موجودگی کی وجہ سے بطور تنوں کے متمیز ہیں۔ ان کی عمدہ مثالیں پودینہ (Mint) ڈیڈنٹل (Dead-nettle) اور گلاب میں دیکھی جاتی ہیں۔
ف ۹ بصلیات (Bulbils)۔ انھیں بغلی کلیاں کہہ سکتے ہیں جو اُن کے

[1] جدید ترجمہ = فرع

پتّوں میں غذائی مادّہ مذخور ہو جانے کی وجہ سے بڑی اور لمبی ہو جاتی ہیں یہ بصلیے معمولی کلیوں سے اِس بات میں بھی اختلاف رکھتے ہیں کہ وہ اپنے مورث پودے سے علیحدہ ہوکر زمین پر گرتے اور نئے پودے پیدا کر دیتے ہیں اور اِس طرح وہ تجدیدِ پیدایش کا کام بھی انجام دیتے ہیں (مثلاً بعض کنول) ممکن ہے کہ



شکل ۵۰۔ پودینہ کے چُھینے

وہ پھولوں کی جگہ بھی لے لیں [مثلاً پیاز میں، اگاوے (Agave)، فرکریا (Furcræa)، بعض گھاسوں وغیرہ میں]۔ اِن کو پیدا کرنے والے پودوں میں بیج کا بننا عموماً مشتبہ ہوتا ہے۔

ف۱۔ زمین دوز تنے (Underground stems) —

زمین دوز تنوں کی موجودگی پودوں کو اِس قابل بنا دیتی ہے کہ وہ اُن زمانوں کو جو ہوائی بالیدگی کے لیے ناموافق ہوتے ہیں سلامتی کے ساتھ طے کر سکیں۔ اِس طرح وہ اُن کے لیے ذریعۂ اِستمرار (perennation) یعنی کئی سال تک قائم رہنے کا وسیلہ ہیں اور نباتی تجدید پیدایش کا کام بھی انجام دیتے ہیں۔ اِن کی کئی اقسام خاص طور پر بیان کیے جانے کے قابل ہیں۔

جذر (Rhizome) ایک مضبوط لمبوترا زمین دوز تنہ ہے جو کم و بیش غذائی مادّے سے پُر ہوتا ہے (شکل ۵۱)۔ اکثر اِس بات کا احتمال ہوتا ہے کہ طلباء جذر کو غلطی سے جڑ سمجھ لیں۔ جذر، پتوں اور کلیوں کی موجودگی کے

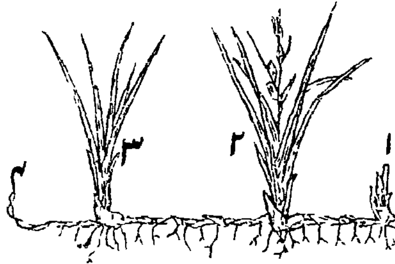
باعث (نیز اندرونی ساخت سے) ممتاز ہوتی ہے۔ پتّے بڑے معمولی سبز پتّے ہو سکتے ہیں



شکل ۵۱۔ جذر (رل پایہ)۔
ہندسوں سے رل پایہ کے ٹکڑے ظاہر ہوتے ہیں۔

لیکن اکثر جذر پر بعض چھوٹے بھورے پوست برگ (scale-leaves) ہوتے ہیں اور معمولی سبز پتّے اُن ہوائی ٹہنیوں پر ہوتے ہیں جو جذر پر نمو یاب ہو جاتی ہیں۔

بعض اوقات جذر چھوٹی ہوتی ہیں اور تقریباً انتصابی کھڑی ہوتی ہیں یا



شکل ۵۲۔ موسمِ گرما میں سج (Sedge) کا جذر۔
زہرادی ٹہنیاں (۱) گزشتہ سال کی۔ (۲) سالِ حال کی
(۳) آیندہ سال جو پھوٹینگی۔ (۴) اُس کے بعد والے سال کی۔

کم و بیش ترچھی زمین میں دوڑتی ہیں جیسا کہ بہت سے فرنز میں ہوتا ہے۔

ایسی صورت میں ان کے لیے "روٹ اسٹاک" (root-stock) کی مغالطہ آمیز اصطلاح کا استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن عموماً جذر ایک اُفقی یا ظہری بطنی ساخت (dorsiventral structure) ہے۔

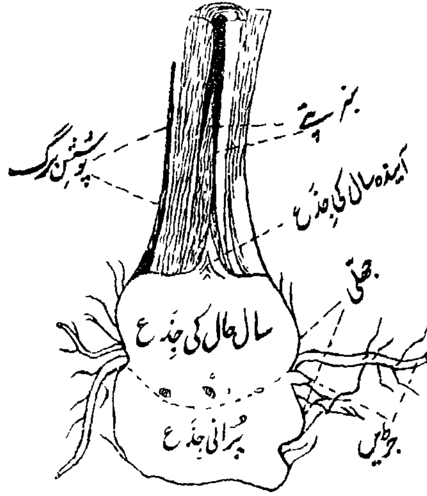
جذر کی سطح سے اتفاقی یا اکتسابی جڑیں نکلتی ہیں۔ وہ عموماً آزادانہ طریقے سے شاخیں نکالتی ہے اور اگر یہ شاخیں علٰحدہ ہو جاتی ہیں تو اُن سے نئے پودے بن جاتے ہیں۔ ہوائی شاخیں عنقودی (racemose) طریقہ کے نمونہ کی نکلتی ہیں۔ اس حالت میں جذر کا نمو یک پایہ (monopodia) ہوتا ہے (ملاحظہ ہو صفحہ ۱۶) اُس کا سرا قایم (persistent) ہوتا ہے [مثلاً بریکن فرن (Bracken Fren)]۔ دوسرے حالات میں جذر کا سرا بڑھ کر ایک ہوائی ٹہنی بن جاتا ہے اور جذر کی بالیدگی ایک جانبی کلی سے جاری رہتی ہے جو ایک پوست برگ کی بغل میں پھوٹ نکلتی ہے۔ یہاں جذر کا نمو جل پایہ (sympodial) ہے کیونکہ وہ مسلسل بالیدگیوں کے قائم بنیادی حصوں سے بنا ہوا ہوتا ہے، جیسا کہ شکل ۵۱ میں ظاہر کیا گیا ہے۔ جل پائی جذر کی مثالیں کیلے یا موز (Musa)، ادرک، اور کیانا (Canna)، نیز مختلف ریڈیں (Reeds)، سیجیں (Sedges)، اور رینگنے والی گھاسوں میں پائی جاتی ہیں (شکل ۵۲)۔ قاعدہ ہے کہ جذر پر پتّوں اور شاخوں کے داغ آسانی سے پہچانے جا سکتے ہیں۔



شکل ۵۳۔ کروکس کی جذع
(طولی تراش)

جذع (Corm) (اشکال ۵۳ - ۵۴)۔ یہ ایک زیرزمینی

ٹہنی ہے جس کو جذر کی ایک کثیف[1] شکل خیال کیا جاسکتا ہے۔ وہ ایک



شکل ۵۴۔ کلوکیشیا (کچالو) کی جذع
(طولی تراش)

جسیم پھولے ہوئے تنہ پر مشتمل ہوتا ہے جس کو قُرص (disc) کہتے ہیں جس پر کئی چھدرے چھدرے کم و بیش غلاف بنانے والے پوست برگ ہوتے ہیں۔ قرص کی جسامت غذائی مادّے کی زیادتی مقدار کے باعث ہے جو اس میں مذخور ہوتا ہے۔ پتوں کی بغلوں میں ایک یا زیادہ کلیاں موجود ہوتی ہیں کبھی تو قرص کے راس کی طرف [جیسے کہ کلوکیشیا (Colocasia) میں شکل ۵۴] اور بعض دفعہ اس کے قاعدے کی طرف [مثلاً کالچیکم (Colchicum) یعنی سورنجان میں]۔

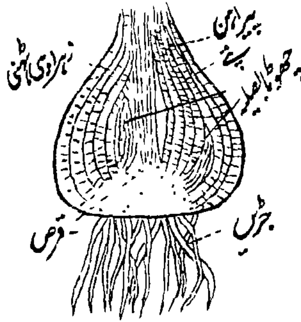
موسم بہار میں یہ کلیاں مذخورہ غذائی مادہ کے صرف سے بڑھ کر ہوائی پھولدار ٹہنیاں سی بن جاتی ہیں۔ کلی کے قاعدے سے اتفاقی یا اکتسابی جڑیں نمویاب ہوکر نیچے کو زمین میں گھس جاتی ہیں۔ موسم گرما میں تکوینی یا پلیز پذیریہ (plastic) مادّے کی بقیہ مقدار نئے تنے کے اساسی حصّہ میں مذخورہ

[1] Condensed

ہو جاتی ہے، اور اس طرح سے بتدریج ایک نئی جذع (corm) بن جاتی ہے، جو آیندہ سال پھر اُسی طریقے سے نئے پودے پیدا کریگا۔

اس طرح جذع ایک تنہ کے اساسی زیر زمینی حصہ کا قائمقام ہے جو غذائی مادّے سے پُر ہوتا ہے اور اُس پر کلیاں اور پوست برگ لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ جذوع، عام طور پر بصلیے (bulbs) کہلاتے ہیں۔

بصلیہ (bulb) (شکل ۵۵) کو بھی ایک مخصوص چھوٹی زیر زمینی ٹہنی سمجھا جاسکتا ہے۔ اس کی ساخت جذع سے کسی قدر مشابہ ہوتی ہے مگر تنہ یا قُرص نسبتہً چھوٹا ہوتا ہے، اور غذائی مادّہ اُن بڑے لحمی چھلکوں میں مذخور ہوتا ہے جو قُرص کی پوشش بناتے اور اُس پر متراکب ہوتے ہیں۔ یہ چھلکے یا تو پوست برگ ہوتے ہیں یا معمولی سبز پتّوں کے لحمی قاعدے، جن کے بالائی حصّے مُرجھائے ہوئے ہوتے ہیں۔ ایک اندرون ترین چھلکے کی بغل میں ایک کلی موجود ہوتی ہے اور یہ موسم بہار میں مذخورہ غذائی مادّے کے صرف سے نمو یاب ہوکر ایک پھولدار محور بن جاتی ہے جو معمولی سبز پتّوں سے گِھرا ہُوا



شکل ۵۵۔ پیراہن دار بصلیہ
(طولی تراش)

ہوتا ہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ وہ کئی پوست برگوں سے گِھرا ہُوا ہو۔ بصلیہ کے قاعدے سے اتفاقی یا اکتسابی جڑیں نکلتی ہیں۔

پھول آنے کے بعد جو غذائی مادّہ بنتا ہے، وہ پوست برگوں میں یا معمولی سبز پتّوں کے قاعدوں میں مذخور ہو جاتا ہے اور اس طرح سے ایک نیا بصلیہ پیدا ہو جاتا ہے جو آیندہ سال پھر اس عمل کو دُہرائیگا۔ اندرونی پتّوں کی

بغلوں میں ایک کے بجائے دو یا زیادہ کلیاں موجود ہو سکتی ہیں۔ اِس حالت میں جو نئے بصلیے بنتے ہیں وہ مورث بصلیہ سے علیحدہ ہو جاتے ہیں۔

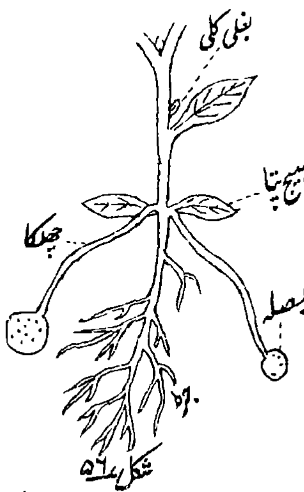
قشری بصلیات (scaly bulbs)

(مثلاً کنول۔ ٹیولپ وغیرہ) میں لحمی چھلکے، جن سے بصلیہ کا بیشتر حجم بنتا ہے، وہ صرف اپنے حاشیہ پر ہی ایک دوسرے پر متراکب ہوتے ہیں۔ پیراہن دار بصلیوں (tunicated bulbs) [مثلاً پیاز اور ہیاسنتھ (hyacinth)] میں بیرونی پتے بڑے ہوتے ہیں اور بصلیہ کے اندرونی حصوں کو پورے طور پر گھیر لیتے ہیں۔ وہ رنگین غشائی پوشش یا پیراہن جو ایسے بصلیوں کے باہر یا بیرونی حصہ پر ہوتا ہے کسی گذشتہ موسم کے مرجھائے ہوئے پتوں کے بقیہ حصوں سے بنا ہوا ہوتا ہے۔

بصلیات اور "جذوع" اُن پودوں کا ممتاز خاصہ ہیں جنھیں خشک سالی یا سردی کے خطرات کا سامنا رہتا ہے۔ وہ زیادہ تر یک بیج پتیے پودوں میں پائے جاتے ہیں، لیکن گاہے گاہے دو بیج پتیے پودوں میں بھی ہوتے ہیں۔

تنہ بصلہ (Stem-tuber)

(شکل ۵۶) ایک پھولا ہوا زیرزمینی تنہ یا تنہ کا حصہ ہوتا ہے، جس میں غذائی مادّہ بھرا ہوا ہوتا ہے اور جو نباتی تجدید پیدائش کا کام دیتا ہے، مثلاً آلو اور جیروسیلم آرٹی چوک (Jerusalem Artichoke) ہیں۔



آلو کا پودا جس میں بڑھتے ہوئے بصلے دکھائی دیتے ہیں۔

آلو کے پودے میں بصلے زیرزمینی پتلی ٹہنیوں پر واقع

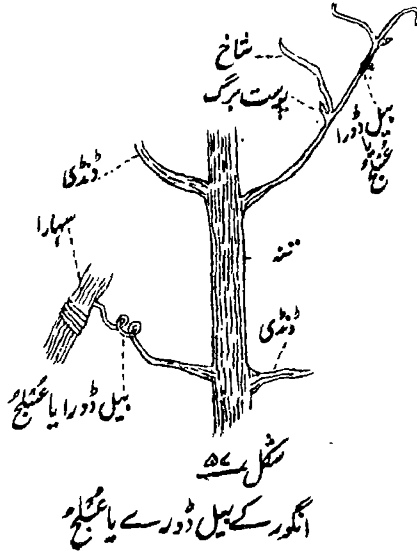
ہوتے ہیں جو نہ صرف اپنی اندرونی ساخت سے بلکہ اس واقعہ سے بھی
کہ اُن پر پوست برگ ہوتے ہیں، ٹہنیوں کے طور پر شناخت کی جاتی
ہیں۔ بصلے یا تو ٹہنی کے سرے پر یا پوست برگ کی بغلوں میں نمودار
ہوتے ہیں اور نمویاب ہوکر طبعی شاخیں بننے کے بجائے نشائی غذائی
مادّے کے جمنے کی وجہ سے متسع ہوکر بہت زیادہ پھول جاتے ہیں۔ لیکن
بصلہ ایک ترمیم شدہ تنہ جیسی ساخت ہے یہ نہ صرف اُس کے محلِ نمو سے، بلکہ
اُن کلیوں کی موجودگی سے بھی، (جن کو "آنکھیں" (eyes) کہتے ہیں) باسانی
شناخت ہو جاتا ہے۔ جب ایک بصلہ یا بصلہ کا حصّہ موزوں حالات میں
زمین کے اندر رکھ دیا جاتا ہے تو کلیاں یا "آنکھیں" مذکورہ غذائی مادّے
کے صرف سے نمویاب ہوکر نئے پودے پیدا کر دیتی ہیں۔

(۱) تنہ ڈورے یا عسالیج (stem-tendrils) شوکے (spines)

اور شاخچے (cladodes) ۔۔۔۔ یہ تنے کی ساخت کی زیادہ نمایاں
ترمیموں کی وہ ممتاز مثالیں ہیں، جو مخصوص حالات کے توافق کے باعث
پیدا ہوگئی ہیں۔ یہ معمولی تنوں سے بالکل مغائر ہوتے ہیں اور ایسی شکلیں
اختیار کر لیتے ہیں جو تشکیلاتی لحاظ سے مختلف (غیر مشابہ) ارکان میں بھی
پائی جاتی ہیں۔

تنہ ڈورے یا عسالیج (stem-tendrils) اعلیٰ درجے کے مختص راقیے
(climbing) یعنی اوپر چڑھنے والے اعضا ہیں۔ وہ بہت پتلے ہوتے ہیں
عموماً شاخیں نکالتے ہیں، اُن پر چھوٹے پوست برگ بھی موجود ہو سکتے ہیں۔
یہ اعضا حسِ تماس (contact) رکھتے ہیں۔ اگر دورانِ بالیدگی میں وہ
کسی موزوں سہارے کو چھو لیں تو اُس کے پیچھے لپٹ جاتے ہیں اور بیل
ڈورے کا وہ حصّہ جو پودے اور سہارے کے درمیان ہوتا ہے، مرغولی طور
پر پیچدار ہوکر اس حصّہ کو اوپر اُٹھا دیتا ہے جس پر کہ وہ نمویاب ہوتے ہیں۔
اُن کے محل وقوع سے اُن کی تشکیلاتی قیمت کا پتہ چلتا ہے۔ کبھی کبھی وہ جانبی

ٹہنیوں کے قائم مقام ہوتے ہیں۔ اِس حالت میں وہ صریحاً پتّوں کی بغلوں میں



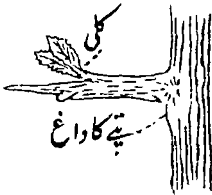
شکل ۵۷
انگور کے بیل ڈورے یا عُنجُلو

نمودار ہوتے ہیں، مثلاً پیشن فلاور (passion flower) اور اینٹی گونن (Antigonon) میں۔ دوسرے تنہ ڈورے یا عَسَالِیج گبھیالی شاخوں کی مسلسل ٹہنیوں کے ترمیم شدہ سِروں کے قائم مقام (cymose branching) ہوتے ہیں، [مثلاً انگور کی بیل اور سی سس (Cissus) کی انواع میں]۔ اِس حالت میں وہ پتّوں کی بغلوں میں ظاہر نہیں ہوتے بلکہ پتّوں سے علیحدہ مل یا یہ محور (sympodial axis) کے مقابل جانب پر واقع ہوتے ہیں۔ (شکل ۵۷ اور ۴۷ ب و ث)۔

تنہ شُوکے (stem-spines) **یا کانٹے** (Thorns) (شکل ۵۸) ترمیم شدہ شاخیں ہیں، جو اپنا راسی بڑھتا ہوا سِرا کھو کر سخت اور تیز نوک دار بن گئی ہیں۔ اِن کی مثالیں سلو (Sloe) ، ہتھارن (Hawthorn) اور گارس[1] (Gorse) میں پائی جاتی ہیں۔ شاخوں کا کانٹوں میں بدل جانا، برگی سطح کو

[1] اور الہاگی ماروَرم (Alhagi maurorum) میں جو کہ مصر، عرب اور شمالی ہندوستان کے ریگستانی حصّہ کا ایک دلچسپ پودا ہے۔

کم کرکے تبخیر (transpiration) کو گھٹا دیتا ہے، اور اس تعلق میں یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ وہ عموماً اُن پودوں پر پائے جاتے ہیں جو خشک مقامات میں واقع ہوتے ہیں۔ لیکن وہ اعضائے محافظت کا بھی کام دیتے ہیں۔ اُن کی تنہ جیسی نوعیت، بیشتر کی طرح، اُن کی ساخت سے، اُن کے پتّوں کی بغلوں میں واقع ہونے کی وجہ سے، اور اس واقعہ سے بھی شناخت ہو جاتی ہے کہ اگرچہ منتہائی کلی ضائع ہو چکی ہے مگر اُن پر جانبی کلیاں موجود ہو سکتی ہیں۔ یہ معلوم کرنا بھی دلچسپی سے خالی نہیں کہ بیر (Plum) میں جیسے سلو (Sloe) کی ایک



شکل ۵۵
سلو (Sloe) کا شوکہ

شائستہ شکل سمجھنا چاہیے، یہ ساختیں پتّے دار یا پھول دار ٹہنیوں کی شکل میں ہوتی ہیں۔

طالب علم کو شوکوں (spines) اور خاروں (prickles) میں باحتیاط تفریق کرنی چاہیے۔ موخر الذکر غیر منتظم طریقہ پر نمویاب ہوتے ہیں، یعنی وہ پتّوں سے کوئی معیّن رشتہ نہیں رکھتے۔ اُن میں وعائی بافت نہیں ہوتی، اور وہ بہت آسانی سے ٹوٹ جاتے ہیں۔

شاخینہ (cladode or phylloclade) ایک تنہ جیسی ساخت ہے جس نے عام شکل اور افعال پتّے کے اختیار کر لیے ہیں۔ ممکن ہے کہ پورا تنہ اس طرح بدل جائے مثلاً یہی حالت ڈک ویڈ (Duckweed) میں ہوتی ہے، جو ایک چھوٹا آبی یک بیج پتیا پودا ہے جس کا پتّے جیسا تنہ ایک تیرئیے (float) کے طور پر کام دیتا ہے۔ لیکن شاخینے عموماً جانبی شاخوں کے قائمقام ہوتے ہیں۔

بیشتر شاخینے اُن پودوں میں پائے جاتے ہیں جو خشک یا ریگستانی

ماحول میں نشوونما پاتے ہیں، مثلاً اُن مختلف پودوں میں جو یوفوربیئی (Euphorbiaceæ) اور کاکٹیسی (Cactaceæ) سے تعلق رکھتے ہیں۔ ایسے حالات میں تمثیلی صورتوں میں حقیقی پتے چھوٹے ہوتے ہیں، یا موجود نہیں ہوتے، لیکن چپٹے برگ نما تنے کم و بیش



شکل ۵۹
ناگ پھنی کا شاخینہ

رسدار (succulent) ہوتے ہیں، دبیز بشرے (cuticles) پیدا کرلیتے ہیں اور دوسرے طور پر بھی تذخیر آب اور تقلیل سریان کے لیے متوافق (adapted) ہوجاتے ہیں۔ ناگ پھنی (Opuntias) جو ہندوستان میں اس قدر عام ہے، لحمی تنے رکھتی ہے جو پتوں کی طرح چپٹے ہوتے ہیں۔ اُس کے حقیقی پتے چھوٹے اور لحمی ہوتے ہیں اور جلد ہی جھڑجاتے ہیں۔

اسپیرگس (asparagus) کے شاخینے سبز اور سوئی جیسے ہوتے ہیں۔

ف ۱۲۔ ورمہ[1] یا پھول پینڈا (Torus) (Thalamus) —

ہم پہلے ہی بیان کرچکے ہیں (صفحہ ۱۱) کہ پھول ایک مخصوص ٹہنی ہے۔ زہری محور کا وہ حصہ جس پر زہری پتے لگے ہوئے ہوتے ہیں (پھول پتیاں اور پنکھڑیاں وغیرہ) پھول پینڈا (thalamus) یا ورمہ (torus) کہلاتا ہے۔ وہ چند خصوصیات پیش کرتا ہے، لہذا اُسے تنہ کی ایک خاص شکل تصور کرنا چاہیے۔ اُس پر پھول کے باب میں کامل طور پر غور کیا جائیگا۔

ف ۱۳۔ خلاصہ

بیانِ ذیل میں ہم تنہ کے عام امتیازی

[1] طب میں "عرشہ"۔

خصائص کا نتیجہ پیش کر سکتے ہیں :۔ تنے کی ساختیں اوپر کو روشنی کی طرف بڑھنے کا رجحان رکھتی ہیں۔ عموماً اُن کے سِرے پر کلی ہوتی ہے، اُن پر پتے لگے ہوتے ہیں، جانبی کلیاں ہوتی ہیں، اور اکثر تناسلی اعضا بھی ہوتے ہیں۔ جانبی شاخیں (زہراوی پودوں میں) پتّوں کی بغلوں میں نکلتی ہیں۔ اُن کا نمو اور اندرونی ساخت کئی طرح سے مختص ہوتی ہے۔

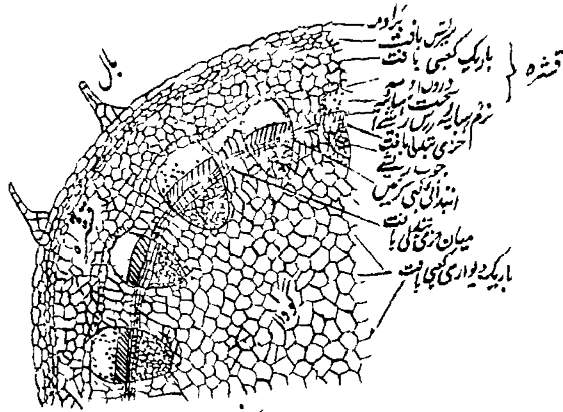
لیکن ہم اِس بیان کو ایسی تعریفی نوعیت کا نہیں سمجھ سکتے جس سے پتّوں اور جڑوں کا تنوں سے صریح طور پر امتیاز ظاہر ہوتا ہو، کیونکہ یہ تمام خصائص مطلق (absolute) نہیں ہیں۔ مثلاً ہم نے دیکھا ہے کہ بعض تنے (مثلاً جذر) زمین میں رہ کر جڑوں کے افعال میں حصہ لیتے ہیں۔ دوسروں میں اُن کی منتہائی کلی ہی نہیں ہوتی۔ اسی طرح بعض صورتوں میں کلیاں جڑوں اور پتّوں پر نمو یاب ہوتی ہیں۔ طالب علم کو ساتھ ساتھ ان خصائص پر بھی غور کرنا چاہیے۔ کیونکہ اِن پر توجہ کرنے کی وجہ سے وہ عموماً اُن ارکان کی شناخت کر سکتا ہے، جو خواہ کتنے ہی بدل گئے ہوں مگر تنوں کی شکلیاتی قیمت رکھتے ہیں۔ اِس طریقہ سے جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے، جذر (rhizome)، چوسینے (suckers)، آلو کے بلصلے (tubers)، اور سلو (sloe) کے شوکے (spines)، وغیرہ سب تنوں کی ساختوں کے طور پر پہچانے جا سکتے ہیں۔

ب ۔ اندرونی ساخت

۱۔ دو بیج پتّا (DICOTYLEDON)

۹۱۔ ابتدائی ساخت ـــــــ دو بیج پتیے تنہ کی بافت کی مختص ابتدائی ترتیب کا مطالعہ سورج مکھی کا رتھیامس (Carthamus) یا دوسری کھیلی تمثیلوں (herbaceous types) میں کیا جا سکتا ہے۔

سکل ۶۰ سُورج مکھی کے ایک خوب نمو یافتہ بین الکرائب (internode) کی عرضی تراش کا خاکہ پیش کرتی ہے۔ بیرونی جانب بَرادمہ (epidermis) ہے (صفحہ ۷۶)۔ ریشہ دار وعائی حُزمے (fibro-vascular bundles) (صفحہ ۸۴) ایک حلقہ میں مرتّب دکھائی دیتے ہیں۔ اِس مخصوص ترتیب کی وجہ سے زمینی بافت (صفحہ ۸۴) اِن حِصّوں میں منقسم ہے:-



سکل ۶۰

سورج مکھی کے تنہ کی عرضی تراشس کا ایک حصہ۔

نوعمر بین کرائب میں میان حزمی کیمبئم نہیں پایا جاتا۔

(ا) مرکزی خِطّہ، یعنی لُب یا گُودا (medulla or pith) (ب) بَرادمہ اور وعائی حلقے کے درمیان ایک بیرونی خِطّہ، یعنی قشرہ (cortex)۔ اور (ت) کئی ڈورے (strands) جو حُزموں کے درمیان گودے سے قشرہ تک دوڑتے ہیں، یعنی ابتدائی لبی کرنیں (primary medullary rays)۔

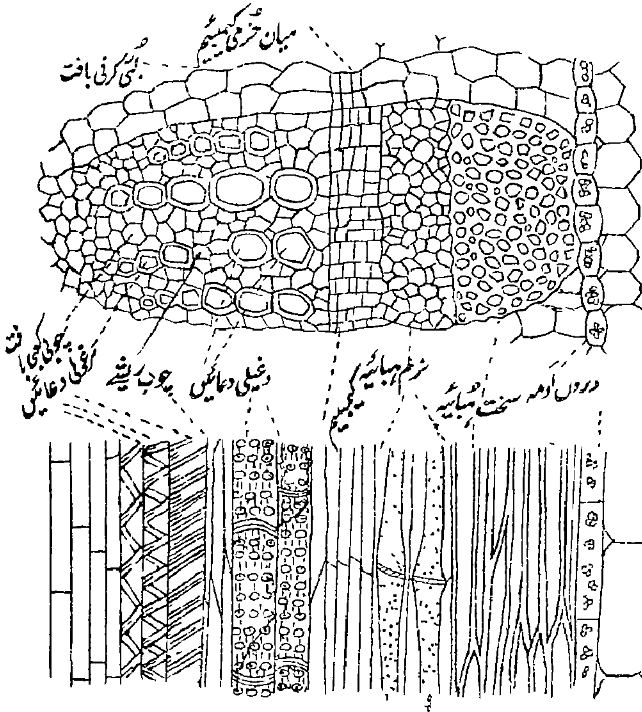
گودا، لبی کرنیں، اور قشرہ کا اندرونی خِطّہ، یہ زیادہ تر باریک

دیوار والی کعبی بافت (Parenchyma) پر مشتمل ہوتے ہیں (صفحہ ۶۴)۔
قشرہ کا تحت الجلدی خطّہ (زیر ادمہ =hypodermis) یعنی بر ادمہ کے بالکل
نیچے والا خطّہ سریش بافت (collenchyma) کا ہوتا ہے (صفحہ ۶۵) قشری
کعبی بافت میں، اور بعض وقعہ گودے اور لبّی کرنوں میں بھی، چھوٹی رال
نالیاں (resin-passages) شناخت کی جا سکتی ہیں، جن میں سے ہر ایک
اپنی سرحلی تہ کے ساتھ ہوتی ہے (صفحہ ۷۶)۔ اگر تراش آیوڈین کے
محلول سے رنگی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اندرون ترین قشری تہ کے
خلیوں میں نشاستہ دانے ہیں۔ چنانچہ یہ تہ قشرہ کے بقیہ حصّے سے صاف
طور پر علیحدہ ہوتی ہے اور وہ دروں ادمہ (endodermis) **یا حزمی پوشش**
(bundle-sheath) ہے۔ یہاں، جیسا کہ بیشتر تنوں میں ہوتا ہے، وہ صرف
ایک نشاستائی تہ ہے۔ اس کے خلیے قوتینی (cutinized) نہیں ہوتے۔

شکل ۱۱۶ ایک ریشہ دار وعائی حزمہ کی ساخت، عرضی نیز طولی
تراش میں پیش کرتی ہے۔ حزمے **یکجوڑ** (conjoint) ہیں (صفحہ ۸۳)۔ چوب
ریشہ (xylem) اندرونی ہے۔ **رس ریشے** (phloem) یا **نرم بسانسہ**
(soft-bast) بیرونی ہے۔ اور ان کے درمیان **منقسمی بافت**
(meristematic tissue) کی ایک پٹّی ہوتی ہے، جس کو **حزمی یا درحزمی**
تبدلی بافت (fascicular or intrafascicular cambium) کہتے ہیں۔
جن حزموں میں چوب ریشے اور رس ریشے اس طرح پہلو بہ پہلو واقع ہوتے ہیں وہ
ہم جانب (collateral) کہلاتے ہیں۔ جب ایسی تبدلی بافت موجود ہو
جس سے آیندہ بالیدگی (ثانوی بالیدگی) واقع ہو سکے تو انھیں **کھلا** (open)
کہا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے سورج مکھی کے حزمے ہم جانب اور کھلے ہیں۔

ابتدائی چوب ریشوں میں حلقہ دار (annular)، مرغولی
(spiral)، جالدار (reticulate)، اور دنبلی (pitted) وعائیں
ہوتی ہیں۔ وہ کم و بیش نیم قطری قطاروں میں مرتب ہوتی ہیں اور
ان کے درمیان ایک بافت ہوتی ہے جو چوب ریشوں (wood-fibres)

(صفحہ ۸۴) اور چوبی کعبی بافت (wood-parenchyma) پر مشتمل ہوتی ہے (صفحہ ۶۶) صغیر ترین (حلقہ دار اور مرغولی) رگیں ابتدائی چوب ابتدائی (primary xylem) کے خطہ میں پائی جاتی ہیں جو گودے کے



شکل ۶۱

ریشہ دار دعائی بنڈل ـ سورج مکھی کا تنہ

(عرضی اور نیم قطری طولی تراشیں)

قریب واقع ہے ـ یہ تخم چوب (proto xylem) کا خطہ ہے ـ رس ریشہ (phloem) یا نرم ھبائیہ (soft bast) میں چھلنی دار نلیاں رفیق (جوابی)[۱] خلیے (صفحہ ۸۱) اور رس ریشی کعبی بافت (phloem parenchyma) ہوتی ہے (صفحہ ۸۴) ـ رفیق خلیے (شکل ۲۸) پتلے اور لمبوترے ہوتے ہیں، جن میں کثیف پروٹیڈ مافیہ موجود ہوتے ہیں ـ سخت ھبائیہ (صفحہ ۸۴)

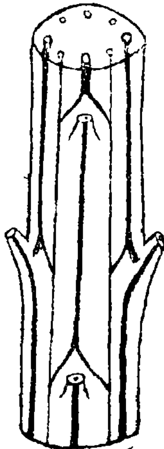
[۱] companion cell رفیق خلیہ یا جوابی خلیہ

اور چوب ریشہ لگنین دار ہونے کی وجہ سے، آیوڈین کے محلول سے بھورا رنگ اختیار کر لیتے ہیں۔ **تبدلی بافت** (cambium) پتلی دیوار والے لمبوترے خلیوں کی ایک منفرد تہ ہے جو عرضی تراشش میں کم و بیش چہار جانبی اور چپٹے دکھائی دیتے ہیں۔ ثانوی بالیدگی شروع ہونے کے قریب اُس کے خلیوں کی تقسیم کی وجہ سے وہ کئی تہوں پر مشتمل معلوم ہوتی ہے۔

بعض دو بیج پتیے تنوں میں کوئی سخت ہبائیہ نمو یاب نہیں ہوتی مثلاً وال فلاور میں۔ اس کے خلاف، متعدد تنوں میں، سخت ہبائیہ کے علیحدہ حزموں کے بجائے وعائی حزموں اور دروں اُدمہ کے درمیان، ایک سخت بافت کا مکمل حلقہ نمو یاب ہو جاتا ہے۔

ف ۱۵۔ حزموں کا طولی ممر

شکل ۶۲ دو بیج پتے کے حزموں کے طولی ممر کا خاکہ پیش کرتی ہے۔ ان میں سے ایک کا تعاقب اوپر کی طرف کریں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک یا دو بین الکرائب میں سے دوڑ کر ایک پتے کے اندر خمیدہ ہو جاتا ہے۔ اُس نقطہ پر جہاں یہ خمیدگی واقع ہوتی ہے دوسرا حزمہ نمودار ہوتا اور ایک یا دو بین الکرائب میں سے گزرتا ہوا اوپر کو دوڑ کر ایک نسبتہً اونچے پتے میں داخل ہو جاتا ہے۔ اسی طرح سے حلقہ کے تمام حزموں میں ہوتا ہے۔ باہم اسے دوسرے طور پر ظاہر کر کے یہ کہہ سکتے ہیں کہ حزمے پتوں میں سے تنہ کے اندر داخل ہو کر تنہ میں نیچے کی طرف دوڑتے ہیں اور بالآخر اُن حزموں سے مل جاتے ہیں جو کہ نسبتہً پرانے پتوں میں سے تنہ کے اندر داخل ہو رہے ہیں۔



شکل ۶۲
دو بیج پتیے تنہ کے حزموں کے طولی ممر کا عام خاکہ

یہ حزمے مشترک حزمے ہوتے ہیں، یعنی وہ تنہ تک ہی محدود نہیں ہوتے بلکہ تنہ اور پتوں دونوں کے لیے مشترک ہوتے ہیں۔ حزمہ کا اوپر والا حصہ جو قشرہ میں ترچھا دوڑ کر پتے کی طرف جاتا ہے، برگ جا (leaf-trace) کہلاتا ہے۔ تنہ میں تمام حزمے برادمہ سے متوازیاً اور اس سے مساوی فاصلہ پر دوڑتے ہیں۔ اسی وجہ سے عرضی تراش میں وہ ایک حلقہ بنا دیتے ہیں۔ عموماً کرائب یعنی گرہوں پر حزموں کا تفرع (branching) اور باہمی ارتباط (intercommunication) بہت ہوتا ہے۔ لہذا ابتدائی لمبی کرنیں محدود بلندی کی ہوتی ہیں۔

چند دو بیج پتے تنوں میں علاوہ معمول مشترک حزموں کے، ساق حزمے (Cauline bundles)، یعنی وہ جو تنہ میں محدود ہوں، پائے جاتے ہیں۔ وہ عموماً گودے میں سے مشترک حزموں کے حلقہ کے اندر دوڑ کر آخر الذکر سے گرہوں پر ارتباط حاصل کرتے ہیں۔

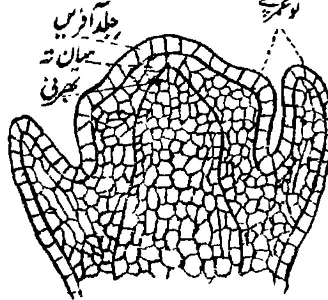
ف ۱۶۔ قوت بخش بافت کا پھیلاؤ

—— یہ دیکھا جائیگا کہ دو بیج پتے تنہ میں قوت بخش بافتیں [چوب ریشہ (Xylem)، سخت بافت (Sclerenchyma)، سریشی بافت (Collenchyma)،] محیط کے اطراف میں مرتب ہوتی ہیں۔ یہ بآسانی بتایا جا سکتا ہے کہ یہی ترتیب اُس کھنچاؤ اور زور (Strains) کو برداشت کرنے کے لیے بہترین ہے، جو تنہ پر پڑے۔ تھوڑے غور سے معلوم ہو جائیگا کہ خشکی کے پودے (ارضی پودے) کے تنے پر بہت سے جھکا دینے والے زور (ہوا اور دوسرے اثرات سے) پڑتے رہتے ہیں۔ اب اگر ہم کسی تنہ کو جھکائیں تو ظاہر ہوگا کہ زور خصوصاً تنہ کی دونو جانبوں پر پڑتا ہے۔ مقعر جانب پر بیرونی بافتیں دب جائینگی اور محدب جانب وہ لمبوتری ہو جائینگی۔ وسط میں کم یا کچھ بھی زور نہیں پڑے گا۔ اس طرح قوت بخش بافت کا محیط کے قریب ہی ہونا بے حد مفید ہے، جہاں سب سے زیادہ زور پڑتا ہے۔

جڑوں (آبی پودوں) کے تنوں اور دوسرے ارکان میں، جن میں جھکنے اور ساتھ ہی کھنچنے والے زوروں کی برداشت کی قابلیت ہوتی ہے، قوت بخش بافت مرکز میں مرتب ہوتی ہے، جیساکہ ہم آگے چل کر دیکھینگے۔ اس کو ایک عام قاعدے کے طور پر سمجھنا چاہیے کہ پودے کے مختلف ارکان میں قوت بخش بافت کا پھیلاؤ اُن زوروں کی مناسبت سے ہوتا ہے جو اُنھیں برداشت کرنا پڑتے ہیں۔

۷۱۔ راسی مقسّمہ (Apical Meristem) اور

بافتوں کا نمو ـــــ مستقل بافت کی ترتیب اور اس کے مختلف خطوں کو، جیسے کہ یہ پورے بڑھے ہوئے گھسیلے تنوں میں پائے جاتے ہیں، بیان کرنے کے بعد ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ آیا ہم ان کے اور راسی مقسّمہ کے (جس سے کہ یہ ماخوذ ہوتے ہیں) درمیان کچھ تعلق کا پتہ چلا سکتے ہیں یا نہیں۔ ایک دو بیج پتیے تنہ کی راسی کلی میں سے لی ہوئی طولی تراش (شکل ۶۳ و ۶۴) راسی مقسّمہ کو، نیز نو عمر پتوں اور شاخوں کے ابتدا کے طریقہ کو ظاہر کرتی ہے۔ ایسی تراش کا نیز عرضی تراشوں کے ایک باقاعدہ سلسلہ کا امتحان کرنے سے ہم بافتوں کی تدریجی تفریق کا پتہ چلا سکتے ہیں۔



شکل ۶۳

تنہ کا نقطۂ نمو

(طولی تراش)

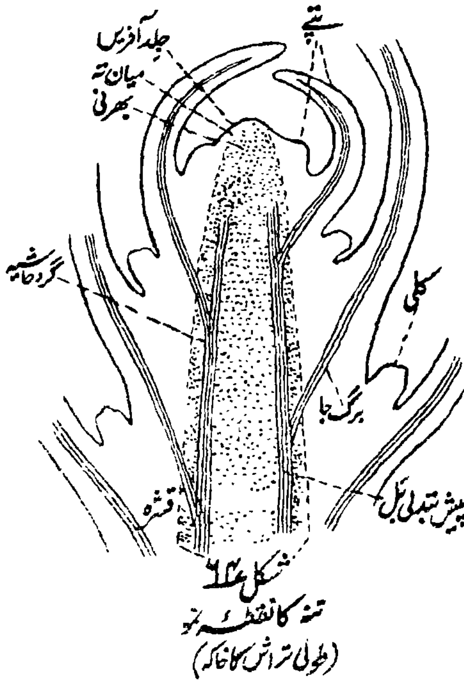
بعض تنوں کے راسی مقسّمہ میں تین حصّے شناخت کیے جاسکتے ہیں۔ ایک منفرد بیرون ترین تہ ایسی ہوتی ہے جو راس کے عین اوپر چلی جاتی ہے۔ اگر ہم اِس تہ کا تعاقب مستقل بافت کے خطہ کے اندر تک کریں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اُس کے خلیے صرف ایسی دیواروں سے تقسیم ہوتے ہیں جو سطح سے زاویۂ قائمہ بناتی ہیں۔ سطح سے متوازی کوئی تقسیمیں نہیں ہوتیں۔ اس طرح یہ تہ منفرد باقی رہتی ہے۔ یہ نو عمر یا جنینی بَر اَدمہ ہے، اور اَدمہ زا (dermatogen) کہلاتا ہے۔

اِس سے اندر کی طرف دوسرا خطہ یعنی میان تہ (Periblem) ہے۔ بالکل انتہائی راس پر ممکن ہے کہ وہ صرف ایک منفرد تہ ہو۔ مگر راس کے پیچھے، اُس کے خلیوں کی بے قاعدہ تقسیم کی وجہ سے، اُس کی کئی تہیں ہو جاتی ہیں۔ اُس سے زمینی بافت کا قشری خطہ نمو یاب ہوتا ہے۔ اسلیے میان تہ کو نو عمر یا جنینی قشرہ سمجھنا چاہیے۔ اس کی سب سے اندرونی تہ درون اَدمہ یا آخری پوستش بن جاتی ہے۔

تیسرا خطہ راسی مقسّمہ کا جگرہ یا مرکزی حصہ بناتا ہے۔ اُس کو بھرنی (Plerome) کہتے ہیں۔ اسی خطہ سے درون اَدمہ کے اندر کی بافت کے اُس پورے مرکزی استوانے کی تفریق ہوتی ہے جس میں دعائی بنڈل یا حزمے، گودا اور لبّی کرنیں شامل ہیں۔

اَدمہ زا (dermatogen) ہمیشہ بہت نمایاں ہوتا ہے لیکن ایسا نسبتہً چند ہی تنوں میں (خصوصاً ایسے تنوں میں جن میں پر راس پتلی ہوتی ہے اور پتے زیادہ تعداد میں نہیں ہوتے) ہوتا ہے کہ راس پر میان تہ اور بھرنی کے درمیان صاف تفریق ہوتی ہے۔ بعض تنوں میں میان تہ اور بھرنی ابتدائی (مقسّمی) خلیوں کے ایک مشترک گروہ سے نکلتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں، اور بعض میں سرے کے پیچھے تھوڑے سے فاصلہ ہی پر یہ قابلِ شناخت ہوتے ہیں۔ بعض اوقات وہ بالکل تمیز نہیں کیے جا سکتے اور کبھی کبھی جو چیز بھرنی معلوم ہوتی ہے وہ درحقیقت گودا (Pith)

ہوتی ہے، یعنی وہ بافت جس سے حُزمے بنتے ہیں اور جو کہ میان تہ سے متمیز نہیں ہوتی۔



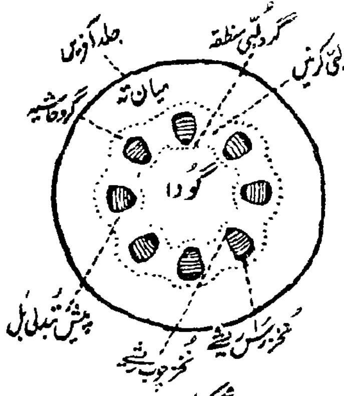
شکل ۶۴
تنہ کا نقطۂ نمو
(طولی تراش کا خاکہ)

۱۸۔ عروقی حُزموں کا نمو ــــــ بھرنی کے محیط کے قریب، سرے سے پیچھے تھوڑے فاصلہ پر، لمبوترے مقسّمی خلیوں کے متعدد طولی ڈورے نمودار ہوتے ہیں۔ ان خلیوں میں جو تقسیمیں واقع ہوتی ہیں وہ خاص کر طولی ہوتی ہیں، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ عرضی تراش لینے پر یہ خلیے مرکزی خطہ (جو نمویاب ہوکر گودا بنا دیتا ہے) کے خلیوں سے چھوٹے معلوم ہوتے ہیں۔ یہ ڈورے پیش تبدّلی یا ربط آفریں بل[۱] (Procambial or desmogen strands) کہلاتے ہیں۔ ایک عرضی تراش (شکل ۶۵) سے معلوم ہوتا ہے کہ اُن کا نمو چھوٹے خلیوں والی مماثل بافت کے ایک حلقہ میں ہوتا ہے، جو

[۱] Strand = بل۔ ڈورے۔ شط

بھرنی کا محیطی خطّہ بناتا ہے۔ بل یا ڈورے نمویاب ہو کر عروقی حزمے بن جاتے ہیں۔ درحقیقت وہ نوعمر یا جنینی حزمے ہوتے ہیں۔

ایک پیش تبدلی ڈورے یا بل کی تفریق میں اوّلیں چوب ریشئی عناصر (یعنی تخم چوب جو حلقہ دار اور مرغولی رگوں پر مشتمل ہوتی ہے) گودے کے قریب اندرونی جانب پر نمودار ہوتے ہیں، اور اوّلیں رس ریشئی عناصر، یعنی تخم رس ریشے (protophloem) بیرونی جانب پر نمودار ہوتے ہیں۔ تفریق ان نقطوں سے شروع ہو کر بل کے مرکز کی طرف بڑھتی ہے۔ بعد کی بنی ہوئی بافتوں کو علی الترتیب بعد چوب ریشے (metaxylem) اور بعد رس ریشے (metaphloem) کہتے ہیں۔



شکل ۶۵

تنے کے راس کے قریب کی عرضی تراش جس میں بافت کے تفرق کی توضیح کی گئی ہے

بہرحال تفریق نامکمل ہوتی ہے۔ بیچ میں، چوب ریشوں اور رس ریشوں کے درمیان منقسمی خلیوں کی ایک تہ بطور حزمی تبدلی بافت (fascicular cambium) کے قایم رہ جاتی ہے۔ چونکہ یہ براہ راست راسی مقسمہ (apical meristem) سے ماخوذ ہوتی ہے، لہٰذا یہ ابتدائی مقسم ہے (ملاحظہ ہو صفحہ ۶۳)۔

حزمہ کی طولی تفریق بہت تنوع ظاہر کرتی ہے۔ تمثیلی صورتوں میں وہ گرہ پر شروع ہو کر اس نقطہ سے نیچے کی طرف بین الگرائب میں اور باہر کی طرف پتّوں میں پہنچتی ہے۔ پتّے اور برگ جا (ieaf trace) کی پیش تبدلی بافت کا نمو

ملے۔ اس طرح تنہ کے محور کے لحاظ سے چوب ریشہ (Xylem) کی تفریق مرکز گریز (Centrifugal) ہے، اور رس ریشوں (Phloem) کی تفریق مرکز جو (Centripetal)

میان تہ میں ہوتا ہے (ملاحظہ ہو صفحہ ۲۰۴)۔

ف ۱۹۔ واصل بافت (Conjunctive tissue)

پیش تبدلی بل کے گرد اور درمیان کی چھوٹے خلیوں والی بافت متفرق ہو کر زمینی بافت ہو جاتی ہے، جو عروقی بافت سے قریبی طور پر موتلف ہونے کی وجہ سے واصل بافت کہلاتی ہے۔ عروقی بافت اور اس سے ایتلاف رکھنے والی واصل بافت، **بافت کا ستونی نظام** (Stelar system of tissue) بناتی ہیں۔

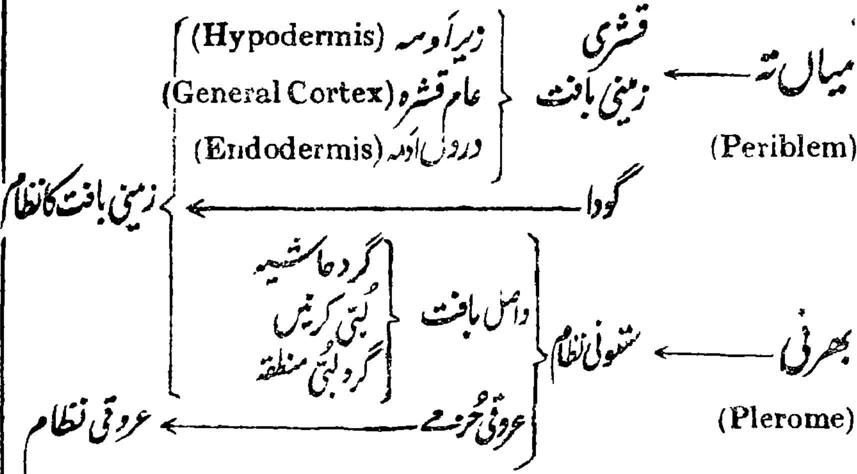
واصل بافت کا وہ محیطی بند جو حزموں کے حلقہ کے باہر اور دروں اُدمہ کے اندر ہوتا ہے **گرد حاشیہ** (Pericycle) کہلاتا ہے۔ ممکن ہے کہ وہ خلیوں کی ایک ہی تہ ہو (جیسا کہ وال فلاور میں)، مگر عموماً اس کی کئی تہیں ہوتی ہیں۔ آخر الذکر حالت میں وہ یا تو تمامتر باریک دیوار والی بافت پر مشتمل ہوتا ہے یا لگنن دار بافت پر۔ لیکن بیشتر اوقات گرد حاشیہ کے وہ حصے جو حزموں کے عین باہر واقع ہوتے ہیں صرف یہ ہی لگنن دار ہو کر حزموں کی **سخت لحائیہ** (hard bast) بنا دیتے ہیں۔ یہ لگناؤ (lignification) حزموں کی تفریق کے بعد واقع ہوتا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ اس طرح سے سخت لحائیہ حزموں سے بالکل تعلق نہیں رکھتی۔ گرد حاشیہ کے درمیانی کعبی بافتی حصے اُن لبّی کرنوں کی بافت سے تمیز نہیں کیے جا سکتے، جو اس بافت سے نمو یاب ہوتی ہیں جو پیش تبدلی بلوں یا ڈوروں کے درمیان واقع ہوتی ہے۔

حزموں کی اندرونی جانب والی حزء خلوی واصل بافت اکثر اوقات گودے کے گرد ایک بہت نمایاں منطقہ بنا دیتی ہے، جس کو گرد لبّی منطقہ کہتے ہیں (دیکھو شکل ۶۵، یہ شکل ۶۰ میں نہیں دکھایا گیا ہے)۔ بیان کرنے میں گودے سے اس کا امتیاز نہیں کیا جاتا۔

ف ۲۰۔ تمیزی حالت میں مستقل بافت کے خطوں اور راسی مقسمہ کے

خطوں کے درمیان جو تعلقات ہوتے ہیں، اُنھیں حسبِ ذیل طریقہ سے بتایا جا سکتا ہے:-

اُدمہ زا (Dermatogen) ——— برادمہ (Epidermis) ——→ برادمی نظام (Epidermal system)



ف ۲۱۔ **خلاصہ** ——— بیشتر کھلے دو بیج پتوں کے تنوں اور دو بیج پتیا جھاڑیوں اور درختوں کی چھوٹی نرم ٹہنیوں کی ساخت اپنے عام خصائص میں ابھی بیان کی ہوئی ساخت سے ملتی ہوئی ہوتی ہے، یعنی :-

(ا) راسی مقسمہ میں اُدمہ زا، میاں تہ، اور بھرنی کم و بیش ظاہر طور پر دکھائی دیتے ہیں۔

(ب) عرضی تراشں میں حُزمے ایک حلقہ بناتے ہیں۔ اس طرح سے زمینی بافت کئی حصوں میں منقسم ہوتی ہے جن کو قشرہ، گودا، اور لُبی کرنیں کہتے ہیں

(ج) حُزمے ہم جانب ہوتے ہیں اور اُن میں سے بیشتر مشترک-چوب رشتہ میں تھیلی رگیں، چوبی ریشے، اور چوبی کبھی بافت ہوتی ہے۔ رس ریشوں میں چھلنی دار نلیاں، رفیق خلیئے اور رس ریشئی کبھی بافت ہوتی ہے۔ سخت ہبائیہ اکثر گرد حاشیہ کے لگنن دار حصہ کی شکل میں موجود ہوتی ہے۔

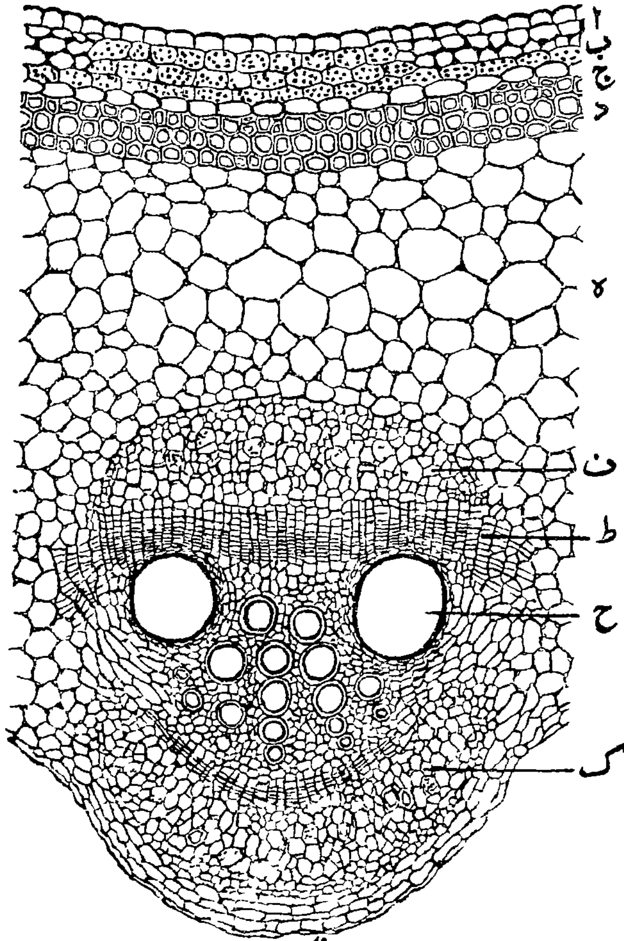
(د) حزمے کھلے ہوتے ہیں تاکہ ثانوی بالیدگی ہوسکے۔

اکثر پودوں میں، جو کیوکربی ٹیسی (Cucurbitaceae)، سولانیسی (Solanaceae)، اپوسائنیسی (Apocynaceae) وغیرہ طبعی فصیلوں سے تعلق رکھتے ہیں، ہر حزمہ میں ایک تودہ چوب ریشوں کا، اور دو تودے رس ریشوں کے ہوتے ہیں، جن میں سے ایک چوب ریشوں کے بیرونی جانب اور دوسرا ان کے اندرونی جانب ہوتا ہے۔ اس وجہ سے حزموں کو دو جانبی (bicollateral) کہتے ہیں۔ شکل ۶۶ میں کدو کے تنہ کی عرضی تراشں کا ایک حصہ دکھایا گیا ہے۔ جو کہ دو جانبی حزموں کی ایک مانوس مثال ہے۔

ت۔ ثانوی بالیدگی ـــــ اب ہم دو بیج پتیے تنوں کی مخصوص ابتدائی ساخت کو بیان کر چکے ہیں۔ گیسیلے دو بیج تنوں میں عملی طور پر صرف وہی ایک ساخت ہے جو شناخت ہو سکتی ہے۔ اس کے خلاف ان دوامی (Perennial) دو بیج تنوں میں، جن کے ہوائی حصے اپنی بالیدگی سال بسال جاری رکھتے ہیں اور جو جھاڑیاں اور درخت بناتے ہیں، یہ ابتدائی ساخت اس ثانوی بالیدگی سے بالکل بدل جاتی ہے جو بافت کے عروقی اور دوسرے نظاموں کی ضروری وسعت کی بہم رسانی کا انصرام کرتی ہے۔ ثانوی بالیدگی کے یہ معنی ہیں کہ تبدیلی تہ کی فعلیت سے نئی بافت تیار ہو جائے، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ رکن جس میں یہ بالیدگی واقع ہوتی ہے دبازت میں بڑھ جاتا ہے۔

طالب علم کو یاد رکھنا چاہیے کہ تبدیلی بافت ایک منقسمہ ہے۔ اس کے خلیوں میں منقسم ہونے اور نئے خلیے پیدا کرنے کی قابلیت ہوتی ہے، جو ترمیم ہو کر یا متفرق ہو کر مستقل بافت کے عناصر بن جاتے ہیں۔ اس طریقہ سے جو نئی بافتیں بنتی ہیں وہ ثانوی کہلاتی ہیں، تاکہ وہ ان بافتوں سے تمیز کی جائیں جو راسی منقسمہ سے متفرق ہوتی ہیں۔ اس عمل پر غور کرنے میں ہمیں نہ صرف ثانوی عروقی

بافت کی تکوین بلکہ ثانوی زمینی بافت (Phelloderm) اور ثانوی جِلدی بافت (کاگ اور چھال) کی تکوین کا بھی مطالعہ کرنا پڑتا ہے۔



شکل ۶۶

کلں دوگرے تنہ کی عرضی تراشش کا ایک حصہ جس میں "دوہم جانب" حزمہ دکھایا گیا ہے۔
ح چوب ریشہ وعا۔ ف بیرونی رس ریشے۔ ک اندرونی رس ریشے۔ ط کیمبیم

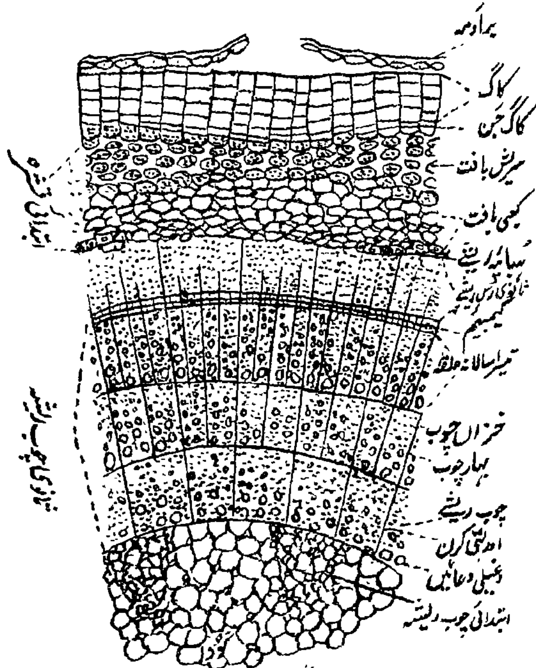
۲۴۲۔ عمل کا آغاز — ہم پہلے ہی دیکھ چکے ہیں کہ ابتدائی جوب ریشوں اور رس ریشوں کے درمیان حزمی تبدلی بافت کی ایک تہ ہوتی ہے جب ثانوی بالیدگی شروع ہونے کو ہوتی ہے تو لبی کرن کے بعض لبی بافتی خلیے بھی منقسم ہو جاتے ہیں۔ ثانوی تقسیم کی ان دھجیوں کو میان حزمی تبدلی بافت (Interfascicular cambium) کہتے ہیں (شکل ۔)۔ یہ لبی کرنوں میں ایک حزمے سے دوسرے حزمے تک تقاطع کر کے حزمی تبدلی بافت سے متصل ہو جاتی ہیں۔ اس طرح سے تنہ میں تبدلی بافت کا ایک مکمل حلقہ تبدلی حلقہ (cambium ring) بن جاتا ہے۔ اس کا مطالعہ سورج مکھی کے نسبتہً پرانے بین الگرائی میں، جہاں ثانوی بالیدگی کی ابتدا ہوئی ہو، یا درختوں کی نوخیز سبز ٹہنیوں میں بآسانی کیا جا سکتا ہے۔

۲۴۳۔ تبدلی بافت کے خلیوں کی تقسیم — تبدلی بافت کے لمبوترے خلیے خاص طور پر چپٹے ہوتے ہیں، اور ان کے سروں پر کی دیواریں ترچھی جھکی ہوئی ہوتی ہیں (شکل ۔ ب)۔ ان کی تقسیم کا طریقہ حسب ذیل ہے۔
ہر خلیہ عام طور پر (یعنی ایسی دیوار سے جو نیم قطری سمت پر زاویہ قائمہ بناتی ہے) ایک بیرونی اور ایک اندرونی خلیے میں منقسم ہو جاتا ہے۔ ان میں سے ایک بدستور تبدلی بافت کا خلیہ رہتا ہے۔ دوسرا ممکن ہے کہ ایک یا دو بار منقسم ہو جائے مگر وہ تمام خلیے جو اس سے بنتے ہیں بالآخر متفرق ہو کر مستقل بافت بناتے ہیں۔ وہ خلیہ جو تبدلی بافت کے خلیہ کے طور پر قائم رہتا ہے اجسامت میں بڑھ کر پھر منقسم ہوتا ہے، پہلے کی طرح ان دو خلیوں میں سے پھر ایک ہی خلیہ متفرق ہوتا ہے، اور اسی طرح آگے ہوتا رہتا ہے۔

۲۴۴۔ ثانوی بافت (شکل ۔) — وہ نئے خلیے جو

تبدلی بافت سے تیار ہوتے ہیں اندرونی اور بیرونی دونوں جانب پیدا ہوتے ہیں۔ اندرونی حصّہ میں پیدا ہونے والے خلیے متغیّر ہو کر چوبی عناصر یعنی ثانوی چوب ریشے (Secondary xylem) بن جاتے ہیں اور بیرونی جانب والے رس ریشئی عناصر یعنی ثانوی رس ریشے -(Secondary phloem)

اگر تبدلی حلقہ کا ابتدائی محل خیال میں رکھا جائے تو ظاہر ہوتا ہے کہ ثانوی چوب ریشے گودے اور ابتدائی چوب ریشئی گردہوں کے عین بیرونی جانب نمودار ہوتے ہیں۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ تبدلی حلقہ تنہ کے مرکز سے دور ہو جاتا ہے اور ابتدائی اور ثانوی دونوں رس ریشئی بافتوں کو اپنے آگے دھکیل دیتا ہے۔ بالفاظ دیگر ابتدائی چوب ریشے



شکل ۶۷
دو بیج پتے تنہ کی تین سالہ بین الکرائب کی عرضی تراشش کا ایک حصّہ
(مثلاً ایلڈ)

اور رس ریشے ایک دوسرے سے جدا ہو کر بہت دور چلے جاتے ہیں، جس کی وجہ یہ ہے کہ اُن کے درمیان وہ بافت حائل ہوجاتی ہے جو تبدلی بافت اپنے دونوں جانب بنا دیتی ہے۔

ابتدائی چوب ریشی حزمے اب بھی گودے کے محیط پر شناخت کیے جاسکتے ہیں، اور وہ لبی پوشش (medullary sheath) بناتے ہیں۔ ابتدائی رس ریشے ثانوی رس ریشوں کے بیرونی جانب پر ہوتے ہیں۔ چونکہ یہ باہر ڈھکیلے ہوئے ہوتے ہیں اور اسی واسطے ایک پھیلتے ہوئے دائرہ کے محیط پر واقع ہیں، لہذا اِن کو جانبی تناؤ سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ اسی وجہ سے وہ اکثر ثانوی رس ریشوں کی سطح پر پھیل جاتے ہیں، اور ابتدائی رس ریشوں کے وہ ممتاز گروہ جو ابتداءً تھے اب شناخت نہیں ہو سکتے لیکن ثانوی رس ریشوں کے محیط پر اکثر بعض رس ریشوں کے منتشر گروہ دکھائی دیتے ہیں (جو ہملی سخت بافت یعنی گرد حاشیئی ریشوں کے نمایندے ہوتے ہیں)۔

چونکہ میان حزمی تبدلی بافت بین حزمی تبدلی بافت، یہ دونوں ثانوی بافت کو پیدا کرتی ہیں، لہذا گودے اور قشرہ کے درمیان اب چوڑی لبی کرنیں نہیں دوڑتیں۔ لیکن تبدلی حلقہ کے بعض خلیے بجائے چوبی اور رس ریشی عناصر پیدا کرنے کے کبھی بافتی خلیے پیدا کردیتے ہیں، جو تنگ لبی کرنیں بنا دیتے ہیں۔ یہ کرنیں ثانوی چوب اور رس ریشوں میں نصف قطری طور پر دوڑتی ہیں۔ چونکہ یہ تبدلی بافت سے بنتی ہیں، لہذا یہ حقیقتہً ثانوی بافت پر مشتمل ہوتی ہیں۔ لیکن عموماً وہ جن کی بناوٹ ثانوی بڑھاؤ کی ابتداء پر شروع ہوئی تھی اور جو اسی واسطے (باوجود نہایت تنگ ہونے کے) گودے سے قشرہ تک دوڑتی ہیں، اب بھی ابتدائی کہلاتی ہیں، اور ثانوی کی اصطلاح انھیں کے لیے محفوظ ہے جن کا بننا بعد میں شروع ہوا۔ اور جو اسی لیے ثانوی چوب میں کسی جگہ سے شروع ہو کر ثانوی رس ریشوں میں کہیں ختم ہو جاتے ہیں۔

سرما میں تبدلی بافت کی تقسیم بند ہو جاتی ہے۔ موسم بہار میں وہ

اپنی فعلیت پھر شروع کر دیتی ہے۔ وہ ثانوی چوب اور ثانوی رس ریشوں کی ایک پٹی ہر سال تیار کرتی ہے۔ ثانوی چوب کی گول پٹیاں ایک دوسری سے نمایاں طور پر ممتاز اور علیحدہ ہوتی ہیں اور سالانہ حلقوں (annual rings) کے نام سے یاد کی جاتی ہیں۔

موسم بہار میں بنی ہوئی چوب اور موسم خزاں میں بنی ہوئی چوب میں کسی قدر فرق ہوتا ہے۔ اول الذکر یعنی بہار کی چوب میں بڑے، اچھی طرح بنے ہوئے عناصر ہوتے ہیں، اور آخر الذکر یعنی خزانی چوب میں نسبتًا چھوٹے، بہت زیادہ دبیز اور لگنن دار عناصر ہوتے ہیں۔ یہ کچھ تو اس وجہ سے ہے کہ بہار میں بالیدگی زیادہ پھرتی کے ساتھ ہوتی ہے اور کچھ اس وجہ سے کہ سرما میں کاگ کے ترڑ کنے کے باعث بیرونی بافتوں کا دباؤ کسی قدر کم ہو جاتا ہے۔ بعض دفعہ تبدلی بافت میں غذا یا پانی کی رسد کی کمی بیشی کی وجہ سے، سالانہ ایک حلقہ سے زیادہ کا بھی اضافہ ہو سکتا ہے، مگر سالانہ حلقوں کی تعداد تنہ کی عمر کو تخمینی طور پر ظاہر کرتی ہے۔

یہ منظر رس ریشوں میں نہیں نظر آتا۔ عمومًا جیسا کہ عرضی تراشش میں دکھائی دیتا ہے، رس ریشوں کی سالسلہ دار گول پٹی ہوتی ہے، جس میں تنگ لمبی کرنیں دوڑتی ہیں۔ لیکن بعض حالات میں (مثلاً لیموں میں) لمبی کرنوں کا، ان کے خلیوں کی بالیدگی اور تقسیم سے، مماسی پھیلاؤ ہونے کی وجہ سے، رس ریشے کئی مخروطی تودوں سے بنے ہوئے معلوم ہوتے ہیں، جن کے سروں کا رخ باہر کی طرف ہوتا ہے۔ ابتدائی رس ریشوں کے گردہ ان ہی کے سروں پر پائے جاتے ہیں۔

ثانوی چوب ریشہ میں چوبی عروق، چوب ریشے (سخت بافت کے ریشے اور سانس نالیاں)، اور چوبی کہبی بافت ہوتی ہے۔ اس میں صرف دعیلی اوعیہ[1] نہیں ہیں۔ شاذ حالات میں عروق نہیں ہوتیں، اور اکثر، مثلاً ولوز (Willows) اور پاپلرز (Poplars) میں، سانس نالیاں نہیں ہوتیں۔ چوبی کہبی بافت کا فعل یہ ہے کہ غذائی حاصلات کے انتشار کا

[1] Vessels = عروق۔ وعائیں۔ اوعیہ

انصرام کرے۔ وہ نشاستہ اور دوسرے تحوّلی حاصلات کی تذخیر کا کام بھی انجام دیتی ہے۔ تمام چوب ریشئی لگنین دار ہونے کی وجہ سے تنہ کو قوت اور استواری بخشتے ہیں۔

ثانوی رس ریشے عموماً تمام تر نرم ہباثیہ پر مشتمل ہوتے ہیں، مگر بعض دفعہ (مثلاً لیموں میں) اس میں ہباثیہ ریشوں (سخت ہباثیہ) کی نہیں ہوتی ہیں۔ نرم ہباثیہ میں چھلنی دار نلیاں، رفیق (جوابی) خلیے اور رس ریشئی کعبی بافت ہوتی ہے۔ چھلنی دار نلیاں اور رفیق (جوابی) خلیے پروٹیڈ مادہ کے پہنچانے کا کام انجام دیتے ہیں، اور رس ریشئی کعبی بافت کاربوہائیڈریٹ مادّہ کے پہنچانے اور جمع کرنے کا کام انجام دیتی ہے۔

لبّی کرنیں کعبی بافت کے انتصابی صحفے (Plates) ہیں، جو چوب اور رس ریشوں میں نصف قطری سمت میں دوڑتے ہیں۔ ان کے خلیے نصف قطری رخ میں لمبوترے ہوتے ہیں۔ ان کی چوڑائی عموماً ایک خلیہ سے چند خلیوں تک کی، اور بلندی دو سے تقریباً پندرہ خلیوں تک کی ہوتی ہے۔ انھیں بافت کے ایسے تختوں کے طور پر نہیں سمجھنا چاہیے جو تنہ کے قاعدے سے اس کے راس تک مسلسل دوڑتے ہوں۔ لبّی کرنوں کا محلّ وقوع ٹھیک طور پر سمجھنے کے لیے تنہ کی ایک مماسی تراش کا امتحان کرنا اہم ہے۔ لبّی کرنوں کے ذریعہ سے رس ریشوں اور دوسری بافتوں کو چوب سے جذب کیے ہوئے پانی کی رسد پہنچتی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ان ہی کے واسطہ سے چوب کے جاندار خلیے ان غذائی اشیاد کو حاصل کرتے ہیں جو پتّوں میں مکمل ہو کر رس ریشوں میں سے تنہ کے نیچے پہنچائی جاتی ہیں۔

ف ۲۶۔ جافیہ (Duramen) اور رس چوب

(Alburnum) ——— پرانے درختوں میں جن میں بہت سے سالانہ حلقے پائے جاتے ہوں، ثانوی چوب کا مرکزی خطہ محیطی خطہ سے ممتاز طور پر علیحدہ معلوم ہوتا ہے۔ مرکزی خطہ میں چوبی خلیے (چوبی کعبی بافت) اپنے

بافیہ سے معرّا ہو جاتے ہیں، اور چوب ریشی عناصر کی دیواریں اور کہفے ٹینن اور دوسری اشیاء سے پُر ہو جاتے ہیں، جن سے چوب کا رنگ سیاہ ہو جاتا ہے اور وہ سڑنے گلنے سے محفوظ ہو جاتی ہے۔ چوب ریشوں کے اس سیاہ رنگ والے مرکزی خِطّہ کو حافیہ یا پکّی لکڑی (duramen or heart wood) کہتے ہیں۔ محیطی خِطّہ کو، جو تنہا آبی محلولات کو پہنچانے کا کام دیتا ہے، **رس چوب** (alburnum or sap-wood) کہتے ہیں۔

ف ۲۷۔ کاگ جَن (PHELLOGEN) — کاگ کا بننا شکل

(۶۷ شکل) — یہ ظاہر ہے کہ ثانوی چوب اور رس ریشوں کی اس اندرونی تکوین سے محیطی بافتوں (قشرہ اور برآدمہ) پر شدید دباؤ پڑنا چاہیے۔ برآدمہ کھنچ کر بالآخر پھٹ جاتا ہے۔ اس کی تلافی کے لیے ایک دوسری تبدلی بافت کی تہ سے، جو اس خِطّہ میں نمو یاب ہو جاتی ہے، ایک نئی بافت کی تکوین ہوتی ہے۔ تبدلی بافت کی یہ تہ جو بطور ایک ثانوی مقسّمہ کے پیدا ہو جاتی ہے **کاگ جَن** (Phellogen) یا **کاگی تبدلی بافت** (Cork-cambium) کہلاتی ہے۔

بیشتر حالات میں (مثلاً ایلڈر Elder میں)، کاگ جَن قشرہ کی بیرون ترین تہ میں، برآدمہ کے بالکل نیچے ہی ایک سطحی مبدا رکھتی ہے۔ اس تہ کے خلیے ثانوی بالیدگی کے عمل کے کسی مرحلے میں مقسمی ہو جاتے ہیں۔ وہ چھوٹے خلیے جو کاگ جَن کی بیرونی جانب پیدا ہوتے ہیں سُوبرن دار (Suberised) ہو کر ایک بافت بنا دیتے ہیں، جس کو **کاگ** (Cork) یا **گرد آدمہ** (Periderm) کہتے ہیں (ملاحظہ ہو صفحہ ۶۸)۔ چونکہ یہ بافت پانی کے لیے غیر نفوذ پذیر ہوتی ہے لہٰذا برآدمہ کا تعلق تغذیہ سے منقطع کر دیتی ہے۔ برآدمہ مُردہ ہو کر درخت کی پہلی چھال کے طور پر بتدریج اُتر جاتا ہے۔ کاگ ایک ثانوی بنیادی بافت ہے، جو برآدمہ کی قائم مقامی کے لیے اور اُس کے افعال کو جاری رکھنے کے لیے نمو یاب

ہوتی ہے۔

کاگ۔ جن کی اندرونی جانب پر بھی نئے خلیے پیدا ہو سکتے ہیں۔ اس طرح سے بنی ہوئی بافت کبھی ہوتی ہے اور اُس کا اضافہ ابتدائی قشرہ پر ہوجاتا ہے۔ یہ کاگی ادمہ (Phelloderm) یا ثانوی قشر کہلاتی ہے۔ لیکن اکثر اوقات یہ بافت موجود نہیں ہوتی (شکل ۵ئ۶)، یا ثانوی بالیدگی کے ابتدائی چند سالوں کے دوران میں نہایت خفیف نمو یافتہ صورت میں موجود ہوتی ہے۔

اگرچہ تنہ کا کاگ جن عموماً بیرون ترین قشری تہ میں شروع ہوتا ہے، تاہم وہ دوسری تہوں میں بھی پیدا ہو سکتا ہے مثلاً وہ وِلوز (Willows) میں خود بر ادمہ ہی میں شروع ہوتا ہے۔ بعض اوقات وہ قشرہ کی دوسری یا تیسری تہ ہوتی ہے، جو قسمی بن جاتی ہے، مثلاً لے برنم (Laburnum) میں کلیمٹس (Clematis) یا انگور کی بیل اور دوسروں میں پہلا کاگ جن گردہ شبیہ میں شروع ہوتا ہے۔ ان صورتوں میں پہلی چھال نہ صرف مردہ براد مہ پر مشتمل ہوتی ہے بلکہ اُس تمام قشری بافت پر بھی جو کاگ جن سے باہر کو ہوتی ہے۔ اس کو ایک عام قاعدہ تصور کیا جا سکتا ہے کہ کاگ جن کی ابتدا جتنی زیادہ گہری ہوگی کاگی ادمہ کی تکوین اتنی ہی جلد اور افراط کے ساتھ ہوگی۔

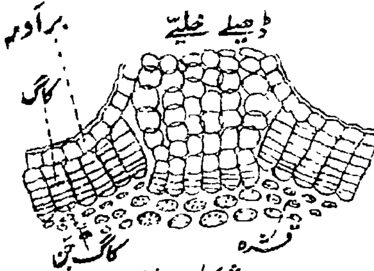
ف ۲۷۔ چھال

(Bark) کی تعریف یوں کی جا سکتی ہے کہ وہ تمام مردہ بافت ہے، جو ایک فعّال کاگی تبدیلی بافت کے باہر واقع ہوتی ہے۔ ہم یہ پہلے ہی بیان کر چکے ہیں کہ پہلی چھال میں کیا ہوتا ہے۔ پہلا کاگ جن سے دس سال تک قائم رہ سکتا ہے، جیسے کہ برچ (Birch) میں۔ بیچ (Beech) میں وہ درخت کی زندگی بھر قائم رہتی ہے۔ یہ حالت صرف اُسی وقت ہوتی ہے جبکہ پہلے کاگ جن کی ابتدا سطحی ہوتی ہے۔ ایسی حالتوں میں ممکن ہے کہ نسبتہً پرانی کاگی تہوں کے مردہ

ہو جانے کے باعث چھال کی پیدایش بکثرت ہو جائے۔

مگر بیشتر حالات میں یہ پہلا کاگ جن اُن درختوں میں جلد یا دیر سے مرجاتا ہے جن میں اُس کی ابتدا سطحی ہو۔ مگر جلدی اُن میں مرتا ہے جہاں وہ گہرائی پر واقع ہوتا ہے۔ اُس کی جگہ ایک نیا یا ثانوی کاگ جن لے لیتا ہے، جو نسبتہً گہری بافت میں نمویاب ہوتا ہے۔ اِس سے ایک نئی کاگی تہ پیدا ہو جاتی ہے، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ تمام بیرونی بافتیں (اولین کاگ، وغیرہ) مردہ ہو کر چھال میں شامل ہو جاتی ہیں۔ اگر ثانوی کاگ جن کا تسلسل و تواتر تیزی کے ساتھ جاری رہے تو اکثر یہ ہوتا ہے کہ کاگ جن رس ریشوں کے قریب تک آ پہنچتا ہے۔ بعض صورتوں میں یہاں تک ہوتا ہے کہ نئے کاگ جن رس ریشوں میں پیدا ہو جاتے ہیں، مثلاً انگور کی بیل اور کلیماٹس (Clematis) میں۔

بعض درختوں میں چھال کی چادریں اُتر آتی ہیں۔ ایسی چھال کو **حلقہ دار چھال** (Ring-bark) کہتے ہیں یہ یا تو اس وجہ سے ہو سکتا ہے کہ ابتدائی کاگ جن قایم رہتا ہے، مثلاً برچ یعنی بھوج پتر میں یا اس وجہ سے کہ یکے بعد دیگرے پیدا ہونے والے کاگ جن باقاعدہ حلقوں کی شکل میں نمودار ہوتے ہیں۔



شکل ۷۵
تراشش جو عدسی خانے میں سے گزر رہی ہے

مگر بہت سے درختوں میں چھال چھلکے بن کر اُتر جاتی ہے اُس کو **چھلکا دار چھال** (Scale-bark) کہتے ہیں، مثلاً پلین (Plane) میں۔ ایسا اس وجہ سے ہوتا ہے کہ ثانوی کاگ جن باقاعدہ حلقوں یا تہوں کی شکل میں نمودار نہیں ہوتے بلکہ چھوٹی مماسی دھجیوں کی شکل میں، جو پہلے کاگ جن پر لگی ہوئی ہوتی ہیں۔

ف ۲۹۔ عدسی خانے (Lenticels) (شکل ۶۸) ــــ جیساکہ ہم دیکھ چکے ہیں چھوٹی سبز ٹہنی کے برادمہ میں دہن (Stomata) ہوتے ہیں، جو گیسوں اور پانی کی بھاپ کے باہمی تبادلہ کا موقع دیتے ہیں۔ جب کاگی بافت نمویاب ہوتی ہے تو ہم عموماً بعض ساختیں ایسی پاتے ہیں جو یہی فعل رکھتی ہیں، اور جن کو عدسی خانے (Lenticels) کہتے ہیں۔ یہ ٹہنی کی بھوری سطح پر چھوٹے چھوٹے بیضوی داغ بناتے ہیں، (مثلاً پیپل کے درخت میں)۔ تراشوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان نقطوں پر کاگی خلیے قریبی طور پر متصل (متماس) نہیں ہوتے، بلکہ ایک دوسرے سے علٰحدہ ہوگئے ہیں اور ایک ڈھیلا، دانہ دار، یا سفوف جیسا تودہ بناتے ہیں، جن میں سے گیسیں اور ابخرات بآسانی گذر سکتے ہیں۔

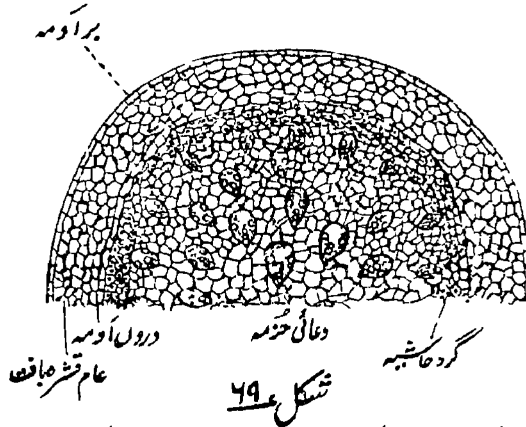
قاعدہ ہے کہ عدسی خانے دہنوں کے بالکل نیچے ہی نمویاب ہوتے ہیں۔ جہاں کاگ کا ایک دبیز تودہ نمویاب ہوگیا ہو وہ لمبے راستے یا کنالیں بناتے ہیں، جو سفوف جیسے کاگی خلیوں سے پُر ہوتی ہیں، مثلاً جیسے کہ معمولی تجارتی کاگ میں۔ عدسی خانے موسم سرما میں معمولی کاگی بافت کے پیدا ہوجانے کی وجہ سے مسدود ہوجاتے ہیں۔

(۲) یک بیج پتا (The Monocotyledon)

ف ۳۰۔ تمثیلی ترتیب ــــ (شکل ۶۹) ــــ یک بیج پتیے تنہ کی بافتوں کی تمثیلی ترتیب، جیسی کہ عرضی تراش میں دکھائی دیتی ہے، ظاہر ہوتی ہے۔ زمینی بافت میں عروقی حزموں کی ایک کثیر تعداد موجود ہوتی ہے جو بے قاعدہ طور پر منتشر ہوتی ہے۔ وہ تنہ کے محیط پر مرکز کی نسبت زیادہ چھوٹے اور نزدیک نزدیک ہیں۔ حزموں کی اِس

منتشر ترتیب کے باعث زمینی بافت گودے اور لبی کرنوں میں علیحدہ علیحدہ نمایاں نہیں۔

زمینی بافت بالخصوص باریک دیوار والی کعبی بافت پر مشتمل ہے، مگر ممکن ہے کہ براَدمہ کے عین نیچے ہی لیفی بافت یا سخت بافت کی چکتیاں پائی جائیں۔ اس کے علاوہ، متعدد یک بیج پتیے تنوں میں، سخت بافت کی ایک مضبوط پٹی ہوتی ہے جس کو طاقت بخش منطقہ (Strenghtening zone) کہتے ہیں، یہ اس حصہ کے عین باہر ہی نمو یاب ہوتی ہے، جس میں حزمے موجود ہیں۔ یہ طاقت بخش منطقہ لگنن دار سخت بافت کا گرد حاشیہ (Pericycle) ہے۔ اس کے بالکل ہی باہر والی خلیوں کی تہ دروں اَدمہ ہے، لیکن یہ یک بیج پتیے تنوں میں عموماً بہت خفیف طور پر نمایاں ہوتی ہے۔ دروں اَدمہ جیسے کہ دو بیج پتوں میں ہوتا ہے، قشری زمینی بافت کی اندرون ترین تہ ہے۔ یک بیج پتیے تنہ میں ستونی نظام کی عروقی بافت



شکل ۶۹

یک بیج پتیے تنہ کی عرضی تراش کا نصف حصہ (خاکہ)۔ حزموں کی درمیانی بافت باریک دیواری کعبی زمینی بافت ہے

متعدد ممتاز ہم جانبی حزموں میں جدا ہو جاتی ہے، جن میں سے ہر حزمہ خود اپنی لگنن دار واصل بافت کی پوشش (سخت بافت شکل ۵۰) سے محصور

ہوتا ہے۔

دراں حالیکہ یہ نظام اکثر یک بیج تیّیے تنوں میں پایا جاتا ہے، مثلاً رسکس (Ruscus) (The Butcher's Broom) اور اسپیرگس (Asparagus) میں، یہ قابلِ غور ہے کہ دوسروں میں گرد حاشیہ اور دروں آدمہ کو کوئی مخصوص خصائص بقیہ کبھی زمینی بافت سے ممتاز و متفرق نہیں کرتے۔ مثلاً مکئی میں۔

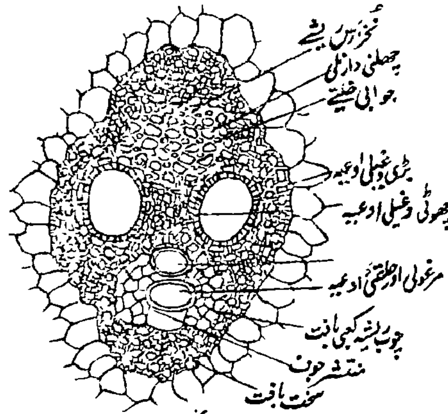
ف ۳۱۔ عروقی حُزمہ (شکل ۱۱۷) — حُزمے ہم جانبی ہوتے

ہیں۔ چوب ریشوں کا رُخ تنہ کے مرکز کی طرف ہوتا ہے اور وہ عموماً کم وبیش V کی شکل کے ہوتے ہیں۔ V کے ہر ایک بازو پر ایک یا زیادہ بڑی دغیلی اوعیہ ہوتی ہیں۔ نخز چوب ریشوں کی اوعیہ V کے راس پر واقع ہوتی ہیں۔ بعض پودوں میں، مثلاً مکئی میں، ایک یا زیادہ حلقہ دار اوعیہ کے ٹوٹ جانے سے (بذریعۂ تحلیل بافت) ایک ہوائی راستہ بن جاتا ہے۔ رس ریشے V کے بازوؤں کے درمیان، لیکن قاعدہ یہ ہے کہ اس سے کسی قدر باہر واقع ہوتے ہیں۔ اس میں چھلنی دار نالیاں مع چھوٹے رفیق یا جوابی خلیوں کے ہوتی ہیں۔ رس ریشئی کبھی بافت نہیں ہوتی۔ اس کی بیرونی جانب چھوٹے نخز رس ریشئی عناصر شناخت کیے جا سکتے ہیں مگر **سخت ہُبائیہ** (hard bast) نہیں ہوتی۔ اگر طالبِ علم یاد کرے کہ دو بیج تیّیے کی سخت ہبائیہ گرد حاشیہ کا ایک لگنن دار حصہ ہے تو اس کی وجہ صاف ظاہر ہو جائیگی۔ حُزمے **مسدود** ہوتے ہیں، یعنی تبدّلی بافت نہیں ہے لہذا ثانوی بالیدگی بھی نہیں ہوتی۔

ف ۳۲۔ حُزموں کا طولی ممر (شکل ۱۱۸) — حُزمے

مشترک ہوتے ہیں۔ عموماً پتّوں کا جماؤ چوڑا ہوتا ہے اور ان میں سے تنہ کے اندر تک متعدد حُزموں کا تعاقب کیا جا سکتا ہے۔ تنہ میں ان کا ممر نیچے کی طرف سطح سے متوازی نہیں بلکہ خمدار ہوتا ہے۔ وہ پہلے نیچے کو مرکز کی طرف

رتر پیچھے دوڑتے ہیں اور پھر باہر کو سطح کی طرف دوبارہ خم کھاتے ہیں۔



شکل عث

مکئی کے وعائی حزمے کی عرضی تراش

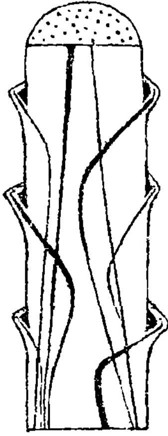
ایک یا دو بین الکرائب میں سے دوڑنے کے بعد وہ اُن حزموں سے مل جاتے ہیں جو پُرانے پتّوں سے اندر آرہے ہیں۔ چنانچہ ہمیں تمام لپولوں پر ایسے حزمے ملتے ہیں جو زمینی بافت میں مختلف گہرائیوں پر واقع ہوتے ہیں، اور اسی وجہ سے عرضی تراش میں منتشر ترتیب نظر آتی ہے۔

ف۳۳ ۔ راسی مُقسّم اور بافتوں کی تفریق

راسی مقسّم میں اَدمہ زا (dermatogen) یا میان تہ (Periblem) اور بھرنی (Plerome) کم و بیش نمایاں طور پر تمیز کیے جا سکتے ہیں، اُسی طرح جس طرح کہ دو بیج پتے میں۔ اَدمہ زا سے بر اَدمہ پیدا ہوتا ہے، میان تہ سے قشری زمینی بافت، اور بھرنی سے اس کے اندر کی بافتیں۔ جیسا کہ پہلے اشارہ کیا جا چکا ہے، ممکن ہے کہ دروں اَدمہ (یعنی میان تہ سے متولد ہونے والی اندرون ترین تہ) اور زیر اَدمی بافت (ریشی بافتی یا سخت بافتی) صاف

طور پر علیحدہ نمایاں ہوں یا نہ ہوں۔ ممکن ہے کہ گرد حاشیہ سخت بافتی ہو یا نہ ہو۔ بھرتی میں منتشر پیشیں تبدلی پل یا ڈورے نمودار ہوتے ہیں۔ دو بیج پتّوں کی طرح عروقی بافت کی تفریق واقع ہوتی ہے مگر اس کے مکمل ہونے کی وجہ سے تبدلی بافت باقی نہیں رہتی۔

۴۳۔ ترمیمات



شکل ۸۱

یک بیج پتے کے حزموں کا طولی عمل (خاکہ)

بعض اوقات حزمے بے ترتیبی سے منتشر نہیں ہوتے، بلکہ زمینی بافت کے مخصوص خطّوں تک محدود رہتے ہیں، مثلاً بلیک برئیونی (Black Bryony) (*Tamus Communis*) میں وہ زمینی بافت کے اس حصّہ میں دوڑتے ہیں جو طاقت بخش منطقہ (Strengthening zone) کے بالکل ہی اندر ہوتا ہے۔ اس حالت میں دو بیج پتیا ترتیب سے ایک ظاہری مشابہت ہوتی ہے۔ گھاسوں میں بین الکرائب کی زمینی بافت کا مرکزی خطّہ جذب کر لیا گیا ہے، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بین الکرائب کھوکھلے ہوتے ہیں، اور حزمے زمینی بافت میں (جو بھرتی سے ماخوذ ہوتی ہے) برادمہ کے قریب دوڑتے ہیں۔ بالآخر، بعض یک بیج پتوں، مثلاً یوکا (Yucca) اور ڈراسینا (Dracaena) وغیرہ میں ایک قسم کی ثانوی بالیدگی ہوتی ہے۔ ایسا صرف ان ہی چند قسموں میں ہوتا ہے کہ ہمیں یک بیج پتوں میں ثانوی بالیدگی ملتی ہے۔

ممکن ہے کہ طالب علم کو یک بیج پتے درختوں میں چند مثالیں

ایسی ملیں جن میں کوئی ثانوی بالیدگی نہیں ہوتی۔ مثلاً کف برگے (Palm) - کف برگوں کے قوی تنہ کی تمام بافتیں ایک بڑے راسی مقسّم سے ماخوذ ہوتی ہیں۔ کف برگوں میں تمثیلی منتشر ترتیب ہوتی ہے گو بافتیں زیادہ دبیز اور لگنین دار ہو جاتی ہیں۔

۳۵ - استثنائی ثانوی بالیدگی

یوکا، ڈرا سینا اور چند دوسروں میں ایک قسم کی ثانوی بالیدگی ہوتی ہے۔ تنہ کی ابتدائی حالت میں مشترک دمسدود حزموں کی ایک تمثیلی منتشر ترتیب ہوتی ہے۔ گرد حاشیہ میں ایک تبدلی بافت بالکل ثانوی مقسّم کی طرح شروع ہوتی ہے۔ وہ صرف اپنی اندرونی جانب نئی بافت تیار کرتی ہے اور اس بافت کی تفرق ہو کر نئے ثانوی حزمے بنتے ہیں، جن کے درمیان زمینی بافت ہوتی ہے۔ نئے حزمے ساقی [1] (یعنی ساق سے پیدا ہونے والے) ہوتے ہیں (صفحہ ۱۳۱)۔ ایک کاگ جَن (ثانوی مقسّم) بھی برادمہ کے نیچے نمویاب ہوتا اور کاگ پیدا کرتا ہے۔

(۳) عمومی

۳۶ - جانبی شاخوں کا مبداء

دو بیج پتّوں اور یک بیج پتّوں دونوں میں بغلی کلیاں مورث تنہ کے راسی مقسّم سے ایک سطحی مبداء رکھتی ہیں۔ وہ صرف ادمہ زا اور میان تہ کے چھوٹے اُبھاروں کی صورت میں نکلتی ہیں (شکل ۶۲ ع) مورث محور کی بھرنی اُن کی تکوین میں کوئی حصہ نہیں لیتی۔ اسی وجہ سے اُن کے نمو کو بیرونی نمو (exogenous) کہتے ہیں۔ جوں جوں بغلی اُبھار جسامت میں بڑھتا جاتا ہے ایک بھرنی (جو مورث محور کی میان تہ سے ماخوذ ہوتی ہے) متفرق ہوتی اور مورث کی

[1] Cauline

بھرنی سے ملحق ہو جاتی ہے۔ نو عمر پتے نمودار ہونا شروع ہو کر راس پر متراکب ہوتے ہیں۔ اس طرح سے ہم ایک بغلی کلی پاتے ہیں جو سب لحاظ سے مورثِ محور کی راسی کلی کی ساخت کو از سرِ نو پیدا کر دیتی ہے۔

ف ۳۷۔ **زخموں کا اندمال** — جب ایک تنہ (یا پودے کا کوئی دوسرا رکن) زخمی ہوتا ہے تو زندہ زمینی بافت کی سب سے بیرونی غیر متفرِ تہ ایک منقسم (کاگ جن) پیدا کر دیتی ہے، جس سے ایک کاگی تہ تیار ہوتی ہے، جو زخمی سطح کی حفاظت کرتی ہے۔ زخموں کے مندمل کرنے کی یہ قوت دو بیج پتوں اور یک بیج پتوں دونوں میں پائی جاتی ہے۔

اکثر چوبی پودوں میں، وہ غیر متفرّر خلیے، جو زخمی سطح سے متصل یا ہم پہلو ہوتے ہیں، بلا واسطہ طور پر کاگی تہ نہیں بناتے، بلکہ کبھی بافت کا ایک نرس دار تودہ پیدا کر دیتے ہیں جو کنبہ[1] (Callus) کہلاتا ہے۔ یہ زخم کو پُر کر کے اس کو ڈھانک لیتا ہے، اور اس کی سطح پر کاگ بن جاتا ہے۔ اگر تبدلی بافت زخمی ہو جائے تو کنبہ کے خلیے تبدلی بافت کی ایک تازہ دھجّی بنا دیتے ہیں، جو زخمی تہ سے مربوط ہو جاتی ہے، اور اس طرح سے ثانوی بافت کی مسلسل تکوین کا انتظام ہو جاتا ہے۔

جب کسی درخت کی ٹہنی قطع کر دی جائے یا ٹوٹ جائے تو منکشف سطح کے حاشیہ کے گرد کی تبدلی بافت کی تہ سے کنبہ کی ایک پوشش نمو یاب ہو جاتی ہے۔ اس میں جو تبدلی بافت نمو یاب ہوئی ہے اُس سے ثانوی بافت پیدا ہو جاتی ہے، اور یہ کچھ عرصہ کے بعد

---

[1] اس بافت کو اسی کے ایک ہم نام مادہ سے تمیز کرنا چاہیے جو کہ خزاں میں چھلنی دار نخسیتوں پر جم جاتا ہے (صفحہ ..)۔

ٹھونٹھ کو پورے طور پر دفن کر لیتی ہے۔ یہی اُن گانٹھوں کی ابتدا ہے جو درختوں کی لکڑیوں میں اکثر پائی جاتی ہیں۔ گانٹھ کی سختی یقیناً اُس کے گرد کی چوب کے دباؤ کی وجہ سے ہوتی ہے۔ جب درختوں کی نئی پیدائش قلموں (Cuttings) کے ذریعہ سے کی جاتی ہے تو تراشی ہوئی سطح پر ایسا ہی کتبہ بنتا ہے۔



پانچواں باب

دعاتخم کی جڑ

(*)

۱۔ **عام خصائص** ـــــ جڑ پودے کا وہ رکن ہے جو نیچے کی طرف مڑ کر روشنی سے دور اور پانی سے نزدیک ہونے کا رجحان رکھتا ہے۔ جو قاعدہ ہے کہ نہ تو پتے رکھتا ہے نہ کلیاں۔ اور جس کے راس پر عموماً بافت کی ایک محافظ ٹوپی ہوتی ہے، جس کو **جڑ پوش** (root-cap) کہتے ہیں۔ اس کی اندرونی ساخت اور نمو بھی مخصوص ہوتے ہیں۔ ان ہی خصائص پر غور کرنے سے اصلی جڑوں کو جڑ نما تنوں سے تمیز کیا جاتا ہے۔

۱۔ بیرونی خصائص

۲۔ **اصلی اور اتفاقی جڑیں** ـــــ جیسا کہ پہلے سمجھایا جا چکا ہے مول (radicle) کا منتہائی حصہ جنینی یا ابتدائی جڑ ہے۔ تبنیت یا اُپج کے وقت بیشتر دو بیج پتوں میں ابتدائی جڑ لمبی ہو کر زمین کے اندر

داخل ہوتی، شاخیں نکالتی، اور پودے کا بیخی نظام بناتی ہے۔ اِس کو اصلی بیخی نظام (tap-root system) کہتے ہیں۔ لمبی ابتدائی جڑ کو اصلی جڑ (tap-root) اور شاخوں کو اگر وہ باقاعدہ راس جُو سلسلے سے نمویاب ہوئی ہوں تو طبعی ثانوی جڑیں (Normal secondary roots) کہتے ہیں۔ تفرّع ہمیشہ جانبی ہوتا ہے۔ جہاں ایک لمبی اصلی جڑ میں طبعی ثانوی جڑیں لگی ہوتی ہیں تو اُس تفرّع کو عنقودی (racemose) کہتے ہیں (شکل ۵۶)۔ جہاں مورث جڑ چھوٹی رہ جاتی ہے اور طبعی شاخیں وسیع بیخی نظام بناتی ہیں تو ایسے تفرّع کا مقابلہ گچھیالی قسم (Cymose type) سے کیا جاسکتا ہے (شکل ۵۷)۔

لیکن ہمیں طبعی جڑوں کے بجائے اکتسابی یا اتفاقی جڑیں (adventitious-roots) بھی ملتی ہیں۔ یہ وہ جڑیں ہیں جو (ا) دوسری جڑوں پر نمویاب ہوتی ہیں، مگر طبعی راس جُو سلسلہ سے نہیں، (ب) تنے پر نمویاب ہوتی ہیں، (ت) اور چند صورتوں میں پتّوں پر۔ دو بیج پتیے پودوں میں بھی اتفاقی جڑیں عام ہیں، خصوصاً اُن میں زیادہ تر جن میں جذر (rhizome)، دوندے، رینگنے والے تنے، وغیرہ ہوتے ہیں (مثلاً اشکال ۵ - ۵۱)۔ یک بیج پتّوں میں، تقریباً تمام صورتوں میں، اتفاقی یا اکتسابی جڑیں ہوتی ہیں (ملاحظہ ہو صفحہ ۱۰۲)۔

۳۔ جڑوں کے افعال اور توافق (ADAPTATIONS)

تنوں کی طرح جڑیں بھی ایسی شکل اور عضویت رکھتی ہیں جو اُن کی طرزِ زندگی اور ماحول کے مطابق ہو۔ صرف وہیں جہاں وہ روشنی میں کھلی ہوئی ہوں اُن میں سبزی پائی جاتی ہے اور وہ کاربن کے تمثّل میں ایک حد تک ممد ہوتی ہیں۔ وہ عموماً زمین میں دفن ہوتی ہیں اور اِسی وجہ سے انہیں ایسے مختلف اثرات کا سامنا نہیں ہوتا جیسا کہ تنوں کو ہوتا ہے۔ چونکہ اُن کا ماحول کم پیچیدہ ہوتا ہے لہٰذا وہ اپنی شکل و توافق میں نسبتہً کم تنوّع یا گوناگونی ظاہر کرتی ہیں۔

Chlorophyll ؎

اس کے ساتھ ہی ایک معمولی جڑ کے افعال، یعنی (ا) پودے کو جمانا، (ب) زمین کے اندر سے غذائی محلولات کو جذب کرنا، زمین کی نوعیت یا پودے کی ضروریات کے لحاظ سے بہت سے مختلف طریقوں سے انجام پاتے رہتے ہیں۔ ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ جڑیں مخصوص افعال بھی اختیار کر لیتی ہیں مثلاً ممکن ہے کہ وہ غذا کے گوداموں کا کام انجام دیں یا چڑھنے والے اعضاء کا۔ بعض اوقات وہ ہوائی ہوتی ہیں اور کبھی کبھی آبی۔ چند صورتوں میں جڑیں بہت زیادہ مخصوص ہو کر تریوں (Floats)، شوکوں (Spines) وغیرہ جیسی بن جاتی ہیں۔ ان وجوہ سے جڑوں کی اشکال اور توافقات کچھ کم نہیں ہیں۔

۴۔ اصلی جڑ اور طبعی بیخی شاخوں کی قسمیں

سب سے زیادہ تمثیلی شکل جو خصوصاً دو بیج پتوں میں پائی جاتی ہے ریشہ دار متشعب اصلی جڑ (fibrous branching tap-root) ہے۔ اس میں اصلی جڑ اور طبعی شاخیں دونوں لمبی اور پتلی، اور ریشوں سے کم و بیش مشابہ ہوتی ہیں (شکل ۵۶)۔ ایسی جڑیں صرف عمیق پرور (deep-feeding) پودوں میں پائی جاتی ہیں۔ اس کی ایک ترمیم شدہ صورت وہ چھوٹی اور موٹی ابتدائی جڑ ہے، جس میں ریشہ دار طبعی شاخوں کا ایک وسیع نظام ہوتا ہے (شکل ۶۲)۔ ایسی جڑیں "سطح پرور" (surface feeder) پودوں میں پائی جاتی ہیں۔

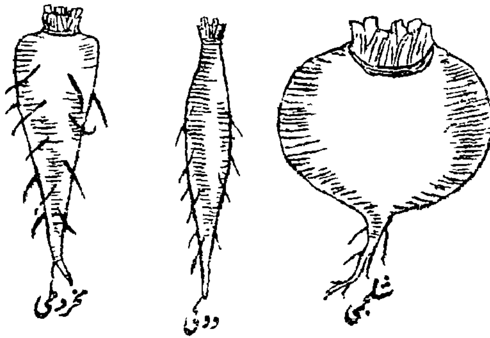


شکل ۶۲

چھوٹی ابتدائی جڑ جس میں ریشہ دار طبعی شاخیں ہیں

سال باشی (annual) جڑیں عموماً پتلی اور ریشہ دار ہوتی ہیں، ان میں کوئی ذخیرہ غذائی شئے موجود نہیں ہوتی۔ اس کے برخلاف مستقر جڑوں میں دوسرے سال کی بالید گی کے لیے کم و بیش محفوظ مادّہ ہوتا ہے اور ممکن ہے کہ وہ

دبیز اور لحمی بن جائیں، جیسے کہ میٹھے آلو میں۔ اسی وجہ سے دوسال بانی پودوں کی جڑ بھی بہت زیادہ دبیز ہوسکتی ہے جیسے کہ گاجر، چقندر، مولی اور شلجم میں (شکل ۱۳۷)۔ لیکن یہ دیکھنا چاہیے کہ گاجر اور چقندر کی نام نہاد اصلی جڑ (مخروطی اصلی جڑ) میں در اصل زیر بیج پتّا (hypocotyl) بھی شامل ہوتا ہے،



شکل ۱۳۷

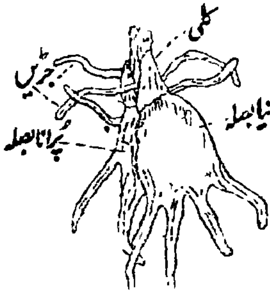
دبیز شدہ اصلی جڑ کی شکلیں

اور ولایتی مولی (تربی اصلی جڑ) اور شلجم (شلجمی اصلی جڑ) میں پھولا ہوا حصہ تمام تر زیر بیج پتے کا ہوتا ہے۔ بعض اوقات طبعی ثانوی جڑیں پھول کر بصلی ہوجاتی اور طبعی بیخی بصلے (normal root-tubers) بنا دیتی ہیں۔

۵۔ اکتسابی یا اتفاقی جڑوں کی قسمیں

اکتسابی یا اتفاقی جڑیں عموماً پتلی اور ریشہ دار ہوتی ہیں، جیسے کہ گھاس میں۔ مگر اکثر اوقات غذائی مادّے کی تذخیر کی وجہ سے وہ بصلی (Tuberous) ہوجاتی ہیں جیسے کہ ڈھیلیا (Dahlia)، پیونی (Paeony) اور بہت سے آرکیڈز (Orchids) میں۔ یہ بیخی بصلے سادہ اور غیر منقسم ہوسکتے ہیں، یا دوگونہ یعنی دو شاخوں میں منقسم (دوہرا بصلہ) یا انگلیوں جیسی شاخوں میں منقسم

[**کف نما بصلہ** (Palmate tuber) شکل ۷۴]۔ ڈھیلیا اور پیوئی میں بصلی جڑیں تنہ کے قاعدے سے باہر نکلتی ہیں (شکل ۷۵)۔ آرکڈز (Orchids) میں ان کلیوں سے جو موسمی ٹہنی کے پیندے پر پیدا ہوتی ہیں اکتسابی یا اتفاقی طور پر نمویاب ہوتی ہیں۔ دوسرے سال وہ کلیاں پھر بصلوں میں کی مذخورہ غذا کے خرچ سے نئی ہوائی ٹہنیاں بن جاتی ہیں۔



شکل ۷۴

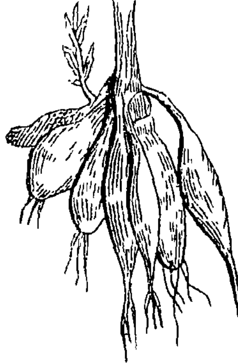
آرکڈ کا کف دار بصلہ

بعض اوقات، مثلاً کئی آرکڈز میں، اتفاقی جڑیں ہوائی ہوتی ہیں، جہاں وہ ہوا سے رطوبت جذب کرنے کے لیے متوافق ہوتی ہیں۔ کبھی کبھی ہوائی جڑیں چڑھنے والے (راقی) اعضار (جڑ ڈوراؤں) کا کام دیتی ہیں، مثلاً آیوی (Ivy) بعض متعدد پودوں میں وہ جڑیں ہوتی ہیں جو طفیلی کہلاتی ہیں۔ یہ پودے معمولی طریقے سے غذا حاصل کرنے کے بجائے دوسرے پودوں کے اندر "چسینے" یا جاذبے بھیجکر اُن کے غذائی رس جذب کر لیتے ہیں۔

۶۔ **جڑ بال** (Root-hairs) — (صفحہ ۸۱) یہ جڑوں پر جڑ پوش کے پیچھے تھوڑے فاصلے پر نمویاب ہوتے ہیں۔ یہ اس حصہ کے پیچھے باقی نہیں رہتے۔ جاذب اعضار کا کام

لہ بعضوں کی رائے ہے کہ یہ حقیقی جڑیں نہیں ہیں مگر برائدوں (emergences) کی نوعیت کی ساختیں ہیں (صفحہ ۸۲)۔ یہ معمولی برائدوں سے اس طرح اختلاف رکھتی ہیں کہ ان کے جگرہ میں ایک عروقی بافت ہوتی ہے اور بیشتر جڑوں سے یوں مختلف ہیں کہ عموماً ان کی پیدائش بیرونی نمو ہوتی ہے۔

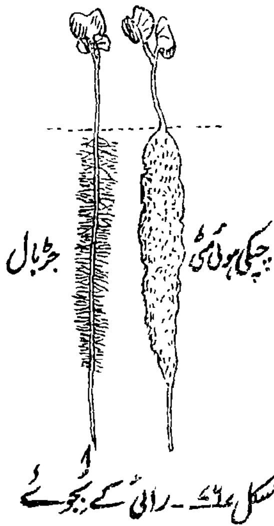
کرنے کے علاوہ یہ پودے کے جما دینے کا ایک اہم کام انجام دیتے ہیں



شکل ۷۵ - ڈھیلیا کی بصلی جڑیں

کیونکہ مٹی کے ذرات ان سے بہ ٹی کے ساتھ چپک جاتے ہیں۔ یہ ان بجوں (Seedlings) کی جڑوں پر جو مرطوب ریگ میں اُگائے گئے ہوں، اچھی طرح دکھائی دیتے ہیں (شکل ۷۶)۔

ب ۔ اندرونی ساخت

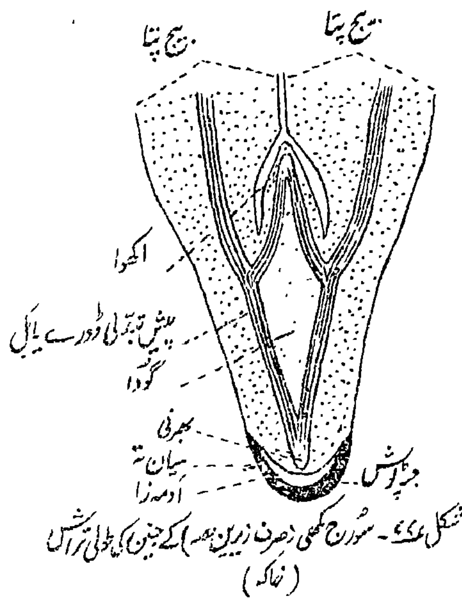


شکل ۷۶ - رائی کے بجوے

۷۔ راسی خطہ۔
شکل ۷۷ بادام یا سورج مکھی کے جنین کے مُول کی وسطی طُولی تراشش کا خاکہ ہے شکل ۷۸ بھی دیکھو۔ راس کو ڈھانکتا ہوا جڑ پوش (Root-cap) ہے جس میں جیسا کہ پہلے اشارہ کیا گیا ہے (صفحہ ۷۷) کئی تہ والا ہوا زمہ ہے۔ اس کے

نیچے مقسمہ ہے، جو بتدریج جڑ کی پرانی بافت میں پیچھے چلا جاتا ہے۔ مقسمہ بعض اوقات نہایت صاف طور پر وہی خطّے ظاہر کرتا ہے جو تنے میں پائے جاتے ہیں، یعنی ادمہ زا، میان تہ اور بھرنی۔

عموماً ادمہ زا کے خلیے عمودی اور مماسی دونوں طرح کی دیواروں سے تقسیم ہو جاتے ہیں، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ جڑ کے راس پر کئی تہوں والا جڑپوش بنا دیتا ہے۔ میان تہ، جیساکہ تنہ میں ہوتا ہے، قشری زمینی بافت بنا دیتی ہے۔ بھرنی سے وہ مرکزی استوانہ بنتا ہے جس میں عروقی بافت مع اپنی مؤتلف واصل بافت کے ہوتی ہے۔ اس میں پیش تبدّلی ڈورے یا بل (Procambial strands) نمودار ہوتے ہیں

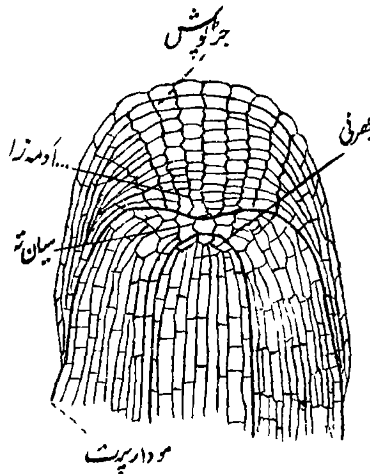


شکل ۸۷۔ سورج مکھی (صرف زیرین حصہ) کے جنین کی طولی تراش (نماکہ)

اور مزید نمو کے بعد یہ بالکلیہ عروقی حزموں میں متفرق ہو جاتے ہیں، یعنی بعض تو

۱؎ لیکن ایسے تفرّق کو، جو خواہ تنے میں یا جڑ میں، تین ابتدائی پرتوں کی صورت میں ہو جائے، کسی طرح بھی پودوں میں عام نہیں سمجھنا چاہیے۔

خشبی[1] حزموں میں اور بعض رسی ریشی حزموں میں خشبی حزموں اور رسی ریشی حزموں دونوں کی تفریق پیش تبدلی ڈوروں یا بلوں کے بیرونی جانب شروع ہوتی ہے، یعنی بالیدگی مائل بہ مرکز[2] (Centripetal) ہوتی ہے۔
بیشتر دو بیج پتّوں میں جڑپوش کی بافت اور پیچھے کی طرف جھڑ کر صرف ایک ہی تہ رہ جاتی ہے، جو جڑ بال پیدا کرتی ہے۔ بیشتر یک بیج پتّوں کی جڑوں میں، جیسا کہ مکئی کی مُول کی ایسی ہی تراش میں فوراً شناخت ہو سکتا ہے،



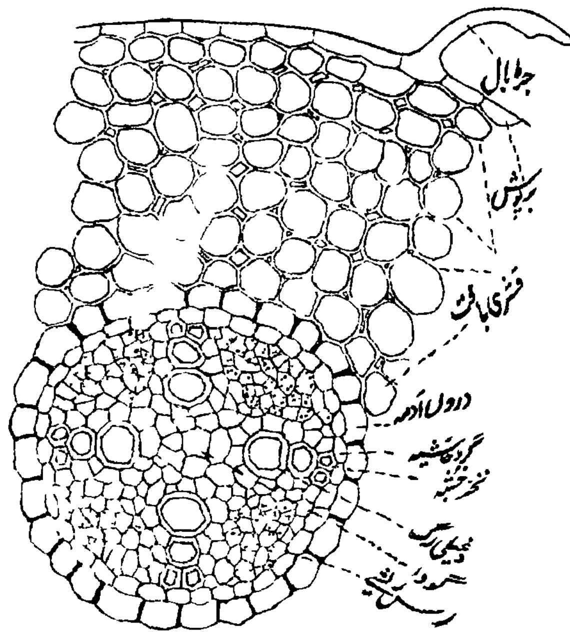
شکل ۸۰۔ یک بیج پتیے جنین کے مُول کی طولی تراش جو اس کی نوک میں سے گزرتی ہے۔

وہی ساختیں دکھائی دیتی ہیں، لیکن یہاں جڑپوش کی بافت چھل کر پورے طور پر اُتر آتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ راس کے نیچے والی سطحی تہ وہ بیرون ترین تہ ہے جو میان تہ سے ماخوذ ہوئی ہے (شکل ۸۰)۔ مقسمہ کی اُس تہ کو جس سے جڑپوش بنتا ہے، بعض اوقات ٹوپجن (Calyptrogen) کہتے ہیں۔

۵۔ جڑوں کی ابتدائی ساخت — یک بیج پتیے کی یا ایک نوعمر دو بیج پتیا جڑ کی عرضی تراش میں (اشکال ۷۹۔ ۸۰) عروقی بلوں یا

[1] خشبہ = سوکھی لکڑی [2] مرکز جو

حزموں کی مختلف تعداد نظر آتی ہے، جو مرکز کی طرف کم و بیش مبالغہ کے ساتھ ہوتے ہیں۔ یہ حزمے، جو پیش تبدّلی بلوں سے نمویاب ہوتے ہیں، ایک جوڑ نہیں ہوتے، بلکہ صرف خشبوں یا صرف رس ریشوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔ خشبی اور رس ریشی حزموں کی تعداد مساوی ہوتی ہے اور وہ



شکل ۱۵۔ نوخیز دو بیج پتیے جڑ کی عرضی تراش جس میں "چہار آغازی ستون" دکھائی دیتا ہے۔

ایک دوسرے سے متبادل ہوتے ہیں، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ عرضی تراش کے مختلف نصف قطروں پر واقع ہوتے ہیں۔ اُن کے درمیان واصل بافت حائل ہوتی ہے۔ یہ معلوم کرنا اہم ہے کہ ستون (Stele) بیرون آغازی (exarch) ہوتا ہے، یعنی نخز چوب ریشگی عناصر (حلقہ نما اور مرغولی) محیط کی طرف واقع ہیں اور تنہ کے حزموں کی طرح مرکز کی طرف

(دروں آغازی=endarch) نہیں۔

متعدّد جڑوں میں تمام خشبی جز سے باہم مخلوط ہوتے ہیں یا جڑ کے مرکز میں متعدد بڑی گڑھے[1] دار رگوں میں متواصل ہوتے ہیں۔ دوسروں میں جڑ کے مرکز میں کبھی یاگا ہے سخت بافت ہوتی ہے، جسے صرف گوداکہ سکتے ہیں۔

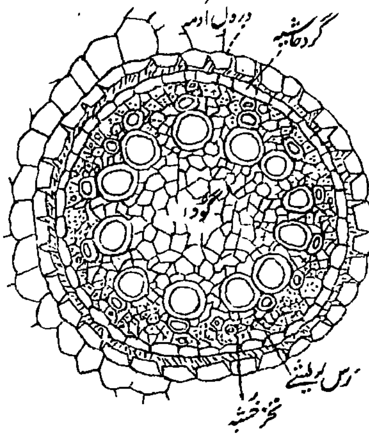
عروقی اُستوانہ خلیوں کی دو مخصوص تہوں سے محصور ہوتا ہے۔ اندرونی تہ میں کبھی خلیے نخز مائی مافیہ کے ساتھ ہوتے ہیں۔ یہ تہ گرد حاشیہ (Pericycle) ہے اور اصل بافت کی سب سے بیرونی تہ ہے (تنہ سے مقابلہ کرو)۔ وہ وعاء تخموں کی جڑوں میں عموماً ایک ہی تہ کا ہوتا ہے۔ اِن دو تہوں میں کی بیرونی تہ دروں اَدمہ (Endodermis) یا حزمی پوشش (bundle-sheath) ہے، اور یہ قشری بافت کی اندرونی ترین تہ ہے جو بیان تہ سے نمویاب ہوتی ہے (تنہ سے مقابلہ کرو)۔ عرضی تراش میں اُس کے خلیّے چارجانبی ہوتے ہیں اور مماسی رُخ میں کسی قدر لمبوترے۔

تمثیلی دروں اَدمہ میں خلیوں کی نصف قطری دیواریں قوتینی (Cutinized) ہوتی اور ایک لہریہ دار ناہموار نوعیت رکھتی ہیں، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خردبین کے نیچے وہ دوسروں کی بہ نسبت کم محدود اور کسی قدر زیادہ تاریک نظر آتی ہیں (شکل ۷۹)۔ دروں اَدمی خلیوں کے درمیان کوئی فضائیں نہیں ہوتیں۔ چنانچہ گو دروں اَدمہ سیّالات کے انتشار کی اجازت دیتا ہے، وہ ایک ہوابند جھلی بناتا ہے، جو ہوا کو قشری بافت میں سے مرکزی استوانے تک نہیں آنے دیتی۔ جڑ کے انجذابی خطّے کے پیچھے دروں اَدمی خلیوں کی دیواریں، بالخصوص نصف قطری اور اندرونی دیواریں، اکثر بہت موٹی اور قوتینی ہوجاتی ہیں (شکل ۸۰)۔

دروں اَدمہ کے باہر کبھی قشری بافت ہوتی ہے۔ جڑ کی سب سے بیرونی تہ کو مُو دار تہ (Piliferous layer) یا بر پوشش (epiblema) کہتے ہیں۔ یہ اصطلاحات بر اَدمہ کے بجائے اس لیے استعمال کی گئی ہیں کہ، جیساکہ ہم دیکھ چکے ہیں، یہ بیرونی تہ کوئی قائم تشکیلاتی قیمت

[1] Pitted = دیغیلی

نہیں رکھتی۔ اور بعض اوقات یہ حقیقی براُدمہ ہوتی ہے (عموماً دو بیج پتّوں میں)،



شکل ۸۶۔ آئرس (Iris) کی جڑ کے مرکزی حصہ کی ... تراش جس میں کثیر آغازی ستون دکھایا گیا ہے۔

اور بعض اوقات قشری بافت کی بیرون ترین مختص تہ ہوتی ہے (عموماً ایک بیج پتّوں میں)۔ بعض اوقات برپوش کے اندروالی تہ بڑے خلیوں پر مشتمل ہوتی ہے، یا وہ کسی دوسرے طور پر ممتاز ہوتی ہے اُسے بروں ادمہ (exodermis) کہتے ہیں۔

۹۔ پہلے جڑوں کے عروقی استوانے کو مرکب وعائی حزمہ تصور کرتے تھے اور اُس کو نصف قطری عروقی حزمہ (radial vascular bundle) کے نام سے منسوب کیا جاتا تھا، اس وجہ سے کہ خشبے متعدد کرنیں مع رس ریشوں کے متبادل گروہوں یا چکتیوں کے بناتے ہیں اُس کو تنہ کے ہم جانب حزمے سے ہم سطح اور اُسی کے مقابلہ کا سمجھا جاتا تھا۔ عروقی بافت کی یہ نصف قطری ترتیب جڑوں سے مخصوص ہے۔ مگر اب ہمیں یہ ماننا پڑتا ہے کہ جڑ کا عروقی اُسطوانہ ایک ستون (stele) ہے جس میں واصل بافت کے علاوہ متعدد حزمے موجود ہوتے ہیں اور اس واسطے وہ نہ صرف ایک منفرد ہم جانب حزمے کے مقابلہ کا ہے

بلکہ تنے کے پورے ستونی نظام سے مقابلہ کے قابل ہے۔ اس نمونے کے ستون کو **کرن ستون** (actinostele) کہتے ہیں۔

خشبی اور رس ریشئی ڈوروں یا بنڈلوں کی متبادل اوضاع قیام میں، اور تخم خشبہ کی بیرون آغازی نوعیت میں جڑ کی ساخت صرف دعاء تخموں ہی میں نہیں بلکہ تمام عروقی پودوں میں نمایاں طور پر مماثل ہوتی ہے۔

ف۱۔ یک بیج پتیا اور دو بیج پتیا جڑیں

دراصل یک بیج پتیا اور نوعمر دو بیج پتیا جڑوں میں عام ترتیب، جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے، تو وہی ہے لیکن تفصیلات میں ان میں کئی نہایت مختص اختلافی نکات ہیں:۔

(ا) دو بیج پتوں میں (اشکال ۷۹ و ۸۱ و ۸۲) خشبی حزموں کی تعداد عموماً دو سے پانچ تک بدلتی رہتی ہے گو وہ پانچ سے زیادہ بھی ہوسکتے ہیں۔

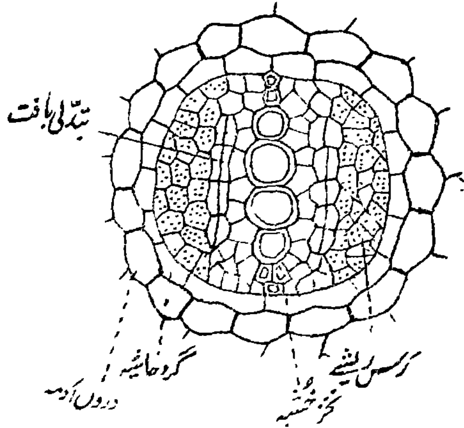
یک بیج پتوں میں اگرچہ ایک محدود تعداد (تقریباً ۵ سے ۸ تک) بعض اوقات پائی جاتی ہے (مثلاً لیک (Leek) کی جڑ) وہ عموماً اس سے کہیں زیادہ ہوتے ہیں (یہاں تک کہ بارہ سے بیس تک)، [مثلاً آئرس (Iris) یا کمنی کی جڑیں (شکل ۸۳)]۔ اس ستون کو جس میں صرف دو خشبی (اور دو رس ریشئی) حزمے ہوتے ہیں دو آغازی (diarch) کہا جاتا ہے، اور اگر تین ہوں تو تین آغازی (triarch) چار ہوں تو چار آغازی (tetrarch)، پانچ ہوں تو پنج آغازی (Pentarch)، اور اگر بہت ہوں تو کثیر آغازی (Polyarch) کہتے ہیں۔

(ب) دو بیج پتوں اور یک بیج پتوں دونوں میں بیش تبدلی بافت کی تفرق مکمل ہوتی ہے۔ لیکن بیشتر دو بیج پتوں میں ایک تبدلی بافت (Cambium) اور بعد ازاں ایک کاگ جن بطور ثانوی منقسموں کے پیدا ہوجاتی ہے اور ثانوی بالیدگی واقع ہوتی ہے۔ ان میں متذکرہ بالا ساخت محض ابتدائی ساخت

ہوتی ہے۔

اس کے برعکس یک بیج پتّوں میں دبازت میں ثانوی بالیدگی نہیں ہوتی اور جڑ کے تمام مکمّل نمو یافتہ خطّوں میں ایک ہی ساخت شناخت کی جاسکتی ہے۔
(ت) ایک بیج پتّوں میں گڑھے دار[1] رگیں عرضی تراش میں بڑی اور قریب قریب گول ہوتی ہیں۔ دو بیج پتّوں میں وہ عموماً نسبتہً بہت چھوٹی اور کم و بیش کثیر الاضلاعی ہوتی ہیں۔

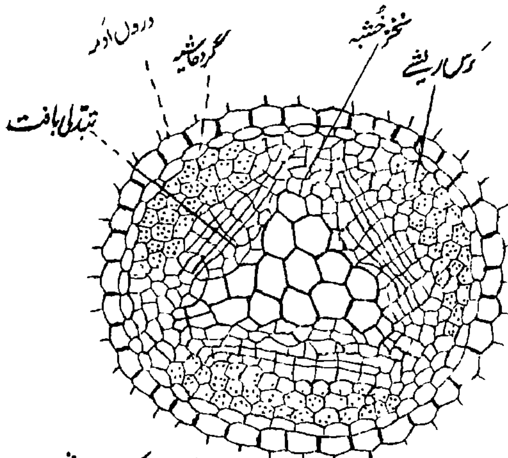
۱۱۰۔ دو بیج پتوں میں ثانوی بالیدگی (اشکال ۸۱ تا ۸۳) ــــ جب ثانوی بالیدگی شروع ہونے کو ہوتی ہے تو بعض واصل خلیے، رس ریشئی حزمہ کے اندرونی جانب پر واقع ہوتے ہیں، مقسّمی بن جاتے ہیں (اشکال ۸۱ ۔ ۸۲)۔ اس طرح تبدّلی بافت کی دھجیاں جو تعداد میں رس ریشئی حزموں کے برابر ہوتی ہیں، نمودار ہو جاتی ہیں۔ یہ بتدریج خشبی اور رس ریشئی حزموں کے درمیان باہر کی طرف پھیل جاتی ہیں، جس کی وجہ یہ ہے کہ واصل کعبی خلیوں کی زیادہ تعداد مقسّمی بن جاتی ہے۔



شکل ۸۱۔ دو بیج پتے جڑ کے دو آغازی ستون کی عرضی تراش
(تبدّلی بافت کی ابتدا دکھائی گئی ہے)

[1] pitted = ریخلی

تبدّلی بافت کی خمیدہ دھجیاں جو اس طرح پیدا ہو جاتی ہیں، نخز خشبہ کی ہر جانب پر گرد حاشیہ سے متماس ہوتی ہیں۔ اب یہ گرد حاشیہی خلیے مقسّمی ہو جاتے ہیں، اور اس طرح سے تبدّلی بافت کی دھجیاں متحد ہو کر نخز خشبی گروہوں کے سروں کے گرد مسلسل ہو جاتی ہیں۔ یوں تبدّلی بافت کا ایک مسلسل لہریہ دار بند بن جاتا ہے جو کہ رس ریشئی حزموں کے اندر



شکل ۸۲۔ الڈر (Elder) کی جڑ کے "متن آغازی" ستون کی عرضی تراش
(ثانوی بالیدگی کی ابتداء ہو رہی ہے)

اور خشبہ کے باہر دوڑتا ہے۔ یہ پہچاننا چاہیے کہ یہ تبدّلی بافت تمام تر ایک ثانوی مقسّم ہے، جو کچھ تو خشبہ اور رس ریشوں کے درمیانی کعبی خلیوں سے اور کچھ گرد حاشیے سے پیدا ہوتا ہے۔

تبدّلی بافت کے خلیے بالکل اسی طرح منقسم ہوتے ہیں جیسے کہ تنہ میں۔ **ثانوی خشبہ** (Secondary xylem) (شکل ۸۳) گودے (اگر یہ موجود ہے تو) اور ابتدائی خشبی حزموں کے گرد جم جاتا ہے۔ تبدّلی بافت کے باہر ثانوی رس ریشے بنتے ہیں اور جوں جوں تبدّلی بافت ثانوی خشبہ میں اضافہ کرتی ہے یہ ابتدائی رس ریشوں اور دوسری بافتوں کے ساتھ بتدریج باہر ڈھکیل دیے جاتے ہیں۔ ہر ابتدائی رس ریشئی حزمے کی اندرونی جانب پر

تبدّلی بافت کے خلیے نہایت فاعلی ہوتے ہیں اور اسی وجہ سے تبدّلی بافت کی تہ بصورتِ مجموعی، جو پہلے (عرضی تراش میں) ایک لہریہ دار بندھی اب جلد گول ہوجاتی ہے۔

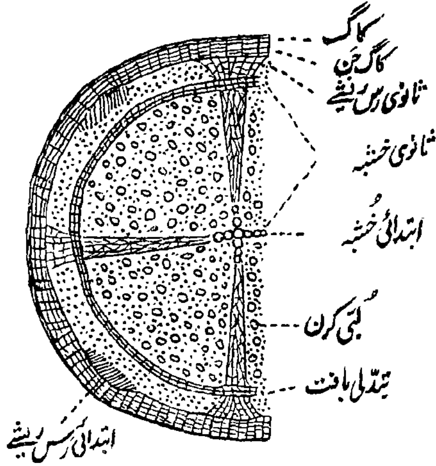
ابتدائی خشبی حزموں کے عین بیرونی جانب جو تبدّلی بافت کے خلیے واقع ہیں وہ بجائے ثانوی چوب اور رس ریشے پیدا کرنے کے عموماً کبھی بافت کے ڈورے یا بُل پیدا کردیتے ہیں، یعنی خاص لبّی کرنیں (جو ابتدائی بھی کہلاتی ہیں)، جو نخز خشبی گردہوں کی نوکوں سے ثانوی چوب اور رس ریشوں میں سے گزر کر باہر کو تشعّع کرتی ہیں۔ اگر ثانوی چوب نہایت ٹھوس بنتی ہے تو ممکن ہے کہ ابتدائی خشبی حزموں یا خاص لبّی کرنوں کو شناخت کرنا مشکل ہوجائے۔ تبدّلی بافت کے خلیوں سے چھوٹی ثانوی لبّی کرنیں بھی بن جاتی ہیں۔

اگر ابتدائی ساخت اور مابعد نو کا خیال رکھا جائے تو یہ ظاہر ہوگا کہ ابتدائی رس ریشی حزمے ثانوی رس ریشوں کے عین باہر اُن نصف قطروں پر ملنے چاہییں جو ابتدائی خشبی حزموں سے متبادل ہوتے ہیں مگر اکثر اوقات جیسا کہ تنہ میں ہوتا ہے، وہ کم وبیش ٹوٹ پھوٹ کر ثانوی رس ریشوں کے ساتھ مخلوط ہوجاتے ہیں۔

اگر کوئی قابلِ لحاظ ثانوی بالیدگی ہو تو گردہ ریشہ جلد ہی دیر سے پورا منقسم ہوجاتا ہے اور کاگ جن یا کاگی تبدّلی بافت (ایک ثانوی منقسم) بنا دیتا ہے۔ یہ کاگ آفریں یا کاگ جن بیرونی حصے میں کاگ بناتا ہے۔ اور اکثر اندرونی حصے میں بھی معتدبہ کاگی ادمہ بنا دیتا ہے (جیسا کہ بیشتر گہری نشست والے کاگ آفرینوں میں ہوتا ہے)۔ ممکن ہے کہ عدسی خانے بھی نمویاب ہوجائیں۔ دروں ادمہ و قشری بافت مُردہ ہوجاتی اور چھال کی صورت میں جھڑ جاتی ہیں۔ ایسا جڑوں میں نسبتہً شاذ ہی ہوتا ہے کہ کاگ آفریں کی سطحی ابتدا ہو۔

خلاف قاعدہ ثانوی بالیدگی — چند دو بیج پتوں کی

جڑوں میں اوّلین تبدّلی بافت کا حلقہ کچھ عرصہ کے بعد غیر فاعلی ہوجاتا ہے،

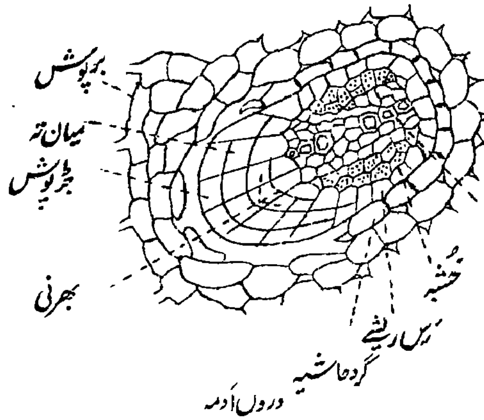


شکل ۸۳۔ ثانوی بالیدگی کے بعد دو بیج پتیے جڑ کی عرضی تراش
(خاکہ)

اور گردحاشیے یا کاگ اُدمہ (Pheloderm) میں ایک نئی تبدّلی بافت پیدا ہوجاتی ہے۔ یہ بھی خُشبوں اور رس ریشوں کا ایک حلقہ پیدا کرنے کے بعد پھر اِسی طرح اپنی جگہ نئی تبدّلی بافت کو دے دیتی ہے۔ اِس طرح سے جڑ میں ہم مرکز حلقوں کا ایک سلسلہ بن جاتا ہے، جو ثانوی خُشبہ اور رس ریشوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ یہ چقندر (Beet) کی جڑ میں آسانی سے مشاہدہ کیا جاسکتا ہے۔

۱۳۱۔ جانبی بیخچوں کا نمو (شکل ۸۴)۔۔۔ وعائختموں میں طبعی بیخی شاخیں عموماً تمامتر گردحاشیے ہی سے نمویاب ہوتی ہیں۔ جانبی شاخ کی بافتوں کی بناوٹ میں مورثی بیخ کی قشری بافت کوئی حصّہ نہیں لیتی۔

اِس نمو کو جو گہری نشست والی تہ سے ہوتا ہے دروں آفریدہ (endogenous) کہتے ہیں۔



شکل ۱۸۵۔ دو بیج پتیے جڑ (دو آغاری ستون والی) کی عرضی تراش جس میں جانبی بیجچے کا نمو دکھایا گیا ہے۔

یہ نمو ثانوی بالیدگی شروع ہونے سے پیشتر، موروثی بیخ کے راس سے کچھ تھوڑے فاصلہ پر پیچھے شروع ہوتا ہے۔ عموماً نوعمر جانبی جڑیں گرد حاشیے میں خشبی گرہوں سے عین بیرونی جانب کو، نمودار ہوتی ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جانبی جڑوں کی طولی قطاروں کی تعداد عموماً ستون کے اندر کے خشبی حزموں کی تعداد سے متناظر ہوتی ہے۔ اس طرح سے اگر چار خشبی حزمے ہوں تو طبعی جانبی شاخوں کی طولی قطاریں بھی چار ہی ہونگی۔
جب نمو شروع ہو جاتا ہے تو گرد حاشیے کے خلیے منقسم ہو جاتے ہیں۔ یعنی وہ مقسّم بن جاتے اور ایک نقطۂ نمو پیدا کر دیتے ہیں، جو جلد ہی اُدمہ زا (dermatogen)، میان تہ (Periblem)، اور بھرنی (Plerome) میں متفرق ہو جاتا ہے۔ چھوٹی بیخی شاخ بتدریج لمبی ہو جاتی ہے اور اپنا راستہ اپنے اوپر والی قشری بافت میں سے چھید کر کے نکالتی جاتی ہے یہاں تک کہ وہ موروثی بیخ کی سطح پر پہنچ جائے۔ ابتداءً دروں اُدمہ اور ممکن ہے کہ قشری خلیوں کی ایک یا دو تہیں

نمو پذیر بیجچوں کے راس پر ایک قسم کا ٹوپ بنا دیتی ہیں - اِس کو
ہضمی تاچہ (digestive sac) کہتے ہیں، کیونکہ یہ ایک خمیر کا افراز پیدا
کرتا ہے جو اوپر والے خلیوں کی دیواروں کو توڑ دیتا یا ہضم کر دیتا ہے اور اس
طرح سے نوعمر جڑ کو سطح پر پہنچنے کے قابل بناتا ہے - جانبی بیج کی ساخت
موروثی بیج کی ساخت سے مماثل ہوتی ہے۔

دو بیج پتوں میں، بیجچوں کے نمویاب ہونے کے نقطوں کا لحاظ رکھا
جائے تو ظاہر ہو جاتا ہے کہ ثانوی بالیدگی شروع ہو جانے کے بعد وہ (عرضی
تراشِس میں) ابتدائی خُشبی حُزموں کی نوکوں سے تشعّع کرتے ہوئے
اور اسی واسطے گویا خالص لبّی کرنوں میں سے دوڑتے ہوئے دکھائی
دیتے ہیں۔

اکتسابی یا اتفاقی جڑیں بھی اسی طرح سے نمویاب ہوتی ہیں۔ اگر
وہ تنے سے نمویاب ہوتی ہیں تو وہ تنے کے گرد حاشیہ میں ابتدا
کرتی ہیں۔

ف ۱۴ - مستثنیٰ صورتیں ——— یہ غیر معمولی نہیں کہ جانبی بیجچے گرد حاشیہ
سے رس ریشی حُزموں کے مقابل نمویاب ہو جائیں، مثلاً اکثر گھانسوں
میں، جہاں گرد حاشیہ نخ خُشبیہ کے مقابل موجود نہیں ہوتا، اور
اکثر امبیلی فیری (Umbelliferae) میں جہاں ایک تیل کی قنات گرد حاشیے
میں ہر نخز خُشبی گردہ کے مقابل واقع ہوتی ہے۔ اگرچہ جبکہ ستون
(Stele) دو اغازی (Diarch) ہوتا ہے تو جانبی بیجچوں کی چار قطاریں ہوتی
ہیں، جن میں سے دو رس ریشوں کے مقابل ہوتی ہیں۔

ف ۱۵ - یک بیج پتوں میں ثانوی بالیدگی ———

چند یک بیج پتیے پودوں ——— یوکا (Yucca) اور ڈراسینا (Dracaena)
وغیرہ کی جڑوں میں مستثنیٰ ثانوی بالیدگی پائی جاتی ہے۔ منقسمی حلقہ
یا تو گرد حاشیے یا قشری بافت میں، یا کچھ اِس میں اور کچھ اُس میں ثانوی منقسم کی طرح ابھرا

کرتا ہے۔ کاگی بناوٹ بھی ہوتی ہے اور برپوش (epiblema) کے نیچے کی سطحی قشری بافت میں کاگ جن (Phellogen) پیدا ہوتی ہے۔
چند دوسرے یک بیج پتیے پودے بھی ہیں جن کی جڑوں میں اسی قسم کی کاگی بناوٹ ہوتی ہے، اگرچہ اُن میں وعائی بافت کی ثانوی تکوین نہیں ہوتی [مثلاً آئرس (Iris) میں]۔

۱۶ے۔ گرد حاشیے کے افعال — جڑ میں گرد حاشیہ ایک اہم تہ ہے اور جو افعال وہ انجام دیتا ہے انھیں بہ احتیاط نوٹ کرنا چاہیے۔ اُس کے خلیوں میں منقسم رہنے یا بننے کی بڑی قابلیت ہوتی ہے۔ جیساکہ ہم نے دیکھا ہے یک بیج پتوں اور دو بیج پتوں میں، جانبی جڑیں اِس ہی تہ سے نکلتی ہیں، اور بیشتر دو بیج پتوں میں، تبدّلی بافت کی تہ کی بناوٹ میں بھی مدد دیتی ہے، اور بعد میں کاگ جن کی ابتدا کرتی ہے۔

۱۷ف۔ جڑ سے تنے تک کا تغیر (transition) — تل یا ذیر بیج پتا (hypocotyl) (صفحہ ۸۹)۔ ہم پہلے ہی بیان کر چکے ہیں کہ وعائی نظام جڑ اور تنے میں مسلسل ہوتا ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ جڑ کی خصوصی ترتیب سے تنے کی خصوصی ترتیب تک کا تغیر، محور کے اُس خطے میں انجام پذیر ہوتا ہے جو کہ تمثیلی تنے اور تمثیلی جڑ کے درمیان واقع ہوتا ہے۔ یہ خطہ تل بیج پتا (hypocotyl) ہے۔
یہ تغیر مختلف طریقوں سے واقع ہوتا ہے، مگر بہت سی صورتوں میں، اگر ہم وعائی بافت کا کھوج جڑ سے تل بیج پتے تک نکالیں، تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ہر خشبی اور رس ریشئی حزمہ نصف قطر میں دو ٹکڑوں میں منقسم ہو جاتا ہے۔ یہ خشبی اور رس ریشئی حزمے جوڑوں یعنی دو دو میں مخلوط ہو کر واصل حزمے بنا دیتے ہیں جو تنے میں اوپر جاتے ہیں۔ اِس عمل میں رس ریشئی حزمے اپنا محل وقوع بیرونی جانب پر

سلہ مرور

نخز رس ریشوں کے ساتھ قایم رکھتے ہیں، مگر خشبی حزمے اس
طرح خم کھا جاتے ہیں کہ وہ رس ریشئی حزموں کے اندرونی جانب پر
واقع ہوتے ہیں اور نخز خشبیے ان سے اندر کی طرف ہوتے
ہیں۔ ایسی صورتوں میں تنے میں وا اصل حزموں کی وہی
تعداد ہوتی ہے جو کہ جڑ میں خشبی اور رس ریشئی حزموں کی ہوتی ہے۔

چھٹا باب

وعائی تخم (ANGIOSPERM) کا پتّا

۱- بیرونی خصائص

(ا)- پتّے کے حصّے (شکل ۸۵) --- پتّا تنے پر ایک فطری بیرون بالیدگی ہے اور وہ شکلیاتی طور پر بحیثیت ایک غیر مشابہ رکن سے نکلتا ہے- ایک معمولی سبز پتّے کے تمثیلی طور پر تین حصّے ہوتے ہیں:-

(ا) بہل (vagina) یا پتّے کا قاعدہ (ب) ڈنڈی (petiole or stalk)

(ت) ورقہ (lamina) یا پتّرا (blade)-

پتّے کا ورقہ (lamina) وہ حصّہ ہے جو خاص طور پر کاربن کے تمثّل (assimilation) کے فعل سے متعلّق ہوتا ہے- وہ عموماً پتلا اور غشائی یا جھلی نما ہوتا ہے- مگر اُن پودوں میں جن کو مختلف وجوہ سے تعریاں (transpiration) کو کم اور اپنی آبی رسد کو کفایت کے ساتھ خرچ کرنا پڑتا ہے، پتّے کی سطح میں بہت تخفیف ہو جاتی ہے اور پتّے استوانی ہو جاتے ہیں (پیاز)، یا سخت اور نوکدار (گارس = Gorse)، یا اگر پانی جمع کیا جاتا ہے تو دبیز اور رس دار ہو جاتے ہیں (سٹون کراپ = Stone crop)- بعض اوقات ورقہ بالکل نہیں ہوتا

جیسے کہ اکثر چھلکے دار پتّوں اور برگ مان (phyllode) میں (صفحہ ۱۹۹)۔



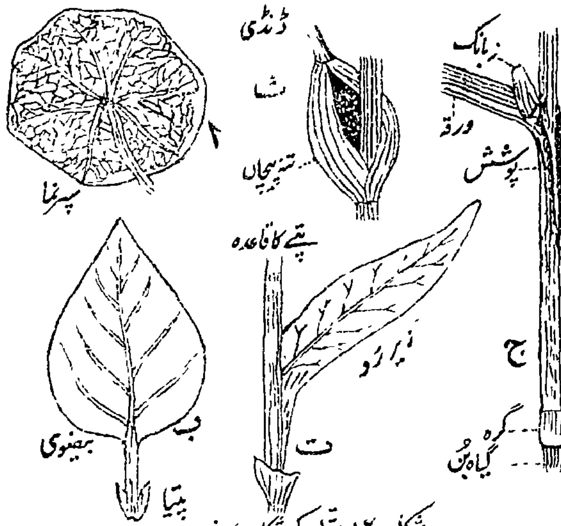
شکل ۷۵۔ ایک تمثیلی پتا

ڈنڈی (petiole) تمثیلی طور پر ایک اُستوانی ساخت ہوتی ہے، مگر اُس کا بالائی حصّہ عموماً کسی قدر چپٹا ہوتا ہے اور متعدد پتوں میں وہ قاعدے کی جانب میزابی یا نالیدار ہو جاتا ہے جس سے ایک قسم کی موری بن جاتی ہے جو پتّے سے پانی کو باہر کھینچ لینے کا کام دیتی ہے۔ بعض اوقات ڈنڈی جانبًا پھیل کر ایک جھلّی یا پَرنما شکل کی ہو جاتی ہے (شکل ۹۹)۔ ڈنڈی کا خاص فعل ورقہ کو اُٹھانے اور جہاں تک ممکن ہو سکے اُس کو فائدہ کے ساتھ موزوں روشنی میں کھُلا رکھنے کا ہے۔ وہ بیشتر یک بیج پتّوں نیز متعدد دو بیج پتّوں میں بھی نہیں ہوتی۔

پتّے کے قاعدے کو ڈنڈی کا چپٹا قاعدہ تصوّر کر سکتے ہیں۔ بہت سے پتّوں میں وہ کمزور نمو پایا ہوا ہوتا ہے مگر اکثر وہ تنے کے گرد ایک پوشش بناتا ہے۔ گھانسوں میں یہ پوشش لمبی اور انبیبی ہوتی ہے اور بین الگرائب (internode) کے قاعدے کو سنبھالتی یا سہارا دیتی ہے (شکل ۸۶ ج)۔ بعض وقت (جیسے کہ حسّاس پودے یالاجونتی یا چھوئی موئی میں) پتّے کا قاعدہ دبیز اور لحمی ہو جاتا ہے اور بافت کی ایک خراش پذیر گدّی (pulvinus) بنا دیتا ہے جو مختلف بیرونی تہیّجات (Stimuli) کا ردّ عمل کرتی ہے۔ اس کی وجہ سے پتّا اپنی وضع بدل سکتا ہے اور مختلف مضر اثرات سے محفوظ رہتا ہے۔ متعدد دو بیج پتّوں میں اور شاذ طور پر یک بیج پتّوں میں پتّے کے قاعدے پر ایک جوڑ بیرون بالیدگیوں کا لگا ہوتا ہے جو پتیّے کہلاتے ہیں۔ یہ اُس کی جھلّی یا پَر کا نمو ہیں (شکل ۸۶ ب)۔

۲۔ برگ کی ساخت کی مختلف قسمیں

پتّوں کے مختلف افعال کے لحاظ سے اُن کی بے شمار اشکال بھی ہیں۔ لیکن دعا تخموں



شکل ۸۶۔ پتّوں کی شکلیں وغیرہ
ا، گارڈن نسٹورشیئم کا سپر نما پتّا۔ ج، گھاس کا زبانک دار پتّا۔
(گیاہ بن صفحہ ۱۰۶)

میں کئی نمایاں تمثیلیں (قسمیں) عام طور پر ملتی ہیں۔ وہ حسب ذیل ہیں:—

(ا) بیج پتّے (cotyledons) — ان پر پہلے ہی بحث ہو چکی ہے۔ اگر وہ زمین کے باہر پودے کے اوّلین تمثیلی پتّوں کی شکل میں آتے ہیں تو وہ اپنی شکل میں اُن معمولی سبز پتّوں کی نسبت کہیں زیادہ سادہ ہوتے ہیں جو کہ اُن کے بعد نمویاب ہوتے ہیں۔

(ب) پوست برگ (scale leaves) (تہ برگ) (cataphylls) — تمثیلی طور پر یہ چھوٹے، بھورے، بلا سبزی، اور چھلکی نما پتّے ہوتے ہیں۔ یہ متعدد زمین دوز تنوں پر نمویاب ہوتے ہیں (مثلاً جذور)

اور بہت سی کلیوں کے محافظی چھلکے بن جاتے ہیں (شکل ۴۶ ب) عموماً اُن کا فعل محافظی ہوتا ہے۔ وہ اُن کلیوں کی محافظت کے کام میں آسکتے ہیں، جو اُن کی بغلوں میں نمو یاب ہوئی ہوں، یا کلی کے چھلکوں کی صورت میں، وہ کلی کے اندرونی غیر نمو یافتہ معمولی سبز پتّوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ بیشتر حالات میں وہ برگی قاعدوں کے قائم مقام ہوتے ہیں جب کہ ڈنڈی اور ورقہ نہیں ہوتا، مثلاً کئی جیدروں پر اور ہارس چیسٹ نٹ (Horse chestnut) اور سیکامور (Sycamore) کی کلیوں میں۔ لیکن ایسی کلیوں کے چھلکے معمولی سبز پتّوں کے پتیے ہوسکتے ہیں (برگد) یا چھلکوں کے پتیے [اوک (Oak) بیچ (Beech)] یا ناکمل ورقے (Lilac) موسم بہار میں کھلتی ہوئی کلیوں کا امتحان کرنے سے کلی کے چھلکوں کی نوعیت معلوم ہوسکتی ہے۔ بعض وقت پوست برگ غذا کا ذخیرہ جمع کرتے ہیں، مثلاً بہت سے بصلیوں (Bulbs) میں۔

(ت) **معمولی سبز پتّے** ـــــ معمولی سبز پتّے پودے کے خاص تمثّلی، تنفسی، اور تبخیرِ آبی اعضاء ہیں (صفحہ ۲۰)۔ سبزتی موجود ہوتی ہے اس لیے کہ وہ کاربن کے تمثّل میں ایک ضروری جزوِ عامل ہے۔

برگے (Bract) اور **زہراوی** (Floral) **پتّے** ـــــ یہ مخصوص پتّے ہیں جو تناسلی ٹہنیوں (پودے کے زہراوی حصّے) پر لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ ان پر پھولوں کے سلسلے (نویں باب) میں پورے طور پر غور کیا جائیگا۔

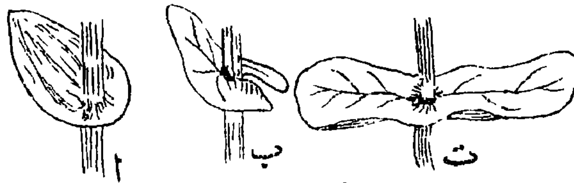
پارہ ۳ سے ۱۵ تک میں ہم زیادہ خصوصیت کے ساتھ معمولی سبز پتّوں[1] ہی کے خصائص پر غور کرتے رہینگے۔

۳ - عام اصطلاحات بیانیہ ـــــ اگر پتّے کا قاعدہ پردار ہو اور پتّے کے لگنے کی جگہ پر تنے کو آغوش میں لے کر آدھا گھیرے ہوئے ایک قسم کی پوشش بناتا ہو تو ایسے پتّے کو **نیم گرد تنہ** (Semi-amplexicaul) کہتے ہیں۔ اگر وہ تنے کے گرد پورے

---

[1] پارہ ۳ سے ۱۵ تک جو کچھ بھی لیا گیا ہے وہ زیادہ تر صرف حوالے کے لیے ہے۔ بیانی اصطلاحیں صرف عملی کام ہی سے بتدریج ذہن نشین کی جاسکتی ہیں۔

طور پر لپٹ جائے تو اُسے گردتنہ (amplexicaul) کہتے ہیں (شکل ۸۶ ث)۔ اگر ڈنڈی موجود ہو تو پتا ڈنڈی دار (petiolate) اور نہ موجود ہو تو بے ڈنڈی (sessile) کہلاتا ہے۔ اگر ڈنڈی اُس کے



شکل ۸۷
ا' تنہ گرد پتا۔ ب' گوش نما پتا۔ ت' پیوست رُستہ پتے

قاعدے یا حاشیے سے نہیں' بلکہ اُس کی نیچے کی سطح سے لگی ہوئی ہو [مثلاً گارڈن نسٹورشیئم (Garden Nasturtium) شکل ۸۶ ا] تو اُس پتے کو سپر نما (peltate) کہتے ہیں۔ بے ڈنڈی پتوں میں اگر پتے کا پردار قاعدہ (جو رتہ کے ساتھ مسلسل ہے) تنے کے گرد لپٹ جائے تو پتا گوش نما (auriculate) ہے (شکل ۸۷ ب)۔ اگر وہ تنے کی دوسری جانب ایسا مل جائے کہ تنہ پتے میں سے نکلتا ہوا معلوم ہو تو پتے کو تنہ گرد (Perfoliate) کہتے ہیں (شکل ۸۷ ا)۔ اگر گرہ پر دو مقابل پتے ہوں اور اُن کے غشائی قاعدے تنے کے گرد آپس میں مل جائیں تو اُنھیں پیوستہ رُستہ (Connate) کہتے ہیں (شکل ۸۷ ت)۔ اگر پتے میں جھلی تھوڑی دُور تک تنے پر انتصاباً نیچے دوڑے تو پتا زیر رَو (decurrent) کہلاتا ہے (شکل ۸۶ ت)۔ گھانسوں میں ورق (lamina) کے قاعدے پر ایک زبانک (ligule) نمودار ہوتی ہے (ملاحظہ ہو صفحہ ۸۳) اور پتے کو زبانک دار (ligulate) کہتے ہیں (شکل ۸۶ ج)۔

پتیوں (Stipules) کی موجودگی اور غیر موجودگی کے لحاظ سے

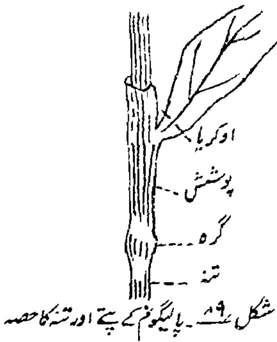
پتے کو پتیا دار (stipulate) یا بے پتیا (exstipulate) کہا جاتا ہے۔ پتیے اپنے محل، رنگ، جسامت، اور شکل میں بہت اختلاف رکھتے ہیں۔ بعض دفعہ وہ بڑے، سبز اور برگی ہوتے ہیں (شکل ۸۵ ب) اور وہی نمو ظاہر کرتے ہیں جو ایک معمولی ورقہ کا ہوتا ہے [مثلاً پینسی (Pansy) میں]۔ اِس حالت میں وہ کاربن کے تمثّل (carbon-assimilation) میں مدد دیتے ہیں۔ جب پتیے

شکل ۸۵

ا، گلاب کا مرکب پتا جس میں ڈنڈی پتیے دکھائی دیتے ہیں۔
ب، مٹر کی زہرادی ٹہنی کا ایک حصّہ جس میں ایک مرکب پتا دکھایا گیا ہے۔ اس کے اوپر کے برگچے متغیر ہو کر بیل ڈورے بن گئے ہیں۔

خشک، چھوٹے، زرد اور جھلّی نما ہوتے ہیں تو وہ عموماً کوئی فعل نہیں رکھتے۔ بعض کلیوں میں (مثلاً برگد کے درخت میں) جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے وہ بیرونی حفاظتی چھلکے ہوتے ہیں، جو پتّوں کے پھیلنے کے ساتھ جھڑ کر گر جاتے ہیں۔ بعض دفعہ پتیے متبدّل ہو کر شوکے (spines) بن جاتے ہیں جیسا کہ بیر کے درخت (zizyphus jujuba) میں اور عربی اقاقیہ (Acacia Arabica) (ببول کے درخت میں) میں ہوتا ہے،

یا وہ بیل ڈورے[1] (Tendrils) بن جاتے ہیں [سمی لیکس (Smilax)]-
پتیوں کی مختلف قسمیں شناخت کی گئی ہیں - اگر وہ ڈنڈی
کے قاعدے پر تھوڑے فاصلہ تک چلے جائیں تو ڈنڈی دار
(Petiole) کہلاتے ہیں (گلاب شکل ۸۸-۱) - جہاں کہ ہر ایک
گرہ پر صرف ایک ہی پتا ہو اور وہ تنے کی دوسری جانب پہنچ کر
وہاں آپس میں مل جائیں تو ایک مقابل پتیا (Stipule) بنتا ہے
(برگد) - اگر پتے اور تنے کے درمیان اُن کے اندرونی حاشیے
باہم چپک کر متصل ہو جائیں تو ایک بغلی پتیا (axillary stipule) بنتا
ہے - اگر وہ دونوں طریقوں سے مل جائیں تو بین البغلی یا
میان گرہ کے قاعدے کے گرد ایک نلی نما پوشش (شکل ۸۹)
بنتی ہے جس کو اوکریا (ochrea) کہتے ہیں [یہ اُن پودوں سے
مخصوص ہے جو فصیلۂ پالیگونیسی (order Polygonaceae) سے متعلق
ہوتے ہیں] - بعض دفعہ مقابل
پتوں کے (ہر ایک گرہ پر دو) پتیے
ہر ایک جانب پر مل کر میان ڈنڈی پتیے
(Interpetiolar stipules)
بناتے ہیں، جیسا کہ روبییسی
(Rubiaceae) میں -



شکل ۸۹ - پالیگونم کے پتے اور تنہ کا حصہ

۳ - پتے کا اندراج -

وہ حصہ جہاں پتے کا قاعدہ تنے سے
ملتا ہے، پتے کا شمول یا اندراج کہلاتا ہے - پتوں کو اُن کے خاص تنے یا شاخوں پر
نمویاب ہونے کے لحاظ سے بر تنے[2] (Cauline) اور بر شاخے
(Ramal) کہا جاتا ہے - اُن پتوں کو جڑ پتے (Radical leaves)
کہتے ہیں جو بہت "تخفیف شدہ" تنوں پر نمویاب ہونے کی وجہ سے جڑ ہی سے
نکلتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں، مثلاً شلجم - گاجر وغیرہ میں -

---

[1] عُسلُج [2] ساق

۵۔ برگی نظام (Phyllotaxis) (پتّوں کی تنے پر ترتیب)۔

دو قسم کا برگی نظام متمیّز ہے:- (۱) **لولبی** (spiral) (ب) **دوری**۔ (cyclic or whorled) پیچدار برگی نظام میں ہر گرہ پر ایک پتّا نمو یاب ہوتا ہے اور ان پتّوں کو **متبادل** (alternate) کہتے ہیں (شکل ۱۳۶)۔ اسے لولبی ترتیب اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اگر ایک خیالی لکیر پتّوں کے قاعدوں میں سے ہو کر اُسی ترتیب میں گذرتی ہوئی فرض کر لی جائے جس میں وہ نمو یاب ہوئے ہیں تو وہ تنہ کے گرد ایک مرغول بنا دیگی۔ دوری برگی نظام میں ہر گرہ پر دو یا زیادہ پتّے **چکر یا گچھے** (whorl) (صفحہ ۱۱) کی شکل میں نمو یاب ہوتے ہیں۔ اگر دو ہوں تو پتّے **مقابل** (opposite) ہوتے ہیں، اور اگر زیادہ ہوں تو **چوار** (verticillate)۔ اگر کسی ایک چکّر میں مقابل پتّے نیچے کے چکّر کے پتّوں کے بالکل اوپر ہی واقع ہوں، اس طرح پر کہ تنے پر پتّوں کی صرف دو ہی قطاریں ہوں، تو وہ مقابل اور **متراکب**[1] (superposed) کہلاتے ہیں۔ لیکن عموماً وہ ایک دوسرے سے زاویۂ قائمہ بناتے ہیں، چنانچہ پتّوں کی چار قطاریں ہوتی ہیں۔ یہ اُس کے مقابل کی یعنی **تصلیبی** (decussate) ترتیب ہے۔

برگی نظام کے متعلق حسب ذیل واقعات دلچسپ ہیں۔ لولبی برگی نظام میں اُس خیالی لولبی خط کو جو کہ پتّوں کی بالیدگی کی ترتیب کے تعاقب میں ہو، **پیدائشی مرغولہ** کہتے ہیں کسی ایک پتّے اور اُس کے سلسلہ کے اوپر والے سرے پتّے کے درمیانی محیطی زاویہ کو، یا دوسرے الفاظ میں اُس زاویہ کو جن دو پتّوں میں سے گذرنے والے دو انتصابی مستویوں کے درمیان واقع ہو زاویۂ **انفراج** (angle of divergence) کہتے ہیں۔ مثلاً فرض کرو متبادل پتّے دو مقابل انتصابی قطاروں میں مرتب ہیں، تو ظاہر ہے کہ دو سلسلہ وار پتّوں کا انفراج یا محیطی فاصلہ $\frac{1}{2}$ ہوگا، یعنی زاویۂ انفراج ۱۸۰ درجہ ہے۔ پتّوں کی دو انتصابی قطاروں کو آرتھوسٹیکیز (orthostichies) کہتے ہیں۔

ہر کسی ایک خاص پتّے کو نشان (I) فرض کر کے پہلے نشان تک آنے کے

[1] اوپر تلے

قبل آپ پانچ پتّوں سے گذرتے ہیں تو اس صورت میں نشان (۶) نشان (۱) کے عین اوپر واقع ہوگا۔ اور نشان (۶) تک پہنچنے کے لیے آپ کو تنے کے گرد دو بار چکّر لگانا پڑا۔ ظاہر ہے کہ انفراج $\frac{2}{5}$ ہے (پورے محیطی فاصلے کو پتّوں کی تعداد سے تقسیم کرنے سے) اور زاویۂ انفراج ۱۴۴° ہے۔ پہلے پتّے سے چھٹے پتّے تک کا پورا راستہ ایک دَور (cycle) بناتا ہے۔ پتّوں یا آرتھوسٹیچز (orthostichies) کی پانچ قطاریں ہیں۔ اس طرح انفراج معلوم کرنے کے لیے صرف ایک دَور کے چکّروں کی تعداد کو پتّوں کی اُس تعداد سے تقسیم کریں جو راستہ میں گزارنی پڑے یعنی آرتھوسٹیچز[1] کی تعداد سے تقسیم کریں۔ مثلاً $\frac{1}{2}$ انفراج میں پتّا نمبر ۳ ہے جو پتّے نمبر ۱ کے اوپر واقع ہے اور محیط کے گرد صرف ایک ہی چکّر لگانا پڑا ہے۔ چنانچہ تین آرتھوسٹیچز (orthostichies) ہیں۔

پودوں کے عام انفراجات کو دو سلسلوں میں مرتّب کر سکتے ہیں: ۔(ا) $\frac{1}{2}$، $\frac{1}{3}$، $\frac{2}{5}$، $\frac{3}{8}$، $\frac{5}{13}$ ...... (ب) $\frac{1}{4}$، $\frac{1}{5}$، $\frac{2}{9}$، $\frac{3}{14}$، $\frac{5}{23}$ ......

طالب علم کو اُس مخصوص اضافت پر غور کرنا چاہیے جو ان سلسلوں کے ارکان کے درمیان پائی جاتی ہے۔ ہر ایک کسر دو ماسبق کسروں کے شمار کنندوں اور نسب نماؤں کو جمع کرنے سے حاصل ہو سکتی ہے۔ اس طرح سلسلے بآسانی یاد رکھے جا سکتے ہیں۔ پہلا سلسلہ نسبتہً زیادہ اہم ہے۔

دَوری برگی نظام میں تنے کے گرد غالباً متعدد پیدائشی مرغولے ہیں اس طرح مقابل تصلیبی ترتیب میں دو پیدائشی مرغولے (genetic spirals) ہوتے ہیں اور انفراج $\frac{1}{4}$ ہوتا ہے۔

۶۔ رگیت (venation) ———— تنے سے ہر پتّے میں گنے والے وعائی جُزے پتّے کے ورقہ (lamina) میں متفرع ہوتے ہیں اور پتّے کی رگیں بناتے ہیں۔ یہ رگیں نہ صرف جڑوں میں سے جذب شدہ آبی محلولات پتّے کے مختلف حصّوں تک پہنچاتی اور کامل حاصلات (elaborated products) کو جمع کرتی ہیں۔ بلکہ اُن کا اہم فعل یہ بھی ہے کہ وہ اُس ورقہ کو قوّت اور سہارا بخشتی ہیں

[1] سیدھی قطاریں

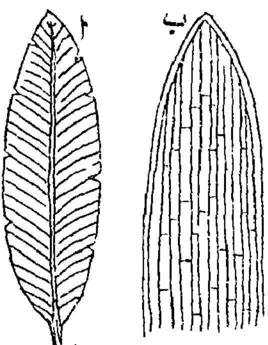
جس کی چپٹی شکل تمثّل کاربن کے حالات سے متوافق ہوتی ہے۔

اگر ورقہ نسبتۃً پتلا اور جھلّی نما ہو تو ہم ایک با کئی خاص رگیں شناخت کر سکتے ہیں، جو نیچے کی سطح پر ابھرے ہوئے جیوڈ یا پسلیاں بناتی ہیں۔ لیکن ان کے درمیان پتّے کی زمینی بافت میں دوڑتے ہوئے بیشمار چھوٹے رگیزے (veinlets) ہوتے ہیں، جو ابھرے ہوئے جیوڈ نہیں بناتے۔ رگیّت کی نوعیت یعنی وہ ترتیب یا شکل جو رگیں پیش کرتی ہیں، خاصکر نمایاں رگوں یا پسلیوں اور نسبتۃً چھوٹی رگوں یا رگیزوں کی ترتیب پر منحصر ہے۔

دعاء تخموں میں رگیّت کے دو خاص نمونے تمیز کیے جاتے ہیں :۔

(۱) جالدار رگیت (Reticulate venation) جو دو بیج پتیے پتّوں سے مخصوص ہوتی ہے گو وہ چند یک بیج پتّوں میں بھی پائی جاتی ہے۔

(۲) متوازی رگیّت (parallel venation) جو صرف یک بیج پتّوں میں پائی جاتی ہے۔ جالدار رگیّت میں نسبتۃً بڑی رگوں کے درمیان کے رگیزے باہم دگر غیر منتظم یا بے قاعدہ طور پر دوڑ کر ایک جال بنا دیتے ہیں (شکل ۸۶ ا)۔ متوازی رگیّت میں تمام بڑی رگیں یا رگیزے کم و بیش متوازیاً دوڑتے ہیں، لہذا کوئی بے قاعدہ جال نہیں بنتا (شکل ۹۰)۔



شکل ۹۰۔ متوازی رگیّت
ا۔ یک رگی، ب۔ بہ رگی

دونوں قسموں یا تمثیلوں میں رگیّت، ایک خاص رگ (جو درمیان پسلی یا بدّ ابناتی ہے)، یا کئی خاص رگیں ہونے کے لحاظ سے یک رگی (unicostate) یا بہ رگی (multicostate) ہو سکتی ہے۔ اول الذکر کو پرّہ دار (pinnate) یا پَر نما رگیت بھی کہتے ہیں۔ بہ رگی رگیّت میں بڑی رگیں راس کی طرف دوڑتے وقت

مُتّسع (divergent) یا مُستدق (convergent) ہو سکتی ہیں۔

جالدار رگیّت (reticulate venation)—

۱۔ یک رگی (unicostate) پرّہ دار یا پرنما رگیّت) شکل ۸۵۔

۲۔ بُہ رگی (multicostate)[1] :—

(ا) متّسع (تشعّعی یا کف دار رگیت والی) ۔ شکل ۹۱۔

(ب) مُستدق (یہ عام نہیں ہوتی)۔

متوازی رگیّت۔ (Parallel venation)۔

۱۔ یک رگی (پرّہ دار، خمیدہ یا پرنما رگیّت) مثلاً موز کا پتّا اور شکل ۹۰ ا۔

۲۔ بُہ رگی (سیدھی رگیّت)۔

(ا) مُتّسع ۔متعدد کف برگے (Palms)۔

(ب) مُستدق ۔ گھاس ، کنول شکل ۹۰ ب۔



شکل ۹۱

کف شگاف پتا، بُہ رگی رگیت اور شاخیں

ورقہ میں رگوں کی ترتیب کو شاخی نظام تصوّر کر سکتے ہیں ۔مثلاً یک رگی قسم صاف طور پر عنقودی شاخی نظام ہے، اور بُہ رگی قسم گُھمیالی شاخی نظام ہے جس میں سلسلے کی وسطی پسلی یا رگ مادری محور ہے (شکل ۹۱)، اور جانبین کی رگیں متعدد دختر محور ہیں جو اسیقدر یا تقریباً اُسیقدر قوی طور پر نمو یافتہ ہوتی ہیں

(ب۔ ت۔ ث)—

ف۔ سادہ یا مفرد اور مرکب پتّے

— ورقہ کی پیش کردہ شکل کا انحصار خاص کر اُس کی جھلّی کے نمو یا اُس بالیدگی کی مقدار پر ہے جو وعائی نظام کی

[1] کثیر برگی

شاخوں کے درمیان ہوتی ہے۔ بعض اوقات وہ مکمل طور پر نمو یافتہ ہوتی ہے اور ورقہ کا حاشیہ بھی سالم ہوتا ہے (شکل ۸۶ ب)۔ مگر عموماً وہ کامل طور پر نمو یافتہ نہیں ہوتی۔ اس کے ناکمل ہونے کی مقدار یا حد بہت مختلف ہوتی ہے۔ بعض اوقات صرف چھوٹی ناہمواریاں یا حاشیے کٹے ہوئے ہوتے ہیں۔ جیسے کہ اشکال ۸۵۔ ۹۳ امیں۔ لیکن بیشتر اوقات خاص رگوں یا شاخوں کے درمیان نسبتہً بڑے دندانے پیدا ہو جاتے ہیں جو شگاف (Incisions) کہلاتے ہیں۔

جب شاخوں کے درمیان کوئی پر یا جھلی نمو یاب نہیں ہوتی تو پتے مرکب ہوتے ہیں۔ تمام دوسرے پتے جن میں شاخوں کے درمیان کسی قدر جھلی موجود ہو، سادہ یا مفرد پتے ہیں۔ خواہ یہ جھلی کتنی ہی کم ہو۔

مرکب پتا وہ ہے جس کا ورقہ ٹوٹ کر متعدد جدا گانہ ٹکڑوں (برگچوں) میں منقسم ہو گیا ہو، جو ایک نقطہ پر جڑے ہوئے یا ایک مشترک ڈنڈی یا ساق پر لگے ہوئے ہوں۔ سادہ یا مفرد پتا وہ ہے جس کا ورقہ کوئی جداگانہ ٹکڑوں میں منقسم نہ ہوا ہو۔ مرکب پتوں کے برگچے کئی لحاظ سے مفرد پتوں سے مشابہ ہوتے ہیں۔

درختوں کی حالت میں بڑے بڑے پتے اکثر بہت تقسیم شدہ یا مرکب ہوتے ہیں۔ اس کی اہمیت کچھ تو یہ ہے کہ پتے اس طرح میکانی ضرر سے، اور بالخصوص زیادہ تر یہ کہ ہوا کے متلف فعل سے محفوظ رہیں۔ دوران طوفان میں ایسے درختوں کے پتوں کا موز کے پتوں سے مقابلہ کرنے پر یہ معلوم ہو سکتا ہے لیکن ماسوائے اس کے ورقہ کی ذیلی تقسیم بھی پودے کے زیریں پتوں کو بہت زیادہ سایہ میں رہنے سے بچاتی ہے غالباً یہی خاص وجہ ہے کہ جس سے اکثر پھیلے پودوں کے بڑے پتے عموماً زیادہ منقسم یا مرکب ہوتے ہیں۔

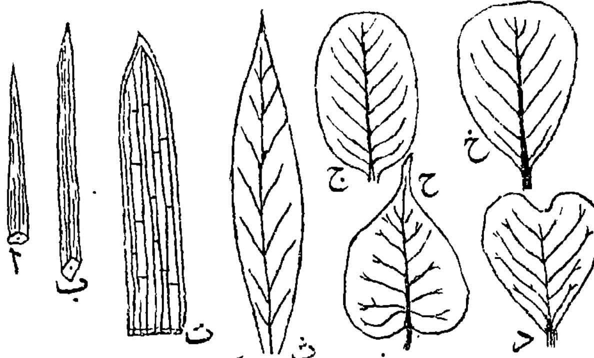
آبی پودوں کے پتے بھی اکثر زیادہ منقسم ہوتے ہیں۔ اس حالت میں اس کی وجہ کچھ تو یہ ہے کہ پتے اس طرح میکانی ضرر کے خطرہ سے محفوظ رہتے ہیں،

مگر خاص وجہ یہ ہے کہ، زیادہ منقسم ہونے کے باعث، پتے جہاں تک ممکن ہے پانی کے سامنے ایک بڑی سطح پیش کرتے ہیں اور اسلیے وہ تنفس اور تمثیل کاربن کے فعل کو زیادہ کارگر طور پر انجام دے سکتے ہیں۔

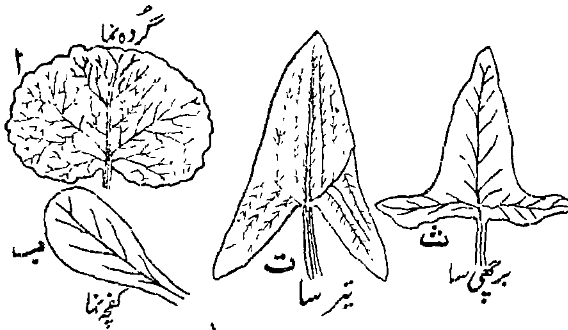
۵۔ ورقے کا خاکہ — سادہ پتوں یا مرکب پتوں کے برگچوں کے پیش کردہ خاکے کی نسبتہً سادہ شکلوں کو بیان کرنے کے لیے بہت سے اصطلاحات مستعمل ہیں۔ ذیل میں صرف وہ اصطلاحیں درج ہیں جو بیشتر استعمال کی جاتی ہیں:-

پتے کو **سوزن نما** (subulate) کہینگے جبکہ وہ (شکل ۹۲ ا) کوتاہ (تنگ)، مضبوط، اور سخت ہو، اور پیندے سے سرے تک بتدریج گاؤدم ہوکر بالآخر ایک تیز نوک پر ختم ہو، جیساکہ گارس (Gorse) میں۔ اگر پتا لمبا اور تیز نوکدار ہو، اور اس کے کنارے نمایاں ہوں تو اسے **خارنما** (acicular) کہتے ہیں (شکل ۹۲ ب)۔ اگر لمبا چپٹا اور جھلی دار ہو، اور اس کے حاشیے متوازی ہوں، جیساکہ گھاس میں (شکل ۹۲ ت) تو اسے **خطی** (linear) کہتے ہیں۔ اگر لمبا ہو اور پیندے سے سرے تک بتدریج گاؤدم ہوتا جائے (شکل ۹۲ ث) تو وہ **نیزک سا** (lanceolate) ہے۔ اگر وہ نسبتہً چھوٹا اور چوڑا ہو، پیندے اور سرے پر گاؤدم ہو تو وہ **بیضوی** (oval) یا **ہلیلجی** (elliptical) ہے (شکل ۸۵)۔ اگر طول و عرض میں بیشتر مماثل ہو، مگر پیندے اور سرے پر گول ہو تو وہ **مستطیل** (oblong) ہے (شکل ۹۲ ج)۔ اگر وہ قریب قریب گول ہو تو **مستدیر** (orbicular) ہے (شکل ۸۶ ا)۔ اگر پیندے کی طرف گول ہو اور سرے پر نوکدار ہو تو وہ **بیضہ نما** (ovate) ہے (شکل ۸۶ ب)۔ اگر اس کے برعکس ہو تو وہ **ضد بیضوی** (obovate) ہے (شکل ۹۲ خ)۔ اگر سرا نوکدار ہو اور پیندے میں جہاں ڈنڈی لگی ہوتی ہے کٹاؤ دار ہو تو وہ **صنوبری** (cordate) یا **قلب نما** (heart shaped) ہے (شکل ۹۲ ح)۔

اگر سرے پر کٹاؤ دار اور پینڈے پر ڈنڈی کی جانب گاؤدم ہو تو وہ **ضد صوبری** (obcordate) ہے (شکل ۹۲ - د)۔ اگر پینڈے پر کٹاؤ دار، کم و بیش عرضاً لمبا ہو اور سرا گول ہو تو وہ **گردہ نما** (reniform) ہے (شکل ۹۳ ا)۔ اگر سرے پر چوڑا اور گول ہو اور پینڈے کی طرف بتدریج تنگ ہوتا جائے تو **کفچہ نما** (spathulate) ہے (شکل ۹۳ ب)۔ اگر کفچہ نما شکل سے مشابہ ہو لیکن سرا کم و بیش نوکدار اور



شکل ۹۲ - پتوں کے خاکے وغیرہ۔
ا، سوزن نما۔ ب، خار نما۔ ت، خطی۔ ث، نیزک سا۔ ج، مستطیل۔ ح، قلب نما یا صنوبری
خ، ضد بیضوی۔ د، ضد صنوبری۔ ج اور خ میں سرا گول یا ماندہ ہے۔ ح میں نکیلا۔ د میں دوندہ دار



شکل ۹۳ - پتوں کے خاکے

باہر کھنچا ہوا ہو تو وہ **فانہ نما** (wedge shaped) یا **میخ نما** (cuneate) ہے

(شکل ۹۵ ا)۔ اگر سرا تیر کے پھل کی طرح نوکدار اور دو قاعدی لختے پیچھے کی طرف رُخ رکھتے ہوں تو وہ تیر سا (Sagittate) ہے (شکل ۹۳ ت)۔ اور اگر دونوں قاعدی لختے باہر کے رُخ ہوں تو وہ برچھی سا (hastate) ہے (شکل ۹۳ ث)۔ بعض اوقات ایک پتے کے دونوں نصف مساوی نمو کے نہیں ہوتے (مثلاً بگونیا (Begonia) میں) تو ایسے پتے ترچھے (oblique) ہوتے ہیں۔ انہیں ترچھا صنوبری، یا ترچھا بیضہ نما وغیرہ بیان کرتے ہیں۔ بعض اوقات مذکورۂ صدر اصطلاحات کو باہم ملا دینے سے خاکہ بہترین طور پر بیان کیا جاسکتا ہے، مثلاً بیضہ نما نیزک سا (ovate lanceolate) وغیرہ۔

۹۔ پتے کا حاشیہ — پتے یا برگچے کے حاشیے کو مکمل کہینگے، اگر وہ بالکل مسطح ہو اور اُس میں کوئی ناہموار یا نہ ہوں (شکل ۹۲)۔ اگر اُس میں کئی نوکدار اُبھار ہوں جو آگے کو سرے کی طرف رُخ رکھتے ہوں تو وہ منشاری (Serrate) ہے (شکل ۹۸ ا)۔ اگر یہ اُبھار آگے کو رُخ رکھنے کی بجائے باہر کو رُخ رکھتے ہوں تو وہ دنیتلا (dentate) ہے (شکل ۹۶ ت)۔ اگر اُبھار گول ہوں تو وہ کنگرہ دار (crenate) ہے (شکل ۹۳ ا)۔ اگر ان اُبھاروں میں پھر ویسے ہی چھوٹے ثانوی اُبھار ہوں تو وہ دو منشاری (biserrate)، دو دنیتلا (didentate)، دو کنگرہ دار (bicrenate) ہے۔ اگر حاشیہ پر کئی سخت شوکی خار جیسے، اُبھار موجود ہوں تو وہ شوکہ دار (Spiny) ہے (مثلاً ھالی Holly)۔ اگر حاشیہ بہت ناہموار اور لپٹا ہوا ہو تو اُسے پیچاں (Crisped) کہینگے، مثلاً انڈائیو (Endive) میں۔ اگر حاشیہ میں زیادہ گہرے دندانے یا شگاف ہوں تو وہ لہریلا (Sinuate) ہے جیسے کہ اوک (oak) میں ہوتا ہے (شکل ۹۴ ث)۔ یہ لہری حاشیہ بذریعۂ تدریج اور زیادہ گہرے چرکوں یا شگافوں والا حاشیہ بناتا ہے جنھیں شگاف (incision) کہتے ہیں (پارہ ۱۲)۔

۱۰۔ پتے کا سرا یا راس — پتے یا برگچے کا سرا گول

ہو سکتا ہے (شکل ۹۲ ج) یا اگر وہ نوک بنائے تو وہ نوکدار رہے



شکل ۹۴۔ ورقہ کی کاٹ یا شگاف

ا، مساوی پرّہ دار پتّا۔ ب، پرّہ تراش پتّا۔ ت، پرّہ منقسم پتّا۔ ج، پرّہ شگاف پتّا
ث، لہریلے حاشیہ والا پتّا۔ ح، نا مساوی پرّہ دار اک جوکا مرکب پتا

(اشکال ۹۴ ت، ۹۵ ا)۔ اگر یہ لمبا ہو تو وہ نکیلا (acuminate) ہے (شکل ۹۵ ا)۔ اگر





شکل ۹۵۔ ورقہ کی کاٹ یا شگاف

ا، کثیر برگہ کف دار مرکب پتا۔ ب، کف تراش پتا۔ ت، کف۔ ث، مثلثی مرکب پتّا

وہ عرضاً کٹا ہوا معلوم ہو تو وہ **کٹوال** (truncate) ہے۔ اگر اس میں ایک نمایاں باریک نوکدار سرا ہو تو وہ **سوئی نما** (mucronate) ہے (شکل ۹۴ ح)۔ اگر سرے میں گول گڑھا ہو تو وہ **دونہ دار** (retuse) ہے (شکل ۹۴ ا)۔ اگر یہ گڑھا تیز ہو تو وہ **کٹا وَ سر** (emarginate) ہے۔

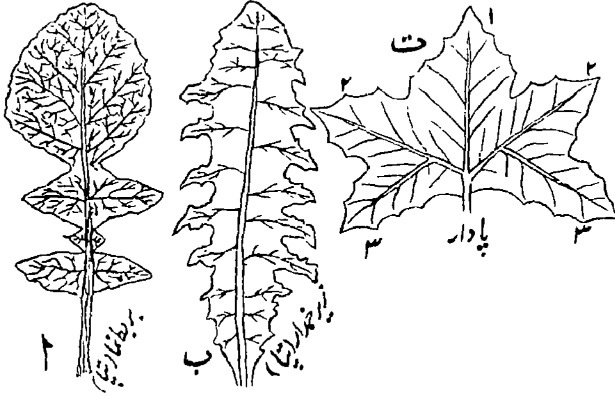
۱۱ ۔ بال — پتا بال دار بھی ہوسکتا ہے۔ اگر پتے کے حاشیے پر باریک بالوں کی جھالر لگی ہوئی ہو تو ہُدبہ دار یا **روئیں دار** (ciliate) کہتے ہیں۔

۱۲ ورقہ کی کاٹ یا شگاف — اگر یک رگی پتے کی کاٹ یا شگاف وسطی ہڈ سے یا میان رگ کے نصف فاصلہ تک نیچے نہ جائیں تو وہ پتا **پرّہ شگاف** (pinnatifid) کہلاتا ہے (شکل ۹۴ ج)۔ اگر نصف فاصلہ سے کچھ زیادہ تک ہوں تو وہ **پرّہ منقسمہ** (pinnatipartite) ہے (شکل ۹۴ ت)۔ اگر قریب قریب میان رگ تک ہوں تو وہ **پرّہ تراش** (pinnatisect) ہے (شکل ۹۴ ب)۔ جہاں شگاف یا کاٹ مکمل ہو تو ان مفرد پتوں سے متناظر، پرّہ دار نمونے کے مرکّب پتے بھی ہوتے ہیں (شکل ۹۴ ۲)۔ اسی طرح جہاں رگیت بہ رگی ہو تو ہمیں **کف شگاف** [شکل ۹۱]، کف منقسمہ [شکل ۹۵ ت] **کف تراش** [شکل ۹۵ ب] نمونوں کے مفرد پتے ملتے ہیں۔ اور انھیں سے متناظر مرکّب پتا **کف دار** قسم کا ہوتا ہے (شکل ۹۵ ۲)۔

پرّہ شگاف، پرّہ منقسمہ، پرّہ تراش، اور کف شگاف، کف تراش، کی اصطلاحیں بھی مرکّب پتوں کے برگچوں کے لیے استعمال کی جاتی ہیں۔ اگر مفرد پتّے کے حصے پھر کٹے ہوئے ہوں تو **دو پرّہ شگاف** وغیرہ اصطلاحیں استعمال کی جاتی ہیں۔ یا پرّہ منقسمہ پتّے کے ایسے حصّے ہوسکتے ہیں جو پرّہ شگاف وغیرہ ہوں۔

جب یک رگی پتا اس طرح سے کٹا ہوا ہو کہ ایک بڑا گول منتہائی حصّہ ہو

اور ساتھ ہی دوسرے حصّے ایسے ہوں جو قاعدے کی طرف بتدریج چھوٹے



شکل ۹۶ - پتوں کی شکلیں

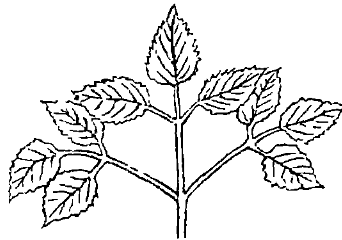
ت میں ہندسوں سے شاخیں ظاہر ہوتی ہیں

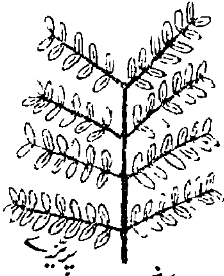
ہوتے جائیں تو وہ پتّا بربط نما (Lyrate) کہلاتا ہے (شکل ۹۶ ا)۔ ہُنسینیٹ (زیرخمدار) (uncinate) پتّہ (ڈینڈلیین شکل ۹۶ ب) وہ پرہ شگاف پتا ہے جس میں ایک بڑا نوکدار منتہائی لختہ ہو اور چھوٹے لختوں کے سرے پیچھے کی طرف رُخ رکھتے ہوں۔ پُر رگی پتّے میں، جیساکہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے شاخیں گُبھیالی نمونہ (cymose type) کی ہوتی ہیں، قاعدے کی رُو سے صرف پہلے درجہ کی دختر شاخیں گُبھیالی قسم سے نکلتی ہیں، جیساکہ شکل ۹۱ میں، مگر بعض اوقات یہ پھر گُبھیالی شاخیں نکال سکتے ہیں، جیساکہ شکل ۹۶ ت میں۔ ایسے پتّے کو پادار (Pedate) کہتے ہیں۔

۱۳۔ مرکّب پتّے ——— مبتدی اکثر مرکّب پتّے کو یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ایک تنہ ہے جس پر پتّے لگے ہوئے ہیں۔ حسب ذیل امتیازی نکات پر بہ احتیاط غور کرنا چاہیے (۱) مرکّب پتّے میں کوئی راسی کلی یا نقطۂ نمو

نہیں ہوتا۔ (ب) اُس کی بغل میں ایک کلی ہوتی ہے اور وہ خود ڈنٹھل یا پتّے کی بغل میں نمودار نہیں ہوتا۔ (ت) اُس میں پتیّے (stipules) ہو سکتے ہیں یا قاعدے میں ایک پھیلی ہوئی پوشش (ٹ) ظاہری پتّوں میں (جو فی الحقیقت برگچے ہیں) بغلی کلیاں نہیں ہوتیں۔

مرکب پتّوں کے بیان کرنے میں چند مخصوص اصطلاحیں استعمال کی جاتی ہیں جن کا تذکرہ یہاں ضروری ہے۔ پرّہ دار پتّے میں برگچے ایک عام ساق یا محور پر واقع ہوتے ہیں۔ عموماً یہ برگچے جوڑوں میں مرتّب ہوتے ہیں اور ہر جوڑے کے برگچے ایک دوسرے کے مقابل ہوتے ہیں۔ اگر ایک بے جوڑ منتہائی برگچہ موجود ہو تو پتّے کو **نامساوی پرّہ دار** (imparipinnate) کہتے ہیں (شکل ۸۸ ا)۔ اگر کوئی منتہائی برگچہ موجود نہ ہو اور اس طرح برگچوں کی تعداد جفت (even) ہو تو پتّے کو **مساوی پرّہ دار** (Paripinnate) کہتے ہیں (شکل ۹۴ ا) اگر ایک ہی جوڑ برگچے ہوں تو پتّے کو **یک جوگا** (unijugate) کہا جاتا ہے (شکل ۹۴ ج) اگر دو ہوں تو **دو جوگا** (bijugate) (شکل ۸۸ ا) وغیرہ۔ بعض دفعہ بڑے برگچوں کے جوڑ چھوٹے برگچوں کے جوڑوں سے متبادل ہوتے ہیں۔ ایسے پتّے کو


شکل ۹۸
مثلثی پتا


شکل ۹۷
دوہرا پرّہ دار پتّا

غیر مسلسل پرّہ دار کہتے ہیں (آلو)۔ برگچے بھی کامل طور پر کٹے ہوئے ہو سکتے ہیں۔ یہاں جو ثانوی برگچے بنیں وہ پرینچے

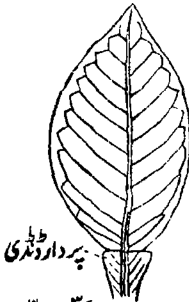
(Pinnules) کہلاتے ہیں، اور وہ پتّا دو پرّہ دار (bipinnate) کہلاتا ہے (شکل ۹۷)۔ اگر پھر یہ بھی پورے طور پر کٹے ہوئے ہوں تو پتّا سہ پرّہ دار (tripinnate) کہلائیگا۔ لیکن عموماً دو پرّہ دار یا سہ پرّہ دار کے پتّے کے اوپر والے برگچے نامکمل طریقے سے کٹے ہوئے ہوتے ہیں اور وہ یا تو پرّہ شگاف یا پرّہ منقسمہ ہوتے ہیں۔

کف دار مرکّب پتّے میں برگچے ایک ہی نقطہ سے نکلتے ہیں اگر اُس میں دو ہی برگچے ہوں تو پتّا دو برگہ (bifoliate) کہلاتا ہے، اگر تین ہوں تو سہ برگہ (trifoliate) (شکل ۹۵ ث) اور علیٰ ہذالقیاس اگر بہت ہوں تو بہ برگہ یا کثیر برگہ (multifoliate) (شکل ۹۵ ا)۔

سہ برگہ پتّا مساوی پرّہ دار یک جوگا پتّے سے مشابہ ہوتا ہے۔ عموماً تین برگچوں والے پتّے سہ برگہ تصور کیے جاتے ہیں باستثنائے اُس وقت کے جبکہ (جیسا کہ شکل ۹۵ ح میں ہے) ثانوی ڈنڈیاں مختلف نقطوں سے نکلتی ہیں۔ شکل ۹۸ میں دوسہ برگہ[1] پتّا دکھایا گیا ہے۔

نارنگی میں ایک عجیب مرکّب پتّا ہوتا ہے، جس میں صرف ایک ہی برگچہ لگا ہوا ہوتا ہے۔ اس کو مرکّب پتّا اس وجہ سے سمجھا جاتا ہے کہ پھیلا ہوا ذرقہ پردار ڈنڈی سے صاف جڑا ہوا ہوتا ہے (شکل ۹۹)۔

۱۴۱۔ پتّوں کی بناوٹ اور مدّت قیام



شکل ۹۹۔ نارنگی کا مرکّب پتّا

مدّت قیام۔۔۔ پتّوں کی بناوٹ اور مدّت قیام کا انحصار بیشتر پودے کے ماحول کی نوعیت اور اُس کے توافق پر ہوتا ہے۔ سایہ اور تری پسند کرنے والے پودوں کے پتّے پتلے ہوتے ہیں جن کا بَرادَمہ (epidermis) خفیف نمو یافتہ

[1] Biternate مثنّی

ہوتا ہے۔ دھوپ میں رہنے والے (آفتاب پسند) اور خشک حالات میں رہنے والے پودوں میں، جن میں اکثر وافر سریان کا خدشہ ہوتا ہے، پتّے عموماً زیادہ مضبوط اور دبیز ہوتے ہیں اور اُن کا بشرہ یا بیرونی پوست بھی خوب نمو یافتہ ہوتا ہے۔ یہ حالت اکثر مداری (tropical) پودوں کے پتّوں میں، جنھیں سخت دھوپ کا سامنا رہتا ہے، اور معتدل مقامات کے سدا بہار پودوں میں جن میں جاڑے میں سریان کی اقل ترین تقلیل کی ضرورت ہوتی ہے، بہت نمایاں ہوتی ہے۔

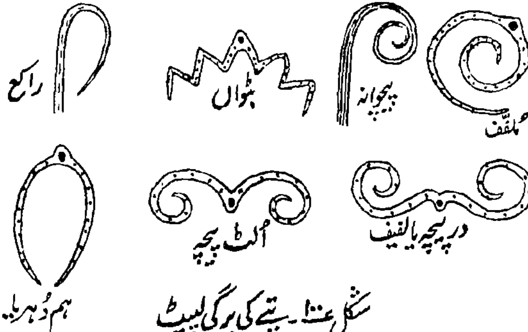
پتلے اور جھلّی نما پتّوں کو گھسیلا[1] (herbaceous) کہتے ہیں۔ سخت اور دبیز پتّے چرمین (Coriaceous) کہلاتے ہیں۔ بعض تو رسلا اور لحمی (Fleshy) ہوتے ہیں۔ اگر پتّے جلد جھڑ جائیں تو وہ پیش ریز (caducous) ہیں؛ ورنہ اگر وہ ہر موسم کے اختتام پر جھڑ جائیں تو وہ پس ریز (deciduous) ہیں۔ اگر وہ پودے پر ایک موسم سے زیادہ رہیں تو وہ قائم (persistent) ہیں۔ قائم برگی پودوں کو سدا بہار (evergreens) کہتے ہیں۔

ف ۱۵۔ پیش برگی (prefoliation) — کلی کی حالت میں نوعمر پتّوں کی شکل و ترتیب (جس کے لیے پیش برگی کی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے) جگہ کی کفایت کا ایک خوبصورت لحاظ ظاہر کرتی ہیں۔ پیش برگی اِن امور پر مشتمل ہے:۔ (ا) برگی لپیٹ (ptyxis) یا کلی میں نوعمر پتّوں کی شکل، یعنی وہ طریقہ جس سے وہ ایک دوسرے پر ملفوف یا لپیٹے ہوئے ہوتے ہیں، (ب) کلی برگی (vernation) یا کلی میں مختلف پتّوں کا باہمی تعلّق، یعنی جس طریقے سے وہ ایک دوسرے کے لحاظ سے مرتّب ہوتے ہیں۔ یہ خصوصیات یا تو کلی کے پتّوں کو یکے بعد دیگرے علیحدہ کرنے سے معلوم ہو سکتے ہیں یا اس سے بہتر کلی کی عرضی تراشوں (Cross-sections) سے۔ پھول کی کلیوں کے لیے ہم پیش برگی کی اصطلاح کو برگی لپیٹ (ptyxis)

[1] جدید ترجمہ = عشبی

اور تضبیف (aestivation) پر مشتمل کر کے بیان کرتے ہیں[1]

(ا) پتّے کی برگی لپیٹ ــــ (شکل ۱۰۱)۔ اگر کوئی ملفوفیت یا لپیٹ بالکل نہ ہو تو وہ مسطح ہے۔ اگر دایاں نصف، بائیں نصف پر مڑا یا لپٹا ہُوا ہو تو وہ ہم دُھرایا (conduplicate) ہے، اور اگر متعدد طولی دُھراؤ یا لپیٹ ہوں تو بٹواں (plaited or plicate) ہے۔ اگر تمام سمتوں میں لپٹا ہوا ہو تو شکن دار (crumpled) ہے۔ اگر ایک حاشیہ سے دوسرے حاشیہ تک لپٹا ہوا ہو تو مُلفف (convolute) ہے۔ اگر دونوں حاشیوں سے اُوپر کی سطح کے وسط تک لپٹا ہوا ہو تو لفیف (involute) ہے۔ اگر اسی طرح سے نیچے کی سطح کے وسط تک لپٹا ہوا ہو تو اُلٹ پیچ (revolute) ہے۔ اگر راس سے



شکل ۱۰۱۔ پتّے کی برگی لپیٹ

نوعمر پتوں کی عرضی تراشوں کے خاکے دکھائے گئے ہیں بہ استثنائے راکع اور پیچوانہ برگی لپیٹ کے جن کے طولی خاکے ہیں

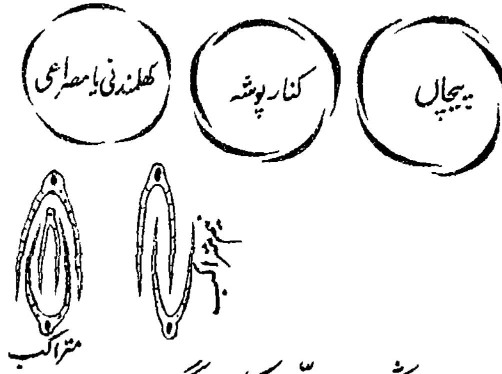
قاعدے تک لپٹا ہوا ہو تو وہ پیچوانہ (circinate) ہے۔

(ب) کلی برگی (vernation) (شکل ۱۰۱) ــ اگر نوعمر پتّے جاننا

[1] کلی برگی (Vernation)، پیش برگی (prefoliation)، تضبیف (aestivation) کی اصطلاحیں مختلف مصنفین نے مختلف طور پر استعمال کی ہیں۔

[5] سابقہ ترجمہ = درپیچ

ایک دوسرے کو چھوئیں لیکن ڈھک نہ لیں (متراکب نہ ہوں) تو کلی برگی کھلمندنی یا مصراعی (valvate) ہے۔ اگر بعض پتے دوسروں پر متراکب ہوں، لیکن منتظم طریقے سے نہیں، تو وہ کنار پوشہ (imbricate) ہے۔ اگر ہر پتے کا ایک حاشیہ اندر کی طرف رُخ کرے



شکل ۱۰۱ - پتّوں کی کلی برگی

اور دوسرے پتے کا حاشیہ اُس پر متراکب ہو، لیکن دوسرا حاشیہ باہر کی طرف رُخ کرے اور اپنے ہم پہلو پتے کے حاشیے پر متراکب ہو تو وہ پیچاں (twisted) ہے۔

۱۶ - برگی ساخت کا مخصوص توافق ــــ برگی پتوں میں خاص حالات کے توافق میں متعدد نمایاں تبدیلیاں واقع ہوگئی ہیں۔

(۱) برگی بیل ڈورے (Leaf-tendrils) ــــ پتّوں یا پتّوں کے حصّوں کی شکل اکثر اوقات بیل سوت یا بیل ڈوروں (tendrils)[1] کی سی ہوتی ہے (صفحہ ۱۱۳)۔ اس طرح مٹر میں بیل ڈورے ایک مرکّب پتے کے برگچوں کے قایم مقام ہوتے ہیں (شکل ۱۰۳ ب)۔ مٹر کے بعض انواع مثلاً لیبا تھیرس اپھاکا (Lathyrus aphaca)، میں تمام برگچے اس طرح سے مخصوص ہوتے ہیں، اور برگی پتّوں کے افعال پتیچے (stipules) انجام دیتے ہیں جو بڑے

[1] شعبۂ

اور سبز ہوتے ہیں۔ یہ پتیے متغیر ہو کر بیل ڈورے بن سکتے ہیں جیسے کہ سمئی لیکس (smilax) میں۔

(ب) برگ شوکے (leaf-spines) —— پتّے یا پتوں کے حصّے شوکوں (spines) کی شکل اختیار کر سکتے ہیں۔ متعدد صورتوں میں اس تغیر کو دراصل سَرَیان کی تقلیل کی ضرورت کے باعث سمجھنا چاہیے، مگر شوکے حفاظتی اعضاء کا بھی کام دیتے ہیں۔ پورا پتّا اس طرح تبدل ہو سکتا ہے، جیسے کہ باربری (Barberry) میں، جس میں شوکے شاخدار ہوتے ہیں۔ باربری (Barberry) میں پتّوں اور شوکوں کے درمیانی اشکال بھی اکثر پائے جاتے ہیں۔ گارس (Gorse) میں پتّے اور شاخیں دونوں شوکوں کی شکل میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ گارس (Gorse) کے چھوٹے پودے میں سہ برگی پتّے لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ نارنگی میں کانٹے بغلی ٹہنی کے پہلے پتّے کے قایم مقام ہوتے ہیں۔ بیر (zizyphus jujuba) میں پتیے شوکہ دار ہوتے ہیں، اور یہی حالت کروکاپلی (Korukapuli) (*pithecolobium dulce*) اور ببول میں ہوتی ہے۔

(ت) برگ مان (Phyllodes) —— آسٹریلیا کے بعض اقاقیا (acacia) میں پتّے کا وَرَقہ (lamina) نہیں ہوتا، اور ڈنڈی میں ایک پَر نمو یاب ہو کر وہ وَرَقہ کی شکل اور افعال اختیار کر لیتی ہے۔ یہ چپٹی ڈنڈیاں برگ مان کہلاتی ہیں اور یہ خشک حالات کا توافق (ظاہر کرتی) ہیں۔ یہ انتصابی رُخ میں پھیلے ہوئے ہوتے ہیں اور اُن کی سطحیں داہنے اور بائیں ہوتی ہیں بجائے اُفقی ہونے کے جیسا کہ معمولی دووجہی پتّوں میں ہوتا ہے۔ یہ انتصابی وضع اور تخفیف شدہ سطح، جو ہوا کے سامنے کھلی رہتی ہے، سَرَیان میں کمی کر دیتی ہے۔ اقاقیا کے نوعمر پودے میں طبعی مرکب پتّے ہوتے ہیں اور اُن کا برگ مان میں تغیر پودے کی بالیدگی کے دوران میں دیکھا جا سکتا ہے۔

(ث) کٹر پھندے (Pitchers) وغیرہ —— کرم خوار پودوں میں پتّوں کی کئی دلچسپ تبدیلیاں پائی جاتی ہیں۔ شاید سب سے زیادہ نمایاں مثال نپنتھیس (Nepenthes) (کٹر پھندے دار پودے) میں پائی جاتی ہے،

جہاں پتّے متبدّل ہو کر کٹر پھندے نما اعضاء بن جاتے ہیں۔ کرم خوار پودوں کا بیان ساتویں باب میں درج ہے۔

{ ہدایت:۔ پتّوں کے بیان کی نسبت ہدایات کے لیے ملاحظہ ہو ضمیمہ }۔

ب۔ پتّے کی اندرونی ساخت

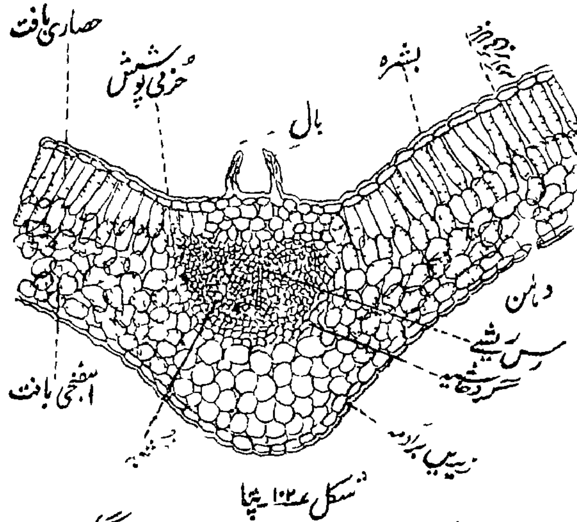
ف ۱۔ ڈنڈی (petiole) —— اگر ایک مضبوط ڈنڈی کا امتحان بذاتہٖ یعنی بغیر اُس کے وَرَقہ کے کیا جائے تو ممکن ہے کہ طالب علم اُس کو غلطی سے تنہ سمجھ لے۔ لیکن قاعدے کی رُو سے وہ بآسانی تمیز کی جا سکتی ہے۔ بیشتر حالتوں میں ڈنڈی ایک ظہری بطنی (dorsiventral) ساخت ہے۔ وہ پورے طور پر اُستوانی نہیں ہوتی، بلکہ کم و بیش چپٹی اور اکثر اپنی اوپر کی سطح پر میزابی یعنی نالیدار ہوتی ہے۔

دعاء تخموں میں ایک یا زیادہ ہم باز و حزمے تنے سے پتّے کے اندر جاتے ہیں (صفحہ ۱۳۱)۔ اُن کے ساتھ ایک بافت ہوتی ہے جو گرد حاشیہ (Pericycle) اور دروں اُدمہ (endodermis) کے ساتھ مسلسل ہوتی ہے۔ عموماً جب وہ ڈنڈی میں سے دوڑتے ہیں تو وہ ٹکڑے ہو کر کئی چھوٹے چھوٹے ہم باز و حزمے بن جاتے ہیں، جن میں سے ہر ایک گرد حاشیہ اور دروں اُدمہ سے گھِر جاتا ہے۔ یہ جیسا کہ عرضی تراش میں دیکھا جاتا ہے، کم و بیش غیر منتظم طریقے پر بکھرے ہوئے ہو سکتے ہیں، اور اُن کے خشبی حصّے اُوپر کی سطح کے وسطی حصّے کی طرف، یا ایک خمیدہ بند (پٹی) کی صورت میں ہوتے ہیں۔ کبھی کبھی [مثلاً ہارس چیسٹ نٹ (Horse chestnut) میں] وہ ایک حلقہ بنا دیتے ہیں، جیسے کہ دو بیج پتّیے تنے میں، اُن کے خشبی حصّے ڈنڈی کے وسط کی طرف ہوتے ہیں۔ اس حالت میں بھی عموماً یہ پایا جاتا ہے کہ اُوپر کی سطح کی طرف والے حزمے (بنڈل) نیچے کی طرف کے حزموں کی نسبت زیادہ چھوٹے ہوتے ہیں۔

گو گرد حاشیہ اور دروں اُدمہ موجود ہوتے ہیں لیکن یہ عموماً گرد وپیش کی زمینی بافت سے صاف طور پر جدا نہیں ہوتے۔ ممکن ہے کہ گرد حاشیہ میں سخت بافت نمویاب ہو جائے۔ بقیہ زمینی بافت زیادہ ترکیبی بافت ہوتی ہے، لیکن اکثر اوقات برادمہ کے نیچے دبیز بافت یا سخت بافت کے بند (ٹپیاں) یا جیود (ridges) یعنی مینڈیں نمویاب ہوتی ہیں۔ برادمہ تنے کے برادمہ سے مشابہ ہوتا ہے۔

دو بیج پتیوں کی ڈنڈیوں میں خشبہ (xylem) اور رس ریشول (phloem) کے درمیان ایک ابتدائی (نامکمل نمو یافتہ) تبدلی بافت (cambium) ہوتی ہے۔ ایسا صرف بعض ہی مستثنیٰ حالتوں میں ہوتا ہے کہ وہ فاعلی ہو کر ثانوی بالیدگی پیدا کرتی ہے۔

ف ۱۸۱۔ وَرَق یا پتا۔ دو رُخی قسم ـــــ ایک معمولی دو رخی پتے (صفحہ ۱۴) کے وَرَقہ کے ایک چھوٹے ٹکڑے کی آر پار تراش (شکل ۱۰۲) جو کسی ایک رگ سے زاویۂ قائمہ بنائے، ایک خوب نمایاں بر اُدمہ (cuticle) اور بشرہ (epidermis) ظاہر کرتی ہے جو بالائی اور زیرین



شکل ۱۰۲ پتا

عرضی تراش جو میان رگ یا میان پسلی کے زاویۂ قائمہ پر لی گئی ہے۔

سابقہ ترجمہ = دو رخہ

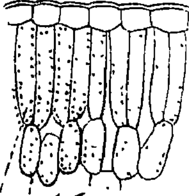
سطح کی حفاظت کرتا ہے۔ اِن کے درمیان پتّے کی زمینی بافت یا میانِ برگ (mesophyll) ہوتی ہے، جس میں سے وعائی حزمے (بنڈل) دوڑتے ہیں۔

اوپر کی سطح کی طرف میانِ برگ میں اُستوانی یا لمبوترے خلیوں کی ایک یا زیادہ تہیں ہوتی ہیں، جن میں نسبتہً کم بین خلوی فضائیں ہوتی ہیں اور جو براَدمہ سے کم و بیش زاویۂ قائمہ بناتی ہوئی مرتب ہوتی ہیں۔ یہ حصاری کعبی بافت (Palisade parenchyma) ہے۔ نیچے کی سطح کی طرف میانِ برگ میں نسبتہً چھوٹے، گول یا ستارہ نما خلیے ہوتے ہیں، جو باہم کھلے کھلے مرتب ہوتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کثیر التعداد درخلوی فضائیں بن جاتی ہیں جو نیچے کے براَدمہ کے دہنوں (stomata) سے رابطہ رکھتی ہیں۔ یہ اسفنجی کعبی بافت (spongy parenchyma) ہے۔ حصاری بافت اور اسفنجی میانِ برگ دونوں کے خلیوں میں بہت سے سبزی دان ہوتے ہیں۔ حصاری بافت بالخصوص کاربن کے تمثل کے کام سے متعلق ہے۔ اسفنجی بافت بھی یہ فعل انجام دیتی ہے، لیکن وہ زیادہ تر بالخصوص ہوا اور برگی بافت کے درمیان بھاپ اور گیسوں کا باہمی تبادلہ جاری رکھنے کے لیے متوافق ہوتی ہے۔

حصاری بافت اور اسفنجی میانِ برگ کے درمیان وعائی حزمے (بنڈل) دوڑتے ہیں۔ دی ہوئی شکل میں ایک رگ کی عرضی تراش لی گئی ہے۔ اُس کے اُوپر کی سطح پر خشبیہ (xylem) ہیں اور نیچے کی سطح پر رس ریشے (phloem)۔ بعض چھوٹے حزموں کی تراش ترچھی یا طولاً کٹی ہوئی ہوسکتی ہے۔ بڑے حزموں کے گرداگرد دروں اَدمہ (endo-dermis) اور گرد حاشیہ (pericycle) ہیں لیکن یہ عموماً جُدا جُدا تہوں کے طور پر صرف اُسی وقت قابلِ شناخت ہوتے ہیں جبکہ، جیسا کہ عموماً واقع ہوتا ہے، گرد حاشیہ لگنن دار (lignified) ہو اور دروں اَدمی خلیوں میں نشاستہ ہو (نشانی تہ)۔ گرد حاشیہ چھوٹی رگوں میں غائب ہو جاتا ہے۔

بہت سے پتّوں میں یہ دیکھا جاسکتا ہے کہ حصاری بافت کے خلیے اپنے اندرونی سِروں پر مفرد میانِ برگی خلیوں کے ساتھ گروہ درگروہ جُڑے ہوئے ہوتے ہیں (شکل ۱۰۳)۔ اِن مفرد میانِ برگی خلیوں کو گرد آور خلیے (collecting cells)

کہتے ہیں کیونکہ یہ میان برگی بافت میں مکمل شدہ کاربوہائیڈریٹس کو جمع کر کے انھیں حزمی پوشش کے اُن خلیوں کو دے دیتے ہیں جن کا فعل بظاہر کاربوہائیڈریٹ اشیاء کو پتے سے نیچے تنے تک پہنچا دینے کا ہے۔



شکل ۱۰۳۔ پتے کی تراش کا ایک حصہ جس میں حصاری اور گرد آور خلیے دکھائے گئے ہیں۔

پتے کی ساخت میں اُس کے توافق کے لحاظ سے بہت بڑا تفصیلی تغیر ہوتا ہے۔ حصاری بافت اُن پودوں کے پتوں میں خوب نمو یافتہ ہوتی ہے جو چمکدار دھوپ میں کھلے ہوئے اُگتے ہیں، وہ سایہ دار پودوں میں بہت کم نمو حاصل کرتی ہے۔ میان برگ (mesophyll) میں سخت بافت (sclerenchyma) کی قوت بخش پٹیاں (بند) جا بجا نمویاب ہو سکتی ہیں اور وہ عموماً وعائی حزموں (بنڈلوں) اور برادمہ کے درمیان ہوتی ہیں۔ یہ گھاسوں میں اچھی طرح نظر آتا ہے۔ اکثر قلمیں مشمول رکھنے والے خلیے یا تیل مشمول رکھنے والے جوف (کھفے) پائے جاتے ہیں۔ بعض دبیز چرمین (Coriaceous) پتوں میں [مثلاً ہالی (Holly)] ایک سخت الجلد نہ نمویاب ہو جاتی ہے جو غالباً تذخیر آب کے لیے کام دیتی ہے۔

بہت سے یک بیج پتیے پتوں میں، جو کم و بیش سیدھے کھڑے ہوتے ہیں، مثلاً مختلف کنول میں، حصاری بافت پیدا نہیں ہوتی۔ میان برگی بافت دونوں سطحوں پر مماثل شکل پیش کرتی اور چھوٹے گول خلیوں پر مشتمل ہوتی ہے، جن میں سبزی دان[1] (chloroplasts) ہوتے ہیں۔ لیکن پتوں کی دو وجہی نوعیت اِس واقعہ سے ظاہر ہوتی ہے کہ وعائی حزموں کے تمام خشبی حصّے ایک ہی سطح (بالائی سطح) کی طرف رُخ رکھتے ہیں۔

ف ۱۹۔ سماں پہلو (isobilateral) اور مرکزی (Centric) پتے — آئرِس (Iris) کے سماں پہلو پتے میں حصاری بافت نمویاب نہیں ہوتی اور

[1] جدید ترجمہ = سبزمایہ

میان برگ دونوں سطحوں کی طرف متماثل منظر پیش کرتا ہے۔ حزموں کا ایک سلسلہ ہر جانب پر ہوتا ہے اور ہر سلسلے میں حزموں کے رَسن ریشئی حصّے (Phloem portions) برادمہ کی طرف باہر کو رُخ رکھتے ہیں۔ تراش میں پتّے کا زبریں حصہ کی شکل کا ہوتا ہے (شکل ۱۰۲)۔
مرکزی پتّوں میں بافت کی ترتیب نیم قطری ہوتی ہے۔

ف ۲۰۔ پتّے کا نمو —— (اشکال ۶۳-۶۴)۔ پتّا تنے کے مقسّمی سرے پر ایک چھوٹے جانبی اُبھار کی طرح ابتداء کرتا ہے۔ اِس اُبھار میں صرف اَدمہ زا (dermatogen) اور میان تہ (periblem) ہوتی ہے۔ نمو اوپری ہوتا ہے لہٰذا وہ بَرنموئی[1] (exogenous) (صفحہ ۱۵۲) ہے۔ پہلے تمام خلیئے مقسّمی ہوتے ہیں، مگر بعد میں مقسّمی بافت صرف نموپذیر پتّے کے وسط یا قاعدے تک محدود رہتی ہے۔ اور اِس لیے بالیدگی حاجب (intercalary) ہوتی ہے۔ بالآخر جب پورے خلیئے پیدا ہو جاتے ہیں تو مقسمہ (meristem) مرجاتا ہے۔ اِس درجے میں نوعمر پتّا ابھی چھوٹا ہی ہوتا ہے اور دوسرے پتّوں کے ساتھ کلی کے اندر ملفوف ہوتا ہے۔

جب کلی کھلتی ہے تو پتّے کی جسامت کا پھیلنا اور بڑھنا محض انفرادی خلیوں کی بالیدگی کی وجہ سے ہوتا ہے نہ کہ نئے خلیئے بننے سے۔ نسبتًہ ابتدائی نمو کے دوران میں پیش تبدّلی ڈورے نمودار ہوتے ہیں (جو یہاں میان تہ کی بافت میں نمو یاب ہوتے ہیں اور) جو جلد یا دیر سے تنے کے پیش تبدّلی ڈوروں سے جُڑ جاتے ہیں۔ یہ متفرق ہو کر وعائی حزموں میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔

ف ۲۱۔ راس برگ۔ رگوں کے اختتامات —— ماسبق فقرے سے یہ ظاہر ہو گیا ہو گا کہ مکمل نمو یافتہ پتّے میں ویسا راسی نقطۂ نمو نہیں ہوتا جیسا کہ تنے میں ہوتا ہے اور اِس لیے مزید براں یہ کہ وعائی حزموں یا رگوں کی منتہائیں مختلف ہونی چاہییں۔ اکثر اوقات رگیزے (veinlets) کوئی

---

[1] جدید ترجمہ = بیرون نمو [2] جدید ترجمہ = کیسی

معین سرے نہیں رکھتے، بلکہ وہ متصلہ رگیزوں کے ساتھ تفمّات (Anastomoses) یا الحاقات بنا دیتے ہیں۔ بعض اوقات وہ میان برگ میں اندھے سروں میں ختم ہو جاتے ہیں۔ جہاں اختتام معین طور پر ہوتا ہے وہاں وعائی بافت بتدریج غائب ہو جاتی ہے۔ نسبتہً بڑے خشبی اوعیہ (عروق) اور رس ریشئی عناصر غائب ہو جاتے ہیں۔ بقیہ چھوٹے چھوٹے خشبی عناصر لولبی (پیچ دار) اور جالدار سانس نالیوں کی نوعیت کے ہوتے ہیں۔ چند حالتوں میں یہ بتدریج ایک کوچک خلوی غدودی بافت (epithem tissue)[1] کے تودے کی شکل اختیار کر لیتے ہیں، جس کے ساتھ عموماً متعدد آبی مسامات مؤتلف ہوتے ہیں (صفحہ ۸۲)

۲۲۲ ۔ پت جھڑ ــــ پس ریز (deciduous) درختوں میں

پت جھڑ سے متعلق چند اہم اعمال ہیں۔ پتّا جھڑنے کے پیشتر ڈنڈی کے قاعدے کے آر پار اُن جاندار خلیوں (کاگی تبدیلی بافت) کی مقسمی فاعلیت سے، جو اس کے بالکل اندر کی طرف واقع ہوتے ہیں، ایک کاگی تہ بنتی ہے۔ یہ مقسمی خاصیت نہ صرف ڈنڈی کی زمینی بافت کے خلیے ہی اختیار کرتے ہیں بلکہ وعائی حزموں کے خلیے بھی؛ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ڈنڈی کے عین آر پار کاگی پرت بن جاتی اور اُس کاگی تہ سے مل جاتی ہے جو تنہ میں بنی ہو۔ کبھی خلیوں کی تہ (absciss-layer) جو کاگی تہ کے عین باہر واقع ہوتی ہے اُس کے ٹوٹ جانے کی وجہ سے پت جھڑ براہِ راست واقع ہوتی ہے۔ اس طرح وہ سطح، جو پتّے کے جھڑ جانے پر کھلی ہو جاتی ہے، کاگی تہ سے محفوظ ہو جاتی ہے۔ وعائی حزموں کے چوبی اوعیہ کاگی تہ سے دب جاتے ہیں اور وہ گوند سے بھی مسدود ہو سکتے ہیں؛ چنانچہ جب اُنھیں آر پار توڑ دیا جائے تو رس (Sap) کا ترشح نہیں ہوتا۔

پت جھڑ اُسی وقت واقع ہوتی ہے جبکہ پانی کی درآمد میں ایسے حالات سے مزاحمت یا موقوفی واقع ہو جائے، جو یا تو جڑ میں پانی کے جذب کو روک دیں، یا سریان کو غیر مناسب طور پر بڑھا دیں۔ اس طرح اس ملک میں سرما کی آمد کے ساتھ پتے طبعی طور پر جھڑ جاتے ہیں۔ مگر ایک طول طویل گرم و خشک موسم سے بھی یہی نتیجہ مترتب

[1] بر وضعہ ۔ ۷ فاصل تہ

ہو سکتا ہے۔ یہ امر کہ یہ ایک طبعی عمل ہے جو عزیزی فعلیت کے باعث واقع ہوتا ہے، اس واقعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایک مُردہ ٹہنی کے پتے نہیں جھڑتے۔ خاروں کے قاعدوں پر ایسی ہی کاگی ساخت بنتی ہے۔

ف ۲۳۔ ہم اس باب کو یہ سہولت پتے کی عام تعریف بیان کرکے ختم کر سکتے ہیں۔ پتے کی تعریف یوں ہو سکتی ہے کہ وہ تنے کی ایک طبعی بزنموئی بُرون بالیدگی ہے، جو اپنی ساخت میں خود تنے سے اختلاف رکھتی ہے، جو نمو میں ایک معین وضع قیام رکھتی ہے، اور جو مختلف خطّوں میں ایسی شکل عضویت رکھتی ہے جو اُن افعال سے متوافق ہوتی ہے جو اُسے انجام دینا پڑتے ہیں۔ ایک برگی ساخت، خواہ اس کی مخصوص شکل کچھ بھی ہو، ایک تنے یا جڑ سے اس کے محل وقوع اور طرزِ نمو کے لحاظ سے متمیّز ہوتی ہے۔

(۹)

ساتواں باب

تغذیہ اور بالیدگی

ف۱ - ہم پہلے باب (ف۱۱) میں اُن فعلیاتی اعمال کا جو تغذیہ اور بالیدگی سے متعلق ہوتے ہیں، ایک نہایت عام طریقے پر بیان درج کر چکے ہیں اور کہیں کہیں ہم نے مختلف بافتوں اور اعضاء کے افعال کے متعلق منتشر طور پر حوالے بھی دیئے ہیں۔ اب ہمیں ان اعمال پر جیسے کہ یہ اعلیٰ تر پودوں میں ظاہر ہوتے ہیں، خاص طور پر غور کرنا ہے۔ اگرچہ کہ ان پر و عاد تخم کے خصوصی حوالے کے ساتھ غور کیا گیا ہے، لیکن یہ تمام سبز پودوں میں جو جڑ، تنے اور پتے کی تفریق ظاہر کرتے ہیں، دراصل مماثل ہیں۔ اس باب کو پڑھنے سے پہلے طالب علم کو پھر (صفحہ ۶ تا ۲) دیکھ لینا چاہیے۔

ف۲ - پانی کی اہمیت ــــ اس پر کافی زور دیا جا چکا ہے کہ نخزمایہ وہ ضروری جاندار مادہ ہے جس سے یہ تمام فعلیاتی اعمال انجام پاتے ہیں۔ لیکن ہمیں پانی کے فعل کا پھر تذکرہ کرنا چاہیے کیونکہ یہ بہت اہم حصہ لیتا ہے۔ پودے کے بیشتر حصوں میں پانی کی بہت بڑی مقدار ہوتی ہے۔ بعض دفعہ بہت رس دار پودوں میں یہ اُن کے مجموعی جرم کا ۹۰ فیصدی ہوتا ہے۔ تمام نامیاتی مادہ پانی سے نفوذ یافتہ (بھرا ہوا) ہوتا ہے۔ ضروری کیمیائی عناصر (آکسیجن اور

ہائیڈروجن) جن شکلوں میں پودے کے اندر داخل ہوتے ہیں اُن میں سے پانی ایک اہم شکل ہے۔ اس کے علاوہ وہ تمام دوسرے غذائی مادّوں کے حل ہونے، جذب کیے جانے اور تبادلے کا واسطہ ہے یعنی وہ واسطہ ہے جس کے ذریعہ سے یہ زندہ جرم کے ساتھ قریبی طور پر ارتباط حاصل کرتے ہیں۔ اُن متعدد توافقوں میں سے جو پودے ظاہر کرتے ہیں، بعض نہایت نمایاں توافق پانی کے جذب، تقسیم اور اخراج کی تنظیم سے متعلق ہیں۔

تجربہ (۱)۔ تر بُرادۂ ہیزم میں چند سوکھے بیج (مثلاً مٹر یا جَو) رکھو اور چند دوسرے بیج بالکل خشک بُرادے میں رکھ چھوڑو۔ اور ایک یا دو ہفتوں کے بعد اُن کے نتائج کا مقابلہ کرو۔ معلوم ہوگا کہ بیج کی تنبیت (germination) یعنی اُس کے اُگنے کے لیے پانی ضروری ہے۔

تجربہ (۲)۔ ایک امتحانی نلی میں ایک یا دو خشک بیج [مثلاً مٹر، ہارس بین (Horse Bean)، یا جَو] ڈالو اور بنسنی شعلہ (Bunsen flame) پر احتیاط کے ساتھ گرم کرو۔ اُس رطوبت کو دیکھو جو کہ امتحانی نلی کی جانب پر مکثف ہوتی یعنی جمتی ہے۔ اگر ابتداءً بیج کے کئی چھوٹے ٹکڑے کر دیے جائیں تو پانی زیادہ سرعت کے ساتھ نکل جاتا ہے۔ تام نہاد "خشک" بیجوں میں حقیقۃً پانی موجود ہوتا ہے۔

کئی خشک بیجوں کے ٹکڑے کر کے اُنھیں تول لو اور اُن کو ایک چینی کی کٹھالی یا ظرف میں (اسے بھی تول لیا گیا ہو) رکھ کر خوب خشک کر لو (مگر وہ جلنے نہ پائیں)۔ یہ ایک پَن جنتر (water-bath) یا ایک بالوجنتر (sand-bath) پر ایک چھوٹے شعلے یا آنچ پر کیا جا سکتا ہے۔ پھر وزن کر کے یہ معلوم کرو کہ بیج میں ابتداءً کتنا پانی موجود تھا۔ وہ عموماً دس فی صدی سے کچھ اُوپر ہوتا ہے۔ اگر سالم بیجوں کو اس طرح سُکھا کر تر بُرادے میں رکھا جائے تو پایا جاتا ہے کہ یہ اب بھی پانی جذب کر سکتے ہیں مگر اُگتے یا اُپجتے نہیں۔ درحقیقت بیج میں جو پانی موجود ہوتا ہے وہ زندگی کے لیے ضروری ہے اگرچہ وہ اتنا کافی نہیں ہوتا کہ اُن کا اُگنا

یا اُبیچ واقع ہو جائے۔

تجربہ ۸/۱۳۔ مشاہدہ کرو کہ اگر کسی پودے کو پانی نہ دیا جائے یا اگر اُس کی ایک ٹہنی کاٹ کر دھوپ میں کھلی چھوڑ دی جائے تو وہ جھک جاتا ہے۔تجربہ ۸/۲ سے پودوں کے رس دار حصّوں (پتّوں وغیرہ) میں پانی کی مقدار کا اندازہ ہوسکتا ہے۔وہ عموماً ساٹھ (۶۰) سے نوّے (۹۰) فی صدی تک ہوتی ہے اور اُس کا انحصار نہ صرف امتحان کردہ حصّے پر بلکہ اُس کی عمر پر بھی ہوتا ہے۔

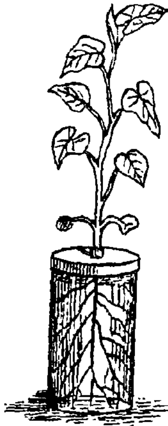
ف۱۳۔ سبز پودے کے غذائی مادّے ــــــ اگر ہم پودے کی کیمیائی ترکیب کی تحلیل کریں، [یعنی اُن گیسوں کی تجزیہ جو کہ پودے سے نکلتی ہیں اور اُس ٹھوس یا ثقل (residue) کی تحلیل جو کہ پودے کے جلادینے کے بعد باقی رہ جائے] تو ہم حسب ذیل کیمیائی عناصر شناخت کرتے ہیں:۔ کاربن، آکسیجن، ہائیڈروجن، نائیٹروجن، گندھک، فاسفورس، کیلسیم یا کلس، پوٹاسیم، میگنیشیم، لوہا، سوڈیم، سلیکن اور کلورین اور ان کے ساتھ ہی اکثر مینگانیز، آیوڈین اور دوسرے اجزا کی خفیف مقداریں۔اِن میں سے صرف پہلے چھ پودے کے جاندار مادّے کی اصلی ترکیب میں داخل ہیں۔ظاہر ہے کہ یہ تمام عناصر جو پودے میں پائے جاتے ہیں، لازماً اُس کے جذب کردہ غذائی مادّوں کے ساتھ اُس کے اندر داخل ہوتے ہیں، یعنی غذائی مادّے اِن عناصر پر مشتمل ہوتے ہیں یا اُن میں یہ عناصر موجود ہوتے ہیں۔ہم پہلے ہی بتا چکے ہیں (صفحہ ۱۷) کہ سبز پودے کے جذب کیے ہوئے غذائی مادّے سادہ غیر نامیاتی مرکبات ہوتے ہیں اور وہ بصورت محلول اندر داخل کرلیے جاتے ہیں۔ وہ سب کاربن، جو پودا تمثّل کے عمل میں صرف کرتا ہے، ہوا کی کاربن ڈائی آکسائیڈ (CO_2) سے ماخوذ ہوتا ہے جس کو پودے کے ہوائی سبز حصّے (خصوصاً پتّے) روشنی کی موجودگی میں جذب کرتے ہیں۔تمام دوسرے عناصر پانی اور حل شدہ معدنی اشیاء (نمکیات) سے اخذ ہوتے ہیں، جن کو جڑ یعنی جذب (root-absorption)

کے عمل سے جذب کرتی ہے۔ حل شدہ کاربن ڈائی آکسائیڈ، یا وہ کاربن جو جڑ کاربونیٹس کی شکل میں اخذ کرتی ہے، جمعی اعمال میں کام میں نہیں لایا جاتا۔
ضروری آکسیجن[1] اور ہائیڈروجن خاص کر پانی سے اخذ کی جاتی ہیں اور کچھ اُن نمکوں سے جن میں یہ عناصر موجود ہوتے ہیں۔ نائیٹروجن نائیٹریٹس کی شکل میں جذب کی جاتی ہے (استثنیات کے لیے ملاحظہ ہو ۲۷۴ تا ۲۸۷) گندھک سلفیٹس کی شکل میں، فاسفورس فاسفیٹس کی شکل میں، کلورین، کلورائیڈز کی شکل میں، سلیکن، سلیکیٹس کی شکل میں۔ لوہا، پوٹاسیم، کیلسیم اور میگنیشیم ان نمکوں کے فلزی اساس بناتے ہیں۔ اگر جذب شدہ اشیاء تحول میں کام میں لائی جاتی ہیں تو جذب کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ جذب شدہ مقدار کا انحصار تمثل شدہ مقدار پر ہوتا ہے۔
تجربہ سے متعین کیا گیا ہے کہ بیشتر سبز پودوں کے لیے ضروری عناصر یعنی وہ عناصر جو اُن کی صحت بخش بالیدگی کے لیے بالکل ضروری ہیں یہ ہیں:۔ کاربن، آکسیجن، ہائیڈروجن، نائیٹروجن، گندھک، فاسفورس، کیلسیم، پوٹاسیم، میگنیشیم، اور لوہا۔ اور دوسرے غیر ضروری ہیں، یا بہرحال صرف چندہی پودوں کے لیے ضروری ہیں۔
کاربن کا ضروری ہونا اس واقعہ سے ظاہر ہے کہ درآنحالیکہ ایک سبز پودا ایک ایسے غذائی محلول میں اُگایا جاسکتا ہے جس میں کاربن موجود نہ ہو، مگر وہ ایسی ہوا میں نہیں اُگایا جاسکتا جس میں سے کاربن ڈائی آکسائیڈ خارج کر دیا گیا ہو۔
دوسرے متذکرہ عناصر کا ضروری ہونا آبی کاشت[2] (Water-culture) کے طریقہ سے معلوم کیا گیا ہے۔ ایک ہی نوع کے کئی پودے شیشے کے استوانوں میں اُگائے جاتے ہیں اس طرح پر کہ اُن کی جڑیں غیر نامیاتی ملحات کے غذائی محلول میں ڈوبی ہوئی ہوتی ہیں (شکل ۱۰۴ الف)۔ بیشتر پودوں کی صورت میں پایا جاتا ہے

[1] تنفسی آکسیجن پودوں کے تمام حصے جذب کرتے ہیں۔ ملاحظہ ہو صفحہ ۲۵۴

[2] "آب کاشت"

اکہ تندرست بالیدگی صرف اُسی وقت ہوتی ہے جبکہ محلول میں متذکرۂ بالا عناصر مناسب شکل اور مناسب درجۂ ارتکاز میں موجود ہوں۔ اگر اُن میں سے ایک یا زاید موجود نہ ہوں تو مختلف مرضی علامات ظاہر ہوتے ہیں۔ چنانچہ اگر لوہا موجود نہیں ہوتا تو کلوروفل پیدا نہیں ہوتی۔ اسی طرح کاربوہائیڈریٹس کے بننے کے لیے پوٹاسیئم کی موجودگی ضروری ہے۔ محلول بہت مُرقق یعنی ہلکایا ہوا ہونا چاہیے۔



شکل ۱۰۴

بک وہیٹ (Buck wheat) پودے کی جڑوں کو کاشت کے محلول میں رکھ کر اُگایا گیا ہے۔

تجربہ ۴۔ اگر بیجوں بجوں، پتوں، یا پودوں کے دوسرے حصّوں کو بالکل سکھا دیا جائے جیسا کہ تجربے ۲ اور ۳ میں سمجھایا گیا ہے، تو بقیہ خشک مادّے میں زیادہ تر نامیاتی مادّہ رہ جاتا ہے اور وہ احتراق پذیر (Combustible) ہوتا ہے۔ اگر اس کو خوب گرم کرکے بالکل جلا دیں تو صرف تھوڑی سی راکھ (ash) باقی رہ جاتی ہے۔ احتیاط سے وزن کرنے پر راکھ کی مقدار معیّن کی جا سکتی ہے۔ عموماً وہ مجموعی وزن کی تقریباً ۱ تا ۳ فی صدی ہوتی ہے۔ اُس میں وہ تمام فلزی عناصر ہوتے ہیں جو پودے میں مرکب شکل میں، فاسفیٹس، سلفیٹس، کاربونیٹس، اور کلورائیڈز کی صورت میں پائے جاتے ہیں۔ گھاسوں کی راکھ میں سلیکا (Silica) بہت کثرت سے ہوتا ہے۔ ایک ہی نوع کے مختلف افراد میں راکھ کی ترتیب زمین کی نوعیت کے لحاظ سے مختلف ہوتی ہے۔

تجربہ ۵۔ سیم کے بیج پتے (bean cotyledon) کے ایک حصے کو ایک لمبی سوئی سے لگا کر بنسن (bunsen) کے شعلہ میں یہاں تک

گرم کرو کہ وہ جل جائے یعنی اُس کو داغ لگ جائے۔ جلے ہوئے تودے کو سفید کاغذ پر رگڑو تو وہ کوئلے (کاربن) کا ایک سیاہ نشان کاغذ پر چھوڑ دیتا ہے۔ اِس جلے ہوئے ٹکڑے کو چند منٹ تک گرم کرنا جاری رکھو اور دیکھو کہ وہ جل کر راکھ ہو جاتا ہے۔ لکڑی کے ٹکڑے بھی اگر ایک نلی میں گرم کیے جائیں تو اسی طرح جل کر کوئلہ بن جاتے ہیں اور اگر ان کو اَور جلایا جائے تو صرف راکھ باقی رہ جاتی ہے۔

تجربہ ۶۔ سیم یا مٹر کے چند چھلکے ہوئے بیجوں میں سوڈا لائم (Soda lime) ملا کر ایک امتحانی نلی میں گرم کرو تو امونیا (ammonia) خارج ہوگا، جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بیجوں میں نائیٹروجن موجود رہتی ہے۔

تجربہ ۷۔ آبی کاشت[1] کے تجربوں کے لیے چند بڑے اُستوانے (مرتبان)، کم از کم پاؤ گیلن گنجائش والے، مہیا کرو۔ سیاک (Sach) کے محلول میں دو گرام پوٹاسیم نائیٹریٹ ہوتا ہے اور ایک ایک گرام سوڈیم کلورائیڈ، کیلسیم سلفیٹ، میگنیشیم سلفیٹ، کیلسیم فاسفیٹ۔ اور آئرن کلورائیڈ (یا آئرن فاسفیٹ) کے ایک یا دو قطرے فی ۲ لیٹر آب کشیدہ۔ ناپ (Knop) کے محلول میں، جو شاید بہتر ہوتا ہے، دو گرام کیلسیم نائیٹریٹ، ۵ء گرام پوٹاسیم نائیٹریٹ اور اسی قدر میگنیشیم سلفیٹ اور پوٹاسیم فاسفیٹ، اور پہلے کی طرح لوہا۔ ۴ یا ۵ لیٹر پانی میں حسبِ ضرورت محلول تیار کیا جائے۔

سیم، مٹر، مکئی، بک وھیٹ (Buck wheat) اور دوسرے پودوں کے بجوں کو اتنے عرصہ تک اگاؤ کہ جڑیں چند انچ لمبی ہو جائیں، پھر ہر ایک بجو ے کو ایک کاگ میں جما دو۔ کاگ کے مرکز میں پودے کے لیے ایک سوراخ ہونا چاہیے اور ایک جھری جو سوراخ کی نسبت کسی قدر تنگ ہو اور کاگ کے کنارے تک جاتی ہو (تاکہ ضرورت کے وقت پودا آسانی سے نکالا جا سکے)، اور ایک دوسرا سوراخ جس میں ایک لکڑی رکھ کر پودے کو باندھ سکیں۔ اِس امر کی احتیاط رکھنی چاہیے کہ کاگ اور پودے کا

[1] آب سیاشت

وہ حصہ جو اُس سے لگا ہوا ہو بالکل خشک رہے۔ آبی کاشت میں بیشتر ناکامیابیاں اس حصے کے فنجائی (فُطر) سے تر ہو جانے کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ اگر پودے کے سہارے کے لیے لکڑی استعمال کی جائے تو کوئی دوسری چیز بھرنے کی ضرورت نہیں۔ بہرصورت نرم روئی (Cotton wool) مت استعمال کرو بلکہ نرم آسبستوس (asbestos) کو پہلے گرم کرکے اور پھر ٹھنڈا کرکے کام میں لاؤ۔

اُستوانیوں کو سیاہ کپڑے یا کاغذ سے ڈھانک کر جڑوں پر اندھیرا کردو۔ تبخیر سے جو پانی ضائع ہوتا ہے اُس کی تلافی کرنے کے لیے روزانہ کشید کیا ہوا پانی شامل کرو۔ (ایک قیف استعمال کرو اور کاگ کو گیلا نہ ہونے دو) مہینے میں ایک بار پودے کو باہر نکالو اور اُس کی جڑوں کو پانی کے برتن میں آہستہ سے دھو ڈالو، کاشت کے محلول کو نکال کر باہر پھینک دو، اور تازہ محلول کاشت میں رکھنے سے پیشتر پودے کو مع اُس کی جڑوں کے دو روز تک سادہ پانی میں رہنے دو۔

چند پودوں کا انتخاب کرو جو تقریباً مساوی جسامت اور مساوی عام بالیدگی کے ہوں۔ پھر چند کو مکمل محلول میں رکھ چھوڑو، اور دوسروں کو ایسے محلول میں رکھو جس میں ایک یا دوسرے ضروری عناصر موجود نہ ہوں۔ پودے کو پوٹاسیم سے محروم کرنے کے لیے پوٹاسیم نائٹریٹ کے بجائے سوڈیم نائٹریٹ اور پوٹاسیم فاسفیٹ کے بجائے کیلسیئم فاسفیٹ استعمال کرو، کیلسیئم نائٹریٹ خارج کرکے دوسروں کو کیلسیئم سے محروم رکھو، اور پوٹاسیم فاسفیٹ خارج کرکے فاسفورس سے محروم رکھو، میگنیشیم سلفیٹ کے بجائے کیلسیئم سلفیٹ استعمال کرکے میگنیشیم سے محروم رکھو۔ سلفیٹ کے بجائے میگنیشیم کلورائیڈ استعمال کرکے گندھک سے، اور کیلسیئم اور پوٹاسیم نائٹریٹس کے بجائے سوڈیم کلورائیڈ اور کیلسیئم سلفیٹ استعمال کرکے نائٹروجن سے، اور لوہے کا نمک خارج کرکے

لوہے سے محروم رکھو۔ (دوسری تمام حالتوں میں لوہے کا نمک استعمال کرنا چاہیے)۔

محلول کاشت کو قلوی نہ ہونا چاہیے ورنہ جڑوں کو نقصان پہنچتا ہے۔ اگر وہ سرخ لٹمس (litmus) کو نیلا کر دے تو ترشہ (مثلاً فاسفورک ترشہ) شامل کرو، یہاں تک کہ ایک ترشئی تعامل دینے لگے۔ جڑوں کو ہوا پہنچانا چاہیے۔ اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ ایک یا دو روز میں بائیسکل کے پمپ یا ایک مکثف پچکاری سے محلول کے اندر ہوا بھری جائے۔

تجربہ ۴ ۔ ایک ہی قسم کے پودے کے بچوں کی بالیدگی کا مقابلہ کرو جن کو (۱) کشید کیا ہوا پانی، (۲) نل کا پانی، (۳) محلولاتِ کاشت (جن میں سے بعض تو مکمل محلول ہوں اور دوسروں میں سے ایک یا دوسرا عنصر ہر ایک حالت میں نکال دیا گیا ہو) بہم پہنچائے گئے ہوں۔ اگر تم پودوں کو کاشت کی استوانیوں کے بجائے دھوئی ہوئی ریت میں اگاؤ تو روزانہ (۱)، (۲)، یا (۳) سے سینچو۔ ہر ایک حالت میں، اچھی باغ کی مٹی میں اگائے ہوئے پودوں کے ساتھ بھی مقابلہ کرو۔ چھ ہفتوں کے بعد بچوں کو پورے طور پر خشک کرکے ان کا وزن کرو، اور ان کے خشک اوزان کا باہم مقابلہ کرو پھر انھیں جلا کر ان کی راکھ کے اوزان کا باہم مقابلہ کرو۔

۴۔ زمین ـــــ ایک زرخیز زمین میں وہی ضروری عناصر موجود ہونے چاہییں، جیسے کہ ایک مکمل محلول کاشت (Culture solution) میں ہوتے ہیں، اور یہ ایسی شکل میں ہوں کہ پودے انھیں استعمال کرسکیں۔ عام طور سے زمین کو نامیاتی اور غیر نامیاتی ذرات کا ایک مجموعہ تصور کرسکتے ہیں۔ نامیاتی اور غیر نامیاتی مادّے کا تناسب مختلف زمینوں میں بہت مختلف ہوتا ہے۔ سڑتے ہوئے نامیاتی مادّے کو **تراب** (humus) کہتے ہیں اور یہ جلا کر خارج کیا جاسکتا ہے۔ غیر نامیاتی مادّے میں خاصکر ریت، چکنی مٹی اور کلسی

یعنی کھر بادار مادہ ہوتا ہے۔

زمین یا مٹی کا ہر ذرہ پانی کی ایک فلم یا تہ[1] سے گھرا ہوا ہوتا ہے۔ یہ پانی جسے زمین کی رطوبت غائی کہتے ہیں، ذروں سے خوب لپٹا ہوا رہتا ہے اسی طرح جس طرح کہ وہ ایک گلاس کی سطح پر چپکا ہوا رہتا ہے یا اس کو تر کرتا ہے۔ وہ خشک سے خشک زمین میں بھی موجود ہوتا ہے اور زمین کو سو درجے سنتی گریڈ تک گرم کرنے پر ہی خارج کیا جا سکتا ہے۔ مٹی کے ذروں کے درمیان فضائیں ہوتی ہیں جو اگر زمین اچھی طبیعی حالت میں ہو تو زیادہ تر ہوا سے بھری ہوئی ہوتی ہیں۔ مگر بہت گیلی، پانی بھری ہوئی زمینوں میں ان میں پانی ہوتا ہے، جو زمین کا زائد پانی ہے۔ یہ جاذبہ کے عمل سے زمین کے اندر سے ٹپک سکتا ہے۔ یہ زائد پانی پودوں کے لیے نقصان رساں ہے (سوائے ان کے جن میں خاص توافق موجود ہو مثلاً وحلی یا آبی پودے) اس واسطے کہ یہ جڑوں کے معقول تنفس میں مزاحم ہوتا ہے۔ اس کو نکال کر خارج کرنا بدررووں یا موریوں کا کام ہے۔

زمین کا کچھ نامیاتی مادہ رطوبت غائی کے پانی میں حل ہوتا ہے، اور پودوں کی جڑیں اسی پانی کو مع اس کے حل شدہ نمکوں کے جذب کرتی ہیں۔ طبیعی طور پر سبز پودے نامیاتی مادہ جذب نہیں کرتے، مگر اس تحلیل کی وجہ سے جو خرد بینی عضویوں (جراثیم اور فنجائی خصوصاً پھپھوندی (moulds)) کی وجہ سے واقع ہوتی ہے اور جس سے زیادہ سادہ مرکبات بنتے ہیں، وہ غیر نامیاتی مادے کا، اور زیادہ خاص طور پر نائیٹریٹس کا، وہ خزانہ پھر مہیا کر دینے کا کام انجام دیتا ہے جو پودوں کے لیے ضروری ہوتا ہے۔ زمین کے پانی کی ترکیب بدررووں کے پانی کی ترکیب سے معلوم ہو سکتی ہے، اور حل پذیر مادوں کے لیے زمین کا امتحان، ان کے نمونہ جات کے اندر سے آب کشیدہ گذار کر اور پھر ضروری عناصر کے کاشفات (tests)[2] استعمال کر کے کیا جا سکتا ہے۔

زمین میں جو ہوا موجود ہے اس کی تجدید اوپر کی ہوا کے انتشار سے ہمیشہ ہوتی رہتی ہے۔ چونکہ زمین میں جو عمل جاری ہیں وہ زیادہ تر تکسیدی عمل ہیں،

[1] (Pellicle) = نمونہ مہین غلاف [2] دریافت نے امتحان

لہذا زمینی ہوا میں کرۂ ہوائی کی ہوا کی نسبت آکسیجن کم اور کاربن ڈائی آکسائیڈ زیادہ ہوتی ہے۔

ریتلی زمینیں اس وجہ سے "ہلکی" کہلاتی ہیں کہ ان میں آسانی سے کام کیا جا سکتا ہے، یہ چکنی مٹی دار زمینوں سے زیادہ مسامدار، زیادہ گرم اور زیادہ خشک ہوتی ہیں۔ خالص ریت میں تھوڑا ہی لیکن غیر حل پذیر، سلیکا (Silica) کوارٹز (quartz) کے دانوں کی شکل میں موجود ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے وہ ایک عقیم یا بنجر واسطہ ہوتی ہے، اگرچہ جب اسے مُرَقّق (ہلکائے ہوئے) غذائی محلولات سے سینچا جائے تو اس میں بہت سے پودے اچھی طرح اگ سکتے ہیں۔

چکنی مٹی کی زمینیں ۔۔ انھیں "سرد" اس واسطے کہتے ہیں کہ ان میں ریتلی زمینوں کی نسبت زیادہ پانی ہوتا ہے، اور اسی وجہ سے یہ تبخیر کے ذریعہ سے حرارت کو زیادہ سُرعت کے ساتھ خارج کرتی ہیں۔ لیکن تمام اچھی زمینوں میں کم و بیش چکنی مٹی موجود ہوتی ہے، جن میں پودے کی غذا زمین کے کسی دوسرے حصّے کی نسبت زیادہ افراط کے ساتھ موجود ہوتی ہے۔ چکنی مٹی سُوکھ کر ایک ٹھوس تودہ بن جانے کا رجحان رکھتی ہے، جس میں پودوں کی جڑیں نفوذ نہیں کر سکتیں۔ چکنی مٹی کی موجودگی پانی کو روک رکھنے کی قوت کو بڑھاتی ہے (جو ریت میں بہت کم ہوتی ہے)، لیکن جب تک اس زمین میں پانی کی وافر مقدار موجود نہ ہو چکنی مٹی والی زمین میں اُگنے والے پودے کے لیے کافی پانی جذب کرنا اسی وجہ سے مشکل ہو جاتا ہے۔ اگر پانی زیادہ ہوتا ہے تو مٹی میں ہوا کم پہنچتی ہے اور آکسیجن کی کمی کی وجہ سے جڑیں نہ تو زیادہ بڑھ سکتی اور نہ زمین میں زیادہ گہری داخل ہو سکتی ہیں۔ مگر چکنی مٹی

زیادہ کارآمد بھی ہوتی ہے، کیونکہ یہ اُن مختلف اشیاء کو، جو پودے کی غذا کے لیے ضروری ہیں، ثبت کر دیتی ہے، یعنی اُن کے ساتھ مل کر انھیں بارش کے پانی سے بآسانی بہ کر خارج نہیں ہونے دیتی۔

کلسی مادّہ چونے، میگنیسیا اور فاسفورک ترشے کی شکل میں پودے کو غذا بہم پہنچاتا ہے یہ چکنی مٹی والی زمینوں میں خشکی اور بآسانی کام کیے جانے کی قابلیت بخش کر اُن کی بناوٹ کو بہتر کر دیتا ہے۔ یہ ایک اساس (base) کا کام بھی دیتا ہے، جس کے ساتھ وہ ترشے جو نامیاتی مادّے کے سڑنے سے بن جاتے ہیں، متحد ہو کر بے ضرر بن جاتے ہیں۔ اگر ایسا اساسی مادہ موجود نہ ہو تو زمین نامیاتی ترشوں کے جمع ہو جانے کی وجہ سے ترش (Sour) بن جاتی ہے۔ اس سے بھی زیادہ اہم اس کا وہ عمل ہے، جس میں بعض جراثیم اُس نائیٹروجن کو جو نامیاتی مادّوں یا امونیا کے مرکبات میں موجود ہوتی ہے، نائیٹرک ایسڈ میں تبدیل کر دیتے ہیں۔ یہ عمل (Nitrification[1] ص دیکھو) صرف ایک ہلکے قلوی محلول میں ہوتا ہے اور نائیٹرک ایسڈ چونے سے مل جاتا ہے۔

تراب (Humus) یعنی زمین کا سڑتا گلتا ہوا نامیاتی مادّہ اپنے کیمیائی اور طبیعی خواص دونوں کے لحاظ سے بہت اہمیت رکھتا ہے۔ وہ ہلکا، اسفنجیم اور سیاہ رنگ کا ہوتا ہے، اور اُس میں پانی کو روک رکھنے کی بہت بڑی قوت ہوتی ہے۔ تراب کی موجودگی سے زمین ڈھیلی اور کھلی بناوٹ کی ہو جاتی ہے اور اُس میں پانی جذب کرنے اور روک رکھنے کی قابلیت پیدا ہوتی ہے۔ جنگلوں میں تراب اکثر بڑی گہرائی تک جمع ہو جاتی ہے، اگر معمولی زمینوں میں وہ صرف تقریباً ایک گز کی گہرائی تک ہوتی ہے اور زمین کا حصہ بہ نسبت نیچے والے حصے کے جس میں تراب نہیں ہوتی زیادہ کھلی بناوٹ والا اور گہرے رنگ کا ہوتا ہے۔ تراب میں ۴ سے ۹ فی صدی تک نائیٹروجن ہوتی ہے یعنی اُس سے کہیں زیادہ جو کہ تراب کے تیار کرنے والے نباتی مادّے میں موجود ہوتی ہے۔ نباتی مادّے کی تراب میں

[1] نائیٹرایت

تبدیل ہونے میں جراثیم، مولڈز (moulds)، حشرات الارض، بال دوپے[۵۲]
(caterpillars) وغیرہ سے مدد ملتی ہے۔

تجربہ ۹۔ تقریباً ایک پونڈ (یعنی آدھ سیر) باغ کی مٹی لاکر اُسے پانی میں ملا کر ایک پیسٹ یعنی لئی یا گلدی سی بنالو۔ اس کو ایک اُستوانہ میں ڈالو۔ استوانہ کو پانی سے بھر کر کاگ لگا کر، چند منٹ تک خوب ہلاؤ۔ پھر اُس کو رکھا رہنے دو۔ یہاں تک کہ مٹی تہ میں جم جائے۔ جب مٹی تہ نشین ہوجائے تو اُس کا امتحان کرو۔ تہ میں جو نسبتاً موٹا مادہ ہے وہ ریت ہے۔ اس کے اوپر نسبتاً باریک مادہ ہے جس میں خاصکر چکنی مٹی ہوتی ہے۔ (نسبتاً باریک دانے تو پانی میں معلق رہ کر اُس کو غبار آلود بنادیتے ہیں) اور پانی کے اوپر تھوڑا سا تحلیل شدہ نباتی مادہ (تراب) تیرتا ہوا ہوتا ہے۔

تجربہ ۱۰ — مختلف زمینوں میں پانی کے جذب کا مقابلہ کرنے کے لیے ایک سو گرام بجری[۵۳]، ریت، باغ یا کھیت کی زرخیز پنڈول[۵۴]، پتوں والی مولڈ دار مٹی اور خشک پتوں کا سفوف لے کر ہر نمونے کو ایک چوڑی نلی میں ڈالو، مثلاً ایک لیمپ کی چمنی لے کر اُس کے نیچے کے حصّے کو ایک سوراخ دار کاگ سے بند کرکے، یا اس کے بجائے ایک شیشے کی قیف بھی کام دیگی۔ ہر نلی یا قیف کو یکے بعد دیگرے ایک آبجوزے پر پکڑے رکھو اور اُس میں ایک لیٹر (litre) پانی ڈالو۔ پھر اُس پانی کو ناپو جو ہر ایک حالت میں پیندے سے باہر نکلتا ہے۔ وہ کون سا نمونہ ہے جو کہ سب سے زیادہ پانی جذب کر کے روک رکھتا ہے اور اس لیے بہت کم پانی کو آر پار جانے دیتا ہے۔ اس طرح کے ایک تجربے میں ہر ۱۰۰ گرام خشک نمونہ میں جذب کیے ہوئے پانی کی مقدار گراموں میں یہ تھی: بجری[۵۳] ۶، ریت ۳۰، بنجر ریتلی زمین ۴۵، زرخیز پنڈول ۷۰، پتوں والی مولڈ دار مٹی ۲۲۰، اور پتوں میں ۵۰۰۔ یہ

۵۲ جدید ترجمہ = سُرفہ
۵۳ Gravel
۵۴ (Loam)

نتائج صاف ظاہر کرتے ہیں کہ نباتی مادے کی موجودگی سے زمینوں کی پانی جذب کرنے کی قوت بہت بڑھ جاتی ہے۔

تجربہ ۱۱۔ ایک شیشے کی قیف میں چکنی مٹی یا باغ کی مٹی بھرو۔ پھر اس میں تھوڑا امونیا کا پانی (ammonia water) ڈال کر قیف کو ایک آبخورے پر رکھدو۔ اگر مٹی کافی ٹھوس بھردی گئی تھی تو نیچے سے جو پانی نکلیگا اُس میں امونیا کی کوئی بو نہیں ہوگی۔ چکنی مٹی میں سلیکیٹ آف امونیا موجود تھا اُس نے امونیا کو جذب کرلیا۔

۵۔ بیخی جذب[1] — زمین کا پانی مع اپنے حل شدہ مادّوں کے ولوجی عمل (Process of osmosis) سے جذب ہوتا ہے۔ یہ ایک سادہ طبیعی عمل سمجھا جاسکتا ہے، جو بیخی جذب کی صورت میں نخزمایہ کی غریزی فعلیت سے ترمیم پذیر ہوتا ہے۔ اُس کی تعریف یوں کی جاسکتی ہے کہ وہ ایک نفوذ پذیر مگر غیر مساوی ارجھلی کے آر پار انتشار (diffusion) ہے۔

اگر ہم ایک پانی سے بھرے ہوئے برتن میں ایک پھکنا رکھ دیں جس میں ایک ایسے مادّے کا قوی محلول بھرا ہو جو پانی کے لیے کشش رکھتا ہو (مثلاً ایک ولوجی فعل والا مادّہ، جیسے کہ شکر) تو بہت سا پانی (ولوج سے) پھکنے میں بذریعۂ انتشار چلا جائیگا (درون ولوج = endosmosis) اور ساتھ ہی محلول کی بہت تھوڑی مقدار کا انتشار باہر کی طرف ہوگا (برون ولوج = exosmosis)۔ کمزور سیّال کا انتشار زیادہ تیزی کے ساتھ ہوتا ہے، اور یہ سلسلۂ انتشار مساوی ارتکاز حاصل ہوجانے تک جاری رہتا ہے، جب کہ وہ دونوں سمتوں میں مساوی طور پر تیز ہوجاتا ہے اور اسی واسطے بظاہر موقوف ہوجاتا ہے۔ یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ مندرجہ بالا مثال میں تیز "درون ولوج" کی وجہ سے پھکنے کے اندر بہت زیادہ دباؤ پیدا ہوجائیگا۔ بیخی جذب سے تعلق اس کا اہم اطلاق ہے۔

جڑبال (root hairs) جاذب اعضاء ہیں۔ خود جڑ کی سطح سے تو بہت تھوڑا پانی جذب کیا جاتا ہے۔ جڑبال مٹی کے ذرّوں سے قریبی طور پر

[1] "جذب" متعدی اور "انجذاب" لازمی

متماس ہوتے ہیں، اور اُن ذرّات کی طرح پانی کی فلموں (تہوں) سے گھرے ہوئے ہوتے ہیں۔

جڑ بال کی دیوار مع ابتدائی قربہ (Primordial utricle) کے ولوجی جھلی ہے۔ اس کے باہر رطوبت غائی (hygroscopic) پانی ہے جس میں مختلف نمکیات بہت ہلکے محلول کی شکل میں ہوتے ہیں، اور اندر خلوی رس (Cell-sap) ہوتا ہے، جو نسبتہً ایک قوی محلول ہوتا ہے، جس میں کئی نامیاتی مرکبات ہوتے ہیں جنھیں پانی سے قوی الف ہوتا ہے۔ (غالباً اس تعلق میں ان میں سب سے زیادہ اہم شکریں اور نامیاتی ترشے ہوتے ہیں)۔ اس عمل پر ابتدائی قربہ (Primordial utricle) بعض ایسے مادّوں کا انتشار روک کر جو صرف بال ہی کی دیوار میں سے منتشر ہو سکتے ہیں، اہم اثر ڈالتا ہے۔ مزید برآں یہ صرف نہایت ہلکے محلولات ہی کو اندر داخل ہونے دیتا ہے اور نہایت بلبلہ نما (غبارہ نما) خالیہ (vacuole) میں پانی کو روک رکھتا ہے، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خلیئے کی حالت نہایت تنشی (tense) اور تناؤ دار (turgid) ہوجاتی ہے (اس کا مقابلہ چھلکے کے پھول جانے سے کرو)۔

اس طرح بیخی جذب میں بہت سا رطوبت غائی پانی حل شدہ نمکیات کے ساتھ جڑ بال میں داخل ہوتا ہے، لیکن ابتدائی قربہ ایک نیم نفوذ پذیر جھلی کے طور پر عمل کر کے، خلوی رس میں حل شدہ بہت سی اشیاء کا باہر منتشر ہونا روک دیتا ہے۔

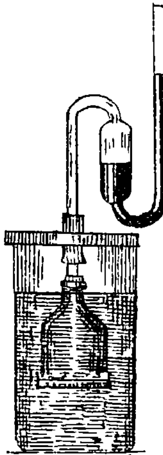
آزاد آکسیجن کی موجودگی اور ایک مناسب تپش کا ہونا بیخی جذب کے لیے ضروری شرائط ہیں۔ تپش کی زیادتی کے ساتھ بیخی جذب بھی زیادہ ہو جاتا ہے۔ جو کچھ بیان ہوا ہے اُس سے یہ بھی سمجھ میں آگیا ہوگا کہ زمین کے پانی میں نمکیات کی زیادہ مقدار میں موجودگی بیخی جذب میں مزاحم ہوتی ہے۔ نمک دار دلدلوں اور پیٹ کے دلدلوں (peat-bogs) میں جڑ کو یہی برداشت کرنا پڑتا ہے۔

تجربہ ۱۲۔ چند خشک مویز منقیٰ پانی کے اندر رکھو اور دیکھو کہ وہ سوکھے بیجوں کی طرح پھول جاتے ہیں۔ اس کے برعکس اگر تازہ انگوروں کو

شکر کے ایک قوی محلول میں رکھ دیا جائے تو وہ سُکڑ جاتے ہیں۔ یہ دونوں اثرات ولوج (Osmosis) ہی کی وجہ سے ہیں۔

تجربہ ۱۳۔ ایک کنول نما قیف (thistle funnel) کے منہ کو جھِلّی یا سُور کے پُھکنے سے ڈھانک کر مضبوط باندھ دو۔ قیف کو اُلٹ دو اور ایک نالچے سے شکر کا محلول اتنا ڈالو کہ وہ قیف کی نلی میں تھوڑے فاصلہ تک پہنچ جائے۔ گوند لگائے ہوئے کاغذ کے ایک ٹکڑے سے اُس کے لیول کا نشان بنادو، پھر ایک کاگ کے سوراخ کے اندر سے قیف کی نلی داخل کردو۔ اور کاگ کو اِس طرح سہارا دو کہ قیف کا سِرا کشید کیے ہوئے پانی کی ایک طشتری میں ڈوبا رہے۔ قیف کی نلی میں پانی کا چڑھاؤ دیکھو۔ طشتری میں کے سیّال کو بھاپ کی شکل میں اُڑا کر (جس کے بعد شکر کا تھوڑا رسوب بطور دُرد کے باقی رہ جائیگا) یہ بھی دکھا دو کہ تھوڑا محلولِ شکر پانی کے اندر منتشر ہوجاتا ہے۔ اگر مستعملہ محلولِ شکر کافی قوی ہے تو کنول نما قیف کے باہر کے پانی میں شکر کی موجودگی اُسے چکھنے سے معلوم ہوسکتی ہے۔

ولوجی دباؤ کا کچھ اندازہ شکل ۱۰۵ میں دکھائے ہوئے طریقہ پر مُرتّب کیے ہوئے آلے کے استعمال سے ہوسکتا ہے۔ خمیدہ نلی میں پارے کے چڑھنے سے دباؤ ناپا جاتا ہے۔



شکل ۱۰۵
ولوجی دباؤ کو عملی طریقہ سے دکھانے کا آلہ

تجربہ ۱۴۔ تازہ چقندر کے ایک ٹکڑے کی کئی تراشیں کاٹو۔ تراشوں کا ترکیب علیحدہ علیحدہ (۱) پانی میں، (۲) ۳ سے ۵ فی صدی تک کے

نمک کے محلول میں، (۳) اور الکحل میں کرو۔ نمبر (۱) میں دیکھو کہ تخمِ مایہ کی تہ (ابتدائی قربہ = Primordial utricle) خلوی دیوار کو استر کرتی ہے، اور اُس کے کہفہ (خالیہ) میں سُرخ رَس بھرا ہوا ہے بعض خلیے کٹ کر کھُل جانے سے رَس باہر نکل جائیگا۔ نمبر (۲) میں دیکھو کہ ابتدائی قربہ خلوی دیوار سے ہٹ کر سُکڑ جاتا ہے لیکن ابھی تک اُس میں سُرخ رَس بھرا ہوا رہتا ہے۔ نمک کا محلول خلوی دیوار میں سے گذر سکتا ہے اور چونکہ وہ خلوی رَس میں کی ولوجی فعلیت رکھنے والی اشیاء کی نسبت پانی کی کشش نسبتہً زیادہ رکھتا ہے لہذا وہ خالیہ میں سے پانی واپس کھینچتا ہے۔ تخمِ مایہ پانی کو تو باہر جانے دیتا ہے لیکن ولوجی فعلیت والی اشیاء کو نہیں جانے دیتا۔ اِس حالت کو پلازما یا مایہ پاشیدگی (Plasmolysis)[۱] کہتے ہیں۔ پانی شامل کرنے سے خلیے پھر اپنی طبعی حالت پر واپس لائے جا سکتے ہیں نمبر (۳) میں دیکھو کہ سُرخ رَس اُن خلیوں کے باہر نکل آتا ہے جو کہ الکحل سے ہلاک ہو گئے تھے۔

تجربہ ۱۵۔ ایک لمبے آلو کے بصلہ میں سے جڑبال کا ایک سرسری نمونہ (model) تیار کرو۔ بصلے کا ایک سِرا تراش ڈالو تاکہ وہ سیدھا کھڑا ہو سکے، اور ایک چاقو سے اُس کے بیچ کا حصّہ کھُرچ کر نکال ڈالو، اور باہر کی طرف ایک تہ تقریباً پاؤ انچ دبازت کی رہنے دو۔ بصلے میں آدھی دُور تک سُرخ روشنائی سے رنگا ہوا نمک یا شکر کا محلول بھر دو (جو ہر ایک حالت میں تقریباً ۵ فیصدی ہو) اور اُس کو پانی کی ایک طشتری میں کھڑا کر دو۔ طشتری میں پانی کا لیول بصلے کے اندر کے شکر یا نمک کے محلول کے لیول سے بڑھنا نہیں چاہیے۔ دن بدن رنگین محلول کے چڑھاؤ کو دیکھو، جو یہ ظاہر کرتا ہے کہ باہر سے پانی جذب کیا گیا ہے۔

و ۶۔ زمین میں کے کیمیائی اعمال — جڑبال صرف اُنھیں

[۱] مایہ پاشیدگی

اشیاء کو جذب کر سکتے ہیں جو محلول کی شکل میں ہوں۔ وہ اشیاء جو خالص پانی میں غیر حل پذیر لیکن پودوں کے لیے ضروری ہوتی ہیں، مختلف کیمیائی عملوں سے جو زمین میں ہوتے رہتے ہیں، محلول بنالی جاتی ہیں۔ مثلاً وہ پانی جس میں کاربن ڈائی آکسائیڈ (جو ہمیشہ زمین میں موجود رہتی ہے، اور تنفس کے عمل میں جڑوں سے خارج ہوتی رہتی ہے) مشمول ہو کاربونیٹ آف لائم اور مختلف سلیکیٹس کو حل کر سکتا ہے، اور مختلف حل پذیر اشیاء، جو زمین کے پانی (Soil-water) میں موجود رہتی ہیں، کیمیائی تحلیل سے دوسرے غیر حل پذیر مادّوں کو بھی محلول کی شکل میں لے آتی ہیں۔

حل پذیر نمک زمین سے پن بہاؤ (Drainage) کے ذریعہ بڑی حد تک دھل کر باہر بہ جاتے ہیں۔ بیشتر کلورائیڈز، سلفیٹس، اور کاربونیٹس اسی طرح سے خارج ہو جاتے ہیں۔ مگر مٹی، خصوصاً چکنی مٹی، پوٹاسیم اور امونیم کے نمکیات پر خوب مضبوط گرفت رکھتی ہے اور علیٰ ہذا فاسفیٹس پر بھی۔ اگر مُرقّق یعنی ہلکے محلولات کو مٹی کے نمونہ جات میں سے چھننے دیں تو یہ معلوم ہو جاتا ہے۔ (ملاحظہ ہو تجربہ ۱۱)۔

زمین کے نامیاتی مادّے میں اہم تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں۔ نامیاتی مادّے کے کاربن کی تکسید ہمیشہ ہوتی رہتی ہے، جس سے کاربن ڈائی آکسائیڈ اور نامیاتی ترشے پیدا ہوتے ہیں اور حرارت خارج ہوتی ہے۔ اور مختلف مولڈز (moulds) اور جراثیم کے عمل سے پروٹیڈ مادّے کی نائیٹروجن امونیا میں متغیر ہو جاتی ہے، جو زیادہ تر کاربن ڈائی آکسائیڈ سے مل کر (NH_4CO_3) امونیم کاربونیٹ بنا دیتا ہے۔ امونیم کاربونیٹ کی تکسید ہو کر پہلے نائیٹرائیٹس (nitrites) اور بالآخر نائیٹریٹس (nitrates) بنتے ہیں۔ اس عمل میں، جو نائیٹراؤ (nitrification) کہلاتا ہے، کم از کم دو ممتاز جراثیم (نائیٹراؤ کرنے والے عضویے) حصہ لیتے ہیں۔ امونیا کے نمک جو کہ راست سبز پودوں کو پہنچائے جاتے ہیں وہ بھی جذب ہونے سے پیشتر اسی طرح نائیٹریٹس (nitrates) کی شکل میں مبدّل کیے جاتے ہیں۔

حال کی تحقیق سے ظاہر ہوتا ہے کہ زمین میں اور بھی دوسرے مختلف جراثیم ہیں جو ہوا کی آزاد نائیٹروجن کو کام میں لانے کی اور اُس کو مرکب صورت میں لاکر غالباً نائیٹریٹس بنا دینے کی طاقت رکھتے ہیں۔

تجربہ ۱۶۶۔ بجوں کو اُن کی جڑیں نیلے لتمسی کاغذ پر رکھ کر یا نیلے لتمس کے محلول میں ڈوبی ہوئی رکھ کر اگاؤ۔ اور رنگ کی وہ تبدیلی دیکھو جو جڑ بالوں سے ترشئی مادّوں کے اخراج (excretion) کی وجہ سے واقع ہوجاتی ہے۔

تجربہ ۱۶۷۔ پالش کیے ہوئے سنگ مرمر کے ٹکڑے پر بُرادے یا مٹی کی ایک تہ رکھ کر اُس میں بجوے اگاؤ۔ ایک یا دو ہفتے کے بعد سنگِ مرمر کو علیحدہ کرکے اُس کی سطح کا احتیاط سے امتحان اُن راستوں یا نشانوں کے لیے کرو جو جڑوں نے اُس کے اندر کھا کر بنا لیے ہوں۔

ث۔ جڑوں کا انتخابی جذب۔ ایک ہی زمین میں اُگنے والے مختلف پودے حل شدہ اشیاء کو نہایت مختلف تناسبوں میں جذب کرتے ہیں۔ یہ پودوں کی راکھ کے متعدّد تجزیوں سے دریافت کیا گیا ہے اور آب کاشت (water-culture) کے تجربات سے بھی ثابت کیا جاسکتا ہے۔ پودوں کی یہ ظاہری انتخابی قوت اِس واقعہ کی وجہ سے ہے کہ مختلف پودوں کی ضروریات مختلف ہوتی ہیں۔ جڑ بال کسی انتشار پذیر شئے کو، جو محلول کی شکل میں ہو، جذب کرسکتے ہیں۔ مگر اُس کا مسلسل جذب اُس کے تمثّل (assimilation) پر منحصر ہوتا ہے۔ یا اِس پر کہ وہ تحوّل (metabolism) کے اعمال میں شریک ہوتی ہو۔ اناج (Cereals) (گیہوں۔ رائی وغیرہ)، بیخی پیداوار (root-crops") (شلجم۔ چقندر، آلو) کی نسبت زمین سے آدھے سے بھی کم نائیٹروجن، چونا اور پوٹاش حاصل کرتے ہیں، مگر کہیں زیادہ سلیکا (Silica)۔ زراعت میں فصلوں یا پیداوار کا

ردوبدل" (rotation of crops) اسی پر مبنی ہے۔ اسی طرح سے ایک ہی زمین پر کسی فصل کو پھر اگانے سے قبل پہلے ان خاص اشیاء کو جمع ہوجانے کے لیے وقفہ مل جاتا ہے، جو اس فصل کے لیے ضروری ہیں۔

ث۔ جذب شدہ محلولات کا راستہ — جذب شدہ محلولات جڑبالوں سے ولوج کے ذریعہ جڑ کی قشری بافت کے خلیوں میں پہنچتے ہیں۔ دروں ولوج کی زیادتی سے اور ابتدائی قربہ کے فعل سے قشری بافت میں ایک خاصہ دباؤ شروع ہوجاتا ہے۔ قشری خلیے نہایت تناؤدار (turgid) ہوجاتے ہیں۔ محلولوں کا ایک حد تک پودے کی کعبی بافت میں سے ولوج کے ذریعہ سے انتشار ہوتا ہے، مگر ان کا بیشتر حصہ جڑ کی خشبی بافت میں پہنچ کر کعبی بافت کو ایک نسبتہً اونچے لیول پر تقسیم کیا جاتا ہے۔

خشبی بافت میں محلولات کا گذر ولوجی عمل سے نہیں ہوتا، کیونکہ ابتداء میں خشبی عناصر (اوعیہ) خالی ہوتے ہیں، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ولوج کی ایک ضروری شرط ناموجود ہوتی ہے۔ بلکہ، جیسا کہ سمجھایا جاچکا ہے، وہ صرف اس ماسکونی دباؤ کی وجہ سے انجام پاتا ہے جو کہ اطراف کی قشری بافت میں شروع ہوجاتا ہے۔ یہ اغلب ہے کہ جب تناؤ (turgidity) اپنی حد کو پہنچ جاتا ہے (یعنی جب دباؤ ایک خاص حد سے تجاوز کرجاتا ہے) تو تخزمایے (ابتدائی قربہ) میں ایک سالماتی تبدیلی واقع ہوجاتی ہے اور خلیے کے سکڑ جانے (Collapse) کی وجہ سے آبی محلولات بہت زور سے نکال دیے یا خارج کردیے جاتے ہیں۔ اس طریقہ سے، محلولات کم ترین رکاوٹ کا راستہ اختیار کرکے، چوبی اوعیہ میں گھس پڑتے ہیں۔ وہ جڑ اور تنے کے خشبے میں سے گزر کر پتوں کی رگوں کے خشبے میں باہر نکل آتے ہیں۔ اور آخر میں یہاں وہ پتے کی میان برگی بافت میں منتشر ہوجاتے ہیں جہاں ان کی تکمیل (elaboration)

بالخصوص واقع ہوتی ہے۔

پہلے یہ خیال کیا جاتا تھا کہ محلولات صرف چوبی عناصر کی دیواروں میں سے اُوپر کو چڑھتے ہیں۔ اب یہ معلوم ہوگیا ہے کہ وہ کہفوں (Cavities) میں سے بھی گزرتے ہیں، اور بعض اوقات وعاء میں پانی بکثرت ہوتا ہے۔ غالباً پانی چھوٹے چھوٹے ستون بنا دیتا ہے، جن کے درمیان ہوا کے بلبلے حائل ہوتے ہیں، لیکن اِن ستونوں میں باہمی تعلق پانی کی فلموں یا پرتوں سے ہوتا ہے جوکہ وعاء کی دیوار کے برابر برابر ہوتی ہیں۔

پانی کی اُس رَو کو، جو حل شدہ نمکوں کے ساتھ جڑ سے اوپر پتّوں تک چلی جاتی ہے سریانی رَو (transpiration current) کہتے ہیں۔ یہ غذائی اشیاء کو بغرض تکمیل پتّوں تک لے جاتی ہے اور پانی کا جو نقصان سریان سے ہوتا ہے اُس کی تلافی کر دیتی ہے۔

تجربہ ۱۸۔ ایک بجوے کی تنبیت اس طرح کرو کہ اُس کی جڑ سُرخ روشنائی (سرخ مادّے کے محلول) میں ڈوبی رہے، اور تھوڑی دیر کے بعد (کئی بجوؤں کو آزماؤ اور اُنہیں مختلف وقفے دو) جڑ کو عرضاً تراشو اور دیکھو کہ رنگ کتنی دُور تک اوپر چڑھا ہے اور وہ جڑ کے کس حصّے میں سے گزرتا ہے۔ بجوؤں کے تنوں کو بھی، جو کہ سُرخ روشنائی میں ایک یا دو دن تک رہ چکے ہوں، اُسی طرح عرضاً تراشو اور سُرخ رنگے ہوئے حزموں کو دیکھو۔ مائع پتّوں میں کس طرح گزرتا ہے۔

تجربہ ۱۹۔ کوئی بھی چوڑے، باریک پتّے والے، اور خاصی لمبی ڈنڈیوں والے پتّے لو مثلاً موتی یا ونکا روزیا (Vinca rosea)، (Alba) اور کے۔ اُنہیں سرخ روشنائی کی بوتلوں میں اس طرح رکھو کہ ڈنڈی کا نیچے والا تراشا ہوا حصّہ روشنائی میں ڈوبا رہے۔ رگوں کی تلوین کو نوٹ کرو۔ گھاس کی ایک ٹہنی کو اُس کے رینگتے ہوئے تنے کے اوپر تراشو اور وہی تجربہ کرو۔ رگوں کی ترتیب کو دیکھو، جو اُن

سُرخ لکیروں سے ظاہر ہوتی ہے جو پتوں میں ایک یا دو دن میں نمودار ہو جاتی ہیں۔

۹۔ جڑ داب ۔ ہم سمجھا چکے ہیں کہ دروں ولوج (endosmosis) کی بڑی زیادتی کی وجہ سے جڑ کی قشری کبی بافت کے خلیوں میں بہت زیادہ دباؤ پیدا ہو جاتا ہے۔ نیز یہ کہ یہ دباؤ ابتدائی قریہ کے فعل سے زیادہ ہو جاتا ہے، اور یہ کہ جب خلیے سُکڑ یا بھنچ جاتے ہیں تو پانی چوبی عناصر کے اندر زور سے داخل ہوتا ہے۔ بھنچاؤ یا سُکڑنے کے بعد خلیے پھر تناؤ دار حالت میں ہو جاتے ہیں اور پھر سُکڑ جاتے ہیں۔ اس طرح سے ہم خیال کر سکتے ہیں کہ پانی متوازن طور پر یا اُتار چڑھاؤ کے ساتھ چوبی عناصر کے اندر پمپ کیا جاتا ہے۔

اب یہ دباؤ جو جڑ میں موجود رہتا ہے اور جسے ہم ایک قوت تصور کرتے ہیں (جو پانی کو چوبی عناصر اور اُن کے اوپر تک پہنچاتی ہے) جڑ داب (root-pressure) کے نام سے موسوم ہے۔ یہ بعض پودوں میں، خصوصاً موسم بہار میں، بہت نمایاں ہوتا ہے۔ مثلاً اگر موسم بہار میں ایک چھوٹے زور دار انگور کے تنہ کو زمین سے تقریباً ایک فٹ اُوپر تراشا جائے تو تراشی ہوئی سطح کی اوعیہ سے آبی رس کا بکثرت اخراج ہوگا۔ اس مظہر کو دمی[1] (bleeding) کہتے ہیں اور اس کا ظہور بہت زیادہ وقت تک جاری رہتا ہے۔ لیکن جڑ داب بیشتر پودوں میں، موزوں حالات میں اُس وقت دکھایا جا سکتا ہے جبکہ تیز بالیدگی جاری ہو اور زمین میں کافی پانی موجود ہو۔

چونکہ جڑ داب، بیخی جذب پر منحصر ہوتا ہے، وہ مختلف بیرونی حالات سے متاثر ہوتا ہے، مثلاً تپش وغیرہ سے جو اُس عمل پر اثر رکھتے ہیں۔ مگر اس سے یہ مطلب نہیں کہ بیخی جذب تیز ہو تو جڑ داب بھی زیادہ ہوگا کیونکہ دباؤ کی مقدار کا انحصار سَریان کی مقدار پر بھی ہوتا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ ایک گرم دن کے دوران میں، جبکہ سَریان تیز ہوتا ہے، جڑ سے جذب کیے ہوئے پانی کی مقدار عموماً اتنی کافی نہیں ہوتی کہ جو نقصان سَریانی سطح سے ہوتا ہے

[1] دراصل یہ ایک قسم کا ارتشاح ہے۔

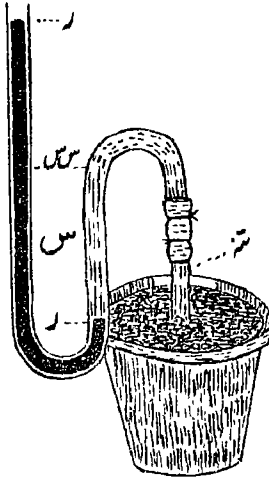
اُس کی تلافی کر دے، اور نہ صرف ادعیہ میں کچھ دباؤ نہیں ہوتا بلکہ منفی دباؤ بھی ہوتا ہے، یعنی اگر ایک پودے کے تنے کو عرضاً تراشا جائے تو اُس کا ٹھونٹھ اُس پانی کو جو کٹی ہوئی سطح پر لگایا جائے، بجائے خارج کرنے کے جذب کر لیگا۔

اس کے برخلاف، ایک گرم دن کے بعد رات میں بیخی جذب زمین کی تپش کی وجہ سے تیزی کے ساتھ جاری رہتا ہے، لیکن سریان بہت کم ہو جاتا ہے۔ ان حالات میں ممکن ہے کہ جڑ داب اتنا کافی ہو کہ پتوں سے پانی کے قطرے باہر نکل پڑیں۔ اور اس طرح زائد جذب کیا ہوا پانی خارج ہو جائے۔ علی الصباح سیکسیفریجز (Saxifrages) گھاس گارڈن ناسٹرشیم (Garden nasturtium)، کچالو (Colocasia) اور دوسرے پودوں کے پتوں پر جو پانی کے قطرے دکھائی دیتے ہیں اُن کی توجیہ یہی ہے (ملاحظہ ہوں بین سوراخ صفحات ۸۴، و ۸۳) یہ پانی معمولی دہنوں (Stomata)، آبی دہنوں (water-stomata) یا برادمہ میں سے خارج ہو جاتا ہے۔ اگر کسی سیتے دار ٹہنی میں دباؤ سے پانی پہنچایا جائے تو پانی کا ایسا ہی اخراج مصنوعی طور پر پیدا کیا جا سکتا ہے۔

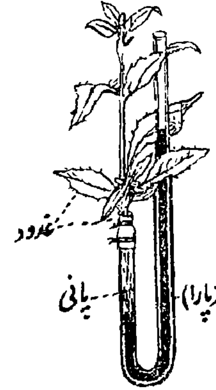
تجربہ ۲۰۔ ایک زوردار سیم (Bean) کے بجوے کے تنہ کو زمین کے قریب سے کاٹ ڈالو، اور ٹھونٹھ کو ربر کی نلی کے ذریعے سے شیشے کی نلی کے ایک لمبے سیدھے ٹکڑے سے جوڑو۔ زمین میں ایک لکڑی گاڑ کر اس نلی کو اُس سے باندھ دو، نلی میں تھوڑا سا پانی اور پھر تیل کا ایک قطرہ ڈالو جو پانی کے اوپر تیر کر تبخیر کو روک دیگا۔ نلی میں پانی کے چڑھاؤ کو ناپو اور معلوم کرو کہ تپش سے اُس کی شرح پر کس طرح اثر پڑتا ہے۔

تجربہ ۲۱۔ جڑ داب میں جو قوت صرف ہوتی ہے اُس کو ناپنے کے لیے ایک آلہ جیسا کہ شکل ۱۰۶ میں دکھایا گیا ہے، استعمال کر سکتے ہیں۔ اس میں ایک دوہری خمی ہوئی (S نما) شیشے کی نلی ہے جو کٹے ہوئے تنے سے ایک ربر کی نلی کے ذریعہ ملحق ہے۔ اس میں س س لیول تک پارا بھرا ہوا ہے اور تنے اور پارے کے درمیان پانی ہے۔ جڑ داب پانی کو زور سے نلی میں داخل کرتا ہے اور پارے کو ر ر لیول تک ہٹا دیتا ہے۔ جڑ داب کی قوت لیول کے فرق سے ناپی جاتی ہے۔

تجربہ ۲۲۔ ٹروپیولم (Tropæolum) کی ایک ٹہنی یا کچالو کے ایک تنے کو لا نالی (جس میں پانی ہو) کے چھوٹے بازو میں جماؤ، جیسا کہ شکل ۱۰۷ میں دکھایا گیا ہے۔



شکل ۱۰۶
جڑ دباب ناپنے کا آلہ



شکل ۱۰۷
پتوں سے پانی کے اخراج کا عملی طریقہ

اور ربر کی نلی کے ذریعے سے جوڑ کو ہوا بند کر دو۔ نلی کے لمبے بازو میں پارا (Hg) ڈالنے سے چھوٹے بازو میں کا پانی دباؤ کی وجہ سے تنے کے اندر زور سے داخل ہو کر اس کے قطرے پتوں پر کے غدودوں میں سے باہر نکلتے ہیں۔ آلہ کو پانی میں رکھ کر ایک جرسی استوانی (bell-jar) سے ڈھانک دینا چاہیئے۔

فِ سَریان (Transpiration)۔ جڑوں سے جذب کیا ہوا پانی جو سریانی رَو کے ذریعہ سے ہوائی حصوں میں پہنچتا ہے، اس کی بڑی مقدار آبی بخار کی شکل میں ہوائی سطح سے خارج ہو جاتی ہے۔ اس عمل کو **سَریان** کہتے ہیں۔ آبی بخار کبھی زمینی بافت کی میان خلوی فضاؤں میں جمع ہوتا ہے۔ اور برادمہ میں سے اور خصوصاً دہنول کی راہ خارج ہو جاتی ہے۔ اگر بشرہ (Cuticle) خوب نمو یافتہ ہو تو یہ عام برادی سطح سے بہت کم خارج ہوتی ہے۔ لیکن یہ عمل صرف تبخیر ہی کا نہیں ہے، بلکہ اس کی تنظیم پودے کی عزیزی فعلیت (Vital activity) سے

ہوتی ہے۔ یہ حقیقت اس واقعہ سے ظاہر ہوتی ہے کہ اکثر مرجھائے ہوئے پتّے کی سطح سے تازہ یعنی جاندار پتّے کی سطح کی نسبت تبخیر سے زیادہ پانی اُڑ جاتا ہے۔ ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ دہن، سَریان کی مقدار کی تنظیم کر سکتے ہیں (ملاحظہ ہو صفحہ ۸۰)۔

سَریان بیرونی حالات کے لحاظ سے متبدّل ہوتا رہتا ہے۔ وہ تر اور سرد ہوا کی بہ نسبت خشک و گرم ہوا میں زیادہ فاعلی ہوتا ہے۔ یہ صرف اس واقعہ کی وجہ سے ہی نہیں کہ گرم و خشک کرۂ ہوا تبخیر کے لیے موزوں ہے بلکہ اس واسطے بھی کہ اُس سے بیخی جذب میں زیادتی ہوتی ہے۔

سَریان چمکدار دھوپ میں زیادہ ہوتا ہے، کیونکہ چمکدار دھوپ تمثّل (assimilation) کو بڑھاتی ہے اور دلوجی فعلیت میں ترقی دیتی ہے۔ تمثّل کُناں خلیوں کی طرف پانی دوڑتا ہے۔ اِس کے ساتھ دہنوں کا کھلنا متعلق ہے۔ محافظ خلیوں میں ہمیشہ سبزی دانہ[1] (Chloroplasts) ہوتے ہیں اور اب ہمیں اس کی ایک وجہ معلوم ہوگئی ہے۔ دلوجی فعلیت کی وجہ سے جب تمثّل کی زیادتی ہو جاتی ہے تو محافظ خلیے تناؤ دار ہو جاتے ہیں۔ جب محافظ خلیے تناؤ دار ہو جاتے ہیں تو دہن کھلتا ہے، اور جب وہ سکڑتے ہیں تو وہ بند ہو جاتا ہے۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ محافظ خلیوں کی دیواروں پر دبازت کی ایک خاص ترتیب پائی جاتی ہے (صفحہ ۸۰)۔ یہ دبازت ایسی ہوتی ہے کہ خلیے صرف ایک خاص سمت میں ہی پھیل سکتے ہیں۔ جب وہ تناؤ دار ہوتے ہیں تو پھول کر ایک دوسرے سے دور ہو جاتے ہیں، اور اُس جانب پر جو مسام سے دُور ہوتی ہے زیادہ محدب، اور مسام کی جانب پر کم محدب یا مقعر ہو جاتے ہیں۔

اگر سَریان بہت زیادہ فاعلی ہو تو دہن بند ہو جاتے ہیں، یا اگر پانی کم ملے تو بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔ وہ تر ہوا میں اور دوسرے ایسے حالات میں جن میں زیادہ سَریان مفید ہو، کھل جاتے ہیں۔

سَریان میں پودے اُس زائد پانی کو خارج کر دیتے ہیں جو کہ

[1] کمیٹی = سبز مایہ (سبز مینہ بہتر ہوگا)

جڑوں نے جذب کیا ہو۔ تیز سَریان ایک ایسی قوت کا کام دیتا ہے جو پانی کو جڑوں سے پتوں تک چڑھانے کا رجحان رکھتی ہے۔ مزید براں یہ اغلب ہے کہ سَریان پودوں کو ٹھنڈا رکھنے میں ایک اہم فعل انجام دیتا ہے، خصوصاً اُن پودوں کو جن پر راست دھوپ پڑتی ہو۔

تجربہ ۲۳۔ دیکھو کہ پودے کا ایک توڑا ہوا تنا بہت جلد سوکھ کر مرجھا جاتا ہے۔ اور جب کبھی پودے ایک جرسی استوانہ میں اُگائے جاتے ہیں تو شیشے پر پانی جمع ہو جاتا ہے۔

تجربہ ۲۴۔ ایک ایسے لیموں کی ٹہنی تراش لو، جس میں نوعمر پتّے پورے طور پر پھیل چکے ہوں، اور اسے ایک تقریباً ۹ انچ یعنی شیشے کی نلی سے، ایک مضبوط ربر کی نلی کے ٹکڑے کے ذریعے سے ملحق کردو (شیشے کی نلی کا وہ سرا جو ٹہنی سے بعید ترین ہو تقریباً دو انچ تک زاویۂ قائمہ پر خمیدہ ہو)۔ ٹہنی کو انتصاباً شیشے کی نلی کے نسبتہً زیادہ لمبے بازو کو اُفقاً اور منتہائی چھوٹے حصے کو سُرخ روشنائی سے رنگے ہوئے پانی میں ڈوبا ہوا رکھو۔ یہ بہتر ہوگا کہ ٹہنی کو کاٹ کر نلی کو ایک بڑے برتن میں پانی کے نیچے سے ملحق کیا جائے تاکہ تنے کے اندر ہوا کے بلبلے جو پانی کے بہاؤ کو کم کردینگے، نہ جانے دیے جائیں۔

دیکھو کہ رنگین پانی اُفقی نلی میں بہت جلد جانا شروع کردیتا ہے۔ اِس آلے کو سَریانی رَو کی شرح کی سرسری پیمائش کے لیے استعمال کرسکتے ہیں۔ یہ معلوم کرو کہ آیا روشن دنوں اور دُھندلے دنوں میں یہ بہاؤ مختلف ہوتا ہے، اور آیا دروازہ اور کھڑکی کھول دینے سے اُس پر ہوا کے جھونکے کا کچھ اثر ہوتا ہے یا نہیں۔ اگر پتوں کی سطحوں پر ویزلین (چکنائی) لگادی جائے تو اس کا کیا اثر ہوگا؟ مختلف ٹہنیوں پر ویزلین پتوں کی (۱) اُوپر والی سطحوں پر (۲) نیچے والی سطحوں پر (۳) دونوں سطحوں پر لگاؤ، اور ہر ایک

حالت میں سریانی رو کی شرح دیکھو۔

تجربہ ۲۵۔ ایک سادہ آلے (شکل ۱۰۱) اور ایک ترازو کے ذریعہ سے ایک پتے دار تنے سے پانی کا جو نقصان ہوتا ہے وہ معلوم کر سکتے ہیں، اور ساتھ ساتھ یہ بھی ثابت کر سکتے ہیں کہ اُس کی سریان شدہ مقدار تقریباً اُسی مقدار کے برابر ہے جو جڑوں سے جذب ہوتی ہے۔ پودے کو ایک پانی سے بھری ہوئی بوتل میں ایک ہوابند ربر کے کاگ کے ذریعہ جما دیتے ہیں۔ جوں جوں پانی پتّوں سے بخار کی شکل میں خارج ہوتا اور جڑوں سے جذب کیا جاتا ہے درجہ دار نلی میں پانی کا لیول



شکل ۱۰۱۔ جڑوں میں جو پانی جذب ہوتا ہے اور پتّوں سے جو تبخیر کی وجہ سے نقصان ہوتا ہے اِن کے معلوم کرنے کا آلہ

گرتا جاتا ہے۔ اِس سے جڑوں سے جذب شدہ مقدار معلوم ہوتی ہے اور آلے کو تولنے پر معلوم ہوگا کہ وہ پتّوں اور تنے سے تبخیر کے ذریعہ سے خارج شدہ مجموعی مقدار سے متناظر ہوتی ہے۔ درجہ دار نلی پر کا ہر بڑا نشان پانی کے ایک مکعب سنٹی میٹر سے متناظر ہوتا ہے۔ اِس لحاظ سے جب جڑیں یہ مقدار جذب کرلیں، تو کُل آلے کے وزن میں تقریباً ایک گرام کی کمی ہو جائیگی۔

تجربہ ۲۶۔ ایک گملے میں اُگتا ہوا پودا لو۔ کسی بھی باریک (نہ کہ چمڑے جیسے دبیز) پتّوں دار پودے سے کام نکل سکتا ہے۔ مٹی کو ربر کی چادر سے ڈھک دو تاکہ تبخیر نہ ہو اور گملے کو ترازو میں تولو۔ دیکھو کہ اِس کے وزن میں سریان کی

وجہ سے کتنی کمی ہوتی ہے۔ روزانہ یا ہر دوسرے روز مٹی میں پانی ڈالو، اور ہر بار ربر کی چادر کو دوبارہ اُس کی جگہ پر رکھ دو، اور معلوم کرو کہ آیا وزن کی کمی میں روشن اور دُھندلے دنوں میں، روشنی اور اندھیرے میں فرق ہوتا ہے یا نہیں۔

تجربہ ۲۷۔ ربر کے پودے یا رھوڈوڈنڈران (Rhododendron) کے تین تندرست (جیتے) پتے کاٹ لو۔ پھر ایک کی ڈنڈی سے ایک باریک ربر کی نلی کا چھوٹا ٹکڑا لگا دو، اور ربر کو پیچھے موڑ کر مضبوط باندھ دو تاکہ تبخیر نہ ہونے پائے۔ ایک پتے (ا) کی نیچے کی سطح پر، اور دوسرے پتے (ب) کی اُوپر والی سطح پر ویزلین لگا دو۔ تیسرے پتے (ت) کو بغیر چھوئے ویسا ہی چھوڑ دو۔ ہر پتے سے ایک ڈوری یا تار کا ٹکڑا باندھ کر اُنھیں احتیاط کے ساتھ تولو۔ اُنھیں ایک دوسرے کے نزدیک لٹکا دو اور روزانہ تولو۔ کئی روز کے بعد بھی وہ پتا (ا) جس کے دہن بند کر دیے گئے ہیں بدستور سبز اور تازہ رہیگا اور دوسرے پتے کم و بیش مرجھا جائینگے۔

تجربہ ۲۸۔ کوبالٹ کلورائیڈ کے ۵ فی صدی محلول میں چند تقطیری کاغذ بھگو دو۔ اُنھیں سکھا کر دیکھو کہ وہ نیلے پڑ جاتے ہیں۔ اُن میں سے ایک پر سانس لے کر دیکھو کہ رنگ تبدیل ہو جاتا ہے۔ یہ کوبالٹ کے کاغذات سے آبی بخار کے نازک کاشف ہوتے ہیں۔ اِن میں سے دو کے درمیان ایک پتلا پتا رکھ دو اور انھیں پھیلا ہوا رکھنے کے لیے شیشے کے دو ٹکڑوں کے درمیان رکھو۔ رنگ کی تبدیلی سے معلوم کرو کہ پتے کی کون سی سطح سب سے زیادہ آبی بخار خارج کرتی ہے۔

تجربہ ۲۹۔ سیم یا نرگس (Narcissus) کے پتے کے نیچے والے برادمہ کا ایک ٹکڑا چھیل ڈالو اور پانی میں ترکیب کر کے

خردبین سے امتحان کرو۔ خردبین کی بڑی طاقت سے ایک کھلا ہوا دہن ڈھونڈو۔ شیشۂ محافظ کے ایک طرف ۳ فی صدی نمک کے محلول کا ایک قطرہ ڈال کر اُسے ایک جاذب کاغذ سے دوسری طرف (آر پار) کھینچو۔ نمک کا محلول محافظ خلیوں سے پانی باہر کھینچ لیتا ہے اور دہن بند ہو جاتا ہے۔ اگر اب پانی پھر اُسی طرح آر پار کھینچا جائے تو محافظ خلیے اُس کو جذب کر کے پھول جاتے ہیں اور دہن کھل جاتا ہے۔

۱۱۔ صعود آب یعنی پانی کے چڑھنے کے وجوہ —— اونچے درختوں میں ارضی کشش (جاذبہ) کے عمل کے خلاف صعود آب یعنی پانی کے چڑھنے کے اسباب کی توضیح، نباتیاتی فعلیات کا ایک اہم مسئلہ رہا ہے اور اب بھی ہے۔ ابھی یہ نہیں کہہ سکتے کہ اس کے وجوہ واضح یا پورے طور پر معلوم کیے جا چکے ہیں۔

ابتدائی نظریے غریزیتی (Vitalistic) تھے جو صعود یعنی پانی کے چڑھنے کو مبہم طور پر جاندار نخزمایہ یا مادے کی غریزی فعلیت سے منسوب کرتے تھے۔ یہ بذات خود اپنی نادانی کے اعتراف سے کچھ زیادہ نہ تھے۔ اُس کے بعد سے مختلف طبیعی وجوہ زیر بحث رہ چکے ہیں، مثلاً جڑ داب، سریان، چوبی اوعیہ میں کی شعریت (Capillarity)، چوبی عناصر میں گیسوں کا بدلتا ہوا دباؤ، اور علیٰ ہذا القیاس۔

اِن میں سے بیشتر کی اہمیت کو، طبیعی اور دوسرے وجوہ کی بناء پر تسلیم نہیں کیا گیا۔ مثلاً جڑ داب کی صورت میں یہ بتایا گیا ہے (صفحہ ۲۲۷) کہ جب سریان زیادہ ہوتا ہے تو چوبی وعاء میں منفی دباؤ ہو سکتا ہے، اور یہ کہ زہریلے محلولات، جو جاندار نخزمایے کو ہلاک کر سکتے ہیں، وہ جذب ہو کر خشبہ میں سے صعود کر سکتے ہیں۔ اگرچہ، جیسا کہ پہلے سمجھایا جا چکا ہے، جڑ داب کے تعلق میں غالباً نخزمایے کی غریزی فعلیت ایک اہم حصہ

لیتی ہے۔ لیکن سریان عموماً ایک ایسا عامل سمجھا جاتا ہے جو پانی کے چڑھاؤ پر اہم اثر رکھتا ہے۔ وہ درختوں کے اوپر کے حصوں کا دباؤ بہت کم کر دیتا ہے مگر نیچے والے حصوں سے پانی اوپر چڑھنے کی وجہ سے دباؤ پھر برابر ہو جاتا ہے۔ اس لحاظ سے سریان کو سرسری طور پر ایک ایسی قوت تصور کر سکتے ہیں جو کہ پانی کو نیچے سے اوپر کھینچتی ہے۔

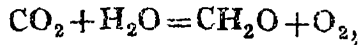
تجربہ نمبر ۳۔ پتّوں کی قوتِ ماصّہ (چوسنے کی قوت) اس طرح بتائی جا سکتی ہے کہ ایک پتے دار ٹہنی کو، پانی میں کاٹ کر، ایک پانی سے بھری ہوئی نلی سے مرتبط کر دیں، جو ایک رنگین محلول میں ڈوبی رہے۔ چنانچہ پایا جائیگا کہ محلول نلی میں اُس وقت بھی اوپر چڑھ جاتا ہے جبکہ موخر الذکر متعدد فٹ لمبی ہو۔

۱۲۔ شعاعی یا ضیائی ترکیب (Photosynthesis)۔ کاربن کا تمثّل

کا تمثّل ـــــ پودا اپنی سبز ہوائی سطح (خصوصاً پتّوں) پر، روشنی کی موجودگی میں کاربن ڈائی آکسائیڈ جذب کرتا ہے۔ یہ گیس دہنوں کے ذریعہ سے میان خلوی فضاؤں میں پہنچتی ہے اور میان خلوی فضاؤں سے کبھی بافت کے خلیوں میں منتشر ہوتی ہے، (جو پتّوں کی صورت میں وہ میان برگی خلیے ہوتے ہیں)۔ یہ معلوم ہونا چاہیے کہ یہ دیواروں میں سے گیس کی صورت میں نہیں، بلکہ بصورتِ محلول گذرتی ہے۔ یہ اُس خلوی رس میں، جو کہ خلوی دیواروں میں نفوذ کیے ہوئے ہوتی ہے، حل ہو جاتی ہے۔ ان خلیوں کے اندرون میں وہ کیمیائی اعمال واقع ہوتے ہیں جن سے نامیاتی مرکّبات تکمیل کو پہنچتے ہیں۔

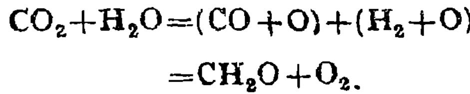
یہ تکمیل جس کی تفصیلات کے متعلق یقین کے ساتھ کچھ بھی معلوم نہیں، خصوصاً پتّوں کے میان برگی خلیوں میں جاری رہتی ہے، اگرچہ یہ ایک حد تک سبز گھستیلے تنوں میں بھی ہوتی ہے۔ سبزی (کلوروفل) اور روشنی کے زیر اثر جڑ سے جذب کیے ہوئے پانی (H_2O) اور کاربن ڈائی آکسائیڈ (CO_2)

دونوں سے کاربوہائیڈریٹس بنائے جاتے ہیں۔ پہلا مرکّب جو تیار ہوتا ہے وہ غالباً فارمِک آلڈیہائیڈ CH_2O (Formic aldehyde) ہے اور اِس عمل میں آکسیجن (O_2) خارج ہوتی ہے۔ اِس کو مساوات کے ذریعہ سے یوں تعبیر کرسکتے ہیں:۔



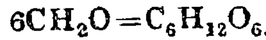
$$CO_2 + H_2O = CH_2O + O_2,$$

اگرچہ اِس میں بہت شک ہے کہ آیا اسے صحیح تعبیر سمجھا جاسکتا ہے یا نہیں۔ یہ رائے پیش کی گئی ہے کہ ایک درمیانی درجہ بھی اِس طرح ہوسکتا ہے:۔



$$CO_2 + H_2O = (CO + O) + (H_2 + O)$$
$$= CH_2O + O_2.$$

مگر اِس کی تائید میں شہادت بہت تھوڑی معلوم ہوتی ہے۔ ممکن ہے کہ فارمک آلڈیہائیڈ سے ایک عملِ ترکیب (اضافۂ ترکیبی) (Polymerisation کے ذریعہ، شکروں کی نوعیت کے حل پذیر کاربوہائیڈریٹس تیار ہوتے ہوں اِس طرح سے ہم شکرِ انگوری $(C_6H_{12}O_6)$ کا بننا یوں تصور کرسکتے ہیں:۔



$$6CH_2O = C_6H_{12}O_6.$$

لیکن حال ہی کے بعض کیمیائی تجربات سے یہ ظاہر ہوتا معلوم ہوتا ہے کہ متعدد پودوں میں سب سے پہلے تیار ہونے والی شکر گنّے کی شکر $(C_{12}H_{22}O_{11})$ ہے۔

اِس طرح تمثّلِ کاربن میں، کاربن ڈائی آکسائیڈ پودے کے اندر داخل کرلی جاتی ہے اور پھر پانی کے ساتھ اُس میں ایک کیمیائی تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ آکسیجن کی تقریباً ایک معادل مقدار خارج ہوتی ہے، اور کاربن ایسی نامیاتی اشیاء کی تکمیل کے لیے کام میں لایا جاتا ہے جو کاربوہائیڈریٹس کی نوعیت کی ہوتی ہیں۔

پتوں میں تیار کی ہوئی شکر کی جو زاید مقدار ہوتی ہے وہ نشاستے کی

شکل میں سبزی[1] دانوں میں جمع کی جاتی ہے (صفحہ ۲۴۵) بقیہ شکر اپنے بننے کے مقام سے پودے کے دوسرے حصّوں میں منتقل کر دی جاتی ہے اور اُن طریقوں سے کام میں لائی جاتی ہے جن کا بیان ابھی کیا جائیگا۔
سابق میں یہ خیال کیا جاتا تھا کہ سبزی دانوں میں ظاہر ہونے والا نشاستہ براہِ راست کاربن ڈائی آکسائیڈ اور پانی سے تیار کیا جاتا ہے یعنی کاربو ہائیڈریٹ نشاستہ سب سے پہلا کاربو ہائیڈریٹ ہے، جو کہ اس عمل سے تیار ہوتا ہے۔ اب بھی ہم نشاستہ کو اوّلین مرئی حاصل خیال کر سکتے ہیں جو کاربن کے تمثّل کا ثبوت بہم پہنچاتا ہے۔ مگر اب ہم اس کے راست بن جانے کی کسی حالت کے قائل نہیں ہو سکتے۔ وہ بعض زاید کاربو ہائیڈریٹ کا ایک عارضی ذخیرہ ہے۔ رات کے وقت وہ پھر شکر میں تبدیل ہوکر پتّے سے باہر نکل جاتا ہے (ملاحظہ ہو صفحہ ۲۶۰)۔
کئی سبز پودوں اور خصوصاً یک بیج پتّوں (مثلاً پیاز) میں سبزی دانوں کے اندر کچھ نشاستہ نہیں بنتا، اور نہ غذائی مادے کے زیادہ مستقل مخزنوں میں بنتا ہے۔ اِن پودوں کے خلیوں میں نشاستے کی جگہ شکر کے مختلف اقسام لے لیتے ہیں یہاں بھی اس کا تذکرہ کر دینا چاہیے۔ متعدد الجی (Algae) مثلاً واؤچریا (Vaucheria) میں تمثّل کے حاصلات کاربوہائیڈریٹس نہیں ہوتے بلکہ مختلف اقسام کے روغن۔

تجربہ ۳۱۔ سیم کے پودے سے یا پتلے پتّوں والے کسی دوسرے پودے سے چند پتّے لے کر انھیں پانی میں اُبالو۔ جوش دینے سے ان کا رنگ نہیں نکلتا۔ اُبلے ہوئے پتّوں کو الکحل میں رکھو اور دیکھو کہ پتّوں کا رنگ بتدریج غائب ہو جاتا ہے اور الکحل سبز ہو جاتی ہے۔ جب پتّے بے رنگ ہو جائیں تو اُن میں سے ایک کو ایک طشتری میں رکھو اور اُوپر مُرَقّق۔ یعنی ہلکائے ہوئے آیوڈین کا محلول ڈالو۔ رنگ کی حاصل شدہ گہرائی سے نشاستے کی اُس مقدار کا جو کہ موجود ہے، تخمیناً پتہ چلتا ہے۔ اگر نشاستہ بہ افراط ہے

[1] سبز مایوں

تو رنگ تقریباً سیاہ ہو جاتا ہے اگر نشاستہ تھوڑا ہے تو رنگ ہلکا نیلا ہوتا ہے، اگر کچھ بھی نشاستہ نہ ہو تو آیوڈین سے پتّا ہلکا بھورا ہو جاتا ہے (یہ پروٹیڈز کی شناخت کا طریقہ ہے)۔ اگر روشنی میں اُگتے ہوئے کسی پودے کے پتّوں کا اس طرح سے امتحان کیا جائے تو نشاستے کی کثرت پائی جائیگی۔ اگر اُس پودے کو ایک یا دو روز تک اندھیرے میں رکھ دیں تو کچھ بھی نشاستہ نہ ہوگا۔

تجربہ ۳۲۔ یہ دکھانے کے لیے کہ تمثّل کاربن اور پتّوں میں نشاستے کے بننے کے لیے سبزی (کلوروفل) کی موجودگی ضروری ہے، چند رنگ برنگ پتّوں (مثلاً کاشت کیے ہوئے کولیئس (Coleus) کے انواع) کا امتحان آیوڈین سے کرو۔ دیکھو کہ صرف سبز حصّے نشاستہ پیدا کرتے ہیں۔ بہتر ہوگا کہ امتحان سے قبل پتّے کی شکل کا خاکا احتیاط کے ساتھ کھینچ لیا جائے۔ مزید براں یہ بھی دیکھا جا سکتا ہے کہ اُن پتّوں کی رگیں جو کہ سبزی نہ ہونے کی وجہ سے (اوپر اور نیچے دونوں طرف) بے رنگ ہیں یا قریب قریب ایسی ہی ہیں (مثلاً فِٹونیا Fittonia) جب آیوڈین سے امتحان کا طریقہ استعمال کیا جاتا ہے تو یہ رگیں، نشاستے کی غیر موجودگی کی وجہ سے، بقیہ پتّے سے بالکل علیحدہ کھڑی ہوئی یا اُبھری ہوئی دکھائی دیتی ہیں۔

تجربہ ۳۳۔ ایک بجوے کو جو کہ دو روز تک اندھیرے میں رکھا جا چکا ہو، پانی سے بھری ہوئی چھوٹی بوتل میں اس طرح رکھو کہ صرف اُس کی جڑیں پانی میں ڈوبی رہیں۔ ایک کشادہ گردن والی شیشے کی اُستوانی میں کچھ کاسٹک پوٹاش ڈال کر بجوے والی بوتل کو اس اُستوانی میں رکھو۔ استوانی میں مضبوط کاگ لگا کر اُس کے کناروں میں ویزلین (چکنائی) لگا دو، مگر کاگ میں سے ایک سوراخ کر کے اُس میں سے ایک قیف کی (جس میں

ا؎ کادی

سوڈا لائم Soda-lime ہو) نلی اندر گزار دو۔ اس طرح سے پودے کو ہوا پہنچتی رہیگی، مگر پوٹاش کے محلول اور سوڈا لائم میں تمام کاربن ڈائی آکسائیڈ جذب ہو جاتی ہے۔ اگر پتّوں کو روشنی میں کافی دیر رکھنے کے بعد اُن کا امتحان کیا جائے تو ان میں کچھ بھی نشاستہ نہیں پایا جائیگا۔ ایک عیاری تجربہ مرتّب کرنا چاہیے، جس میں سب انتظامات وہی رہیں، سوائے اس کے کہ پوٹاش کا محلول نہ ہو اور قیف میں بجائے سوڈا لائم کے بجری[1] ہو۔

تجربہ ۳۴۔ ایسے پودے کے ایک پتّے سے، جو کہ کم از کم دن بھر اندھیرے میں رکھا گیا ہو، کاگ کی دو چپٹی قاشیں اس کے دونوں جانب الپن سے ٹانک دو اور کسی دوسرے پتّے کی دونوں جانب ویزلین (چکنائی) چھوٹے مدوّر رقبہ پر لگاؤ۔ پودے کو صبح سے دوپہر تک روشنی میں رکھو۔ پھر پتّوں کو نکال کر آیوڈین سے امتحان کرو۔ اُن حصّوں میں جو کہ روشنی سے بچائے گئے تھے، یا اُن میں جن کے دہن، ویزلین (چکنائی) لگا کر بند کر دیے گئے تھے، نشاستہ نہیں پایا جائیگا۔

تجربہ ۳۵۔ بعض معمولی خشکی کے پودوں کے پتّوں کو ایک پتھر سے باندھ کر پانی سے بھرے ہوئے شیشے کے اُستوانہ میں ڈبو دو۔ روشنی میں کافی دیر تک کھلا رکھنے کے بعد پتّوں کا امتحان کرو۔ اُن میں نشاستہ نہیں پایا جائیگا۔ اگر اس تجربے کو ایک آبی پودے مثلاً ہائیڈریلا (Hydrilla)، مریوفیلم (Myriophyllum)، یا یوٹریکولیریا (Utricularia) کے پتّوں کے ساتھ مکرّر کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ بہ افراط نشاستہ موجود ہے۔ یہ کیوں ہے؟

تجربہ ۳۶۔ چند آبی پودے مثلاً ہائیڈریلا (Hydrilla)، مریوفیلم (Myriophyllum) یا امریکن واٹر ویڈ ایک بڑے شیشے کے ظرف میں رکھ کر تیز روشنی میں رکھ دو۔ اور دیکھو کہ گیس کے بلبلے

[1] Gravel

نکلتے ہیں۔ ظرف کو ایک سیاہ کپڑے سے ڈھک کر روشنی کو منقطع کردو اور دیکھو کہ کچھ عرصہ کے بعد بلبلے موقوف ہوجاتے ہیں۔
پودوں کو پھر روشنی میں رکھو اور اُن پر ایک شیشے کی قیف دبا کر رکھ دو اور اس کے اوپر ایک پانی سے بھری ہوئی امتحانی نلی اُلٹ دو اور اس طرح سے نکلنے والی گیس جمع کرو۔ اس گیس کا خاص کر آکسیجن ہونا اس طرح بہ آسانی ثابت ہوتا ہے کہ اُس میں جلتی ہوئی لکڑی کی ایک کھپاچ بھڑک اُٹھتی ہے اور اس سے شعلہ نکلنے لگتا ہے۔ اگر پانی اُبال لیا گیا ہے تو گیس خارج نہیں ہوتی اور نشاستہ نہیں بنتا، کیونکہ اس صورت میں پانی کے اندر کاربن ڈائی آکسائیڈ نہیں موجود ہوتی۔

۱۳۹۔ کاربن کے تمثل کے شرائط ــــ یہ ظاہر ہے کہ پانی اور کاربن ڈائی آکسائیڈ کی رسد موجود ہونی چاہیے۔ حرارت بھی ضروری ہے۔ یہ پودے کے تحوّل کے لیے ایک عام شرط ہے۔ تپش کے کچھ حدود کے اندر ہی تحوّل اور بالیدگی کا واقع ہونا ممکن ہے۔ حرارت ایک منبع قوت، اور پودوں کے تمام عزیزی اعمال کے اجرا اور تسلسل کے لیے ایک ضروری شرط ہے۔ کاربن کے تمثل میں زیادہ خاص عامل روشنی اور سبزی (کلوروفل) کی موجودگی ہے۔ اب ہمیں زیادہ تفصیل سے ان کے کام پر غور کرنا ہے۔

۱۴۰۔ روشنی (نور) ــــ ہم اپنے تجربہ خانوں میں کاربن ڈائی آکسائیڈ اور پانی کی تحلیل (تجزیہ) توانائی کی ایک بڑی مقدار صرف کرنے ہی سے کرسکتے ہیں یعنی اوّل الذکر صورت میں حرارت کی توانائی اور موخرالذکر صورت میں برقی توانائی صرف کرکے۔ ایسے پیچیدہ مادّوں کا بنانا بھی کہ جن میں آکسیجن بہت کم تناسب میں موجود ہو در اصل توانائی کا صرف کرنا ہے۔ سبز پودا ہی دونوں اعمال معمولی تپشوں پر انجام

دیتا ہے۔ چونکہ روشنی ایک ضروری جزوِ عامل ہے، لہذا ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ وہ اِس وجہ سے ضروری ہے کہ وہ توانائی کا خاص ذریعہ ہے جو توانائی کہ استعمال کی جاتی ہے وہ اِن مرکبات میں قوّہ (potential) شکل میں جمع کی جاتی ہے۔

جب سورج کی ایک کرن (شعاع) ایک منشور میں سے گذاری جاتی ہے تو وہ پھیل کر ایک پٹی بن جاتی ہے، جس کو طیف (spectrum) کہتے ہیں (جسے ایک پردے پر لیا جا سکتا ہے)۔ اِس طیف میں کئی مختلف رنگ ہوتے ہیں جو بتدریج ایک سے دوسرے میں مِل جاتے ہیں۔ یہ اِس وجہ سے ہوتا ہے کہ دھوپ میں کئی مختلف اقسام کی کرنیں (شعاعیں) ہوتی ہیں، جو اپنی انعطاف پذیری (refrangibility) میں مختلف ہوتی ہیں، یعنی اُس زاویے کے لحاظ سے جو کہ اُن کے منشور میں سے گذرنے پر خمیدہ ہونے سے بنتا ہے۔ طیف کے ایک سرے پر سُرخ کرنیں (شعاعیں) ہوتی ہیں جو بتدریج نارنجی اور زرد میں سے گزر کر دوسرے سرے پر نیلی اور بنفشئی کرنیں ہو جاتی ہیں۔ اب یہ تمام کرنیں کاربن کے تمثّل کے عمل میں مساوی طور پر فاعلی نہیں ہوتیں۔ راست تجربے سے متعیّن کیا گیا ہے کہ اِس عمل میں[1] سُرخ کرنیں ہی خاص کر متعلق ہیں۔

تجربہ ۷۲۔ دوہری دیوار والی جرسی اُستوانیوں کی ایک جوڑ لو۔ اِن میں سے ایک کی دیواروں کے درمیان کی جگہ میں پوٹاسیم ڈائی کرومیٹ (K. dichromate) کا آبی محلول بھر دو۔ اور دوسرے کی ایسی ہی جگہ میں کاپر سلفیٹ (copper sulphate) (نیلا توتیا) کا آبی محلول بھر دو جس میں امونیا سرنگ کر دیا گیا ہو۔ پہلے محلول میں سے صرف سُرخ شعاعیں گذر سکتی ہیں،

[1] ۔ مصنوعی روشنی، مثلاً برقی روشنی، میں بھی پودے اگائے جا سکتے ہیں۔

اور دوسرے میں سے صرف نیلی شعاعیں۔ ہر جرسی اُستوانے کو ایک تہ کیے ہوئے کپڑے پر، یا خشک برادے کی ایک طشتری میں رکھو تاکہ کوئی سفید روشنی اندر نہ جانے پائے۔ ہر ایک کے نیچے ایک پودے کا گملا یا ایک بَوا رکھو جسے اُکھیڑ کر اُس کی جڑیں پانی کی ایک بوتل میں رکھ دی گئی ہوں۔ دونوں جرسی اُستوانیوں کو منتشر روشنی میں رکھ چھوڑ دو۔ راست دھوپ میں دونوں کی تپشیں وہی نہیں رہینگی۔ دو روز تک روشنی میں رکھ کر تجربہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ سُرخ نارنجی روشنی میں کے پودے میں بہ کثرت نشاستہ بن گیا ہے، اور نیلی روشنی میں کے پودے میں تقریباً کچھ بھی نشاستہ نہ ہوگا۔

تجربہ ۳۸۔ پانی میں ڈوبے ہوئے ایک آبی پودے سے جو آکسیجن کے بُلبلے نکلتے ہیں اُنہیں دیکھو (ملاحظہ ہو تجربہ ۳۶) اور بُلبلے اُٹھنے کی شرح کے وقت کی تعیین کرو۔ جب یہ کافی منتظم ہو جائے تو نیلے جرسی اُستوانہ سے ڈھانک دو۔ اور دیکھو کہ تھوڑی ہی دیر کے بعد بُلبلوں کی شرح کم ہو جاتی ہے۔ تقریباً پانچ منٹ کے بعد [اس عرصے میں کئی مقروات (readings) ہونگی] نیلی اُستوانی نکال لو اور سُرخ نارنجی اُستوانی اوپر رکھ دو، اور پہلے کی طرح بلبلوں کی شرح کے اندراجات (records) کرتے ہوئے یہ بھی دیکھو کہ نیلی روشنی کے مقابلہ میں سرخ میں بلبلوں کی زیادتی ہو جاتی ہے۔

۱۵۔ سبزی (Chlorophyll)

—— پودوں کا رنگین سبز مادّہ ایک پیچیدہ شئے ہے، جس میں کاربن، آکسیجن، ہائیڈروجن، نائیٹروجن اور میگنیشیم ہوتے ہیں۔ یہ دراصل دو اجزا کا آمیزہ ہے یعنی ایک نیلا سبز لون جسے کلوروفل ۔ ($C_{55}H_{72}O_5N_4Mg$) کہتے ہیں، اور دوسرا ایک نہایت مائل زرد سبز لون جسے کلوروفل ب ($C_{55}H_{70}O_6N_4Mg$)

کہتے ہیں۔ سبزی دانوں میں سبزی کے ساتھ دو دوسرے مادّہائے ملوّنہ بھی متلازم ہوتے ہیں، یعنی نارنجی سرخ کروٹین (carotin) ($C_{40}H_{56}$ ایک ہائیڈروکاربن) اور زرد زینتھوفل (xanthophyll) ($C_{40}H_{56}O_2$) جو بظاہر کروٹین کا ایک تکسیدی حاصل ہے۔ ضیائی ترکیب (photosynthesis) میں صرف کلوروفل متعلق ہوتی ہے۔ کلوروفل آکسیجن کی موجودگی میں چمکدار روشنی سے بآسانی تحلیل ہوجاتی ہے۔

آکسیجن اور موزوں تپش کے علاوہ کلوروفل یعنی سبزی کے بننے یا نمویاب ہونے کے لیے دو اور شرائط ضروری ہیں، یعنی (ا) روشنی کی موجودگی (ب) غذا میں لوہے کی رسد۔

اگر ایک پودے کو اندھیرے میں اُگایا جائے تو وہ ایک پھیکی زردی مائل بیمار سی شکل کا ہوجاتا ہے۔ اُس کی وجہ یہ ہے کہ کلوروفل یعنی سبزی کے بجائے اس کے جسیمات میں ایک زرد مادّۂ ملوّنہ نمویاب ہوجاتا ہے جسے اٹیولین (etiolin) کہتے ہیں۔ ایسے پودے کو اٹیولین دار (etiolated) کہتے ہیں۔ البتہ اندھیرے میں اُگے ہوئے ایک پودے میں غذائی اشیاء کا کچھ محفوظ ذخیرہ ہونا چاہیے جسے وہ کام میں لاسکے، مثلاً آلو کا لصلہ جو اندھیرے میں اُگتا ہے۔ طالب علم کے ذہن میں اٹیولین دار پودوں کی کئی مثالیں بآسانی آجائینگی مثلاً سیلیری (celery)، ایک رولر[1] یا تختے سے ڈھکی ہوئی گھاس۔

تمثیلی اٹیولین دار پودوں میں دوسری متعدد خصوصیات ہوتی ہیں۔ مثلاً میان گرہ (بین الگرائب) بہت زیادہ سے لمبے ہوجاتے یا کھنچ جاتے ہیں۔ اس وجہ سے ایسے پودوں کو "کھنچے ہوئے پودے" (drawn plants) کہتے ہیں۔ اس میں ایک ضروری حیاتیاتی اہمیت ہے، یعنی اس طرح سے

لہ مستثنیٰ حالات میں سبزی اندھیرے میں بھی نمویاب ہوجاتی ہے [فرنز (Ferns) کے بیج پتوں اور چند بیجوں کے بیج پتوں میں مثلاً سیکامور (sycamore)، پائینس (pinus) ۔

[1] Roller

ٹہنیوں کو روشنی تک پہنچنے کا موقع ملتا ہے، مثلاً اُن بجوؤں میں جنہیں دوسرے پودوں نے دبوچ یا گھونٹ رکھا ہو۔ اٹیولن دار پودوں میں بھی پتے چھوٹے اور چھلکے دار ہو جاتے ہیں، نرم رس دار بافت کی بہت زیادہ بالیدگی ہوتی ہے اور لگنن دار بافت کی تکوین کم ہوتی ہے۔ اندھیرے میں بڑے پتے بیکار ہوںگے، اس لیے ہم کہہ سکتے ہیں کہ پودا اپنی تمام توانائی ایسی طولانی میان گرہوں (بین الگرائب) کی تکوین میں وقف کر دیتا ہے، جو اس کے لیے مفید ثابت ہو سکتی ہیں۔

تجربے سے معلوم کیا گیا ہے کہ سبزی کی تکوین میں ترقی دینے والا روشنی کا فعل صرف سُرخ کرنوں کی بدولت نہیں بلکہ نیلی اور بنفشئی کرنوں کے سبب سے بھی ہوتا ہے۔

اگر غذا میں لوہا نہ ہو تو بھی بیمار جیسی حالت اور زردی مائل رنگ پیدا ہو جاتا ہے، اور ریلا سٹڈز (plastids) بے رنگ ہوتے ہیں یا اُن میں اٹیولن (etiolin) ہوتا ہے۔ اِس حالت کو، جو لوہے کی غیر موجودگی کی وجہ سے ہو جاتی ہے بن سبزی (chlorotic)[1] کی حالت کہتے ہیں۔ اس کو احتیاط کے ساتھ اٹیولن دار حالت سے تمیز کرنا چاہیے، جو روشنی کی غیر موجودگی کی وجہ سے ہو جاتی ہے۔ ہوں ہی کہ پودے کو لوہے کے کسی نمک کا ایک ہلکا محلول پہنچایا جاتا ہے، بلکہ اگر وہ صرف پتوں ہی کو لگا دیا جاتا ہے تو سبزی پیدا ہو جاتی ہے۔ لہذا سبزی[2] کی تکوین کے لیے لوہا ضروری ہے، گو وہ اس کی ترکیب میں شامل نہیں ہوتا۔

الکحل، کلوروفارم، وغیرہ کے ذریعے سے سبزی نکالی جا سکتی ہے۔ اگر سبز پتوں کو پانی میں اُبال کر پھر الکحل میں رکھ دیا جائے تو سبزی کا محلول بہ آسانی بن جاتا ہے۔ سبزی کا محلول شگفتہ رنگ کا (fluorescent) ہوتا ہے۔ وہ منتقلہ نور (transmitted light) سے سبز اور منعکس نور (reflected light) سے سرخ دکھائی دیتا ہے۔

[1] بے کلوروفل [2] کلوروفل

اگر سبزی کے محلول کو روشنی کی ایک کرن کے راستے میں رکھ دیں اور پھر اس کرن کو ایک منشور میں سے گذاریں تو طیف میں تبدیلی ہو جاتی ہے۔ طیف میں چند سیاہ پٹیاں (absorption bands= جذب پٹیاں) نظر آتی ہیں، جو خصوصاً سرخ حصّے میں ہوتی ہیں۔ ایسا اس وجہ سے ہوتا ہے کہ سبزی نے ان خاص کرنوں کو جذب کر لیا ہے۔ اس سے ہمیں سبزی کے فعل کا پتہ چلتا ہے۔ ہم دیکھ چکے ہیں کہ کاربن کے تمثّل میں سرخ کرنیں خاص طور پر فاعلی ہوتی ہیں اس لیے ہم یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ سبزی ایک مادۂ ملوّنہ ہے جو روشنی کی چند کرنیں جذب کر کے جاندار نخزمایے کے لیے وہ ضروری توانائی مہیا کر دیتا ہے، جو تمثّل کاربن سے متعلق کیمیائی اعمال کے لیے ضروری ہے۔ یہ ممکن ہے کہ سبزی کے آلے سے نوری توانائی (radiant energy) بدل کر برقی توانائی بن جاتی ہو۔

تجربہ ۳۹۔ بجوؤں مثلاً کرس[1] یا رائی کے بجوؤں کو اندھیرے میں اگاؤ۔ پھر ان میں سے چند کو اچھی روشنی میں ایک کھڑکی کے نزدیک رکھ دو اور دیکھو کہ ممتاز سبز رنگ پیدا ہونے کے لیے کتنا عرصہ درکار ہوتا ہے۔ دوسروں کو کمرے کے ایک اندھیرے حصّے میں رکھ دو اور جب وہ سبز ہو جائیں تو پتّوں کا نشاستے کے لیے امتحان کرو۔ ان مشاہدات سے معلوم ہوگا کہ (۱) اچھی روشنی میں ایک گھنٹے یا کم میں سبزی کے بن جانے کی وجہ سے ایک سبز رنگ نمویاب ہو سکتا ہے۔ (۲) جو روشنی ضیائی تحلیل کے لیے بالکل کمزور ہوتی ہے، وہ سبزی پیدا کرنے کے لیے کافی قوی ہوتی ہے۔

تجربہ ۴۰۔ چند اُگیولن دار بجوؤں (کرس Cress، رائی، سیم وغیرہ) کو ایک بوتل یا شیشے کی چھوٹی استوانی میں رکھو۔ اسے ایک شیشے کی طشتری سے ڈھانک کر ایک نسبتہً بڑی

[1] cress

صُستوانی میں رکھ دو جو پانی سے آدھی بھری ہوئی ہو۔ پانی کو
۲۰ درجہ سنٹی گریڈ پر رکھو۔ اسی طرح کے ایک آلے میں چند
بیجوؤں کو ٹھنڈے پانی میں رکھو یا ایسے پانی میں رکھو جو وقتاً
فوقتاً برف کے ٹکڑے ڈال کر ۱۰ درجہ سنٹی گریڈ پر رکھا جائے۔
گھنٹے یا دو گھنٹے کے بعد اس سبز رنگ کی گہرائی کا مقابلہ کرو،
جو بیجوؤں کے دونوں گروہوں میں نمودار ہو گیا ہے۔

تجربہ ۲۴۱۔ ایک امتحانی نلی کو پانی سے بھر کر اسے
پانی میں اُلٹ دو، اور اس کے گھیرے کے نیچے سے چند
اٹھیولن دار رائی کے بیجوے رکھ دو۔ اس طرح اگرچہ وہ بڑی
روشنی میں منکشف ہیں، تاہم وہ آکسیجن کے نہ ملنے سے سبز
نہیں ہوتے۔

تجربہ ۲۴۲۔ سبز پتّوں کو پانی سا جوش دے کر اُن کی
سبزی نکال لو۔ پانی بہا کر پتّوں کو الکحل سے ڈھانک دو، پھر
اُس طشتری کو جس میں پتّے اور الکحل ہیں اندھیرے میں رکھ دو۔
روشنی محلول میں کے مادۂ ملوّنہ کو تلف کر دیتی ہے۔ محلول کی
تقطیر کر کے اُسے ایک کاگ دار بوتل میں رکھ دو۔ بوتل کو
روشنی کے سامنے پکڑ کر اس منتشر خلاصہ (filtered extract) کے
رنگ کو غور سے دیکھو۔ اور پھر اُس کو ایک سیاہ سطح کے
مقابل پکڑ کر دیکھو۔ ایک مناظری قندیل (optical lantern) کے
عدسے پر ایک انتصابی جھری والا کارڈ باندھ کر اور روشنی کے راستے
میں ایک منشور رکھ کر پردے پر ایک مسلسل طیف لو۔
ایک امتحانی نلی کو، جس میں سبزی کا محلول ہو، جھری کے
مقابل رکھ کر دیکھو کہ طیف کے مختلف حصّوں میں رنگوں کی جگہ
سیاہ پٹیوں نے لے لی ہے۔ سب سے زیادہ نمایاں سیاہ پٹی
سُرخ حصّے میں نمودار ہوتی ہے، لیکن اگر محلول کافی قوی ہو

تو سبز اور نیلے میں بھی دوسری پٹیاں نظر آئینگی۔

تجربہ ۴۳۔ تین امتحانی نلیوں میں سبزی کا خلاصہ بھر کر اُن میں کاگ لگاوو۔ اور ا کو دھوپ میں، ب کو منتشر روشنی میں، اور ت کو اندھیرے میں رکھو۔ کچھ خلاصہ ایک چوتھی امتحانی نلی ث میں احتیاط سے آبالو اور اُسے ا کے ساتھ دھوپ میں رکھ دو۔ایک دن کے تکشف کے بعد دیکھو کہ ا بھوری ہو جاتی ہے، ت میں کوئی تغیر نہیں ہوتا، لیکن ب اور ث کسی قدر متغیر ہوتی ہیں۔ ث میں آکسیجن کا نہ ہونا روشنی کے مُتلف اثر کو روک دیتا ہے۔

ف ۱۶۔ نائیٹروجنی مادے کا بننا ــــ نائیٹروجنی مادے کا اِرصان[1] اُس قدر صاف طور پر نہیں سمجھا گیا ہے جس قدر کہ کاربو ہائیڈریٹس کا۔ ایمائیڈز کی نوعیت کے کئی مختلف حل پذیر پیچیدہ نائیٹروجنی مادے (مثلاً $C_4H_3N_2O_3$ asparagin) تو بظاہر تیار ہوتے ہیں۔ ایک سادہ ترین عمل جو ایمائیڈز کی تکوین کی تکمیل کرتا ہے، شکر اور پوٹاسیم نائیٹریٹ کا باہمی عمل ہے جس کے خاص حاصلات اِسپریگین (asparagin) (جو پودوں میں وسیع طور پر پھیلی ہوئی ہوتی ہے) اور پوٹاسیم آگزیلیٹ (oxalate of potash) ہوتے ہیں۔ مؤخر الذکر خود آگزیلک ایسڈ کی طرح زہریلا ہوتا ہے مگر وہ زمین سے اوپر لائے ہوئے کیلسیم نمکوں کے ساتھ تعامل کے بعد آگزیلیٹ آف لائم (oxalate of lime) بنا دیتا ہے، جو پانی میں غیر حل پذیر ہونے کی وجہ سے قلموں کی صورت کا بن کر بے ضرر ہو جاتا ہے۔ غالباً یہ چونے کے آگزیلیٹ کا جو کہ پودوں کی بافتوں میں بہ کثرت پایا جاتا ہے، ایک منبع ہے۔ یہ قلمیں سایہ دار پتوں کی نسبت اُن پتوں میں جو کہ پوری دھوپ میں کھلے رہتے ہیں اور رنگ برنگ پتوں کے غیر سبز حصوں کی نسبت زیادہ سبز حصوں میں

[1] elaboration

زیادہ کثرت کے ساتھ پائی جاتی ہیں۔

اگر تراشے ہوئے پتّوں کو روشنی میں کھلا ہوا رکھیں تو چند روز میں نائیٹریٹ غائب ہو جاتا ہے۔ رنگ برنگی پتّوں کے صرف سبز حصّوں ہی سے نائیٹریٹ غائب ہو جاتا ہے۔ اِس لحاظ سے پتّوں سے نائیٹریٹ کے غائب ہو جانے کا تعلق روشنی اور سبزی سے ایسا ہی ہے جیسا کہ کیلسیم آگزلیٹ کے جمع ہو جانے کا۔

امائیڈز (amides) کا ارصان خواہ کسی بھی طرح سے عمل میں آئے لیکن اس میں شک نہیں کہ وہ جلد یا دیر سے ترکیبی اعمال کے نتیجے سے پیدا ہوتے ہیں۔ جیسا کہ اوپر بتایا جا چکا ہے، یہ ظاہر کرنے کے لیے کچھ شہادت موجود ہے کہ توانائی کے منبع کے طور پر روشنی کا ہونا ضروری ہے اور یہ کہ اس عمل کا انحصار کسی طریقے سے، بلا واسطہ یا بالواسطہ، سبزی کی موجودگی پر بھی ہوتا ہے۔ چونکہ کاربوہائیڈریٹس کی ماسبق تکوین نائیٹروجن کے تمثّل کے لیے ایک ضروری شرط ہو سکتی ہے، لہٰذا ممکن ہے کہ اس عمل پر سبزی کا اثر صرف بالواسطہ ہو۔ معلوم ہوتا ہے کہ امائیڈز کا اس سے آگے ارصان ہو کر پروٹیڈز بن جانا (فٹ) سبزی اور روشنی کی موجودگی سے اُسی طرح تعلق رکھتا ہے۔

تجربہ ۲۴۴۔ ارائڈز (Aroids) وغیرہ کی انواع کے نوعمر اور پرانے پتّوں کو کلورل ہائیڈریٹ کے قوی محلول میں رکھو، جو انھیں شفاف بنا دیتا ہے، اور خردبین سے امتحان کرو۔ دیکھو کہ نوعمر پتّوں کی نسبت پرانے پتّوں میں، درخت کے سایہ دار حصّے کے پتّوں کی نسبت پوری روشنی میں اُگنے والے پتّوں میں، اور رنگ برنگی پتّوں کے بے سبزی والے حصّوں کی نسبت سبز حصّوں میں، آگزلیٹ کی قلمیں افراط کے ساتھ ہوتی ہیں۔

تجربہ ۲۴۵۔ پتّے میں نائیٹریٹس کی موجودگی اِس طرح

معلوم کی جا سکتی ہے کہ پتر[1] (blade) یا ڈنڈی کی ذرا موٹی تراشیں لیں اور انھیں ایک شیشے کے شریحہ پر رکھ کر ڈائی فینل امین سلفیٹ (diphenylamine sulphate) کا ایک قطرہ ڈالیں۔ اگر نائیٹریٹس موجود ہوں تو عمیق نیلا رنگ ظاہر ہو جاتا ہے۔ مختلف پودوں کے ستے کاٹ کر اُن کا اس طرح سے امتحان کرو۔ اگر اُن میں نیلا رنگ ظاہر ہو جائے تو دوسرے پتوں کو روشنی میں اس طرح رکھو کہ اُن کی ڈنڈیاں پانی میں ڈوبی رہیں اور چند روز کے بعد اُن کا نائیٹریٹس کے لیے پھر امتحان کرو۔ اسی طرح سے:-

(۱) اُن پودوں کے پتوں کا امتحان کرو جو تیز روشنی میں کھلے ہوئے ہوں اور اُن کا اسی نوع کے ایسے پودوں کے پتوں سے مقابلہ کرو کہ جو گہرے سایہ میں رکھے گئے ہوں۔

(۲) ایک ایسے پودے کے رنگ برنگی پتوں کا امتحان کرو جو کہ تیز روشنی میں کھلا رکھا گیا ہو۔

ف ۱۷۔ مرصّون مرکبات کا انتقال اور انجام

تمثّل کناں خلیوں، خصوصاً پتوں کے میان برگی خلیوں، میں حل پذیر کاربوہائیڈریٹس (شکروں) اور حل پذیر نائیٹروجنی مرکبات (ایمائیڈز (Amides) کی تعمیر و ترکیب کی توضیح ہم نے اس طرح برحتی الامکان کی ہے۔ تمثّل کناں خلیوں میں جو کچھ شکریں اور ایمائیڈز استعمال میں لائے جاتے ہیں، اُس کے سوائے وہ پودے کے مختلف حصّوں میں منتقل کر دیے جاتے ہیں۔ یہ تمام حل پذیر کاربوہائیڈریٹس اور نائیٹروجنی مرکبات سب جاندار خلیوں میں موجود ہوتے ہیں اور خلوی رس کے ذریعہ اُن میں پہنچتے ہیں۔ ان کو جاندار تخرمایہ غذائی مادّے کے طور پر استعمال کرتا ہے۔ گندھک اور فاسفورس کے ساتھ، جو کہ سلفیٹس

اور فاسفیٹس سے ماخوذ ہوتے ہیں، یہ پہلے پروٹینڈ اشیاء اور بالآخر نخزمایہ بن جاتے ہیں۔ آخری تکمیل سب سے زیادہ فاعلی وہاں ہوتی ہے جہاں تیز بالیدگی واقع ہو رہی ہو یعنی نقاطِ نمو پر۔

لیکن بہت سے حل پذیر مرکبات، غیر حل پذیر تذخیری مرکبات کی تکوین میں استعمال کیے جاتے ہیں۔ سبزی[1] دانوں میں نشاستے کی تکوین، جس کا کہ ہم پہلے حوالہ دے چکے ہیں، اس کی صرف ایک مثال ہے۔ تذخیری حاصلات کسی بھی جاندار خلیے میں بن سکتے ہیں، مگر ان کی تکوین مخصوص بافتوں یا اعضاء مثلاً درختوں کی لبّی کرنوں، بیجوں، بصلیوں (bulbs)، جذعوں (corms)، جذور (Rhizomes) وغیرہ میں خاص طور پر بہ کثرت ہوتا ہے۔ ان حاصلات کی تکوین اور ان کا استعمال نقرۂ (۲۱) اور (۲۳) میں سمجھایا گیا ہے۔

تمثّل کناں خلیوں سے انتقال کے عمل میں، شکریں اور امیائیڈز ایک حد تک سادہ انتشار ہی کے ذریعہ سے خلیہ بہ خلیہ گذرتے ہیں۔ مگر رس ریشئی بافت میں سے نسبتہً زیادہ تیز منتقل ہوتی ہے۔ اس طرح سے وہ بہت جلد اُن حصوں تک منتقل کر دیے جاتے ہیں جہاں تیز بالیدگی، یا غذائی اشیاء کی تذخیر ہو رہی ہو۔

سابق میں یہ خیال کیا گیا تھا کہ یہ تیز انتقال محض چھلنی دار نلیوں ہی میں سے ہوتا ہے۔ اب یہ یقینی ہے کہ کاربوہائیڈریٹ مادّے کے انتقال میں خصوصاً رس ریشئی کعبی بافت (اور زمینی بافت کی متصلہ کعبی بافت) متعلق ہوتی ہے۔ ممکن ہے کہ نائیٹروجنی مادّے کے لیے بھی اس امر کا اطلاق ہو۔ بعضوں کا خیال ہے کہ رس ریشئی بافت میں پروٹینڈ یا بیضینی (البیومنی) مادّہ بنتا ہے، اور وہ چھلنی دار نلیوں کو ان حاصلات کی تذخیر کا عارضی مقام (گودام) سمجھتے ہیں۔ ہم دیکھ چکے ہیں کہ چھلنی دار نلیوں میں ایسا مادّہ ضرور موجود ہوتا ہے۔

کیلسیئم سلفیٹ اُن خاص شکلوں میں سے ایک شکل ہے،

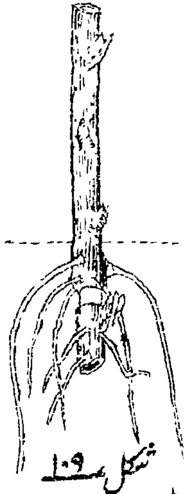
[1] سبز مائوں

جس میں گندھک پودے میں داخل ہوتی ہے۔ یہ گندھک نکل کر اس قابل ہوتی ہے کہ ایک نامیاتی ترشے کے عمل سے نامیاتی غذائی مادے کے ساتھ شامل ہوجائے۔ اکثر حالات میں یہ ترشہ آگزیلک ایسڈ (oxalic acid) ہوتا ہے۔ سلفیٹ کا کیلسیئم آگزیلک ایسڈ سے مل کر کیلسیئم آگزیلیٹ بنا دیتا ہے۔

تجربہ ۸۸:- شیم کے ایک پودے یا گارڈن نیاسٹرشیم (Garden Nasturtium) کو چند روز تک اندھیرے میں رکھو (دوسرے نشاستہ پودوں سے بھی یہی تجربہ کرو) پھر چند پتوں کو علیحدہ کرکے اُن کا امتحان شکر کے لیے کرو (انھیں فہلنگ (Fehling) کے محلول میں جوش دے کر) سرخ رنگ تھوڑا سا یا بالکل نہیں نمودار ہوگا۔ اس سے یہ معلوم ہوا کہ شکر یا تو تقریباً غیر موجود ہے یا بالکل موجود نہیں۔ پودے کو کئی گھنٹے تک دھوپ میں کھلا رکھ دو پھر (یہ دیکھنے کے بعد کہ پتوں یا پتوں کے حصوں میں نشاستہ موجود ہے یا نہیں) اُسے اندھیرے میں رکھ دو گے اور تھوڑی دیر کے بعد چند پتوں کا شکر کے لیے امتحان کرو، جو رگوں کے گرد سرخ رنگ پیدا ہوجانے سے ظاہر ہوجائیگی۔ اگر تنے کے پتے میں شکر کی موجودگی اس طرح شناخت ہوجائے تو تنے کی ڈنڈی کے مختلف لیولوں پر لی ہوئی تراشوں کا امتحان کرکے معلوم کرو کہ شکر کون کون سے راستوں سے تنے کی طرف جاتی ہے۔ خود تنے کی تراشوں کا بھی امتحان کرو۔

لہ فہلنگ کا امتحان (Fehling test) - محلول (۱) بنانے کے لیے ۵ء۳ گرام کاپر سلفیٹ کو ۵۰ مکعب سمر پانی میں حل کرو۔ محلول (ب) بنانے کے لیے (جو ایک علیحدہ بوتل میں رکھنا چاہیے) ۱۷ گرام رانشیل نمک (Rochelle salt) کو ۱۰ فی صدی کاسٹک پوٹاش کے محلول کے ۵۰ مکعب سمر میں حل کرو۔ محلول ۱ اور ب، اور پانی کی مساوی مقداریں استعمال کرو۔

تجربہ ۴۷۔ وِلّو (willow) کی ایک ٹہنی کے نیچے والے حصّے کے گرد دو شگاف دو جو ایک دوسرے سے ایک انچ کے فاصلے پر ہوں۔ اِن شگافوں کے درمیان کی تنے کی نرم بیرونی بافت کو علیحدہ کر دو تاکہ اِس حصّے میں تنے کا صرف سخت چوبی حصہ باقی رہ جائے۔ پھر ٹہنی کو پانی میں (جس کو ہر روز بدلنا چاہیے)، یا محلولِ کاشت میں رکھ دو، اور دیکھو کہ چند ہی روز کے بعد وہ پھُوٹ نکلنا شروع ہوتی ہے (شکل ۱۰۹)۔ زخمی حصّے کے نیچے کلیاں اور نئی جڑیں آہستہ آہستہ ہی پھُوٹتی ہیں، مگر اُس کے اوپر نئی جڑیں جلد بن جاتی ہیں۔



شکل ۱۰۹

حلقہ دار ٹہنی جو پانی میں اُگ رہی ہے۔

عموماً یہ تجربہ موسمِ بہار یا اوائل گرما میں سب سے زیادہ کامیاب رہتا ہے۔ سال کے آخری حصّے میں یہ مناسب ہوگا کہ پتوں کو نکال دیا جائے تاکہ پانی کے نقصان میں کمی ہو، کیونکہ کٹے ہوئے حصّے (قلم) میں جڑیں تو ہیں نہیں کہ جو پانی کی رسد قائم رکھیں۔ حلقہ بنائے ہوئے حصّے سے اوپر کلیوں کے بہ سُرعت نمویاب ہو جانے اور جڑوں کے بن جانے سے ظاہر ہوتا ہے کہ غذا خصوصاً تنے کے نرم بیرونی حصّے میں سے گزرتی ہے۔

۱۸۱۔ فلزاتی عناصر وغیرہ کی منفعت ــــ اِن تکمیلی

عملوں کے سلسلہ میں اب تک ہمیں غذا کے فلزاتی عناصر کے بیان کرنے کا بہت کم موقع ملا ہے۔ خلوی دیوارہ کی یا جاندار مادّے کی ترکیب میں پوٹاسیئم، کیلسیئم، میگنیشیئم اور لوہا کسی حد تک بھی شامل نہیں ہوتے،[1] تاہم وہ ضروری عناصر ہیں (صفحہ ۲۱۰)۔ ہم نے دیکھا ہے کہ اگرچہ لوہا سبزی کی ترکیب میں شامل نہیں تاہم وہ اس کی تکوین کے لیے ضروری ہوتا ہے۔ اس سے ہم کو دوسرے عناصر کی منفعت کا پتہ چلتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ پوٹاسیئم بھی اسی طرح کاربوہائیڈریٹس کی تکوین کے لیے ایک ضروری شرط ہے، اور علی ہٰذا کیلسیئم اور میگنیشیئم بھی کاربوہائیڈریٹس کی مناسب توزیع (پھیلاؤ) کے لیے ضروری ہیں۔ کاربوہائیڈریٹس سے زیادہ پیچیدہ اشیاء کی تکوین کے لیے بھی کیلسیئم اہمیت رکھتا ہے، کیونکہ وہ اس زہریلے ذیلی حاصل (آگزیلک ترشہ) سے، جو کہ ان اعمال میں بنتا ہے، مل کر اس کو بے ضرر بنا دیتا ہے۔

۱۹۔ تفرقی اعمال (katabolic processes) ——— اب تک ہم تحوّل (metabolism) کے تجمّعی (anabolic) اعمال پر غور کرتے رہے ہیں (صفحہ ۱۹) یعنی وہ عمل جن کے ذریعہ سادہ مرکبات سے پیچیدہ نامیاتی مرکبات بن کر تیار ہو جاتے ہیں۔ ترکیب (synthesis) کا آخری نتیجہ جاندار تخم نامیئی مادّے کا ارصان (elaboration) ہے۔ اب ہمیں تفرقی عملوں پر غور کرنا ہے (صفحہ ۱۹)، جن میں پیچیدہ اور غیر قائم مادہ یعنی تخمِ مایہ میں تحلیل واقع ہوتی ہے اور وہ ٹوٹ کر نسبتہً سادہ اور زیادہ قائم مرکبات میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ یہ اعمال بالیدگی سے قریبی طور پر تعلق رکھتے ہیں اور اسی قدر ضروری ہیں کہ جس قدر تجمّعی اعمال۔

[1] کیلسیئم درمیانی ورقہ (middle lamella) میں موجود ہوتا ہے (ملاحظہ ہو صفحہ ۵۹) اور لوہا بظاہر نواتی مادّے میں موجود ہوتا ہے۔

تمام بالیدگی جاندار مادّے، تخزمایے سے اور اُسی کے اندر واقع ہوتی ہے۔ درآنحالیکہ تجمّعی اعمال جاندار تخزمایے کے تغذیہ و تعمیر سے متعلق ہوتے ہیں، اور تفرّقی اعمال وہ مختلف اشیاء پیدا کر دیتے ہیں، جو یا تو تجمّعی اعمال کے جاری رکھنے کے لیے یا بافتوں کے بنانے کے لیے ضروری ہیں۔ اور ساتھ ہی توانائی کو آزاد کر دیتے ہیں جو بیشتر بالیدگی کے تعلق میں خرچ ہوتی ہے۔

جیسا کہ (صفحہ ۱۹) پر سمجھایا جا چکا ہے تخزمائیی مادّے کی تحلیل و تجزیہ تکسید کا ایک سُست عمل ہے، اور اس سے جو اشیاء پیدا ہوتے ہیں وہ یا تو ملائم مادّے (plastic substances) ہوتے ہیں یا افرازات (secretions) یا اخراجات (excretions)۔ تنفس میں آکسیجن پودے کے اندر داخل ہوتی ہے اور اُسے تخزمایہ جذب کر لیتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ تخزمایہ تحلیل ہو کر ٹوٹ جاتا ہے۔ یہ تفرّقی تغیّرات بیرونی وسائل (جیسے کہ تپش، روشنی، جاذبہ وغیرہ) سے متہیّج یا مختلف طریقوں سے متاثر ہوتے ہیں۔

ف ۲۰۔ تنفّس — اس عمل میں آکسیجن پودے کے تمام حصّوں سے جذب کی جاتی ہے۔ پودوں میں کوئی مخصوص تنفسی اعضا نہیں ہیں، لیکن آکسیجن کا جذب اُن خطّوں یا اعضاء میں سب سے زیادہ تیزی کے ساتھ ہوتا ہے جہاں تفرّقی اعمال سب سے زیادہ فاعلی ہوتے ہیں مثلاً پتّوں، نقاطِ نمو، اُگتے ہوئے بیجوں میں۔ تخزمائیی مادّے کی تحلیل و تجزیہ سے کاربن ڈائی آکسائیڈ قریب قریب ایک غیر متغیر ابرازی حاصل کی طرح خارج ہوتی ہے۔ ہوائی حصّوں میں جو ایک سخت پوست (بشرہ) یا کاگ کی تہ سے محفوظ رہتے ہیں، آکسیجن عدسی نقاط (lenticels) یا دہنوں (stomata) کی راہ سے داخل ہوتی ہے۔ وہ محلول شکل میں خلوی دیواروں میں سے گذر کر خلیوں کے اندرون میں داخل ہو جاتی ہے۔ تنفسی عمل دن کے وقت کاربن کے تمثّل کی

فعلیت کی وجہ سے مخفی ہو جاتا ہے۔
طالبِ علم کو ہوشیاری کے ساتھ تنفس اور شعاعی ترکیب (کاربن کے تمثل) میں امتیاز کرنا چاہیے۔ جدولِ ذیل مخصوص امتیازی نکات ظاہر کرتی ہے:-

تنفس	شعاعی ترکیب
(ا) سانس لینے کا عمل ہے جو تفرق (Katabolism) کے ساتھ متلازم ہوتا ہے۔	(ا) غذا پہنچانے کا عمل ہے، جو تجمع (anabolism) سے متعلق ہے۔
(ب) یہ عمل پوری سطح پر واقع ہوتا ہے۔	(ب) صرف سبز ہوائی حصّوں میں۔
(ت) آکسیجن اندر داخل ہوتی ہے، اور کاربن ڈائی آکسائیڈ CO_2 خارج ہوتی ہے۔	(ت) CO_2 اندر داخل ہوتی ہے اور O_2 خارج ہوتی ہے۔
(ج) روشنی اور سبزی پر غیر منحصر ہوتا ہے۔	(ج) روشنی اور سبزی پر منحصر ہے۔
(د) پودے کا وزن کم ہوتا ہے۔	(د) پودے کا وزن بڑھتا ہے۔

آکسیجن کی جذب شدہ مقدار اور کاربن ڈائی آکسائیڈ کی خارج شدہ (دَم بر کشیدہ = exhaled) مقدار میں کوئی مستقل یا قائم تعلق (اضافیت) نہیں ہوتا۔ اوّل الذکر آخر الذکر کے تقریباً برابر یا اُس سے کم یا زیادہ ہو سکتی ہے۔ چند رسدار پودوں میں یہ دیکھا گیا ہے کہ CO_2 بالکل نہیں خارج ہوتی، مگر رس میں کے نامیاتی ترشوں میں نمایاں زیادتی ہو جاتی ہے۔ اِس حالت میں تحلیلی عمل اتنا مکمل نہیں ہوتا جتنا کہ دوسری حالتوں میں ہوتا ہے اور CO_2 کی تکوین سے پہلے رک جاتا ہے۔
اِس کے خلاف، کاربن ڈائی آکسائیڈ بغیر آکسیجن کے کسی

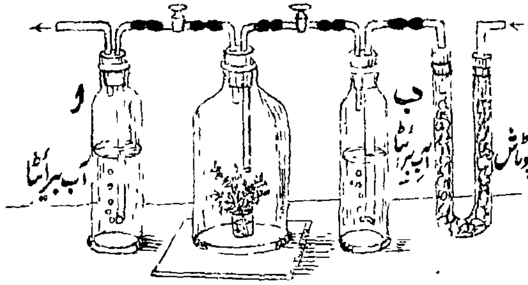
انجذاب کے بھی خارج ہو سکتی ہے۔ یہ مختلف بیجوں کی حالت میں اُس وقت دیکھا جا سکتا ہے جبکہ انھیں بلا آکسیجن کے اُگنے دیا جائے۔ بہ ظاہر آکسیجن کی ضروری مقدار باہر سے نہیں بلکہ خود پودے ہی میں پیچیدہ مرکبات کی تحلیل سے حاصل ہوتی ہے۔ یہ درون سالماتی (Intramolecular) یا ناھوا باش (anaerobic) تنفس (جیساکہ اُس کو کہا جاتا ہے) معمولی سبز پودوں میں طبعی طریقۂ عمل نہیں ہے اور اگر انھیں آکسیجن نہ ملے تو وہ جلد ہی مر جاتے ہیں۔ لیکن یہ عمل فنجائی (fungi) اور جراثیم (bacteria) میں پایا جاتا ہے اور تخمیر کے عمل سے بالکل قریبی تعلق رکھتا ہے۔

تجربہ ۴۸۔ ایک اُستوانی میں جڑوں کا ایک خوشہ، یا چند آدھی تراشی ہوئی پیازیں، یا بیس سے تیس تک اُگتے ہوئے مٹر کے بیج رکھو۔ ایک یا دو روز کے بعد اُستوانی میں ایک روشن بتی داخل کرو اور دیکھو کہ وہ بجھ جاتی ہے۔ یا اُستوانی میں تھوڑا سا چونے کا پانی ڈالو اور دیکھو کہ وہ دودھ جیسا (milky) ہو جاتا ہے۔ اِن امتحانوں (طریقۂ شناخت) سے ظاہر ہوتا ہے کہ کاربن ڈائی آکسائیڈ بہ کثرت پیدا ہوگئی ہے۔ اُستوانی کو خواہ روشنی میں کھلا رکھیں یا نہ رکھیں، مگر ہوتا ایسا ہی ہے، کیونکہ جو اشیاء استعمال کی گئی ہیں اُن سے کاربن کا تمثل نہیں ہوتا اور تنفس دونوں حالتوں میں مساوی طور پر فاعلی ہوتا ہے۔

تجربہ ۴۹۔ ایک بڑی بوتل کے مضبوط کاگ سے، جس میں چونے کا پانی موجود ہو کر اُن کے تین تندرست پتے تاگے سے لٹکا کر انہیں چمکدار روشنی میں رکھو۔ کئی گھنٹے کے بعد بھی چونے کا پانی نسبتۂ صاف رہتا ہے۔ بوتل کو سیاہ کپڑے سے ڈھانک دو۔ چند ہی گھنٹے میں چونے کا پانی بالکل دودھ جیسا ہو جائیگا، کیونکہ اب تنفس اپنی پیدا کی ہوئی کاربن ڈائی آکسائیڈ کے کمرر

تنفس سے چھپا نہیں رہتا۔

تجربہ نمبر ۵۰۔ شیشے کی ایک استوانی میں (شکل نمبر ۱۱۱) چند سبز پتے رکھو اور اس میں ہوا کی ایک دھیمی رَو گذارو۔ یہ ہوا ایک U کی شکل کی نلی میں بھری ہوئی پوٹاش سے اپنی



شکل نمبر ۱۱۱

تیروں سے ہوا کی رَو کا رُخ ظاہر ہوتا ہے یہ ہوا ایک "بایکش" کے ذریعہ سے لے جاتی ہے جو آلہ کے بائیں جانب ملحق ہے۔

کاربن ڈائی آکسائیڈ سے مُعرا کردی جاتی ہے۔ (ا) اور (ب) دونوں میں کا آب بیرائٹا (baryta water) اُسی وقت تک صاف رہتا ہے جب تک کہ پتے دھوپ میں یا دن کی نہایت چمکدار روشنی میں کھلے رکھے جائیں، لیکن اگر شیشہ کی استوانی کو ایک سیاہ کپڑے سے ڈھانک دیا جائے تو (ا) میں کا مایع جلد گدلا (turbid) اور دودھیا ہوجاتا ہے۔

تجربہ نمبر ۵۱۔ دروں سالماتی تنفس دکھانے کے لیے چھ مٹر کے بیجوں کو دن بھر یا اُس وقت تک جب تک کہ اُن کے پوست، جنین کو نقصان پہنچائے بغیر اُتارے جاسکیں، پانی میں بھگو دو۔ ایک امتحانی نلی کو پارے سے بھر کر اسے ایک پارے کی طشتری پر اُلٹ کر رکھ دو۔ پھر بیجوں کو نلی کے کھلے ہوئے

سرے کے نیچے سے نلی میں پہنچاؤ تاکہ وہ تیر کر نلی کے بند سرے تک اوپر پہنچ جائیں۔ تقریباً ایک دن میں امتحانی نلی گیس سے آدھی بھر جائیگی۔ ایک خمیدہ نلی کے ذریعے سے امتحانی نلی کے نیچے سے تھوڑا پانی اندر پہنچاؤ تاکہ وہ تیر کر پارے کی سطح کے اوپر تک چلا جائیگا۔ پھر کاسٹک پوٹاش کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا بھی اوپر گذارو۔ اب جو پوٹاش کا قوی محلول اس طرح تیار ہو گیا ہے وہ گیس کو جذب کر لیتا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ کاربن ڈائی آکسائیڈ ہے۔

تجربہ ۵۲۔ حتی الامکان مساوی جسامت اور وزن والے تقریباً چالیس سیم کے بیج لو۔ اُن میں سے چار نمونہ کے طور پر چن لو اور انہیں ایک پن جنتر (water bath) یا بالو جنتر (sand bath) یا ایک دھیمی بھٹی پر کامل طور پر خشک کرنے کے بعد وزن کر لو۔ ایک بیج کے اس طرح دریافت کیے ہوئے خشک وزن کو اوسط کے طور پر لے لو۔ آدھے بیجوں کو ایک ڈبہ میں برادے میں بو دو اور ڈبہ کو اندھیرے میں رکھ دو اور دوسرے آدھے بیجوں کو اسی طرح ڈبہ کے اندر پوری روشنی میں رکھو۔ دونوں قسم کے بیجوں میں تقریباً مساوی پانی دو۔ ہر ہفتے کے اختتام پر ہر ایک ڈبہ سے تین بجوے نکالو، جڑوں کو بہتے ہوئے پانی میں دھوؤ (کسی کو برادے میں اندر رہنے دو اور انہیں کسی طرح سے گم ہونے دو) اور انہیں جلائے یا داغ دیے بغیر بالکل خشک کر لو۔ جب بالکل خشک اور بھربھرے (brittle) ہو جائیں تو دونوں نمونوں کو تول کر ہر ایک پودے کے بھربھرے مادے کا اوسط وزن معلوم کر لو۔

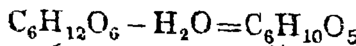
ایک چوخانے (مکعب) دار کاغذ کے تختے پر نتائج درج کرو۔ جیسے جیسے ہفتہ واری مشاہدات کا سلسلہ جاری رہے اس تختے پر عرضاً دو منحنیات کھینچو جن میں سے ایک تو سیاہ روشنائی میں ہو جس سے روشنی میں اُگائے ہوئے بجوؤں کا وزن معلوم ہو

اور دوسرا اسُرخ روشنائی میں جس سے اندھیرے میں اُگائے
ہوئے بجوں کا وزن معلوم ہو۔ نتائج سے صاف ظاہر ہو جائیگا
کہ تنفس سے وزن کی کمی ہو جاتی ہے۔ اور کاربن کے تمثّل
سے وزن میں زیادتی ہو جاتی ہے۔ معلوم ہوگا کہ اندھیرے
میں اُگائے ہوئے بجوں کا خشک وزن کم ہوتا جاتا ہے۔ اور
روشنی میں اُگائے ہوئے بجوں کا وزن زیادہ ہو جاتا ہے۔

(۲۱) ملائم (ترقیعی) مادّے (Pastic substances)۔

ہم دیکھ چکے ہیں کہ ان میں سے چند تجمّعی طریقے سے تیار ہوتے ہیں، مثلاً شکریں، ایمائیڈز، اور پروٹیڈز۔ جو تفرّقی طریقے سے تیار ہوئے ہیں اُن میں سے اہم ترین سیلولوز، نشاستہ، تیل اور بہت اغلب ہے کہ پروٹیڈ کے دانے (الیوَرون کے دانے) بھی ہوں۔ سیلولوز اُن تمام خلیّوں میں تیار ہوتا ہے، جہاں خلوی دیواریں کشادگی یا دبازت واقع ہو رہی ہو۔ دوسرے مخزنی یا تذخیری غذائی مادّے ہیں، جیسا کہ متعدد بیجوں (مثلاً کھجور) میں سیلولوز بھی ہے۔

اب ہمیں نشاستے کے بننے کی نسبت اور کچھ کہنا چاہیے۔ پہلے یہ خیال کیا جاتا تھا کہ وہ پلاسٹڈز (plastids) کے فعل سے شکر کے عکس بلاواسطہ (direct conversions) سے بنتا ہے، اور یہ کہ یہ عمل مندرجۂ ذیل مساوات سے تعبیر کیا جا سکتا ہے:۔



$$C_6H_{12}O_6 - H_2O = C_6H_{10}O_5$$

اب عموماً یہ رائے اختیار کی گئی ہے کہ نشاستہ شکر سے بلاواسطہ نہیں بلکہ بالواسطہ اور تفرّقی طریقہ سے بنتا ہے۔ یہ عمل پلاسٹڈز انجام دیتے ہیں جو عموماً بے رنگ ظروف (Leucoplasts) یا سبزی دان[1] (chloroplasts) ہوتے ہیں۔ پلاسٹڈز ان حل پذیر کاربوہائیڈریٹس اور ایمائیڈز وغیرہ سے جو انہیں ملتے ہیں، اپنا مخزنی مائی مادّہ تیار کرتے ہیں۔ پلاسٹڈ سے

[1] سبز مایہ

جو نشاستہ بنتا ہے وہ پلاسٹڈ کے جاندار مادّے کی تحلیل سے تفرقی طور پر پیدا ہوتا ہے۔ سبزی دانوں (Chloroplasts)[1] میں نشاستے کی تذخیر عارضی ہوتی ہے۔ وہاں جو نشاستہ دن میں بنتا ہے وہ رات میں غائب ہو جاتا ہے۔ لصلوں (tubers) ، بیجوں، وغیرہ میں بے رنگے ظروف سے متعلق تذخیر زیادہ دیر پا ہوتی ہے۔

نشاستہ اور سیلولوز وہ خاص اشکال ہیں جن میں کاربوہائیڈریٹ کی تذخیر ہوتی ہے لیکن بعض پودوں میں کاربوہائیڈریٹ کی دوسری قسمیں پائی جاتی ہیں۔ مثلاً انیولن (inulin) (صفحہ ۵۰) انگوری شکر (گاجر میں)، گنے کی شکر (چقندر اور پیاز میں صفحہ ۲۳۷) ممکن ہے کہ ان کی تکوین بھی تفرقی ہو۔ الیورون کے دانے (اور پروٹیڈ کے بلورآسے (proteid crystalloids)) نائٹروجنی مادّے کا خاص ذخیرہ بناتے ہیں۔ متعدد بیجوں میں تیل بھی ایک تذخیری حاصل کی طرح موجود ہوتا ہے۔

تجربہ ۵۳۔ سورج مکھی کے بیج یتوں یا ارنڈی کے بیج کے درون تخم (Endosperm) کی باریک تراشیں لو۔ ان کا خوردبین میں پانی کے اندر امتحان کرو، اور تیل کے چمکدار، بہت زیادہ انعطافی (refractive) گلوبچوں کو دیکھو۔ انہیں ایتھر (ether) ڈال کر حل کر سکتے ہیں۔ ارنڈی کے تیل کے گلوبچے الکحل میں حل پذیر ہوتے ہیں۔ تراشوں میں پوٹاش کا محلول ڈال کر خفیف سا گرم کرو۔ گلوبچے ابر آلود ہو جاتے ہیں [تصبین (saponification) کی وجہ سے] اور بالآخر حل ہو جاتے ہیں۔

تجربہ ۵۴۔ چقندر کی تراشیں لو۔ اور پانی میں امتحان کرو اور رنگین خلوی رس کو دیکھو۔ تراش کو تھوڑی دیر تک الکحل میں بھگو دو اور پھر امتحان کرو۔ گنے کی شکر کی چھوٹی قلمیں دکھائی دینگی۔ اگر چقندر کے ٹکڑوں کو پانی میں جوش دیا جائے اور اس سے

[1] سبز مایوں

جو رنگین خلاصہ بن جاتا ہے اُس میں فہلنگ (Fehling) کا محلول (حاشیہ صفحہ ۲۵۱) ڈالا جائے اور پھر اس مایع کو جوش دیا جائے تو کیوپرس آکسائیڈ (cuprous oxide) کا کوئی رسوب نہیں بنتا۔ گنّے کی شکر انگوری شکر سے اس امر میں اختلاف رکھتی ہے کہ وہ دیر تک جوش دینے کے بعد رسوب پیدا کرتی ہے۔

ف ۲۲۔ افرازات اور اخراجات ـــــ سب سے زیادہ اہم افرازات مادہائے ملوّنہ (سبزیٔ پھولوں کا مادۂ ملوّنہ وغیرہ) نامیاتی تُرشے اور خمیر (ملاحظہ ہو صفحہ ۴۶) ہیں۔ خاص اخراجی مادّے جو تفرّقی طریقے پر پیدا ہوتے ہیں، کاربن ڈائی آکسائیڈ، رال (resins) اور گوند، ٹینن (tannin) الکلائیڈز (alkaloids) وغیرہ ہیں (صفحہ ۴۷)۔ یہ معلوم ہونا چاہیے کہ پودوں میں کوئی مخصوص اخراجی اعضاء نہیں ہوتے تاہم ان میں سے کئی اخراجی مادّے خارج کر دیے جاتے ہیں، مثلاً جھڑتے ہوئے پتّوں میں، چھال یا پوست کے اُترنے وغیرہ میں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ پت جھڑ ہونے والے درختوں[1] (deciduous trees) کے پتّے سرما کی آمد آمد کے ساتھ ایسے مادّوں سے پُر ہو جاتے ہیں۔ اِسی طرح چھال بھی پُر ہو جاتی ہے۔ زمین پر گر کر یہ مادّے تحلیل ہو کر ایسی شکلوں میں لائے جاتے ہیں کہ جن میں پودے انہیں پھر جذب کر سکیں۔

ف ۲۳۔ مخزنی یا تذخیری اشیاء ـــ خمیرات ـــــ مختلف اقسام کی تذخیری یا مخزنی غذائی اشیاء جلدی یا دیر سے استعمال میں لائی جاتی ہیں۔ لیکن سب سے پہلے یہ ضروری ہے کہ وہ حل پذیر اور انتشار پذیر شکل میں لائی جائیں۔ یہ غیر عضوی خمیروں یا انزائمز (enzymes) کی نوعیت کے

[1] پس ریز درخت

اُن چند حل پذیر نائیٹروجنی اجسام کے عمل سے تکمیل پاتا ہے جو، جیسا کہ ہم دیکھ چکے ہیں، تخمرمایے سے تفرقی طریقے سے بنتے ہیں۔ یہ خمیر وہ مادّے ہیں جو خود تبدیل ہوئے بغیر اہم کیمیائی تبدیلیاں پیدا کر دینے کی طاقت رکھتے ہیں۔ یہ تبدیلیاں دراصل اُسی نوعیت کی ہیں جیسی کہ حیوانات میں ہضم کے سلسلے میں ہوتی ہیں۔ ان کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ غیر حل پذیر تذخیری مادّے ایسی شکلوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں کہ جن میں اُن کا انتشار عضویہ (نظام) کے اندر ہو کر وہ تخمرمایے کی غذا کا کام دے سکیں۔

اِن میں سے متعدد خمیر پودوں میں سے تلخیص کر کے نکال لیے گئے ہیں اور بلاشبہ بہت سے ایسے ہیں جو ابھی تک نہیں نکالے گئے ہیں۔ ڈایاسٹیس (diastase) کے دو اقسام ہیں جو نشاستے پر عمل کر کے اُس کو مالٹ شکر (malt-sugar) میں تبدیل کر دیتے ہیں۔ مالٹیس (maltase) ایک خمیر ہے جو مالٹ شکر کو انگوری شکر (grape-sugar) میں تبدیل کر دیتا ہے۔ دوسرے خمیر جو پروٹیڈ پاش خمیر (proteolytic ferments) کہلاتے ہیں، پروٹیڈز (Proteids) پر عمل کر کے انہیں حل پذیر پیپٹونز (peptones) میں تبدیل کر دیتے ہیں یا تخفیف کر کے اُن کی نسبتہً سادہ شکلیں بنا دیتے ہیں (مثلاً ایمائیڈز = amides)۔ ایک خمیر لائیپیز (lipase) ہے جو شحمیات اور روغنیات کو بذریعۂ استحلاب (emulsification) گلیسرین (glycerine) اور شحمی ترشوں میں تولد دیتا ہے (تقطیع) جن میں پھر تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ گلیسرین سے شکر بنتی ہے، جس کا کچھ حصہ نشاستے کی شکل میں جمع کر دیا جا سکتا ہے، اور یہ عموماً عمل ہضم میں روغنی بیجوں کے جنین کے خلیوں میں دکھائی دیتا ہے۔ نیز اور خمیر سیٹیس (cytase)، اینولیس (Inulase) انورٹیس (Invertase) ہیں جو علی الترتیب سیلولوز (cellulose)، انیولین (inulin)، اور گنے کی شکر (cane sugar) پر عمل

کرتے ہیں۔

جو حل پذیر اور انتشار پذیر مادّے تیار ہوتے ہیں وہ اکثر اُن حل پذیر مادّوں سے مماثل ہوتے ہیں جو تخمی طریقے پر بنتے ہیں (یعنی شکروں اور امائڈز سے)، اور اُنھیں تخم مایہ اپنا جرم تیار کرنے کے لیے اُسی طرح سے استعمال کرتا ہے۔ بیشتر حالتوں میں یہ عمل ہائیڈریشن^ (hydration) یعنی پانی کے ساتھ شامل ہونے کا ہوتا ہے۔ اِس اخذِ آب کے ساتھ تحلیل و تجزیہ (decomposition) اور توانائی کا اخراج ہوتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ خمیری عمل تفرّق کے عنوان کے تحت میں ہے۔

تجربہ ۵۵۔ تھوڑے سے معمولی نشاستے یا آٹے میں اُبلتا ہوا پانی ڈال کر نشاستے کی پتلی لئی (paste) بناؤ اور اُس کو رکھا رہنے دو تاکہ وہ ٹھنڈی ہو جائے۔ چند مٹر کے بجوے لاؤ جن کی مول (radicle) کم از کم ایک انچ باہر بڑھ گئی ہو۔ بیجوں کے غلاف نکال دو۔ بیج پتّوں کو پانی میں مل کر ایک قیف میں سے تقطیری کاغذ یا کسی جاذب کاغذ لگا کر چھان لو۔ نشاستے کی لئی کو سفید طشتریوں میں ڈالو اور ہر ایک پر چِٹھی لگا دو۔ طشتری نمبر (۱) کو ویسے ہی رکھ چھوڑو۔ نمبر (۲) میں آیوڈین کے محلول کے چند قطرے ٹپکاؤ۔ نمبر (۳) میں بیج پتوں کا آبی خلاصہ ڈالو۔ تینوں طشتریوں کو کافی گرم جگہ پر رکھ دو، اور کچھ دیر کے بعد (۱) اور (۳) کا امتحان آیوڈین کے محلول سے کرو۔ دیکھو کہ خلاصہ ملی ہوئی نشاستے کی لئی آیوڈین سے جلد ہی قدرے سرخی مائل ہو جاتی ہے اور بالآخر آیوڈین سے بے رنگ رہتی ہے۔ اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ نشاستہ غائب ہو گیا۔ نمبر (۳) کے مائع کا، جس میں خلاصہ شامل کیا گیا تھا مزہ چکھو تو معلوم ہوگا کہ نشاستہ ایک شئے (ڈایاسٹیس = diastase)

^ آبیدگی

کے اثر سے جس کا خلاصہ بیج پتوں سے نکالا گیا تھا، شکر میں تبدیل ہو گیا ہے۔

تجربہ ۵۶۔ تقریباً ایک درجن اُگتے ہوئے گیہوں کے دانوں کا دودھ جیسا رس نچوڑ کر ایک امتحانی نلی یا گھڑی کے شیشہ میں رکھو اور تھوڑا سا پانی ڈال کر ہلاؤ۔ اِسے چھان لو اور صاف مُقطّر میں فہلنگ کے محلول (Fehling's solution) کے چند قطرے ملاؤ، اور گرم کرو۔ اینٹ جیسا سرخ رنگ نمودار ہو کر شکر کی موجودگی کو ظاہر کرتا ہے۔

تجربہ ۵۷۔ تھوڑے السی کے تیل کو ۵۰ فی صدی الکحل (مُرَقّق میتھیلیٹڈ اسپرٹ) کے مساوی حجم کے ساتھ ہلاؤ اور لِٹمس کاغذوں سے اُس کا امتحان کرو۔ وہ تعدیلی (neutral) ہے۔ اس آمیزے میں ارنڈی کے چند ایسے بیج ڈالو جو ابھی اُپجنا شروع ہوئے ہوں (انہیں ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالو) اور چند گھنٹے کے بعد پھر لِٹمس سے اُن کا امتحان کرو۔ دیکھو کہ شحمی تُرشوں (fatty acids) کی وجہ سے ترشئی تعامل پایا جاتا ہے۔

۲۴۷۔ توانائی (Energy) ——— ہم دیکھ چکے ہیں کہ پودا اپنی توانائی کچھ تو حرارت سے اور خاص کر روشنی سے حاصل کرتا ہے۔ جذب کردہ توانائی تیار شدہ پیچیدہ نامیاتی اشیاء میں بشکل قوّہ مذخور (potential) کی جاتی ہے۔ تفرّقی اعمال میں توانائی آزاد (خارج) کی جاتی ہے۔ آزاد شدہ توانائی کا بیشتر حصّہ پھر پودے کا جاندار مادّہ تیار کرنے میں کام میں لایا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے ہم کہ سکتے ہیں کہ پودے میں جو توانائی داخل ہوتی ہے اُس کا بیشتر حصّہ، تیار کردہ پیچیدہ اشیاء کے اندر بشکلِ قوّہ جمع کیا جاتا ہے۔

مگر توانائی کی کچھ مقدار مختلف طریقوں سے برباد یا خارج ہوجاتی ہے۔ مثلاً پودے سے توانائی کی کچھ مقدار بہ شکل توہ اُن مختلف پیچیدہ اخراجی اشیاء کے ساتھ چلی جاتی ہے جو خارج کی جاتی ہیں۔ جب تفرقی اعمال بہت فاعل ہوتے ہیں، جیسے کہ متعدد بڑی پھولداریوں (inflorescences) کے کھلنے یا کثیر التعداد بیجوں کے اُگتے وقت تو توانائی حرارت کی شکل میں خارج ہوتی ہوئی شناخت کی جاسکتی ہے، (کیونکہ) تپش میں واضح ارتفاع دیکھا جاتا ہے۔ نیز متعدد پودے مختلف اقسام کی حرکات ظاہر کرتے ہیں۔ خود بالیدگی کو ایک سُست قسم کی حرکت سمجھا جاسکتا ہے۔ اِس کے بھی یہی معنی ہیں کہ پودے سے توانائی خارج ہوتی ہے۔

تجربہ ۵۸ تنفس سے پیدا شدہ حرارت کو بتانے کے لیے تین آبخورے یا اُستوانیاں لو جن میں ہر ایک کے کاگ کے مرکز میں ایک سوراخ ہو، جس میں سے ایک تپش پیما گذارا جائے۔ پہلے تینوں تپش پیماؤں کو ایک ساتھ مختلف تپشوں والے پانی میں رکھ کر اُن کے مقروأۃ (readings) کا مقابلہ کرو۔ ایک اُستوانی کو بھگوئے ہوئے بیجوں (مٹر، سیم، گیہوں، یا جو سے بخوبی کام نکلیگا) سے آدھا بھردو۔ دوسری اُستوانی کو ایسے بیجوں سے بھردو جو اُبال کر مُردہ کردیے گئے ہوں [پانی میں تھوڑا ساکروسیو سبلیمیٹ (corrosive sublimate) ملا دو تاکہ مولڈز (moulds) یا جراثیم پیدا نہ ہونے پائیں] تیسری اُستوانی کو گیلے بُرادے سے بھردو (جو معیار کا کام دے) تینوں اُستوانیوں کو، جن میں تپش پیما ہر ایک میں مساوی گہرائی تک رکھے گئے ہوں، ایک ڈبے میں رکھ دو، اور ان کے درمیان اور آس پاس خشک بُرادہ رکھو سب کو ایک جرسی اُستوانی یا خشک کپڑے سے

ڈھانک دو۔ اور تپش پیاؤں کے مقرواۃ کا تجربے کے آغاز میں اور پھر چند چند گھنٹوں کے وقفوں سے مقابلہ کرو۔

ف ۲۵۔ پودوں کی حرکات ———— (ا) نخزمایے کے منفرد خلیوں (ب) بڑھتے ہوئے ارکان (ت) اور پورے بڑھے ہوئے یا پختہ ارکان میں حرکت دکھائی دے سکتی ہے۔ یہ حرکات یا تو خود رَو (spontaneous) ہوتی ہیں یعنی اندرونی اسباب کے باعث، یا اِمالی (induced) جو بیرونی تہیّجات کے اثر سے پیدا ہوئی ہیں۔ جو حرکات پورے بڑھے ہوئے ارکان ظاہر کرتے ہیں، وہ خواہ خود رَو ہوں یا اِمالی، عموماً خلیوں کے تناؤ (turgidity) کی تبدیلی کی وجہ سے عمل میں آتی ہیں اور انہیں **تبدّلی حرکات** (movements of variation) کہتے ہیں۔

ان حرکات کے متعلق جو بیرونی تہیّجات کے اثر سے پیدا ہوجاتی ہیں، ساتویں باب میں کامل طور پر غور کیا گیا ہے۔ خود رَو حرکات کی چند مثالیں درج ذیل ہیں:- (ا) بعض خلیوں میں نخزمایہ، ابتدائی کیسک اور نخزمائی ڈوروں کے طول میں غیر منتظم سیلانی حرکت ظاہر کرتا ہے۔ اس کو نخزمایہ کا دوران کہتے ہیں اور یہ بآسانی ٹراڈیسکانشیا (Tradescantia) کے زرِ ریشئی بالوں کے خلیوں میں دیکھا جاسکتا ہے۔ دوسری حالتوں میں نخزمایہ کی حرکت خلوی دیوار کی اندرونی سطح کے گرد نسبتہً زیادہ منتظم ہوتی ہے۔ اس کو جو نخزمایے کی **محوری گردش** ہے، الوڈیا (Elodea)، والسنیریا (Vallisneria) کارا (Chara) اور نٹیلا (Nitella) کے پتوں میں دیکھا جاسکتا ہے (ب) خود رَو نموئی حرکت کی سب سے اچھی مثال تمائل (nutation) ہے جو ف ۲۷ میں بیان کیا گیا ہے (ت) ڈسموڈیم گیرانس (Desmodium gyrans) کے پتے کے پیندے پر کے جانبی برگچے ایک دھیمی اہتزازی حرکت ظاہر کرتے ہیں جو تپش کے

کافی بلند رہنے تک جاری رہتی ہے۔ اسی قسم کی حرکت وُڈ سارل (Wood sorrel) کے جانبی برگچے بھی ظاہر کرتے ہیں۔ اس حرکت کا مفہوم (اہمیت) معلوم نہیں۔

۲۶۔ بالیدگی ان تمام تحوّلی اعمال کے ظاہر نتیجہ کے طور پر واقع ہوتی ہے۔ ایک سبز پودے کی تندرست بالیدگی کے لیے غذائی اشیاء کی رسد، رطوبت، آکسیجن، روشنی، موزوں تپش اور نمو پذیر خلیوں میں تناؤ کی حالت کا ہونا ضروری شرائط ہیں ہمیں نہ صرف نئے خلیوں کی تکوین، بلکہ منفرد خلیوں کی بالیدگی کو بھی ملحوظ رکھنا چاہیے۔

تجمّعی اعمال میں جاندار مادہ بنتا ہے اور اس کے ساتھ ہی توانائی کی تذخیر ہوتی ہے۔ تفرّقی اعمال میں ذخیرہ سے چند مادے تیار ہوتے ہیں جو یا نئیوں کی ساخت کے لیے یا مختلف تحوّلی اعمال کے جاری رکھنے کے لیے، یعنی مذخور غذائی اشیاء کے ہضم، اور اس توانائی کی رہائی کے لیے جو تحوّل میں استعمال کی جاتی ہے، ضروری ہوتے ہیں۔ طبعی حالات میں نامیاتی مادہ کی تکوین اور توانائی کی تذخیر، عموماً مادہ کے نقصان اور توانائی کے صرفے کی نسبت زیادہ ہوتی ہے۔ لیکن مجموعی مقدار کی یہ زیادتی بالیدگی کی امتیازی خصوصیت نہیں تصور کی جاسکتی، کیونکہ، جیسا کہ ہم دیکھ چکے ہیں، مذخور اشیاء کے صرفہ سے اندھیرے میں اُگنے والے پودوں کی مجموعی مقدار میں کمی ہو جاتی ہے۔

بالیدگی اُسی وقت ہوتی ہے جبکہ جسامت کی زیادتی کے ساتھ مختلف تحوّلی اور نموئی تبدیلیوں کے نتیجے سے شکل میں بھی ایک مستقل تبدیلی واقع ہو۔

ہم متعدد حالتوں میں وقوعِ نمو کے بغیر جسامت میں ایک عارضی زیادتی شناخت کر سکتے ہیں، مثلاً جب کہ خلیے تناؤ دار ہو جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ نیا مادہ بھی تیار ہو جاتا ہے مگر حقیقی معنوں میں بالیدگی نہیں

ہوتی۔ مثلاً ایک جاندار خلیہ میں نئے مادّے تیار ہوسکتے ہیں، اور خلوی دیوار میں سیلولوز کے نئے ذرّے جمع ہوسکتے ہیں (خلوی دیوار کا دبیز ہونا)، مگر نہ تو خلیے کی جسامت میں اضافہ ہوتا ہے اور نہ اُس کی شکل میں تبدیلی ہوتی ہے۔

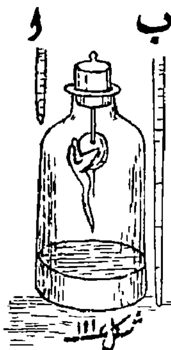
۲۷۔ نقاطِ نمو کے خصائص —— (۱) عموماً جب کسی عضو یا خلیے میں بالیدگی شروع ہوتی ہے تو وہ ابتداءً آہستہ آہستہ جاری رہتی ہے۔ لیکن بتدریج تیز ہوکر اعظم (درجۂ اتم) پر پہنچ جاتی ہے، جس کے بعد وہ پھر دھیمی ہوجاتی ہے، یہاں تک کہ نمو کی توانائی ختم ہوکر وہ عضو یا خلیہ اپنی مستقل شکل اختیار کرلیتا ہے۔ سارے دَور کے ختم کرانے میں جو مدّت گزرتی ہے اُس کو بالیدگی کی شاندار میعاد (grand period of growth) کہتے ہیں۔

بالیدگی تنوں اور جڑوں کی نوکوں پر سب سے زیادہ ہوتی ہے، اُس جگہ نہیں جہاں خلیوں کی تقسیم سب سے زیادہ ہوتی ہے بلکہ اس نقطہ سے تھوڑی دور پیچھے۔ یعنی نئے خلیوں کی تکوین راس پر وافر ترین ہوتی ہے مگر خلیوں کی بالیدگی اور اُن کی جسامت میں اضافہ خاص کر راس سے کچھ فاصلہ پیچھے ہوتا ہے۔ جڑ کا آزاد سرا کئی ممتاز خطّے ظاہر کرتا ہے جو آسانی سے شناخت کیے جاسکتے ہیں۔ (ا) نقطۂ نمو جو جڑ پوش سے ڈھکا ہوا ہوتا ہے۔ (ب) اطالت پذیر لمبا ہونے والا یعنی نموئی خطّہ۔ (ت) وہ خطّہ جس پر جڑ بال ہوتے ہیں۔ (ث) دبیز ہونے والا خطّہ جہاں بھی چھوٹی جڑیں پیدا ہوتی ہیں۔

کھلتی ہوئی کلی کی بالیدگی ایک دوسری مثال پیش کرتی ہے۔ کلی میں بین الکرائب بے حد چھوٹے ہوتے ہیں۔ جب کلی کھلنی شروع ہوتی ہے تو اطالت بہت تیزی کے ساتھ واقع ہوتی ہے۔ بعض حالات میں بالیدگی ایک عرصہ تک بین الکرائب میں جاری رہتی ہے، اگرچہ کہ

وہ راسی مقسم سے بہت دُور فاصلہ پر ہوتے ہیں۔ مثلاً گھاسوں کے بین الکرائب کا حصۂ زیرین۔ اِسی طرح پتے کے کھلتے وقت بھی اُس کی بالیدگی تیزی کے ساتھ واقع ہوتی ہے، اگرچیکہ کلی کی حالت میں بھی پتے کے تمام خلیے موجود رہتے ہیں۔

تجربہ ۵۹ — ایک استوانی میں جس میں تھوڑا سا پانی موجود ہو سوراخدار کاگ لگا کر اس سوراخ میں سے ایک لمبی الپین گزار کر اور اُس سے سیم یا مٹر کے بھگوئے ہوئے بیج چھید کر لٹکا دو۔ یہ الپین بیج پتوں میں سے گذرے (شکل ۱۱۱)۔ دیکھو کہ مُول نکل کر نیچے کی طرف بڑھتی ہے۔ جب مُول تقریباً ایک انچ لمبی ہوجائے تو اُس پر ہندوستانی روشنائی سے لکیروں کے نشان بناؤ۔ اِس طرح پر کہ سرے سے شروع کرکے ہر دو ملی میٹر ($\frac{1}{12}$ انچ) یا تین ملی میٹر ($\frac{1}{8}$ انچ) پر ایک عرضی لکیر بنائی جائے۔



شکل ۱۱۱
اُبھتا ہوا مٹر جس کی مُول کا طولی نمو ظاہر ہے۔

بجوسے کو پھر استوانی میں بدستور رکھ دو۔ اور دیکھو کہ ایک یا دو دن کے بعد لکیریں ایک دوسری سے اُسی قدر فاصلہ پر نہیں ہوتیں، بلکہ جڑ کے راس کے قریب والی لکیروں کی درمیانی فضائیں نسبتہً زیادہ طویل ہوتی ہیں۔ مزید امتحان سے معلوم ہوگا کہ طولی بالیدگی تقریباً بلکہ جڑپوش کے عین پیچھے والے خطّہ میں ہوتی ہے اور اُن خطّوں میں جو اُس سے زیادہ فاصلہ پر ہیں بتدریج کم ہوتی جاتی ہے۔

تجربہ ۶۰ — تنوں میں بھی اِسی طرح کے مشاہدے کرو اور نشانات کو ایک دوسرے سے $\frac{1}{4}$ انچ کے فاصلہ پر رکھو۔ اِس غرض کے لیے مناسب پودے سُورج مکھی اور بائنڈویڈ (Bind weed)

پالیگونم کنوالوولس (polygonum convolvulus) ہیں۔

(۲) نقطۂ نمو (تنہ یا جڑ) کی اطالت (لمبا ہونا) خطِ مستقیم میں نہیں ہوتی۔ جیسا جیسا نقطۂ نمو لمبا ہوتا جاتا ہے، وہ ایک جانب سے دوسری جانب حرکت کر کے آڑا ٹیڑھا راستہ اختیار کرتا ہے یا ایک پیچ[1] (spiral) بناتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نقطۂ نمو کے گرد بالیدگی ہر جگہ مساوی نہیں ہوتی۔ اگر بالیدگی پہلے ایک جانب اور پھر دوسری جانب زیادہ تیز ہو تو آڑی ٹیڑھی[2] حرکت پیدا ہوتی ہے۔ پیچدار (لولبی) یا گردشی حرکت اس وجہ سے ہوتی ہے کہ نمو پذیر راس کے گرد نسبتہً زیادہ تیز بالیدگی کی موج دوڑتی ہے۔ یہ حرکت کسی بھی قسم کی ہو تمایل (nutation or circumnutation) کہلاتی ہے۔ یہ بیل ڈوروں میں اہمیت رکھتی ہے، جہاں گردشی حرکت تمایلی حصّہ کو ایک سہارے سے تماس کر دیتی ہے، جس کے گرد وہ پیچ کھا کر لپٹ جاتا ہے۔ بیل ڈورے کا اس سہارے کے گرد پیچ کھانا ایک ایسی حرکت ہے جو تماس کے تہیّج سے پیدا ہو جاتی ہے (ملاحظہ ہو صفحہ ۳۰۰)۔

پتوں (اور دوسرے ظہری بطنی اعضاء) میں ایک مظہر دکھائی دیتا ہے جو تمایل (nutation) سے کسی قدر مشابہ ہوتا ہے۔ بالیدگی کے ابتدائی درجوں کے دوران میں زیرین یا ظہری سطح اوپر کی سطح کی نسبت زیادہ تیزی کے ساتھ بڑھتی ہے۔ بالیدگی کی اس کیفیت کو زیر دراب (hyponasty) کہتے ہیں، جس کی وجہ سے کلی کی حالت میں پتے لپٹے ہوئے رہتے ہیں۔ اس کے بعد اوپر والی سطح زیادہ تیزی کے ساتھ بڑھتی ہے (زبر دراب[3] (epinasty) اور پتے کھلتے ہیں۔ ہم اس کا مقابلہ متعدد اُبھتے ہوئے بیجوں کے انکھوے (plumule) کی بالیدگی سے کر سکتے ہیں، مثلاً سیم میں انکھوے کا ایک رُخ پہلے دوسرے رُخ کی نسبت زیادہ تیزی کے ساتھ بڑھتا ہے (زبر دراب)۔ اس سے وہ خمیدہ شکل پیدا ہو جاتی ہے جس میں انکھوا زمین کی سطح تک پہنچتا ہے،

[1] مرغولہ [2] کج مج [3] جدید ترجمہ = برآجابہ

اور اس طرح مضرت یا چوٹ سے محفوظ رہتا ہے۔ پھر دوسرا رُخ تیزی کے ساتھ بڑھنا شروع ہوتا ہے (زبر حاب) اور نوعمر ٹہنی سیدھی ہوجاتی ہے۔

(۳) نقاطِ نمو پر کے خلیے ہمیشہ تناؤ دار ہوتے ہیں۔ خلیوں کے اندر غذائی مادّہ کا سریع وَلُوج ہوتا ہے۔ یہ حالت وہاں ہمیشہ ہوتی ہے جہاں تحوّلی اعمال فاعلی طور پر جاری رہتے ہیں۔ یہ تحوّلی اعمال غذائی مادّہ کی تقسیم کے عام توازن میں خلل انداز ہوتے ہیں، اور ساتھ ہی ایسے مادّے پیدا کر دیتے ہیں جو لُوجی حیثیت سے فاعلی ہوتے ہیں۔ اسی وجہ سے ان خلیوں میں قرب و جوار کے خلیوں سے پانی اور محلول غذائی مادّے کھنچ آتے ہیں۔ تناؤ بالیدگی کے لیے ایک ضروری شرط ہے۔ تناؤ شکل میں عارضی تبدیلیاں پیدا کر دیتا ہے، جو نئے مادّوں کے تیار ہوجانے سے مستقل ہوجاتی ہیں۔

جاندار خلیوں کی تناؤ دار حالت سے بافتوں میں قابلِ لحاظ تناؤ (یا دباؤ) پیدا ہوجاتا ہے، نہ صرف نقاطِ نمو پر بلکہ کامل طور پر بڑھے ہوئے ارکان میں بھی۔ برادمہ جو ایک سخت اور کسی قدر غیر توسیع پذیر چھلّی ہے اندرونی تناؤ دار خلیوں سے کسی حد تک کھنچ جائیگی، اور پھر یہ خلیے بھی برادمہ کی غیر وسعت پذیر نوعیت کی وجہ سے بچاپ جائینگے۔ مثلاً تنوں اور ڈنڈیوں کا گودا پھیلنے کا رجحان رکھتا ہے مگر اس میں بیرونی بافتوں سے مزاحمت ہوتی ہے۔

تناؤ یا تو طولی ہوسکتے ہیں یا عرضی۔ تنہ کا طولی تناؤ رسدار ٹہنی (مثلاً Elder) کے زوئی راسی خطّے کے طولی ٹکڑے کرکے بآسانی بتایا جاسکتا ہے۔ یہ معلوم ہوگا کہ دونوں ٹکڑے خمیدہ ہوکر ایک دوسرے سے دُور ہوجاتے ہیں، زیادہ خصوصیت کے ساتھ اُس وقت جب کہ ٹہنی پانی میں رکھ دی جاتی ہے۔ یہ گودے کے لمبے ہوجانے (اطالت) کی وجہ سے ہوتا ہے، جو ایک محدّب سطح پیش کرتا ہوا پایا جائیگا۔ اگر ایک اُبھتے ہوئے سیم کے بجوے کی جڑ پر اسی طرح عمل کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ اُس کے دونوں نصف حصّے کسی قدر

اندر کی طرف خمیدہ ہو جاتے ہیں کیونکہ اس حالت میں اندرونی بافتیں تانی جاتی ہیں۔ عرضی تناؤ کی موجودگی ایک رسدار تنہ کی بیرونی بافت کا ایک پورا حلقہ خارج کر کے دکھائی جا سکتی ہے۔ اُسے پھر اُسی جگہ واپس رکھنے کی کوشش کرنے پر معلوم ہوگا کہ اندرونی بافت کے پھیل جانے کے باعث وہ اُس کے گرد کلی طور پر نہیں پہنچتا۔

تجربہ ۶۱۔ کیلاڈیم (Caladium) کی ایک ڈنڈی کے چار طولی ٹکڑے کرو، اور دیکھو کہ ہر ایک ٹکڑا فوراً خمیدہ ہو جاتا ہے اور اُس کا برآمدہ مقعر جانب پر ہوتا ہے۔ چند ٹکڑوں کو پانی میں رکھ دو اور دوسروں کو قوی (تقریباً ۱۰ فیصدی) نمک کے محلول میں رکھو۔ اور اُن فروق کو دیکھو جو اندرونی بافت (یعنی ڈنڈی کے مرکز سے قریب ترین بافت) کے تناؤ کی تبدیلیوں سے انحنا میں پیدا ہو جاتے ہیں۔

تجربہ ۶۲۔ رہوبارب (Rhubarb) کی ایک لمبی ڈنڈی لو۔ اُس کے سروں کو مربع کاٹ کر اُس کی لمبائی کو احتیاط سے ناپو۔ پھر قشری بافت کی طولی پٹیاں نکال دو۔ معلوم ہوگا کہ یہ پٹیاں ڈنڈی کی اصلی لمبائی کی نسبت زیادہ چھوٹی ہیں اور گودے کا بقیہ اُستوانہ اُس کی نسبت زیادہ لمبا ہے۔

۲۸۹۔ دباؤ سے متعلق مظاہر — میان خلوی

فضاؤں کی تکوین صریحاً نمو پذیر خلیّوں کے دباؤ اور تناؤ کے اختلافات کے باعث ہوتی ہے۔ اِسی سے موسم بہار اور موسم خزاں کی چوب کے درمیان کے فرق کی اور درختوں کی چوب میں سالانہ حلقوں کے بننے کی جزواً توجیہ معلوم ہوتی ہے۔ موسم گرما میں جب کہ تبدّلی بافت (cambium) فاعلی ہوتی ہے تنہ کے عرضی دباؤ میں بتدریج اضافہ ہوتا ہے۔ اور تبدّلی بافت کے اندر کی چوب

اور اُس کے باہر کا ہُنّائیہ (bast) دب کر پچک جاتا ہے (ملاحظہ ہو صفحہ ۱۴۴) موسم سرما میں جب کہ تبدّلی بافت فاعلی نہیں ہوتی دباؤ میں تخفیف ہو جاتی ہے۔

بعض دفعہ ثانوی چوب میں کے اِس دباؤ کی وجہ سے چوب کے چند کعبی خلیوں کی دیواریں گڑھوں میں سے ہو کر چوبی رگوں کے کہفوں کے اندر نکل آتی ہیں خلیہ کا وہ حصّہ جو رگ کے اندر اُبھرا ہوا ہوتا ہے ایک دیوار کے ذریعہ سے منقطع ہو جاتا ہے۔ اُس میں خلوی تقسیم واقع ہو کر رگ کے اندر کعبی بافت کا ایک تودہ بن جاتا ہے۔ تودوں کو کبھی بافتی پارے (thyloses) کہتے ہیں۔ یہ اِس وقت سے بالکل پہلے ہی بنتے ہیں جب کہ چوب ریشہ تبدیل ہو کر مرکزی چوب (heart-wood) بننے لگتا ہے، اور چوبی رگوں کے کہفوں کو بند کر دینے میں مدد دیتے ہیں۔

۲۹۔ تنوں کی بالیدگی کی شرح

طولی بالیدگی کی شرح اور اُس کا پھیلاؤ ناپنے کے لیے ایک معمولی طریقہ تجربات ۵۹ اور ۶۰ میں بتایا گیا ہے۔ (صفحہ ۲۶۹)۔

تنہ کی طولی بالیدگی کی شرح اِس طرح ناپی جا سکتی ہے کہ تنہ کے پرانے حصّہ پر ایک نشان ڈال کر اِس سے راس تک کا فاصلہ منتظم وقفوں پر ناپا جائے۔ اسے ایک آلہ کے ذریعہ سے بھی ناپ سکتے ہیں، جسے نمو پیما (auxanometer) کہتے ہیں۔ ایک پودے کے راس سے (جو ایک گملے میں اُگ رہا ہو) بٹواں ریشم کی ایک باریک ڈوری باندھ دی جاتی ہے۔ ڈوری ایک پھرکی پر سے گزرتی ہے جو اوپر چڑھا دی جاتی ہے، اور اُس کے دوسرے سرے سے ایک ایسا وزن باندھ دیا جاتا ہے جو بالکل اتنا کافی ہو کہ اس کو تنا ہوا رکھے۔ بالیدگی کی شرح اُس فاصلہ سے ظاہر ہوتی ہے جسے یہ وزن ایک معینہ وقت کے اندر نیچے اُترنے میں

طے کرتا ہے۔ وزن سے ایک افقی سوئی یا نمایندہ (index) پیوستہ کردیا جائے اور فاصلہ ایک انفصالی پیمانہ پر پڑھا جاسکتا ہے۔ نمو پیما کی سب سے معمولی شکل یہی ہے۔ زیادہ مکمل اشکال میں کئی نزاکتیں پیدا کی گئی ہیں۔ نتائج کا خاکہ ایک جیو خانہ (مربع دار) کاغذ پر اتار سکتے ہیں۔ تیزی کے ساتھ بڑھتے ہوئے تنہ سے ایک اچھا منحنی اس طرح حاصل ہوسکتا ہے کہ مقروآۃ (readings) ہر تیسرے گھنٹے لیں۔ معلوم ہوا ہے کہ اگر خفیف بے قاعدگیوں کو نظر انداز کریں تو بالیدگی کی ایک کم و بیش منتظم تبدیلی پائی جاتی ہے جو دن اور رات کے اختلاف کے ساتھ متناظر ہوتی ہے۔ بالیدگی رات میں بڑھ جاتی ہے اور دن میں کم ہوجاتی ہے۔ بظاہر بالیدگی کا درجۂ اتم صبح کے وقت حاصل ہوتا ہے، عین اُس وقت کے بعد جب کہ پودا پھر روشنی میں کھلا ہوتا ہے، اور اقل بالیدگی شام میں ہوتی ہے۔ بالیدگی کے اس اختلاف کو جو ہر چوبیس گھنٹے کے دَوران میں واقع ہوتا ہے، طولی بالیدگی کا رُوزانہ عرصہ کہتے ہیں۔ یہ نمو پر روشنی، تپش، سریان، وغیرہ، کے اُن اختلافات کا اثر ظاہر کرتا ہے، جو رات اور دن کے تبادل کے ساتھ متلازم ہیں۔

زہراوی پودوں کے تغذیہ کے خاص طریقے

۱۳۰۔ طفیلیات (parasites) اور گندپودے[1] (Saprophytes)

(ملاحظہ ہو صفحہ ۲۱، باب اول) —— بعض زہراوی پودے اپنی غذا طفیلیات یا گند پودوں کی طرح بسر کرکے حاصل کرتے ہیں۔ طفیلیات اور گند پودے، بہ لحاظ اس کے کہ وہ اپنی پوری یا جزوی غذا اِن طریقوں سے حاصل کرتے ہیں، کُلّی (total) یا جزوی (partial) میں متفرق کیے جاتے ہیں۔

وہ پودے جن میں سبزی[2] نہیں ہوتی، لازمی طور پر کلّی طفیلی

[1] رتام [2] chlorophyll

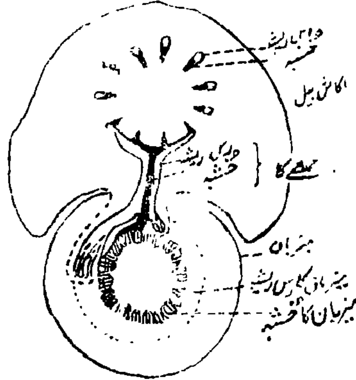
یا گند پودے ہوتے ہیں، کیونکہ وہ آزاد کاربن ڈائی آکسائیڈ کو استعمال نہیں کر سکتے اور انھیں کاربن کو لازماً نامیاتی مرکبات کی شکل میں حاصل کرنا پڑتا ہے۔

(۳) کلی طفیلیات - ہندوستان میں ایسے زہراوی پودے شاذ ہوتے ہیں جن میں سبزی بالکل نہیں ہوتی، لیکن کبھی کبھی اکاش بیل (Cuscuta) کیاسیتھا (Cassytha)، بالانوفورا (Balanophora) یا کرسٹیسونیا (Christisonia) خصوصاً پہاڑوں میں مل سکتے ہیں۔

اکاش بیل (Cuscuta) فصیلۂ کنوالویولیسی (Convolvulaceae) سے، اور کیاسیتھا فصیلۂ لارسیی (lauraceae) سے متعلق ہے۔ ان دونوں حالتوں میں پھول کافی طبعی ہوتے ہیں اگرچہ ان کے نباتی اعضا ایسے نہیں ہوتے۔

بجوے سے ایک چھوٹی سی جڑ نکل کر زمین میں جاتی ہے اور اس کی ٹہنی جلد لمبی ہو کر زور کے ساتھ تمائل (nutation) کرتی ہے۔ اگر اس کو کوئی موزوں میزبان مل جاتا ہے تو وہ اس سے لپٹ کر چسینے (suckers) یا مصاصات (haustoria) نکالتی ہے، جو میزبان پودے کو کھا کر اس کے وعائی حزموں تک اپنا راستہ بنا لیتے ہیں، جہاں طفیلی کے رس ریشے اور منخلی ریشے میزبان کی متناظر بافتوں میں مل کر مخلوط ہو جاتے ہیں (شکل ۱۱۱)۔ اس طرح سے طفیلی اپنی نامیاتی غذا اور پانی کی رسد حاصل کرتا ہے، جس میں نمکیات محلول صورت میں موجود ہوتے ہیں۔ اسی اثنا میں طفیلی کی جڑ مرجاتی ہے اور پودا زمین سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔ اگر بجوے کو اتفاق سے کوئی ایسا میزبان نہ ملے جو اس کی بالیدگی کے لیے موزوں ہو تو وہ جلد ہی مرجاتا ہے۔ پودے میں سوا

چھوٹے چھلکوں کے کوئی دوسرے پتّے نہیں ہوتے۔ یہ درحقیقت اس کے لیے کسی مصرف کے نہیں ہوتے۔



شکل ۱۱۱ (ا)

اکاش بیل اور میزبان پودے کے تنوں کی تراش جس میں ایک ... دکھایا گیا ہے

کرسٹیسونیا (Christisonia) کا تنہ چھوٹا ہوتا ہے، جس پر تخفیف شدہ، بے رنگ، چھلکے نما، پتّے لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ یہ پودا اپنے پھولوں کی خوش نمائی کے لیے ممتاز ہے، اور بالانوفورا (Balanophora) میں اس پودے کی ترمیم شدہ صورت جو طفیلی طریقۂ حیات کے لیے اختیار کی جاتی ہے تقریباً انتہائی امکانی درجہ کو پہنچ گئی ہے۔ یہ پودا اپنے میزبان کی جڑ پر طفیلی ہوتا ہے اور وہاں سوائے پھولنے کے موسم کے، ایک سادہ زیر زمینی بصلہ بنا دیتا ہے جو سطح سے نظر نہیں آتا، لیکن جس میں میزبان سے حاصل کیے ہوئے مادّے کا انبار محفوظ رہتا ہے، جس سے یہ پودا مناسب وقت پر اپنے پھول پیدا کر دیتا ہے۔ یہ زمین کے اوپر خاصی ممتاز پھولداری کی شکل میں آتے ہیں مگر جب پھل جھڑ جاتے ہیں تو پھر زمین کے اوپر کوئی چیز باقی نہیں

رہتی ہے اگرچہ کہ اس اثنا میں بصلہ میزبان پر اپنی گرفت، نئے یا بڑے چوسنے بنا کر برابر مضبوط کرتا رہتا ہے۔ یہ چوسنے، اس جماعت کے طفیلیات کے دوسرے چوسنوں کی طرح، غُنبائیہ (bast) اور چوب دونوں سے متحد ہوتے ہیں۔

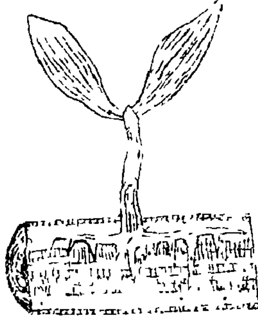
اس سے اور بھی آگے کا درجہ اس عجیب و غریب فصیلۂ رافلیزیئیسی (Rafflesiaceae order) کا ہے، جو جاوا (java) اور سوماٹرا (Sumatra) میں پایا جاتا ہے، اور جس میں پودے کا نباتی جسم اصلی نسیج (hyphae) کی شکل کا ہوتا ہے، جو فنگس (Fungus) یعنی فطر کے نسیج کے مشابہ ہوتے ہیں، اور میزبان کی بافتوں میں سے گزرتے ہیں۔

۳۲- جزوی طفیلیات وہ پودے ہیں جن میں سبزی ہوتی ہے اور معمولی سبز پتّے بھی ہوتے ہیں، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ کم از کم اپنی نامیاتی غذا کا ایک حصّہ ضیائی ترکیب (Photosynthesis) سے تیار کر سکتے ہیں لیکن پانی اور حل شدہ نمکوں کی رسد ایک میزبان سے حاصل کرتے ہیں۔

جب لورنتھس (Loranthus) یا وِسکم (Viscum) مثلاً تو (Mistletoe) (جس کے چیپچپے پھلوں کو پرندے لے جاتے ہیں) کا بیج کسی موزوں درخت کی شاخ پر اُگتا ہے تو مول میزبان میں داخل ہو جاتی ہے، اور دونوں پودوں کی چوبی بافتیں مسلسل ہو جاتی ہیں (شکل ۱۱۲)۔

اسکروفیولاریئیسی (Scrophulariaceæ) کے کئی ارکان جزوی طفیلیات ہوتے ہیں، مثلاً اسٹریگا (Striga) جو جوار (Sorghum) کی جڑوں پر اُگتا ہے، اور پیڈی کیولیریس (Pediculario)

کی کئی انواع جو رسمنے کی گھاسوں کی جڑوں پر اُگتی ہیں۔



شکل ۱۱۳

نو عمر رسل نوا اپنے میزبان پودے کی ٹہنی کے ساتھ تراشا گیا ہے

اُن میں سبزی اور معمولی جڑیں ہوتی ہیں، مگر جہاں اُن کی جڑیں گھاسوں کی جڑوں سے متماس ہوتی ہیں، اورام (چھینے) پیدا ہو جاتے ہیں جن سے طفیلی جڑیں نکل کر گھاس کی جڑوں میں داخل ہو جاتی ہیں۔ موسم بہار میں چھینے بنتے ہیں، اور موسم گرما میں وہ گھاس کی زندہ جڑوں سے غذا جذب کرتے ہیں۔ اِس مدّت میں ان میں شاید ہی کچھ نشاستہ ہوتا ہے یا نہیں ہوتا۔ آخر گرما اور خزاں کے موسم میں گھاس کی مُردہ جڑوں میں سے نامیاتی غذا جذب کی جاتی ہے اور پھر چھینے محفوظ غذا جمع کرتے ہیں۔

۳ف۔ کلّی گند پودے ـــــ کلّی مُردار خوری

گند پودوں کی ہندوستانی مثالیں مانوٹروپا (Monotropa)، نیوشیا (Neottia) اور اِپی پوگم (Epipogum) ہیں۔ یہ تمام معتدل ہمالیہ کے جنگلوں کے دبیز برگی مولڈ (humus) تراب میں پائے جاتے ہیں۔ مانوٹروپا کی یورو پینی انواع کو برڈز نیسٹ (Bird's Nest) کہتے ہیں، اور نیوشیا کو برڈز نسٹ آرکڈ (Bird's Nest Orchid) کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔

تمام حالتوں میں پودا اُس زمین میں نہیں اُگ سکتا جس میں نامیاتی مادّہ نہ ہو، اور وہ اِس مادّے کو

ایک فُطری ملازم (fungus servant) کی مدد سے اپنی غذا بناتا ہے۔ پھپھوند کے بعض ریشے جو برگی مولڈ (leaf-mould) میں نفوذ کرتے ہیں ھانوٹروپا کی جڑوں کی سطح پر ایک دبیز چٹائی بنا دیتے ہیں، اور نیوشیا میں یہ ریشے جڑوں میں گھس کر حقیقۃً قشرہ کے خلیوں کے اندر بڑھتے ہیں۔ اس طرح سے اعلیٰ پودے کو حل پذیر نامیاتی غذا کی رسد پہنچتی ہے، جسے وہ معمولی طریقے پر جڑ بالوں سے جذب نہیں کرسکتا تھا۔

اِن دونوں پودوں میں یہ معلوم ہوتا ہے کہ پوری غذا فُطری دھاگوں (fungus-threads) کے ذریعہ سے حاصل کی جاتی ہے۔ فُطر کو بھی جڑوں کے ساتھ رہنے سے چند فائدے حاصل ہوتے ہیں، مثلاً خشک سالی سے بچاؤ۔ اِس لحاظ سے یہ انتظام ہم باشی (Symbiosis) کی ایک مثال ہے، یعنی دو عضویوں کا ایک مشترک زندگی میں اتحاد یا تلازم جس سے دونوں فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ ہم باشی کی اِس خاص قسم کو، جس میں کہ ایک فُطر ایک اعلیٰ پودے کی جڑوں کے ساتھ زندگی بسر کرے، فُطر جڑ (mycorhiza) کہتے ہیں۔ ہم باشی اور طفیلیت میں ہوشیاری کے ساتھ امتیاز کرنا چاہیے۔ طفیلیت کی حالت میں ایک عضویہ دوسرے عضویہ کے سہارے پر زندہ رہتا ہے۔

کُلّی اور جُزوی گند پودوں کے درمیان کوئی خاص خطِ فاصل نہیں ہوتا۔ نیوشیا میں بھی کچھ سبزی ضرور ہوتی ہے۔

۳۴ - جزوی گند پودے بھی فُطر جڑ کے ذریعہ سے غذا حاصل کرتے ہیں۔ مگر چونکہ اُن میں سبز پتے ہوتے ہیں اور اسی واسطے اُن میں ضیاعی ترکیب جاری رہتی ہے،

لہٰذا اعلیٰ پودا اپنی خدمت گزار فُطرہ پر کُلّی طور پر چنداں منحصر نہیں رہتا۔ بیشتر جنگلی درختوں کی جڑوں میں اور دوسرے متعدد ایسے پودوں کی جڑوں میں، جو جنگلوں اور کھیتوں کی زرخیز تراب (humus) میں اُگتے ہیں، ایک بیرونی فُطرہ جڑ (بیرونی بناتی = ectophytic) ہوتی ہے جیسی کہ مانوٹروپا (Monotropa) میں۔ اور اریکیسی (Ericaceae) [رھوڈوڈنڈرانز ھیتھس (heaths) وغیرہ] میں فُطرہ جڑ عموماً اندرونی (Endophytic = دروں بناتی) ہوتی ہے، جیسے کہ نیوشیا میں۔ دلدلوں اور کیچڑ والی حمائی (peaty) مٹی میں اُگنے والے بیشتر پودوں میں فُطرہ جڑیں پائی جاتی ہیں، مثلاً یہ حالت دلدل کی گھاسوں میں ہوتی ہے گو بظاہر سجز (Sedges) (ایک قسم کی گھاس) اور ناگرموتھے (Rushes) کی یہ حالت نہیں ہوتی، اگرچہ وہ زیادہ گیلے وحلی مقامات میں اُگتے ہیں۔

جزوی گند پودوں میں یہ ممکن ہے کہ وہ آزاد پھپھوند ڈورے جو سطح سے باہر نکلتے ہیں، جڑبالوں کا کام انجام دے کر نامیاتی مرکبات کے علاوہ پانی اور غیر نامیاتی نمکیات جذب کرتے ہوں۔ ممکن ہے کہ شاید خصوصاً ان کی نائیٹروجن کی وجہ سے جذب کیے جاتے ہیں، کیونکہ سبز پودے کاربن ڈائی آکسائیڈ ہوا میں سے جذب کر سکتے ہیں۔ فُطرہ جڑ والے پودوں میں جڑبال چند ہی یا بالکل نہیں ہوتے، کیونکہ اُن میں باہر نکلے ہوئے فُطری تاگے غذائی اشیاء جذب کرنے کے لیے نسبتہً بہت زیادہ کارگر وسائل ہیں۔

۳۵ ف۔ پھلی دار (Leguminous) پودوں کا نائیٹروجنی تمثّل ——— کرۂ ہوائی کی آزاد نائیٹروجن کو، اگرچہ وہ بکثرت

ہوتی ہے، سبز پودا استعمال نہیں کرتا۔ لیکن زہراوی پودوں کا ایک اہم فصیلہ ہے، یعنی لگیمینوزی (Leguminosae) [مٹر، سیم، کلوور کا فصیلہ (Clover order)] جس میں ہوا کی نائیٹروجن بالواسطہ طریقہ پر استعمال کی جاتی ہے۔

ایک عرصہ تک تسلیم کیا جاتا تھا کہ پھلی دار پودے ایسی زمین میں بآسانی اُگ سکتے ہیں جس میں کچھ مخلوط نائیٹروجن ہو یا بالکل نہ ہو، اور یہ کہ درحقیقت پھلیوں دار فصل کے اُگانے کے بعد زمین میں اکثر نائیٹروجن کی نسبتہً زیادہ افراط ہو جاتی تھی۔ اِن حقائق کی جو ابتداءً بے حد پریشان کن تھے، اب توضیح و توجیہ معلوم ہو گئی ہے۔ اِن پودوں کی جڑوں پر کثیر التعداد گرہکیں یا درنے (tubercles) پائے جاتے ہیں۔ جب اِن درنوں کا امتحان کیا جاتا ہے تو یہ چھوٹے بیضوی یک خلوی اجسام سے پُر نظر آتے ہیں، جو "جرثوم آسا" (bacterioids or bacteroids) کہلاتے ہیں۔ غالباً یہ جراثیم (bacteria) ہیں، گو بعض انہیں فنگس یا فطر کے بذرے خیال کرتے ہیں۔ یہ ہمیشہ زمین میں موجود رہتے ہیں اور پھلی دار پودوں کو اُن کے جڑبالوں کی راہ سے سرایت زدہ کر دیتے ہیں۔ یہ جڑبالوں میں باریک نلیاں پیدا کر دیتے ہیں، جو قشری بافت میں سے اپنا راستہ کر کے اُس کو تیز بالیدگی کی تحریک پہنچا کر اس طرح درنے پیدا کر دیتے ہیں۔ یہ نمو پذیر درنے اشاعت کی افراط رکھتے ہیں۔ اور بعد میں ہر درنہ کو جڑ کے وعائی حزمے سے ایک شاخ پہنچتی ہے۔

وہ جرثوم آسے جو پورے بالیدہ درنہ میں پائے جاتے ہیں، حملہ آور نلیوں کے اندر پیدا ہوتے ہیں۔ تجزیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ درنے نائیٹروجنی مادوں، نیز پوٹاش اور

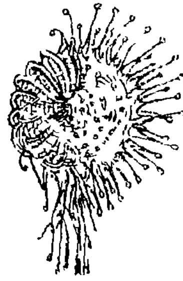
فاسفورس کی نہایت افراط رکھتے ہیں، اور معلوم ہوتا ہے کہ اُن زمینوں میں، جن میں نائیٹروجنی مرکبات کم ہوں بہترین نمو حاصل کر لیتے ہیں۔ دَرَ سُنے اُن پودوں میں پیدا نہیں ہوتے، جو باغ یا کھیت کی ایسی زمین میں اُگائے گئے ہوں جو اتنی گرم ہو گئی ہو کہ اُس کے اندر کے تمام عضویے ہلاک ہو گئے ہوں۔ بلکہ وہ ایسے پودوں کی جڑوں پر اُگتے ہیں، جن کی تنبیت باغ کی زمین میں ہو گئی ہو اور جو پھر محلول کاشت میں رکھ دیے گئے ہوں۔

اس میں شک نہیں کہ یہاں ہمیں ہم باشی کی ایک مثال ملتی ہے۔ بہ ظاہر جرثوم ہوا کی آزاد نائیٹروجن استعمال کر لیتے ہیں اور اس کو اپنی ترکیب میں اُسی طرح شامل کر لیتے ہیں جس طرح کہ زمین کے اندر کے بعض جراثیم کرتے ہیں (صفحہ ۲۲۳)۔ اور یہ ممکن ہے کہ درآنحالیکہ پھلی دار پودا تیار شدہ نائیٹروجنی مرکبات (نائیٹریٹس) سے فائدہ اُٹھاتا ہے، جراثیم کو اُن کاربوہائیڈریٹس (شکر) کی رسد پہنچتی ہے جنہیں سبز پودے نے تیار کیا ہے۔ اِس انتظام کو فُطرجڑ (mycorhiza) کی ایک خاص قسم تصور کر سکتے ہیں۔

۳۶۔ گوشت خوار یا کرم خوار پودے

اپنی نائیٹروجنی غذا کا ایک حصہ کیڑوں سے حاصل کرتے ہیں، جن کو وہ مختلف طریقوں سے ترمیم شدہ پتوں کے ذریعے سے پکڑ لیتے ہیں اور وہ پھر ان کیڑوں کے نرم حصوں کو جذب کر لیتے ہیں۔ ہندوستانی گوشت خوار پودوں میں سے پنگیوکیولا (Pinguicula)، ڈروسیرا (Drosera)،

یوٹریکولیریا (Utricularia)^۱ اور نیپنتھس (Nepenthes) ہیں۔
پنگیوکیولا (Pinguicula) کا نمایندہ ہندوستان میں
پی۔ الپینا (P. alpina) ہوتا ہے، جو بعض اوقات الپائن ہمالیہ میں
پایا جاتا ہے۔ اس پودے میں چوڑے پتوں کا ایک قاعدی گلچھڑا (rosette)
گھیرا ہوتا ہے جن کی بالائی سطحوں پر چپچپے غدود ہوتے ہیں اور
جن کے حاشیے کسی قدر اندر کی طرف لپٹے ہوئے ہوتے
ہیں۔ اس چپچپے افراز سے چھوٹے کیڑے گرفتار ہو کر بارش سے
پتے کی کور میں بھر آتے ہیں، جو اندر کی طرف پیچاں ہو کر اُن کو
ملفوف کر لیتی ہے۔ یہ غدود ہضمی خمیروں کا افراز پیدا کر کے حاصلات
کو جذب کر لیتے ہیں اور پھر پتا کھل جاتا ہے۔
ہندوستان میں ڈراسیرا (Sundew) (Drosera) کی دو
انواع کافی عام ہیں، یعنی میدانوں میں ڈراسیرا برمانی
(D. Burmanni) اور ہمالیہ و نیلگری میں ڈراسیرا لوناٹا
(D. Lunata)۔ شکل ۱۱۳ عام یوروپینی انواع میں سے
ایک یعنی ڈراسیرا روٹنڈی فولیا
(D. rotundifolia) کو ظاہر کرتی
ہے۔ پتوں میں بھی متعدد ڈنڈی دار
غدود یا گیرے (tentacles) ہوتے
ہیں، جن سے ایک چپچپا سیال
افراز پیدا ہوتا ہے (شکل ۱۱۳)۔
اگر کوئی کیڑا گیروں سے
چپک جائے تو وہ اُس پر جھک کر
ایک ایسا سیّال چھوڑتے ہیں



شکل ۱۱۳۔ ڈراسیرا کا پتا
دائیں جانب گیرے پھیلے ہوئے ہیں اور بائیں
جانب ایک کیڑے پر کچھ جھکے ہوئے ہیں۔

جو البیومینی یا پروٹینڈ مادوں (انڈے کی سفیدی، گوشت وغیرہ)
کو ہضم کر کے حل پذیر بنانے کی قوت اسی طرح رکھتا ہے جس طرح

---

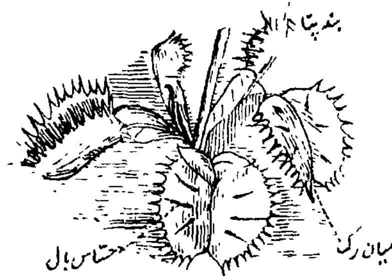
^۱ (The Butterwort)

کہ ایک جانور کے معدہ میں ہوتی ہے۔ یہ مفرزہ سیّال مع حل پذیر
نائیٹروجنی حاصلات، یعنی پیپٹونز (peptones) کے پھر جذب
کر لیا جاتا ہے۔ جب ہضم مکمل ہو جاتا ہے تو گیرے پھر اپنی پہلی
وضع پر آ جاتے ہیں، اور پھر دوسرے کیڑے کو گرفتار کرنے
کے لیے تیار ہوتے ہیں۔ کسی ٹھوس شئے کے مسلسل تماس
سے گیروں میں حرکت کی تحریک پیدا کی جا سکتی ہے، مگر بظاہر
کوئی ہضمی سیّال کا افراز نہیں پیدا ہوتا، تاوقتیکہ ایک موزوں
نامیاتی مادّہ، مثلاً کچے گوشت کا یا اُبلے ہوئے انڈے کی سپیدی
کا ٹکڑا، سپتے پر نہ رکھا جائے۔

بلاڈر ورٹ (Bladderwort) (*Utricularia*) ایک
تہ آب پودا ہے، جس میں جڑیں نہیں ہوتیں۔ تہ آب حصے پتّوں اور شاخوں میں صاف طور پر
منقسم نہیں ہوتے، مگر باریک اور تقسیم شدہ ہوتے ہیں، اور زہرادی ٹہنیاں پانی کے اوپر
نکل آتی ہیں۔ تہ آب حصوں میں عجب قسم کے چھکنے یا منفخ (bladders) ہوتے ہیں،
ہر چھکنے میں ایک پھندے دار دروازہ (trapdoor) یا کھلمندن (مصراع = valve)
ہوتا ہے جو باہر سے ڈھکیلنے پر آسانی کے ساتھ کھل جاتا ہے، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے
کہ چھوٹے جانور [کیڑے، واٹر مائیٹس (water-mites)،
آبی پسّو (water-fleas) وغیرہ] ایک دفعہ منفخے یا چھکنے میں داخل
ہونے کے بعد باہر نہیں نکل سکتے۔ جب یہ جانور ہلاک ہو جاتے ہیں تو اُن کے نرم حصے
تحلیل ہو جاتے ہیں اور اُنھیں منفخے یا چھکنے کی اندرونی سطح پر کے شاخدار بال جذب کر لیتے
ہیں۔ یوٹریکیولیریا کی متعدد انواع سارے ہندوستان میں جانوروں کی دلدلوں اور
تالابوں میں (میدانوں اور پہاڑوں، دونوں مقامات پر) پائے جاتے ہیں۔

وینس کے مکھی پھندے (Venus' Fly-trap) شکل ۱۱۴ کا وطن کیرولینا
(Carolina) ہے جہاں وہ جار (peat) کے دلدل میں اُگتا ہے۔ وہ اکثر گرم مکانات
(hot-houses) میں اُگایا جاتا ہے۔ اس کے پتوں میں دو لختے یا حصے ہوتے ہیں اور میان رگ
(mid-rib) نر مادگی یا چُول کا کام دیتی ہے۔ ہر لختے یا حصے کی بالائی
سطح پر تین لمبے حسّاس بال ہوتے ہیں۔ اگر ان میں سے کسی

ایک کو کوئی کیڑا چھو لیتا ہے تو پتّے کے دونوں لختے یا حصّے آپس میں



شکل ۱۱۴

وینس کا مکھی پھندا (Dionæa Muscipula)

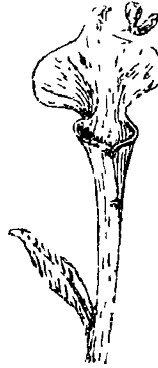
مل کر کیڑے کو گرفتار کر لیتے ہیں۔ ہضم سن ڈیو کی طرح ہوتا ہے۔ وینس کے مکھی پھندے کے پتوں کو کیمیائی تہیجات کا صرف خفیف سا احساس ہوتا ہے، لیکن اگر پتے کے لختے ایک کیڑے کے چھونے کی وجہ سے بند ہو گئے ہوں تو وہ آپس میں خوب مل جاتے ہیں اور کیڑے کو مضبوط پکڑ لیتے ہیں۔ ورنہ اگر پتوں کو چھوا جائے، مثلاً ایک پنسل سے تو ان کا بند ہونا نامکمل رہ جاتا ہے، اور لختوں کے درمیان ایک چوڑا فاصلہ باقی رہ جاتا ہے۔ آخرالذکر حالت میں پتا پھر کھل جاتا ہے، لیکن اگر کوئی کیڑا گرفتار ہوا ہے تو تاوقتیکہ ہضم شدہ حاصلات جذب نہ ہو جائیں، پتا بند یا مسدود ہی رہتا ہے۔

کٹر پھندے والے پودوں (Pitcher Plants) میں جن کی بہترین مثال نیپنتھس (Nepenthes) (شکل ۱۱۵) ہے، پورا پتا یا اس کا ایک حصّہ کٹر پھندے کی شکل میں نمویاب ہوتا ہے جس کے منہ کی ایک جانب ڈھکنا لگا ہوا ہوتا ہے۔ کٹر پھندے کو ایک لمبا نمیبیبی سپر نما ورقہ یا پتا تصور کر سکتے ہیں۔ کٹر پھندے کی

نہ میں پانی ہوتا ہے، جس میں عموماً جراثیم کا ہجوم رہتا ہے، اور



شکل ۱۱۵
پننتھس کا کٹر پھندا



شکل ۱۱۶
سار اسینیا کا کٹر پھندا

نپنتھس میں ایک ہضمی سیال (پیپسن = pepsin) کا افراز ہوتا ہے۔ چنانچہ جو کیڑے اس سیال میں گرتے ہیں پہلے اس میں غرقاب اور پھر ہضم ہو جاتے ہیں۔ ملایا (Malay) کے خطے میں یہ جنس بہت پائی جاتی ہے۔ لیکن اس کی ایک نوع کاشیا (Khasia) کی پہاڑیوں میں اور ایک سیلون میں بھی پائی جاتی ہے۔

سار اسینیا (Sarracenia) (شکل ۱۱۶) میں کوئی خمیر نہیں ہوتا۔ کیڑوں کے اجسام جراثیم کے عمل سے تحلیل ہو جاتے ہیں اور حل پذیر حاصلات جذب ہو جاتے ہیں۔ یہ جنس صرف امریکہ سے مخصوص ہے۔

ان میں اور دوسرے کٹر پھندے والے پودوں میں کٹر پھندوں کے ڈھکنے اکثر شوخ چمکدار رنگ کے ہوتے ہیں اور یہ کیڑوں کے لیے ایک کشش رکھتے ہیں، مگر ان میں حرکت کی قوت نہیں ہوتی اور یہ ایک بار کھل جانے کے بعد پھر بند نہیں ہو سکتے۔ کٹر پھندے کے

حاشیہ یا گگر پر شہد کے غدود بھی ہوتے ہیں، جو کیڑوں کو اپنی طرف مائل کرنے میں مُمد ہوتے ہیں۔ اس گگر کے نیچے ایک ایسا منطقہ ہوتا ہے جو چھوٹے غدود سے ڈھکا ہوا ہوتا ہے، جو کہ پھند سے کی اندرونی سطح پر گڑھوں کی گہرائی میں واقع ہوتے ہیں۔ اس کے بعد ایک چکنا پھسلنا خطہ آتا ہے، جس کے حصۂ زیریں میں بال ہوتے ہیں، جو نیچے کی طرف رُخ رکھتے ہیں۔ اور بالآخر زیریں ترین حصے میں پانی ہوتا ہے۔ کیڑے بالائی غدودی خطے پر رینگتے ہوئے بہت جلد چکنے پھسلنے منطقے پر پہنچ جاتے ہیں۔ اور اُن بالوں کی وجہ سے، جو اس حصہ کے نیچے ہوتے ہیں، پھر اوپر نہیں چڑھ سکتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ بالآخر مایع میں گر کر غرقاب ہو جاتے ہیں۔

بیشتر کرم خوار پودوں میں اتنی کافی سبزی (کلوروفل) ہوتی ہے کہ جس سے وہ اپنی ضرورت کے موافق تمام نباتی غذا بنا سکتے ہیں اور کیڑے نہ ملنے پر بھی وہ بالکل اچھی طرح اُگ سکتے ہیں۔ لیکن جب اُنہیں کیڑوں، کچے گوشت یا ابلے ہوئے انڈے کی غذا دی جاتی ہے تو پودے نسبتۃً زیادہ قوی ہو جاتے ہیں، زیادہ پھولتے ہیں، زیادہ کثیر التعداد اور زیادہ طاقتور تخم پیدا کرتے ہیں۔ اکثر کرم خوار پودے ادنیٰ دلدلی زمین میں اُگتے ہیں جس میں عموماً نائٹریٹس اور دوسرے قابلِ حصول نائیٹروجنی مرکبات کی کمی ہوتی ہے۔ کیڑوں کو گرفتار کر کے ہضم کرنے سے اُنہیں بلا زمین یا مٹی کے توسط کے نائیٹروجن کی رسدیں بہم پہنچتی رہتی ہیں اور اس طرح وہ ایسے مقامات میں بالیدگی حاصل کر سکتے ہیں جو بصورتِ دیگر اُن کے لیے ناموافق ہوتے ہیں۔

——— (✣) ———

آٹھواں باب

پودا اور اُس کا ماحول

(ا) خراش پذیری (irritability) تخمِ مایہ کے بنیادی خصائص میں سے ایک خاصّہ ہے۔ بہ الفاظ دیگر یہ اُس جاندار تخمِ مایئی مادّہ کی فطرت میں داخل ہے کہ وہ مختلف بیرونی اثرات کو قبول کرنے کی، یعنی اُن سے متہیّج ہونے کی، اور اِن تہیّجات کے جواب میں بعض مجیبیتیں (responses) ظاہر کرنے کی قابلیت رکھتا ہے۔ اِس ضروری اور بنیادی خاصّہ پر غور کرنے سے پودے اور اُس کے ماحول کے باہمی تعلق کا پورا سوال پیدا ہو جاتا ہے۔ یہی وہ خاصّہ ہے جو عضویہ کو اُس کے ماحول سے "دوبدو" کرتا ہے (یعنی اُس کو تماس میں لاتا ہے)۔ اسی پر بالآخر اُس موافقت کا انحصار ہے جو پودے اور اُس کے ماحول میں ہر جگہ نظر آتی ہے۔

گو متعدد حالتوں میں پودوں کے پختہ اعضاء خارجی تہیّجات کے عمل پر مجیبیت (response) ظاہر کرتے ہیں مگر ایسی مجیبیت کا بہترین ظہور نمو پذیر اعضا ہی سے رونما ہوتا ہے۔ دورانِ بالیدگی میں تخمِ مایہ کی تعمیری فعلیت بیرونی حالات کے مہیّج یا محرّک اثر سے ہمیشہ متاثر اور متبدّل

ہوتی رہتی ہے ۔

عموماً یہ مجیبیّت کم و بیش متعیّن حرکت کی نوعیت کی ہوتی ہے ۔ اِن حرکات کو جو بیرونی تہیّجات کے باعث عمل میں آتی ہیں، **تسری حرکات** (induced movements) کہتے ہیں اور انہیں خودرو حرکات (spontaneous movements) سے امتیاز کرنا چاہیے (دیکھو صفحہ ۲۶۶) ۔

ف ۲۔ تہیّجات (stimuli) ــــــ تہیّج سے کوئی بیرونی مُخِل اثر مُراد ہے، جو پودے کو مجیبیّت ظاہر کرنے کی تحریک پہنچاتا ہے ۔ ہم دیکھ چکے ہیں کہ ایک موزوں تپش، آکسیجن اور پانی کی رسد، نیز روشنی میں بار بار تکشّف یہ سب معمولی سبز پودوں کی تندرستی یا لیدگی کے لیے ضروری شرائط ہیں ۔ یہ نہ ہوں تو غریزی افعال بالکل عمل میں نہیں آسکتے ۔ نخزمایہ کی خراش پذیری بھی ان ہی شرائط پر منحصر رہتی ہے ۔ روشنی کے اِس طبعی اثر وغیرہ کو، جس پر تمام غریزی فعلیت کا دار و مدار ہے، مقوی اثر (tonic influence) کہہ سکتے ہیں ۔ لیکن اس کے علاوہ ایک مہیّج اثر اس وقت بھی طاری ہونا ممکن ہے، جبکہ ان میں سے کوئی ایک عامل بھی کسی طرح متغیر یا متبدّل ہو ۔ دوسرے مہیّجات جاذبہ (gravity) اور میکانی تماس یا دباؤ ہیں ۔ اور پودے مختلف کیمیائی تہیّجات سے بھی مجیبیّت ظاہر کرسکتے ہیں ۔

ف ۳۔ روشنی یا نور (light) ــــــ جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے، پودے کا نخزمایہ صرف اُسی وقت صحت کی حالت میں رہتا ہے جبکہ وہ کافی طور پر روشنی میں کُھلا ہوا رہے ۔ یہ حالت ایک تننشی حالت (condition of tone) ہوتی ہے ۔ اگر پودے کو کچھ عرصہ کے لیے اندھیرے میں رکھا جائے تو نخزمایہ کی خراش پذیری جاتی رہتی ہے اور ایک مرضی کیفیت طاری ہوجاتی ہے ۔ اس تندرست حالت کو جو کافی روشنی میں تکشّف کے باعث ہوتی ہے **ضیائی میلان** (phototonus) کے نام سے موسوم کرتے ہیں ۔ ہر پودے کے لیے روشنی کی کچھ مقدار متعین ہے، جس سے یہ تندرست کیفیت بہترین قائم ہوجاتی ہے ۔

لیکن ہمیں زیادہ خصوصیت کے ساتھ روشنی کے مہیج عمل پر غور کرنا ہے۔

(ا)۔ روشنی کی امتدادی تاثیر (paratonic influence of light) —— پودے کے ارکان (تختہ یا نموپذیر) پر روشنی کی شدّت کی تبدیلی ایک محرک اثر رکھتی ہے۔ اسے روشنی کی امتدادی تاثیر (paratonic influence) کہتے ہیں۔ یہ پتوں کے حصاری خلیوں میں کے سبز مایول (chloroplasts) پر روشنی کے عمل سے اچھی طرح بتائی جاسکتی ہے۔ منتشر روشنی میں یہ سبز مایے خلیوں کی بیرونی اور اندرونی دیوار پر مترتّب ہوجاتے ہیں اور اس لیے ان کو ممکنہ آزادی کے ساتھ روشنی کا سامنا رہتا ہے۔ سبز مایوں کی اس ترتیب یا حرکت کو برگردی (epistrophe) کہتے ہیں۔ تیز روشنی میں سبز مایے خلیوں کی جانبی دیواروں پر آجاتے ہیں اور اس لیے روشنی سے کم و بیش روپوش ہو جاتے ہیں۔ یہ دور بہ گردی (apostrophe) ہے۔ اگر طالب علم کو یاد ہے کہ تند روشنی سے سبزی (کلوروفل) تحلیل ہو جاتی ہے، تو اس کی حیاتیاتی اہمیت ظاہر ہو جائیگی۔

علاوہ ازیں بہت سے پودوں میں روشنی کی شدّت کی اس تبدیلی سے حرکت پیدا ہو جاتی ہے، جو دن اور رات کے تبادل کے ساتھ متلازم ہوتی ہے۔ بہت سے پتے جو دن کے وقت بالکل کھلے اور کشادہ ہوتے ہیں، رات کے وقت جھک کر اپنے کنارے اوپر کی طرف پھیر دیتے ہیں۔ اگر یہ پتے مرکّب ہوں تو ان کے برگچے بند ہو جاتے ہیں۔ یہ تبدلی حرکات (صفحہ ۲۶۶) خوابی حرکات (nyctinastic movements) کہلاتی ہیں۔ ہمیں ان کی مثالیں حسّاس پودے (sensitive plant) ووڈسارل (Wood sorrel) سیم (Bean) اور کلوور (Clover) کے پتوں میں ملتی ہیں۔ پتوں کا جھکنا یا بند ہونا گدی (pulvinus) کے کعبی خلیوں کے تناؤ میں تبدیلی واقع ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے (صفحہ ۱۶۷)۔ ان حرکات کی علّتِ غائی یہ ہے کہ رات کے وقت پتوں سے تریان کے ذریعہ سے پانی

کم خارج ہو کر وہ سردی سے محفوظ رہتے ہیں۔

یہی یا اِن سے مماثل حرکات اِن پودوں میں دن کے وقت زیادتیٔ تنویر سے پیدا ہو سکتی ہیں۔ جب روشنی حد سے زیادہ شدید ہو جاتی ہے تو پتّے یا تو جھکی ہوئی شبانہ وضع اختیار کر لیتے ہیں، یا اوپر کی طرف خم کھا کر اپنے کنارے روشنی کے سامنے پیش کر دیتے ہیں۔ اِس وضع میں (جسے "نوم یومی" = "diurnal sleep" یا دن کی نیند کہتے ہیں) پتّے حرارتِ آفتاب کے اثرات سے، اور کلوروفِل یعنی سبزی روشنی کے تحلیلی عمل سے محفوظ و مصئون رہتی ہے۔

متعدّد پھولوں میں بھی روشنی کی شدّت کے تغیّر سے حرکت پیدا ہو جاتی ہے۔ مثلاً ریڈ کیمپیئن (Red Campion) کے پھول اور گلِ بہار (Daisy)، اور ڈنڈ یلین (Dandelion) کی پھولداریاں رات میں بند ہو جاتی ہیں۔ دوسرے پھول جیسے ایوننگ کیمپیئن (Evening Campion) دن کے وقت چمکدار روشنی میں بند رہتے ہیں اور سرِ شام کھل جاتے ہیں۔ اُن حرکات کی غایت کی توضیح جو کہ زُہرادی پتوں کی بالائی اور زیریں سطحات کی غیر مساوی بالیدگی سے عمل میں آتی ہیں (اور وہ تبدلی حرکات نہیں ہیں) کچھ تو اس ضرورت سے ہوتی ہے کہ پھول حملہ آور کیڑوں اور دوسرے مختلف بیرونی مضر اثرات (نمی، سردی، وغیرہ) سے محفوظ رہیں، اور کچھ زیرگی (pollination) کی حالتوں سے جو کیڑوں کے ذریعہ سے انجام پاتی ہے۔

روشنی کی عام استدادی تاثیر تنوں، جڑوں، اور پتّوں کی طولی بالیدگی کی شرح کو گھٹاتی ہے۔ سایہ دار پودوں میں بہ نسبت چمکدار روشنی میں کھلے ہوئے پودوں کے پتّے زیادہ بڑے اور تنے زیادہ لمبے ہوتے ہیں۔ البتہ اِس کا تعلق اُن ہی پودوں سے ہے جو تندرست حالت میں ہوں، جن کے لیے روشنی کی کچھ مقدار ضروری ہوتی ہے۔ جب سبز پودے مسلسل اندھیرے میں اُگائے جائیں تو ایک مرضی حالت (ایٹیولن دار یا بےرنگی حالت) پیدا ہو جاتی ہے۔ (دیکھو ۲۴۴)

جس میں تنے پتّوں کے صرفہ پر بہت زیادہ لمبے ہوجاتے ہیں۔

(ب) روشنی کی شمس رُخی (heliotropic) تاثیر ـــــ روشنی بھی بالیدگی کے رُخ پر ایک محرک اثر رکھتی ہے۔ یہ اثر روشنی کی متغیّر شدّت پر نہیں بلکہ واقع شعاعوں (incident rays) کے رُخ پر منحصر ہوتا ہے۔ عام طور سے نیم قطری ارکان اپنے طولی محوروں کو شعاع واقع (incident ray) سے متوازی رکھنے کا رُجحان رکھتے ہیں۔ یہ دو طریقوں سے عمل میں آتا ہے۔ نموئی رکن کا راس یا تو روشنی کی طرف بڑھتا ہے، یا اُس سے دُور ہوتا جاتا ہے۔ یہاں ہم مظاہر شمس رُخی (heliotropism) پر غور کر رہے ہیں۔ شمس رُخی وہ محبیبیّت ہے جو ایک رُکن روشنی کے محرک اثر کے جواب میں اپنی بالیدگی کی سمت کے متعلق ظاہر کرتا ہے۔ اگر رُکن روشنی کی طرف رُخ کرے تو یہ مثبت شمس رُخی ہے، اور اگر وہ روشنی سے دُور ہو جائے تو یہ منفی شمس رُخی ہے۔ بیشتر نیم قطری تنے اور مرکزی پتّے مثبت شمس رُخ ہوتے ہیں، اور بیشتر جڑیں منفی شمس رُخ ہوتی ہیں۔

شمس رُخی کی ایک اچھی مثال اُس وقت دیکھی جاتی ہے جب کہ کسی پودے کو ایک کھڑکی میں اُگائیں۔ اس صورت میں یہ دیکھا جائے گا کہ تاوقتیکہ پودے کا رُخ ہمیشہ نہ بدلا جائے تنہ روشنی کی طرف جُھک جاتا ہے۔ سابق میں اسے اُس مزاحم عمل سے منسوب کیا جاتا تھا جو خیال تھا کہ روشنی بالیدگی پر رکھتی ہے۔ خیال کیا جاتا تھا کہ یہ خمیدگی محض اس وجہ سے واقع ہوتی ہے کہ پودے کی سایہ دار جانب زیادہ تیزی کے ساتھ بڑھتی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ تنہ کی محدب جانب زیادہ سریع بالیدگی ظاہر کرتی ہے، لیکن یہ توضیح اس وجہ سے ناکافی ہے کہ یہ منفی شمس رُخی کے مظاہر کی توجیہ کرنے میں قاصر ہو جاتی ہے۔ جو کچھ ہم کہہ سکتے ہیں وہ صرف یہی ہے کہ یہ ارکان روشنی کے محرک عمل سے متاثر ہوکر اپنی محبیبیّت کا اظہار اپنے طولی محوروں کو واقع شعاعوں (incident rays) سے متوازی رکھنے کے رُجحان سے کرتے ہیں۔ ہم یہاں اس عمیق تر سوال کو نہیں چھیڑ سکتے کہ ایسا کیوں ہونا چاہیے۔

دو وجہی پتوں اور دوسرے ظہری بطنی اعضا کا طرز عمل جداگانہ ہوتا ہے۔ وہ عموماً اپنی مجیبیت کا اظہار اپنی سطحوں کو اشعۂ واقع سے زاویۂ قائمہ پر رکھنے کے رجحان سے کرتے ہیں۔ یہ قائمہ شمس رخی (diaheliotropism) کہلاتی ہے۔

مظاہر شمس رخی کی حیاتیاتی اہمیت کے متعلق کوئی دقت نہیں ہوتی۔ تنہ روشنی کی طرف خم کھا کر پتوں کو ایسی موزوں ترین وضع میں رکھتا ہے کہ جس سے وہ روشنی اخذ کر سکیں۔ اس کی تائید پتے کی قائمہ شمس رخی (diaheliotropism) سے ہوتی ہے۔ جڑ کو منفی شمس رخ ہونے کی وجہ سے زمین تک پہنچنے کا بہترین موقع حاصل ہوتا ہے۔

پودے کے ارکان اپنی بالیدگی کے دوران میں ایک متعین محل روشنی اختیار کر لیتے ہیں جو (بہ استثناء اُن حالتوں کے کہ جن میں بالغ ارکان حرکات ظاہر کرتے ہیں) قائم ہوتا ہے۔ یہ دیکھنا چاہیے کہ پتوں کا اختیار کردہ قائم محل روشنی ایسا ہوتا ہے کہ وہ اپنی بطنی (بالائی) سطح کا رُخ تیز ترین روشنی کی طرف نہیں بلکہ اُس تیز ترین منتشر روشنی کی طرف کرتے ہیں جو اُن پر پڑتی ہے۔ اسی واسطے بیشتر پتے (اگر پودے روشنی میں آزادانہ کھلے ہوئے ہوں تو) تقریباً کم و بیش اُفقی ہوتے ہیں۔ لیکن اگر پودے بہت شدید روشنی میں کھلے ہوئے اُگ رہے ہوں تو ممکن ہے کہ یہ وضع بدل جائے اور اُن کا قائم محل روشنی انتصابی تک ہو جائے، جس میں سطحوں کا رُخ مشرق اور مغرب کی طرف ہو جاتا ہے، جیسے کہ کامپس پودوں ("Compass plants") سلفیم لسی نیاٹم (Silphium laciniatum) اور لیکٹیوکا اسکاریولا (Lactuca Scariola) میں۔ یہ انتصابی وضع اکثر مداریی پودوں (tropical plants) کے پتوں میں پائی جاتی ہے، اور برگ مان (Phyllodes) کا خاصّہ بھی ہے (صفحہ ۱۹۹)۔ اس کی

اہمیت وہی ہے جیسی کہ پختہ پتوں کے "نوم یومی" میں ایک خاص محل اختیار کر لینے کی ہوتی ہے (صفحہ ۲۹۱)۔

روشنی کی وہ کرنیں، جو بہ محرک (امندادی اور شمس رُخ) اثرات پیدا کرنے میں خاص طور پر متعلق ہیں، نیلی اور بنفشئی کرنیں ہیں۔

تجربہ ۶۳۔ کسی رجرینیم یا سورج مکھی کو جو گھر سے باہر اُگ رہا ہو، ایک گملے میں رکھو اور اس گملے کو کھڑکی میں رکھ دو کہ جس سے پودے پر اچھی روشنی پڑے۔ چند روز میں دیکھو کہ چھوٹے پتے اور تنہ کا نموئی حصّہ کیا وضع اختیار کر لیتے ہیں۔

تجربہ ۶۴۔ شیشے کی ایک اُستوانی کو باہر سے سیاہ کاغذ یا کپڑے سے ڈھانک دو، مگر اس کی ایک جانب پر ایک تنگ انتصابی درز چھوڑ دو۔ اُستوانی میں تھوڑا سا پانی ڈال کر سیم کے ایک بجوے کو ایک لمبی پن سے لگا دو، جو ایک کاگ میں سے گذرے (ملاحظہ ہو تجربہ ۵۹، صفحہ ۲۶۹)۔ بجوے کو افقاً اور اُس درز کے زاویۂ قائمہ پر رکھو۔ اُستوانی کو روشنی میں رکھ کر ایک یا دو روز کے بعد دیکھو کہ ٹہنی درز کی طرف جھک جاتی ہے اور اوّلی بیخ اُس سے دُور ہوتی جاتی ہے۔

تجربہ ۶۵۔ ایک پانی سے بھرے ہوئے گلاس پر ململ کا کپڑا باندھ کر اس کپڑے کے سوراخوں میں سے اُگتی ہوئی کرس (Cress)، مولی، یا السی کی جڑیں گذار دو۔ اس گلاس کو ایک کھڑکی کے نزدیک یا ایسے ڈبہ میں رکھ دو، جس کی روشن جانب ایک انتصابی درز ہو۔ دیکھو کہ روشنی کے لحاظ سے وہ جڑ اور ٹہنی کون سے رُخ میں بڑھتی ہے۔

تجربہ ۶۶۔ یہ بتاؤ کہ ایک کلوور (Clover) کے پودے میں (جو گھر سے باہر یا ایک گملے میں اُگایا گیا ہو) دن کے وقت ایک غیر شفاف ظرف سے ڈھانک دیئے اور اس کے کنارے پہ

مٹی لگا دینے سے (تاکہ روشنی نہ آسکے) "خوابی حرکات" پیدا کیے جا سکتے ہیں۔

۴ک - جاذبہ (gravity) — **قوت جاذبہ بھی پودے** کے ارکان کی بالیدگی پر محرک اثر رکھتی ہے۔ اس محرک کے اثر سے اوّلی جڑیں قوت کے رخ ہیں، اور اوّلی تنے اس کی **مخالف سمت میں** بڑھنے کا رجحان رکھتے ہیں۔

اگر کسی بجوے کو اُفقی وضع میں اور روشنی سے محفوظ رکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ انحنا تنے اور جڑ کے نموئی حصّے میں واقع ہوتا ہے، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اوّل الذکر اُوپر کی طرف اور موخّر الذکر نیچے کی طرف خم کھا کر بڑھتا ہے۔ یہ ثابت کیا جا چکا ہے کہ جڑ کا سرا ہی خراش پذیر حصّہ ہوتا ہے، مگر انحنا جو زیادہ قوت کے ساتھ عمل میں آتا ہے اس سے پیچھے کے حصّے میں واقع ہوتا ہے، جہاں خلیے تیزی کے ساتھ لمبے ہوتے جاتے ہیں۔ تنہ کی بھی درا صل یہی حالت ہوتی ہے۔ یہ اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے کہ یہ انحنا کسی طرح سے اس حصّے کے وزن کی وجہ سے نہیں ہوتا، بلکہ جاذبہ کی قوت کسی نہ کسی طریقہ سے نموئی حصّہ کے تخرمایہ کو تہیج پہنچا کر ایک **متعین مجیبیت** (response) پیدا کر دیتی ہے۔

نموئی ارکان اپنی بالیدگی کے رُخ کے لحاظ سے جو مجیبیت جاذبہ کے متہیج اثر کے جواب میں ظاہر کرتے ہیں اُسے **ارض رُخی** (geotropism) کہتے ہیں۔ اوّلی جڑیں مثبت ارض رُخی ظاہر کرتی ہیں۔ بیشتر نصف قطری تنے اور انتصابی پتے منفی ارض رُخی ظاہر کرتے ہیں۔ یہ ظاہر ہے کہ جب ایک تنہ یا جڑ ارض رُخی انحنا ظاہر کرتی ہے تو اُس کی ایک جانب پر زیادہ تیز بالیدگی، اور دوسری جانب پر رُکی ہوئی بالیدگی ہوتی ہے۔ چنانچہ جب ایک بجوے کو اُفقی وضع میں اُگائیں اور اُس کی جڑ اور تنے میں انحنا واقع ہو تو جڑ کی بالائی سطح اور تنہ کی زیریں سطح ہی زیادہ تیزی کے ساتھ بڑھتی ہے۔ ظہری بطنی ارکان (مثلاً پتے، رینگنے والے تنے، بعض درختوں کی

ڈھانک دو تاکہ روشنی نہ آنے پائے۔ ایک یا دو روز کے بعد جڑ اور تنہ کا انحنا دیکھو۔ انحنا کا مقام جڑ پر ہندوستانی روشنائی کے نشان کر دینے سے معلوم ہوسکتا ہے جیسا کہ تجربہ ۵۹ میں بیان کیا گیا ہے (صفحہ ۲۶۹)۔

تجربہ ۶۸۔ ایک کاگ والی امتحانی نلی لو، اور کاگ سے پن کے ذریعہ سے مٹر کا ایک بچوا لگا دو جس کی مُول سیدھی اور دو انچ لمبی ہو۔ نلی میں جاذب کاغذ کا ایک ٹکڑا رکھ دو اور پانی اندر ڈالو تاکہ وہ تر ہو جائے۔ بچوے کو نلی میں اس طرح جما دو کہ اس کی مُول کا رُخ بند منہ کی طرف رہے، اور نلی کو الٹا ہوا رکھو تاکہ مُول انتصابًا اوپر کی طرف رُخ رکھے۔ تھوڑی دیر کے بعد دیکھو کہ مُول کا سرا خم کر نیچے کی طرف رُخ کرتا ہے۔ اس تجربہ کو مکرر کرو، لیکن پہلے مُول کے انتہائی سرے یا نوک کو ایک استرے سے تراش دو۔ دیکھو کہ اب کوئی انحنا واقع ہوتا ہے یا نہیں۔

تجربہ ۶۹۔ ایک ڈبہ میں (جس کی سامنے کی جانب شیشہ کی ہو اور نیچے اور اندر کی طرف نشیب رکھتی ہو) سیم یا مٹر کے بچوے اگاؤ۔ جب ثانوی جڑیں بڑھ جائیں تو شیشہ پر ان میں سے چند کے اور اصلی جڑ کے محلوں کے نشان بنا دو۔ بالخصوص ہر جڑ کی نوک کے محل کو دیکھو۔ پھر ڈبہ کو ۴۵ درجہ کے زاویہ پر ٹیڑھا کرو اور دیکھو کہ اصلی جڑ اور جانبی جڑیں اپنا نموئی رُخ کس طرح بدل دیتی ہیں۔

تجربہ ۷۰۔ کسی چھوٹی طشتری میں پارا اور اس کے اوپر پانی کی ایک تہ رکھ کر اس کی ایک جانب پر مٹر یا سیم کا بچوا جما دو۔ اوّلی جڑ کو پانی میں افقی وضع میں رہنے دو۔ تھوڑے عرصہ کے بعد دیکھو کہ جڑ کا سرا خم کھا کر پارے میں اندر کی طرف بڑھتا ہے گو پارا اپنی اعلیٰ کثافتِ اضافی کی وجہ سے اس میں مزاحمت

پیشش کرتا ہے۔

تجربہ ۱ء۔ ایک گملے یا ظرف میں اسکارلٹ رنّر (Scarlet Runner) کا ایک بجوا اگاؤ اور تنہ کے نیچے والے حصّہ کو ایک لکڑی سے باندھ دو۔ جب تنہ لکڑی سے ۶ انچ اوپر بڑھ جائے تو اس آزاد حصّہ کو موڑ دو تاکہ وہ اُفقاً لٹکتا رہے۔ گملے کے نیچے کاغذ کا ایک تختہ رکھ دو اور گملے کے مرکز سے تشعّع کرتی ہوئی لکیریں کھینچو۔ پھر معلوم کرو کہ ٹہنی کا آزاد حصّہ کس طرف رُخ کرتا ہے، اور اس کی گردش کی شرح پر غور کرو۔ ایک تندرست پودا تقریباً دو گھنٹے میں ایک مکمل دائرہ بنائیگا۔ اسی طرح کے ایک بجوے کو ایک لمبی لکڑی کا سہارا دو، اور دیکھو کہ اس کے چڑھنے کا رُخ اور آزاد سرے کی گردشی حرکت کا رُخ دونوں مماثل ہیں۔

ف۵۔ آب رخی (hydrotropism) ——جڑیں اپنے قرب وجوار کے پانی کی مقدار کی تبدیلیوں کا احساس رکھتی ہیں۔ وہ پانی کی سمت میں خمیدہ ہو کر محبّیت ظاہر کرتی ہیں، اور اسی واسطے مثبت آب رُخ ہوتی ہیں۔ یہاں بھی جڑ کا سرا احساسی حصّہ ہوتا ہے۔ پانی کی موجودگی جاذبہ کی قوت کی نسبت زیادہ قوی تہیج ہوتی ہے۔

تجربہ ۲ء۔ ایک صندوق میں جس کا پیندا تار کی کشادہ خانوں دار جالی کا ہو، گیلا بُرادہ بھر کر چند بیج اُگاؤ۔ صندوق کو ترچھا لٹکا دو۔ جاذبہ کے تہیج کے زیر اثر مُولیں جالی میں سے ہو کر خشک ہوا میں بڑھ آتی ہیں۔ مگر آب رخی کے اثر سے، وہ بہت جلد پیچھے کو خم کھا کر جالی کی سطح کے برابر برابر بڑھنے لگتی ہیں۔

ف۶۔ تماس (contact) ——اکثر یہ دیکھا جاسکتا ہے کہ میکانی تماس پودے کے متعدد اعضاء پر ایک مہیّج کے طور پر عمل کرتا ہے

یہ تماسی حسّاسیت جڑوں کے سرے، بیل ڈورے[1] اور ایک یا دو لپٹنے والے[2] تنے (مثلاً ڈاڈر (Dodder) خوب ظاہر کرتے ہیں۔

جب ایک بڑھتی ہوئی جڑ کو کوئی رکاوٹ پیش آتی ہے (مثلاً اگر اُسے ایک پتھر مل جائے) تو اس کی بالیدگی پر اتنا محرک اثر پڑتا ہے کہ وہ نقطۂ تماس پر محدب ہو جاتی ہے اور اس طرح وہ ہٹ کر رکاوٹ سے دُور ہو جاتی ہے۔

اگر کوئی بیل ڈورا اپنی تمایلی حرکت (nutating movement) (صفحہ ۲۷۰) کے دوران میں کسی چیز کو چھو لے تو وہ نقطۂ تماس پر مقعر ہو جاتا ہے۔ یہ اس وجہ سے کہ تہیج بیل ڈورے کے متقابل جانب پر منتقل ہو کر وہاں خلیوں میں زیادہ تناؤ اور بالیدگی پیدا کر دیتا ہے۔ اس طرح بیل ڈورے کا زیادہ حصّہ شئے کے تماس میں آتا ہے، اگر وہ شئے ایک موزوں سہارا بناتی ہے تو یہ عمل جاری رہتا ہے اور بیل ڈورا اس کے گرد لپٹتا ہے۔ ساتھ ہی بیل ڈورے کا نقطۂ تماس سے نیچے کا حصّہ لولبی طور پر پیچدار ہو جاتا ہے اور بافتوں کے لگناؤ (lignification) کی وجہ سے مضبوط ہو جاتا ہے۔ چونکہ بیل ڈورے کے دونوں سرے پیچ کھانے میں قائم یا جمے ہوئے رہتے ہیں، لہٰذا خالصاً طبیعی وجوہ سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر بالائی حصہ میں دستِ راست کی جانب مرغولہ بنے تو زیریں حصہ میں اُلٹا یا دستِ چپ کی جانب مرغولہ ہو گا۔ چسپیدگی کے نقطہ سے نیچے بیل ڈورے کا یہ پیچ کھانا نہ صرف پودے کو اونچا اٹھانے میں ممد ہوتا ہے، بلکہ صدمہ یا تناؤ کے اثرات کو کم کرنے میں بھی ایک کمانی کے طور پر کام دیتا ہے۔

بعض بیل ڈورے تمام نقطوں پر حسّاس ہوتے ہیں۔ دوسرے بیل ڈورے ایک ہُک (کنڈیا) کی طرح خمیدہ منتہا یا سِرا پیش کرتے ہیں، جس کی صرف مقعر جانب حسّاس ہوتی ہے۔ بیل ڈورے بیشتر لپٹنے والے تنوں کے خلاف، چوڑے ایسے سہاروں سے بھی چسپاں کر لیتے ہیں، جو انتصابی رخ سے بڑے زاویہ پر خمیدہ ہوتے ہیں۔

ڈراسیرا (Drosera) اور وینس (Venus) کے مکھی پھندے کے پتّے

[1] عشلچ [2] ملتفے

تماس کے حسّاس ہوتے ہیں۔ بار بیری میں زرر یشے اساس پر حسّاس ہوتے ہیں اور کیڑے کے چھونے سے سیدھے ہو جاتے ہیں۔ ایک حسّاس پودے کے برگچوں کو چھوا جائے تو اس کے برگچے بند ہو جاتے ہیں اور پورا پتا نیچے جھک جاتا ہے (طبعی شبانہ وقع دیکھو صفحہ ۲۹۱)۔

تجربہ ۴۳۔ دیکھو کہ وچیں (Vetches) ، میٹھے مٹر ، وائیٹ برائیونی (White Bryony) وغیرہ کے بیل ڈوروں میں ، جو کہ ابھی چسپاں نہیں ہوئے ہوں ، آزاد سرے پر ایک خفیف سا ٹہک (کبیتا) ظاہر ہوتا ہے۔ اس ٹہک کی مقعر جانب کو ایک پنسل سے ملو ، اور دیکھو کہ یہ حصہ بہت جلد خمیدہ ہونے لگتا ہے [وائیٹ برائیونی (White Bryony) اور پیشن فلاور (Passion flower) میں یہ بہت جلد نظر آتا ہے] اور چند ہی منٹوں میں ایک مکمل پیچ بنا دیتا ہے۔ دوسرے نوعمر بیل ڈورے کے ٹہکدار سرے کی بیرونی (محدب) جانب پر پنسل ملو اور دیکھو کہ کوئی خمیدگی پیدا نہیں ہوتی۔ اس سے معلوم ہوا کہ محدب جانب تماس کا احساس نہیں رکھتی۔

تجربہ ۴۴۔ شیشہ کی ایک قیف کو گیلی مٹی یا برادے سے بھر دو۔ قیف کی چوٹی کے قریب شیشہ سے نزدیک ہی چند بیج بو کر ان کے نیچے تقریباً ایک انچ کے فاصلہ پر مختلف مزاحمات رکھ دو۔ دیکھو کہ جڑیں اپنے مر سے صرف اسی قدر منحرف ہوتی ہیں جتنا کہ ان مزاحمات یا رکاوٹوں سے بچنے کے لیے ضروری ہوتا ہے ، اور ایک رکاوٹ سے گزر جانے کے بعد وہ فوراً پھر اپنا اصلی مر اختیار کر لیتی ہیں۔

تجربہ ۴۵۔ ایک سخت اُبلے ہوئے انڈے کی زردی کا ایک چھوٹا ٹکڑا اجا تو کی نوک سے ہٹا کر اسے سیم کے پودے کی مُول کی نوک کی ایک جانب لگا دو۔ ایک استوانی کے بیندے میں تھوڑا سا پانی ڈالو اور اس پودے کو اس میں انتصابی وضع میں جما کر

استوانی کو اندھیرے میں رکھ دو۔ چند گھنٹے کے بعد دیکھو کہ کوئی انحنا واقع ہوا ہے یا نہیں، اور اگر ہوا ہے تو کس رُخ میں۔ جسم غریب (foreign substance) کی موجودگی کی وجہ سے جو یک جانبی خراش ہوتی ہے اُس کا اثر جاذبہ کے اثر کی نسبت قوی تر ہوتا ہے اور جڑ میں خمیدگی پیدا کر دیتا ہے۔

ف حرارت۔ روشنی (نور) کی طرح، پودوں پر ایک مُقوّی اثر رکھتی ہے۔ اگر پودے کو ایک ناموافق تپش میں کھلا رکھا جائے تو نخزمایہ اپنی خراش پذیری کھو دیتا ہے اور تمام عزیزی اعمال موقوف ہو جاتے ہیں۔

پودے میں ہر غریزی عمل (تنفس، ضیائی ترکیب وغیرہ) کی ابتدا کے لیے ایک اقل تپش، اور اُس کے موقوف ہونے کے لیے ایک اعظم تپش ہوتی ہے؛ بشرطیکہ اُس عمل کی دوسری ضروری شرائط پوری ہو چکی ہوں۔ مختلف پودوں میں ہر عمل کے لیے تپش کی وسعت یا جولانی مختلف ہوتی ہے۔ عام طور سے معتدل آب و ہوا کے پودوں کے لیے تپش کی وہ وسعت جس میں غریزی فعلیت عمل میں آسکتی ہے تقریباً ۰ درجہ سنٹی گریڈ سے لے کر ۵۰ درجہ سنٹی گریڈ تک ہوتی ہے۔ اِس وسعت سے آگے تپش کی کوئی نمایاں کمی یا بیشی، نخزمایہ کا انجماد (freezing) یا ترویب (coagulation) پیدا کر کے اُس کے فعل کو روک دیتی ہے۔

یقین کیا جاتا ہے کہ اعظم اور اقل تپش کے درمیان ایک وسطی (optimum) تپش بھی ہے، جس میں ہر عمل سب سے زیادہ تیزی کے ساتھ جاری رہتا ہے۔ لیکن تازہ تحقیق کی روشنی میں اب اِس خیال کو قائم نہیں رکھا جا سکتا۔ پودے کا ہر غریزی فعل ایک پیچیدہ عمل ہے، جو متعدد عاملات کی مجموعی موجودگی کے زیر اثر ہوتا ہے اور ہر عامل کا فعل تمام دوسروں کی موجودگی پر منحصر ہوتا ہے۔ مثلاً ضیائی ترکیب کے لیے روشنی یا نور، CO_2، اور حرارت کی

لہ شعاعی

مقرر ہوتی ہے، اور جس طرح کہ ایک زنجیر کی طاقت اُس کے کمزور ترین حلقہ سے محدود ہو جاتی ہے، اُسی طرح ضیائی ترکیب کی مقدار بھی ایک ایسے عامل سے محدود ہو جائیگی جو کہ سب سے کم کارگر مقدار میں موجود ہو۔ صرف تپش کی زیادتی، یا تپش اور نور دونوں کی زیادتی سے ضیائی ترکیب کی مقدار میں کوئی بڑی زیادتی نہیں ہو سکتی۔ لیکن جوں ہی کہ ہم کاربن ڈائی آکسائیڈ کی رسد کو بھی زیادہ کردیں ضیائی ترکیب میں ناگہانی زیادتی ہو جاتی ہے CO_2 کی رسد ایک محدّد عامل (limiting factor) کا کام کر رہی تھی۔ تھوڑے ہی غور و تامل سے معلوم ہو جائیگا کہ ایک ایسے فعل میں، جو کہ متعدد عاملوں کے زیر اثر ہو ہم ایک منفرد عامل کی آزادانہ کارکردگی کا ذکر نہیں کر سکتے۔

سردی یا حرارت سے تخریب کی موت واقع ہو جانے کا انحصار زیادہ تر پانی کی اُس مقدار پر ہوتا ہے جو موجود ہو۔ قاعدہ ہے کہ پانی جتنا زیادہ ہوگا تخریب پر تپش کے غایت درجوں (extremes) یعنی انتہائی کمی یا انتہائی زیادتی سے اُسی قدر زیادہ آسانی کے ساتھ مضر اثر پڑیگا۔

تپش کا ناگہانی تغیر ایک مہیج کے طور پر اثر رکھتا ہے، مثلاً لالہ (Tulip) یا کروکس (Crocus) کے پھول اُس وقت کھلتے ہیں جب کہ تپش میں زیادتی ہو۔ جب تپش گھٹ جاتی ہے تو گرد گل (perianth) کے پتے پھر باہم لپٹ کر بند ہو جاتے ہیں۔ اِس حرکت کی وجہ یہ ہے کہ ایک خاص تپش سے اوپر گرد گل کے پتوں کی اندرونی سطحیں بیرونی سطحوں کی نسبت زیادہ تیزی سے بڑھتی ہیں، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پتے ایک دوسرے سے علیحدہ ہو کر پھیل جاتے ہیں نسبتہً کم درجہ کی تپش میں اِس کے خلاف اثر پڑتا ہے اور پتے بتدریج آہستہ لپٹ کر بند ہو جاتے ہیں، جس سے پھول بھی بند ہو جاتا ہے، اور اِس طرح سے اُس کے اہم اعضا کہر کے اثر سے بڑی حد تک محفوظ رہتے ہیں۔ عموماً پھول کے بند ہونے کی حرکت اُس کے کھلنے کی حرکت کی نسبت زیادہ تیزی کے ساتھ عمل میں آتی ہے، جس کی وجہ یہ ہے کہ زیادہ بلند تپش میں بالیدگی بھی زیادہ تیزی کے ساتھ ہوتی ہے۔

لے ضیائی ترکیب

تجربہ ۱۶۲ ۔ ایک خشک امتحانی نلی میں چند سو کے
بیج رکھو۔ اور کسی دوسری امتحانی نلی کو پانی سے نصف بھر کر اس میں
دو روز تک پانی میں بھیگے ہوئے چند بیج رکھو۔ دونوں نلیوں میں ڈاٹ
لگا کر انہیں ایک منقارہ میں ڈبو دو اور اسے ایک بار حرارتیہ میں
دو گھنٹے تک ۶۰ درجہ سنٹی گریڈ پر رکھو۔ کئی مختلف درجوں کی تپش
مختلف وقتوں تک دے کر آزماؤ۔ پھر خشک بیجوں کو پانی میں ایک
یا دو روز تک بھگو کر دونوں اقسام کے بیجوں کو بو دو۔ اس تجربہ کو مکرر
عمل میں لاؤ اور گرم پانی کے بجائے برف اور نمک کا آمیزہ استعمال
کرو۔ ان تجربوں کے نتائج سے معلوم ہوگا کہ خشک بیج ایسی بلند یا ادنیٰ
تپشیں برداشت کر سکتے ہیں جو کہ بھگوئے ہوئے بیجوں کے لیے
مہلک ہوتی ہیں۔

ق۔ کیمیائی ترتیب (chemotaxis) یعنی کیمیائی تہیجات کی
حسّاسیت، سن ڈیو (Sundew) اور وینس (Venus) کے مکھی پھندے کے
پتوں سے ظاہر ہوتی ہے (ملاحظہ ہو صفحہ ۲۸۴)۔ دوسری مثالیں صفحات ۲۸۲
پر ملینگی۔

ر۔ میکانیہ حرکت ۔۔۔ اغلب ہے کہ حرکت یا انحنا کی
تمام حالتوں میں تہیجات، تخم مایئی مادے میں ایک سالماتی تبدیلی
پیدا کر کے، اپنے اثرات طاری کرتے ہیں، اور اس طرح سے وہ
تناؤ کی ایک متغیر حالت پیدا کر دیتے ہیں۔ یہ یقیناً پختہ اعضا کی
حرکات کی حد تک تو صحیح ہے (جو تبدیلی حرکات ہیں) لیکن یہ شاید
ان نمو پذیر اعضا کے لیے بھی صحیح ہو، جن میں انحنا نمو پذیر عضو کی
دونوں جانب غیر مساوی بالیدگی ہونے کی وجہ سے عمل میں آتے
ہیں، کیونکہ جیسا کہ ہم دیکھ چکے ہیں، تناؤ، بالیدگی کے
لیے ایک ضروری شرط ہے۔

بعض اوقات پیدا شدہ اثرات تہیجات کے مقابلہ میں صریحاً

غیر متناسب ہوتے ہیں۔ اس کی توضیح صرف یہی نتیجہ اخذ کرنے سے ہو سکتی ہے کہ ایک تہیج کے اثرات اُس کے ابتدائی نقطہ سے بہت دُور منتقل ہو سکتے ہیں۔ اس میں اختلاف رائے ہے کہ یہ کس طرح عمل میں آتا ہے۔ تبدّلی حرکات کی صورت میں تو یہ توضیح کی جا سکتی ہے کہ یہ اُس ماسکونی دباؤ (hydrostatic pressure) کی وجہ سے ہوتے ہیں، جو خلیوں سے میان خلوی فضاؤں کے اندر پانی کے زور سے داخل ہونے کی وجہ سے پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن بعضوں کی رائے ہے کہ ان اور دوسری حالتوں میں تہیّج خلیوں کے جاندار تخم مایہ کے ذریعہ سے منتقل ہوتا ہے، جو اس طرح ایک ابتدائی عصبی فعل انجام دیتا ہے۔

ف۔ بیج کی تنبیت ——— بیج کے اُگنے میں جو مظاہر پیش آتے ہیں یہاں ہم اُن کا ایک خلاصہ درج کرتے ہیں، کیونکہ وہ اُن زیادہ اہم اعمال میں سے بعض کی مثال پیش کرتے ہیں جن کا ہم اس میں اور پچھلے ابواب میں تذکرہ کر چکے ہیں۔ تنبیت کے لیے ضروری شرائط یہ ہیں: تری ہوا کا داخلہ اور ایک موزوں تپش (صفحہ ۸۸)۔

بیج بہت زیادہ پانی جذب کر کے پھولنا شروع کرتا ہے ایک موزوں تپش حاصل ہو تو بیج میں کیمیائی تبدیلیاں شروع ہو جاتی ہیں۔ خمیر پیدا ہوتے ہیں اور مذخورہ غذائی اشیا کا ہضم شروع ہو جاتا ہے۔ آکسیجن جذب کی جاتی ہے اور تنفسی اعمال تیزی کے ساتھ جاری رہتے ہیں۔ جاندار تخم مایہ ہضم کے حل پذیر حاصلات صرف کر کے اپنا جرم تیار کرتا ہے۔ اور سریع بالیدگی واقع ہوتی ہے۔ بیج کا غلاف پھٹ جاتا ہے۔ ابتدائی جڑ پھوٹ نکلتی ہے اور منفی شمس رخ اور مثبت ارض رُخ ہونے کی وجہ سے وہ زمین میں نیچے گھستی ہے، اور اُسی سے شاخیں اور جڑ بال نکلتے ہیں۔ بیج میں سے تل بیج تنے یا بیج پتوں کی ڈنڈیوں کی تطویل کی وجہ سے بیج میں سے اکھوا باہر نکل آتا ہے، اور مثبت شمس رُخ اور منفی ارض رُخ ہونے کی

وجہ سے وہ اوپر کی طرف بڑھتا ہے اور زمین سے باہر آجاتا ہے۔ روشنی کی موجودگی میں سبزی (کلوروفِل) پیدا ہوتی ہے اور کاربن کا تمثّل شروع ہو جاتا ہے۔

۱۱۔ ماحول سے توافق — اب ہم دیکھ چکے ہیں کہ پودے بیرونی اثرات کی مجیبیّت ظاہر کر سکتے ہیں۔ اب تک جس مجیبیّت پر غور کیا گیا ہے وہ مختلف اقسام کی حرکات یا انحنا کی شکل میں تھی، اور یہ ظاہر کرنے کے لیے کافی دلائل بیان کیے جا چکے ہیں کہ یہ مجیبیّت مہمل یا بے معنی نہیں ہوتی، بلکہ گہری حیاتیاتی اہمیت رکھتی ہے۔ لیکن پودے بہت سے دوسرے طریقوں سے بھی اپنے ماحول کی مجیبیّت ظاہر کرتے ہیں، جو سب کے سب کم و بیش بامعنی اور صریحاً بالمقصود (purposive) ہوتے ہیں۔ فی الحقیقت پودوں کی ساری ساخت اور عضویت ایسی مجیبیّت کا ثبوت دیتی ہے، کیونکہ یقین کیا جاتا ہے کہ وہ حیرتناک توافق، جو سب پودے مجموعی طور پر، اور پودوں کے انفرادی ارکان فرداً فرداً ہر جگہ ظاہر کرتے ہیں، سالہا سال کے زمانہ کے دوران میں پودوں اور اُن کے ماحول کے باہمی تعامل سے پیدا ہوا ہے۔

فی الحال ہم "پودوں اور اُن کے ماحول کے توافق" کے وسیع مسئلہ کو نہیں چھیڑ سکتے (ملاحظہ ہوں ابواب اٹھارہ اور اُنیس)۔ لیکن اس میں سہولت ہوگی کہ یہاں چند عام مثالیں دے دی جائیں، بالخصوص اس وجہ سے کہ اس طرح سے ہم اُن تمام نکات کو، جو پچھلے ابواب میں اتفاقاً اِدھر اُدھر بیان کیے گئے ہیں، یکجائی طور پر جمع کر سکیں۔

پتوں کا توافق — معمولی دو دوجھی زہری پتے کے توافق پر غور کرو۔ اس کی چپٹی شکل کی وجہ سے اسے ایک بڑی سطح حاصل ہوتی ہے اور کاربن ڈائی آکسائیڈ کی ضروری رسد جذب کرنے میں سہولت ہوتی ہے۔ وہ ایسے محل پر رکھی جاتی ہے جو سورج کی کرنوں کو جذب کرنے کے لیے سب سے زیادہ موزوں ہو۔ اس کے برادمہ پر کم و بیش خوب نمو یافتہ بشرہ یا پوست ہے اور

اکثر موم کی پرت ہوتی ہے جس کی وجہ سے زیادہ تبخیر نہیں ہونے پاتی۔ حصاری اور اسفنجی میان برگی خلیئے، جن میں کثیر التعداد سبز مایے ہوتے ہیں، تمثل کے لیے متوافق ہوتے ہیں بالائی سطح کی حصاری بافت ہیں یا اسٹڈز کو تیز روشنی کے اثرات سے بچانے کا توافق ہوتا ہے۔ اسفنجی بافت جس میں سطح زیرین پر کے دہنوں سے ربط رکھنے والی متعدد فضائیں ہوتی ہیں، تنفسی اور سریانی اعمال انجام دینے کے لئے خاص طور پر موزوں ہے۔ پھیلی ہوئی ٹیں میان برگ کے تمام حصوں میں آبی محلولات لے جاتی ہیں، تکمیل یافتہ حاصلات کو جمع کرتی اور ساتھ ہی برگی بافت کو بہترین طریقہ سے سہارا دیتی ہیں۔ سہارا دینے اور قوت بخشنے کا یہ فعل پسلیاں یا میان برگی سخت بافت کے تودے بھی انجام دیتے ہیں۔

پات پچی کاری (Leaf-mosaics)۔ پتوں کی شکلوں اور اُن کی ترتیب کے امتحان سے توافق کے ایک دلچسپ مطالعہ کا موقع ملتا ہے پتوں کی مختلف شکلوں اور ترتیبوں کے وجوہ دریافت کرنے کی سعی میں وہ خاص حقیقت جو یاد رکھنے کے قابل ہے یہ ہے کہ پتوں کو جہاں تک ممکن ہو زیادہ دھوپ کی ضرورت ہوتی ہے خصوصاً اُن ممالک میں کہ جہاں دھوپ کے اوقات محدود ہوتے ہیں۔

متعدد برطانوی پودوں کے پتے شیشہ کی پچی کاری کے ٹکڑوں کی طرح باہم فِٹ اور جُڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ اِس سے غایت یہ ہوتی ہے کہ ایک کا دوسرے پر سایہ نہ پڑے اور جہاں تک ممکن ہو دھوپ بیکار نہ جائے۔ یہ رُجحان اُن پودوں میں بآسانی دیکھا جاسکتا ہے جن کے پتے ایک جگہ جمع ہوکر زمین کے قریب ایک گلبندسا بنادیتے ہیں، مثلاً گل بہار (Daisy) ہاک ویڈ (Hawk-weed)، موز یا کیلا، لنڈن پرائیڈ (London Pride) میں۔

گھیرے دار[1] پتوں والے متعدد پودوں، مثلاً ووڈرف (Woodruff) میں بہت سے درختوں مثلاً ہارس چیسٹ نٹ (Horse Chestnut)

[1] Whorled محوری

بیچ (Beech)، ایلم (Elm) لیموں کی ٹہنیوں میں۔ اُن پودوں کی ٹہنیوں
ہیں جو دیوار یا پانی کے کنارے پر لٹکتے ہیں، مثلاً ایوی
شاید یہ اس واقعہ کے ساتھ وابستہ ہو کہ پتے کی بالیدگی کا انحصار
زیادہ تر روشنی کی اُس مقدار پر ہوتا ہے جو اُسے حاصل ہوتی ہے۔
ساتھ ہی اس کو بھی خیال رکھنا ضروری ہے کہ پتوں کی شکل و
ترتیب پر دوسرے حالات کا اثر بھی پڑتا ہے۔ مثلاً تیز ہوا کا مقابلہ
کرنے کے قابل ہونے کی ضرورت، پتے کے پتر سے پر جو بارش کا
پانی پڑتا ہے اس کو بہا دینے کی ضرورت وغیرہ۔ مثلاً ہم اکثر اوقات
دیکھتے ہیں کہ پتوں میں اس قسم کا توافق پایا جاتا ہے کہ جس سے اُن کی
ڈنڈیاں نالیدار، باقاعدہ گوشت نما، وغیرہ ہوتا ہے۔ تاکہ برساتی پانی اندر
کی طرف تنہ پر اُتر آئے، اور وہاں سے نیچے ٹپک جائے۔ دوسرے
پودوں میں نیچے کے پتے لمبی ڈنڈیوں والے ہوتے ہیں اور تمام
پتوں کے سرے نوکدار ہوتے ہیں، تاکہ برساتی پانی
ایک پتے سے دوسرے پتے پر ٹپک کر باہر نکل
جائے۔

شوکے (Spines)، خار (Prickles)، اور بال (Hairs)۔

خاروں سے پودا محفوظ رہتا ہے۔ لیکن اکثر وہ اس سے بھی زیادہ کام
آتے ہیں، خصوصاً جب کہ وہ نیچے خم جاتے ہیں، جیسے کہ گلاب اور برامبل
(Bramble) میں۔ کیونکہ اس حالت میں وہ متعدد ہکوں کا کام دے کر
تنہ کو سنبھالنے میں مدد دیتے ہیں۔ چنانچہ ان کی مدد سے پودا گردوپیش کی
جھاڑیوں اور کھیلے پودوں پر چڑھ سکتا ہے۔
غدودی بال اکثر چپچپے ہوتے ہیں۔ اس حالت میں وہ ضرر رساں
رینگنے والے کیڑوں سے پودے کا بچاؤ کرتے ہیں۔ اکثر یہ کیڑے
غدودی افراز میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔ تنہ پر جو بال موجود ہوتے ہیں وہ ہمیشہ
بشرہ دار[1] ہوتے ہیں، اور جب یہ بشرہ[2] نہایت نمایاں ہوتا ہے تو ان میں پانی

[1] Cuticularized [2] Cuticularisation

تقریباً بالکل نفوذ نہیں کرنے پاتا۔ ایسی صورتوں میں بال پودے اور خصوصاً اس کے نو عمر نمو پذیر اعضا کو پانی کے زیادہ نقصان سے محفوظ رکھنے کا کام انجام دیتے ہیں۔

گھنے بال نشو نما پذیر اعضاء کو زائد از وقت تبخیر سے بچاتے ہیں، جس سے اُن کے نمو میں کمی واقع ہوتی ہو، اور ان پر مضر اثر ہوتا ہو۔ اسی طرح نزدیک نزدیک بالوں کا غلاف رات کے وقت کسی قدر حرارت کو روک کر پودے کو گرم رکھ سکتا ہے۔ دوسری بڑی منفعت یہ ہے کہ بالوں کی وجہ سے پودے کی سطح برسات کے پانی سے بھیگنے سے محفوظ رہتی ہے۔ چکویڈ (Chick-weed) (*Stellaria media*) کے تنہ پر ایک گرہ سے دوسری گرہ تک بالوں کی قطار دوڑی ہے، جس سے ایک قسم کا زینہ بن جاتا ہے، جس پر سے برسات کے پانی کے قطرے جلدی جلدی اوپر سے نیچے کو ٹپک پڑتے ہیں۔

بالوں اور شوکوں کی ساخت اور نمو زیادہ تر بیرونی حالات پر منحصر ہے۔ اس طرح سے ایک پودا جو اونچی اور خشک زمین میں، دھوپ کی شعاعوں میں کھلا ہوا اِن حصوں کو پیدا کرتا ہے، دوسرے حالات میں یعنی جبکہ وہ نسبتہً زیادہ زرخیز نرم زمین میں اُگایا جائے بہت زیادہ نرم اور نازک تر نوعیت کا ہو جاتا ہے۔ اول الذکر حالات میں پودا اپنی کچھ کلیوں اور پتوں کے شوکے بنا کر برگی حصہ کی مقدار میں تخفیف کر دیتا ہے، اور اس طرح سے اپنے تھوڑے پانی کی رسد کو کفایت سے خرچ کرتا ہے اور ساتھ ہی یہ شوکے پودے کو سبزی خوار جانوروں سے محفوظ رکھتے ہیں۔ لیکن متعدد رسدار پودے جو خشک مقامات میں اُگتے ہیں مثلاً اسٹون کراپ (Stone-crop) (*Sedum*) یا ہوز لیک (House-leek) (*Sempervivum*) بال یا شوکے بنانے کی کوئی رغبت نہیں رکھتے، کیونکہ ان میں سے ریان کو روکنے کے

دوسرے ذرائع ہیں (مثلاً دبیز بشرہ وغیرہ) ریسٹ ہیرو (Rest-harrow) (Ononis-arvensis) میں، جبکہ وہ زرخیز گیلی مٹی میں اگایا جاتا ہے کوئی کانٹے نہیں ہوتے، لیکن خشک اور کھلے مقامات پر اُس کی بیشتر شاخیں سخت اور نوکدار ہو جاتی ہیں۔

آبی پودے — آبی پودوں میں، چونکہ پوری غرقاب سطح پر جذب جاری رہتا ہے۔ لہٰذا اُن کا برادمہ بشرہ[1] دار نہیں ہوتا نیز اُن میں سرایان نہ ہونے کی وجہ سے دہن (stomata) نہیں ہوتے۔ (بجز تیراک پتوں پر ہوتے کے صفحہ ۸۰) ۔ان خصائص کی مناسبت سے جڑ بال، بلکہ اکثر جڑیں بھی نہیں ہوتیں، اور قصبی بافت (tracheal tissue) کمزور ہوتی ہے۔ آبی تنوں [مثلاً میریوفلیم (Myriophyllum)] میں عموماً خشب (xylem) مرکزی ہوتا ہے، جہاں وہ بہترین طریقہ سے پانی کے کھچاؤ کا مقابلہ کرتا ہے۔ پانی کا سہارا ملنے کی وجہ سے سخت بافت کم یا بالکل نہیں ہوتی۔ بہتے پانی میں اُگنے والے پودوں کے پتے فیتہ جیسے ہوتے ہیں اور ساکت پانی کے پودوں کے پتے بہت زیادہ ٹکڑوں دار (منقسم) ہو جاتے ہیں۔ سبزمایوں کے لیے بچاؤ کی ضرورت نہ ہونے کی وجہ سے وہ برادمی خلیوں میں ہوتے ہیں اور حصاری بافت نہیں ہوتی۔ بالآخر بڑی ہوائی فضاؤں کی موجودگی تنفس کے لیے ضروری ہوا کو آسانی سے جانے دیتی ہے، اور پودے کو ہلکا اور تیرنے کے قابل بنا دیتی ہے۔

خشکی پودے (xerophytes) ۔یہ وہ پودے ہیں جن میں پانی کی کفایت شعاری کے خاص توافقات پائے جاتے ہیں۔ تمثیلی طور پر وہ عموماً خشک، گرم اور ریتلے مقامات میں پائے جاتے ہیں، جہاں پانی کی رسد غیر یقینی ہوتی ہے۔ اور حالات سرایاں کی زیادتی کے مساعد ہوتے ہیں۔ لیکن اونچے مقامات کا کم بار پیمائی دباؤ اور سخت تیز ہواؤں میں تکشف، سرایان میں زیادتی

[1] Cuticularized

پیدا کر دیتے ہیں، اور تپش کی کمی، زمین میں نمک یا تیزاب کی زیادتی، وغیرہ، بیخی انجذاب کو کم کر دیتے ہیں، اور اس طرح سے ممکن ہے کہ پانی زیادہ ہونے کی حالتوں میں کفایت شعاری کی ضرورت ہو۔ چنانچہ نہایت مختلف مقامات کے پودوں میں خشکی کا توافق مختلف درجوں کا پایا جاتا ہے، مثلاً چٹانی پودوں (lithophytes)، کھار پودوں (halophytes)، بلند ارتفاعات کے پہاڑوں پر اُگنے والے پودوں (الپائن پودوں)، وغیرہ میں۔

اہتمام یہ ہوتا ہے کہ رسدار تنوں یا پتوں میں پانی جمع کیا جاتا ہے اور ایسی ترکیبوں جیسے کہ پتوں کے ہجوم، برگی سطح کی تخفیف، پتے کے حاشیوں کو اندر کی طرف لپیٹنے، بشرہ یا پوست کی دبیز ساخت، بالوں کے غلافوں، دہنوں کو جرفوں میں محفوظ رکھنے، وغیرہ، سے سریان کی کمی عمل میں لائی جاتی ہے۔

زبر پودے (Epiphytes)[1] ۔ وہ پودے جن میں دوسرے پودوں پر رہنے کا توافق ہوتا ہے، لیکن جو طفیلی نہیں ہوتے، زبر پودے کہلاتے ہیں۔ ان میں عموماً لپٹنے والی جڑیں پیدا ہو جاتی ہیں (جو چپکنے کے اعضا ہیں) اور دوسری جڑیں بھی ہوتی ہیں، جن سے غذائی اشیا حاصل کی جاتی ہیں۔ چونکہ ان کے پانی کی رسد قابلِ اطمینان نہیں ہوتی، لہٰذا وہ اکثر خشک پودوں کے مانند خصائص ظاہر کرتے ہیں۔ ان میں بیجوں کو پھیلانے کے لیے ایک سہل الحصول طریقہ کی صریحاً ضرورت ہوتی ہے۔ چنانچہ عموماً بیجوں کو ہوا یا پرندے لے جاتے ہیں۔ زبر پودے مدارینی[2] جنگلوں میں بکثرت پائے جاتے ہیں، اور ان میں کئی آرکڈز (orchids) بھی شامل ہیں۔

---

[1] بر نبات (جدید ترجمہ) [2] Tropical

نواں باب

پھول کی ساخت[1]

ف۔ عمومی — پھول کو ایک ایسی پتی دار ٹہنی خیال کرنا چاہیے جو تولیدی افعال کی انجام دہی کے توافق میں اعلیٰ درجہ پر مخصوص ہو گئی ہے۔ پھول کا اصلی فعل یہ ہے کہ وہ بیج اور پھل پیدا کرے۔ اور مختلف حصوں (تنہ اور برگی اعضا) میں اسی فعل کی انجام دہی کے لیے مخصوص طور پر توافق موجود ہوتا ہے۔ ضروری ہے کہ یہ حقیقت ابتدا ہی سے طالب علم کے ذہن نشین کر دی جائے۔ نباتی ٹہنی اور پھول دونوں میں تنے اور برگی اعضا کی شکلیاتی قیمت مماثل ہوتی ہے۔ صرف اُن کی فعلیاتی قیمت مختلف ہوتی ہے۔ لیکن اس سے یہ استنباط نہیں کر لینا چاہیے کہ زہری پتے کسی طرح سے معمولی پتوں سے ماخوذ ہیں، یا اُن کی ترمیم شدہ صورت ہیں۔

شکلیاتی نقطۂ نظر سے پھول کی اصلی نئی ساختیں زیرہ کی تھیلیاں (pollen sacs) اور بیض دان (ovules) ہیں جو بیج کی پیدائش سے قریبی تعلق رکھتی ہیں۔ یہ اعضاء زہری پتوں پر یا پھول کے محور پر نمو یاب ہو سکتے ہیں۔ یہ ادنیٰ پودوں

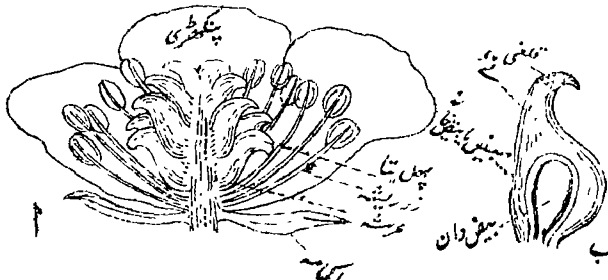
---

[1] اس باب کا بیشتر حصہ صرف حوالہ کے لیے ہے۔ متعدد فنی اصطلاحات جو کہ کمامہ اور اکلیلچہ وغیرہ کے بیان کرنے میں استعمال کیے گئے ہیں، اُن پر طالب علم کو اُسی وقت عبور ہو سکتا ہے جب کہ وہ طبعی فصیلوں کی باقاعدہ عملی تعلیم شروع کر چکا ہو۔

بذرہ دانوں یا بذری تھیلیوں کے مماثل ہوتے ہیں، اور ان ادنیٰ پودوں کے متعلق ہوشیاری کے ساتھ معلومات حاصل کرنے سے ہی ہم اُن کی ماہیت اور اُن کے مبداء کا صحیح تصور قائم کرسکتے ہیں۔

عموماً پھول کا محور (تنہ کا حصہ) دو خطّے ظاہر کرتا ہے، یعنی پھل ڈنڈی (Pedicel) اور عرشہ (thalamus)۔ پھل ڈنڈی عرف عام میں پھول کا دستہ یا ڈنڈی ہے۔ ممکن ہے کہ یہ موجود ہو یا غائب ہو۔ اگر یہ موجود ہے تو پھول ڈنڈی دار کہلاتا ہے اور اگر موجود نہ ہو تو بے ڈنڈی۔ عرشہ محور کا وہ حصہ ہے جس پر زُہری پتے لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ تمثیلی پھولوں میں زُہری پتوں کے چار سٹ یا سلسلے ہوتے ہیں۔ بیرونی حصہ میں اکماسے (Sepals) ہوتے ہیں، ان کو مجموعی حیثیت سے کماسہ (calyx) کہا جاتا ہے۔ ان سے اندر کو پنکھڑیاں (Petals) ہوتی ہیں جو سب مل کر اکلیلچہ (corolla) بناتی ہیں۔ اُن کے بعد زرریشے (Stamens) ہوتے ہیں جن سے نرکوٹ (androecium) بنتا ہے۔ اور سب سے آخر پھول کے مرکز میں پھل پتے (carpels) ہوتے ہیں جن سے مادہ کوٹ یا مادگیں (gynæceum or pistil) بنتا ہے۔

ان سختوں سے پہلی دفعہ واقفیت حاصل کرنے کے لئے معمولی بٹرکپ (Butter cup) بہت مناسب تمثیل یا نمونہ ہے (شکل ۱۱۷)۔ بٹرکپ میں پھل پتے ایک دوسرے سے



شکل ۱۱۷۔ بٹرکپ کا پھول

ا۔ کامل پھول کی طولی انتصابی تراشس، ب، صرف ایک پھل پتے کی طولی تراش

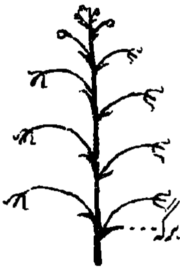
علیحدہ ہوتے ہیں، اور ہر پھل پتے میں ایک کھوکھلا قاعدی حصّہ ہوتا ہے جو مبیض یا بیض خانہ (ovary) کہلاتا ہے۔ اس کے اوپر وہ حصّے ہوتے ہیں جو لٹے (style) اور کلغی (stigma) کے نام سے موسوم ہیں (شکل ۱۱۲ ب)۔ بیشتر پھولوں میں پھل پتّے ملے ہوئے ہوتے ہیں اور اُن سے صرف ایک مرکب بیض خانہ (ovary) بنتا ہے (دیکھو شکل ۱۲۵)۔

مندرجۂ ذیل واقعات سے پھول کی متذکرۂ صدر تشکیلاتی نوعیت کی تائید ہوتی ہے:۔ (ا) پھول، ایک معمولی برگی ٹہنی کی طرح کلی کی شکل میں عموماً پتّے (برگہ) کی بغل میں نمودار ہوتا ہے (ب) عرشہ تنہ کی مانند عام ساخت رکھتا ہے، اور پھول پتیاں اور پنکھڑیاں اپنی ساخت اور نمو میں پتّوں سے مشابہت رکھتی ہیں۔ (ت) لیکن بیشتر حالتوں میں زرریشے اور پھل پتے، اعلیٰ درجہ کے مخصوص ہوجانے کی وجہ سے، پتوں سے بالکل غیر مماثل ہوتے ہیں۔ بعض حالات ایسے ہیں جن میں وہ بالکل پتوں جیسے ہوجاتے ہیں۔ مثلاً متعدد ایسے پھولوں میں جنہیں خاص ترکیبوں سے کاشت کرکے تیار کیا گیا ہو (مثلاً گلاب میں) زرریشے بدل کر پنکھڑیاں بن جاتے ہیں۔ ڈبل چیری (Double Cherry) میں مادہ کوٹ کے بجائے چھوٹے سبز پتوں کا ایک گچھا ہوتا ہے۔ آبی کنول میں ایک تدریجی تحوّل زرریشوں اور پنکھڑیوں کے درمیان ہوتا ہے۔

۲۔ پھول داری (inflorescence) ——— عموماً پودے کا زہری یا تولیدی خطّہ برگی یا نباتی خطّہ سے نمایاں طور پر علیحدہ ہوتا ہے، اور وہ پھولداری کے نام سے موسوم ہے۔ بعض اوقات پودے کا خاص نباتی محور بتدریج ایک منفرد و منتہائی پھول میں ختم ہو جاتا ہے، مثلاً لالہ (Tulip) اور وُڈ انیمون (Wood Anemone)۔ یہاں پھول کو مجرد اور منتہائی کہتے ہیں۔ دوسری حالتوں میں معمولی سبز پتوں کی بغلوں میں ایک ہی پھول نمویاب ہوتا ہے۔

ایسے پھول مجرد اور بغلی کہلاتے ہیں۔ یہ پھولداریوں کی بالکل معمولی تشبیلیں ہیں۔ عموماً پھول ایک کم و بیش پیچیدہ شاخی نظام پر مجتمع ہوتے ہیں۔ شاخیں نکلنے کی نوعیت اور دوسرے امور کے لحاظ سے ایسی پھولداریوں کی بہت سی مختلف قسمیں تمیز کی جاتی ہیں (مثلاً شکل ۱۱۸ ج)۔ ان پر خصوصیت کے ساتھ آیندہ (دسویں باب میں) غور کیا جائیگا۔

پھولداری کے خاص یا اوّلی محور کو مع اُن ثانوی محوروں کے جو ممکن ہے کہ نویاب ہو گئے ہوں (اور پھولوں کی منفرد ڈنڈیوں سے علاوہ ہوں) ساقچہ (peduncle) کہتے ہیں۔ پھلڈنڈی کے بجائے یہ اصطلاح مجرد منتہائی اور مجرد بغلی پھولوں کی ڈنڈیوں کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔ اگر ساقچہ ایک بے شاخ و بے برگ محور ہے جو نیچی پتّوں کے بیچ میں سے نکلتا ہو اور جس کے سرے پر پھول لگے ہوئے ہوں، تو اُسے زمینی پھلڈنڈی (scape) کہتے ہیں۔ مثلاً پیاز۔



شکل ۱۱۸ ا

معمولی پھولداری (عنقود)۔ خاص محور (ساقچہ) یہاں مادری محور ہے۔ دوسری شاخیں پھول ڈنڈیاں ہیں۔

(۳)۔ برگے (Bracts)، وغیرہ (شکل ۱۱۸ ا) ——— جب پھول جانبی کلی کی شکل میں نمودار ہوتا ہے تو اُس محور کو جس پر کہ وہ واقع ہے **مادری محور** کہتے ہیں۔ ممکن ہے یہ پھولداری کا اوّلی محور ہو یا نہ ہو۔ پھول کی اُس جانب کو جو کہ مادری محور کی طرف (یا مادری محور کے عموئی نقطہ کی طرف) ہو پچھلی جانب کہتے ہیں۔ اور اُس جانب کو جو کہ مادری محور سے دور ہو اگلی جانب کہتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ مجرد منتہائی پھول کی صورت میں ان اصطلاحوں کا اطلاق نہیں ہو سکتا۔

اگر پھول ایک برگی ساخت کی بغل میں نمودار ہو تو اُس برگی ساخت کو

Radicle leaf ؎

برگہ (bract) کہتے ہیں۔ اگرچہ برگہ کا اصلی مفہوم یہی ہو، لیکن اس اصطلاح کو نمو زہری پتّوں کے علاوہ پھولداری کے خطّہ میں کی کسی بھی کم و بیش مخصوص برگی ساخت کے لیے استعمال کرنا عملاً سہولت بخش پایا گیا ہے۔

برگے یا سامی برگ (bracts or hypsophylls) مختلف رنگ اور شکل کے ہوتے ہیں۔ اگر یہ پھول میں موجود ہوں تو وہ برگہ دار (bracteate) کہلاتا ہے، اور اگر موجود نہ ہوں تو بے برگہ (ebracteate)۔ برگے معمولی سبز پتّے ہو سکتے ہیں، جیسے کہ مجرد منفلی پھولوں میں یا اُن سے کم و بیش مشابہ گو وہ پودے کے معمولی سبز پتّوں سے مختلف ہوتے ہیں۔ اکثر اوقات وہ چھوٹے سبز اور چھلکے جیسے ہوتے ہیں بہت سے پودوں میں وہ گھٹ گھٹا کر چھوٹی دنداں نما ساختیں بن جاتے ہیں۔ جب وہ سبز نہیں ہوتے بلکہ پھول کی پنکھڑیوں کے مانند رنگین ہوتے ہیں تو انھیں پنکھڑی نما (petaloid) کہتے ہیں۔ کئی پھولوں کی ڈنڈیوں پر تخفیف شدہ پتّوں کی نوعیت کی چھوٹی چھوٹی برون بالیدگیاں ہوتی ہیں۔ انہیں برگیزے (bracteoles) کہتے ہیں۔ وہ جب کبھی موجود ہوتے ہیں تو دو بیج پتّوں میں جانباً عموماً دو دو ہوتے ہیں، اور یک بیج پتّوں میں پیچھے کی جانب پر ایک ہی ہوتا ہے۔

(۲) گردگل (PERIANTH) یا زہری لفافے

زہری پتّوں کا بیرونی سلسلہ، جو زرریشوں اور پھل پتّوں سے بالکل علاحدہ ہے پھول کا گردگل بناتا ہے۔ اکثر و بیشتر پھولوں میں گردگل کے دو سلسلے ہوتے ہیں جو کمامہ (calyx) اور اکلیلچہ (corolla) کے طور پر صاف ممیّز ہیں۔

بعض اوقات کمامہ اور اکلیلچہ ایک دوسرے سے کم و بیش مشابہ ہوتے ہیں۔ کیونکہ پھول پتیاں اور پنکھڑیاں بہت کچھ مماثل شکل و رنگ رکھتی ہیں۔ جب یہ دونوں سلسلے یا گھیرے عرشے پر اس قدر نزدیک

لگے ہوئے ہوں یا اس طرح باہم مخلوط ہو گئے ہوں کہ ایک ہی سلسلہ کی طرح نظر آئیں تو کمامہ اور اکلیلچہ، اکما اور بتیکھڑیوں کے اصطلاحات نہیں استعمال کیے جاتے بلکہ اس کل ساخت کو صرف گرد گل (perianth) کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے (مثلاً نرگس، للی آف دی ویلی (Lily of the Valley) اور متعدد دوسرے یک بیج پتے)۔ اس کے برعکس ممکن ہے کہ گرد گل موجود نہ ہو یا اس کا صرف ایک ہی سا سلسلہ یا گھیرا موجود ہو۔

چونکہ گرد گلی پتوں کا ہونا لازمی نہیں، بلکہ وہ صرف بیج کی پیدائش میں معین ہوتے ہیں، لہذا انھیں اکثر پھول کے غیر ضروری اعضاء کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اگر پھول میں یہ ایک یا دونوں سلسلے غیر موجود ہوں تو اسے نامکمل کہتے ہیں۔

اگر گرد گل کے دونوں سلسلے موجود نہ ہوں تو پھول **بے قبا** (achlamydeous) کہلاتا ہے۔ اگر صرف ایک سلسلہ موجود ہو تو اسے **یک قبا** (monochlamydeous) اور اگر دونوں موجود ہوں تو اسے **دو قبا** (dichlamydeous) کہتے ہیں۔ بعض پھولوں (مثلاً گل بہار Daisy اور متعدد دوسرے کمپازیٹی compositae) میں مشابہ نمونوں کے پھولوں سے مقابلہ کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ کمامہ غائب ہے۔ ایسے پھولوں کے باقی ماندہ سلسلوں کو اکلیلچہ کہنا چاہیے نہ کہ گرد گل۔ اسی طرح ان حالتوں میں جہاں کہ اکلیلچہ غائب ہو گیا ہو (مثلاً کلیماٹس (Clematis)، انیمون (Anemone)، اور متعدد دوسرے رانیکولیسی (Ranunculaceæ) میں) گو بقیہ سلسلے پنکھڑی نما ہوتے ہیں لیکن انھیں کمامہ کہنا چاہیے۔ لیکن گرد گل کی اصطلاح اسی حالت میں استعمال کرنی چاہیے جب کہ یک قبائی حالت ابتدائی ہو، یعنی وہ دوسرے سلسلے کے حذف ہو جانے کی وجہ سے نہیں ہو بلکہ ایک مبدائی یا جدی خاصہ ہو (مثلاً ارنڈی یا دوسرے یوفوربی ایسی (Euphorbiaceæ) —

ف - ضروری اعضاء —— چونکہ نر کوشٹ اور مادہ کوشٹ پر

تناسلی اجسام، یعنی زیرہ دانے اور بیض دان (ovules) موجود ہوتے ہیں جو بیج کی پیدائش کے لیے ضروری ہیں، لہٰذا وہ (یعنی نرکوٹ اور مادہ کوٹ) ضروری اعضا کہلاتے ہیں۔

اگر دونوں ایک ہی پھول میں موجود ہوں (وعائی تخم پودوں میں قاعدہ کی رُو سے)، تو پھول خنثیٰ مُشکل (hermaphrodite) دوجاتی یا مشترک فرشہ (bisexual or monoclinous) کہلاتا ہے (☿)۔ اگر وہ مختلف پھولوں پر واقع ہوں، جیسا کہ بعض اوقات ہوتا ہے تو پھول غیر کامل یا یکجاتی یا جدا فرشہ[ل] ہیں۔ یکجاتی پھول جن پر زرریشے موجود ہوں نر (♂) یا زرریشہ دار کہلاتے ہیں، اور وہ جن میں پھل پتے ہوتے ہیں مادہ (♀) یا مادگیں دار۔ اگر زرریشہ دار اور مادگیں دار پھول ایک ہی پودے پر واقع ہوں (مثلاً پھنس Jack)، تو پودا مشترک صنفی (monoecious) ہے۔ اگر وہ مختلف پودوں پر ہوں مثلاً کھجور اور چند دوسری قسم کے کف برگے) تو پودا جدا صنفی (dioecious) ہے۔ اگر کسی پودے میں زرریشہ دار، مادگیں دار، اور خنثیٰ مُشکل پھول ہوں (مثلاً ایش Ash) تو وہ کثیر زواجی (polygamous) کہلاتا ہے۔ جن پھولوں میں زرریشے اور مادگیں دونوں نہ ہوں وہ نہ نر ہوتے ہیں نہ مادہ (neuter) [مثلاً کارن فلاور (Cornflower) اور سورج مکھی کے کرن گلچے]۔

ف۔ زُہری برگی نظام —— بیشتر پھولوں میں زُہری پتوں کے سلسلے بصورت دائرہ یا گھیروں میں مرتب ہوتے ہیں، اور اس برگی نظام کو دَوری کہا جاتا ہے۔ لیکن بعض اوقات تمام زُہری پتے مرغولی یا پیچدار شکل میں ہوتے ہیں (مثلاً چپل سینڈا یا ناگ پھنی (Cactus) اور ایسے پھول کو غیر دَوری کہتے ہیں۔ اگر چند سلسلے دوری صورت میں اور چند مرغولی یا پیچ دار صورت میں

ل Diclinous = جدا فرشہ یا یکہدہ، دو فرشہ، یکہدہ

مرتب ہوں تو ایسے پھول نیم دَوری کہلاتے ہیں، مثلاً بٹرکپ (Buttercup)
میں کمامہ اور اکلیلچہ دَوری لیکن زرریشے و پھل پتے پیچ دار (Spiral)
ہوتے ہیں۔

ف۔ حصوں کی تعداد ـــــ تمثیلی پھولوں کے زہری پتوں کے چار متعین سلسلے یا گھیرے ہوتے ہیں، یعنی کمامہ، اکلیلچہ، نرکوٹ، اور مادہ کوٹ اور ہر سلسلہ میں وہی تعداد ہوتی ہے۔ لیکن ان میں سے کسی ایک سلسلہ میں زائد گھیرے بھی نمویاب ہو سکتے ہیں، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اُس خاص سلسلہ کے زہری پتوں کی تعداد ابتدائی تعداد کی ضعف (multiple) ہوتی ہے۔ ایسا عموماً نرکوٹ میں پایا جاتا ہے۔ اس کے برعکس ممکن ہے کہ کسی ایک سلسلہ کی تعداد میں اُس کے ایک یا زیادہ حصّوں کے غائب یا حذف ہو جانے کی وجہ سے تخفیف واقع ہو جائے۔ ایسا عموماً مادہ کوٹ میں دیکھا جاتا ہے، جو پھول کا سب سے زیادہ تغیر پذیر حصّہ ہوتا ہے۔

مندرجۂ ذیل مثالیں ان خصائص کو ظاہر کرتی ہیں:۔ وائیولٹ (Violet) میں پانچ کمامے، پانچ پنکھڑیاں، پانچ زرریشے اور تین پھل پتے ہوتے ہیں۔ مٹر میں پانچ کمامے، پانچ پنکھڑیاں، دس زرریشے، اور ایک پھل پتا ہوتا ہے۔ وال فلاور (Wall flower) میں چار کمامے دو گھیروں میں، چار پنکھڑیاں ایک گھیرے میں، اور چھ زرریشے ہوتے ہیں، جن میں سے دو کا ایک بیرونی گھیرا اور چار کا ایک اندرونی گھیرا ہوتا ہے، اور دو پھل پتے ہوتے ہیں۔ بہت سے پھولوں میں زرریشوں کی ایک تعدادِ کثیر متعدد گھیروں کے اندر ہوتی ہے (مثلاً چیری cherry)۔ یہ دیکھنا چاہیے کہ عرشہ کی تخفیف ہو جائے اور دوسرے وجوہ سے اکثر علیحدہ گھیروں کا تمیز کرنا دشوار ہو جاتا ہے، مثلاً وال فلاور میں (کمامو) کے دو گھیرے اور مٹر کے زرریشوں کے دو گھیرے ناقابلِ تمیز ہوتے ہیں۔

خاص سلسلوں کے حصّوں اور خصوصاً مادہ کوٹ کی تخفیف سے قطع نظر، بیس دو بیج پتوں میں زہری پتوں کے سلسلے بطور کُلیہ دو، چار، پانچ، یا اِن تعدادوں کے ضعفوں میں مرتب ملتے ہیں۔ بہ الفاظِ دیگر یہ ترتیب یا نظام

جن دو پارہ (dimerous)، چار پارہ (tetramerous) یا پنج پارہ (pentamerous) یا شاذ صورتوں میں سہ پارہ ہوتا ہے۔ سہ پارہ نظام (یعنی تین تین یا تین کے ضعفوں میں) یک بیج پتوں کا مخصوص خاصہ ہوتا ہے۔

۸۔ تبادلِ حصص —— عام قاعدہ یہ ہے کہ مختلف سلسلوں کے پتے اپنے محلِ وقوع میں ایک دوسرے سے متبادل ہوتے ہیں، یعنی پنکھڑیاں اکمامی پتیوں سے، اور زرریشے پنکھڑیوں سے متبادل ہوتے ہیں، وغیرہ۔ اگر زرریشوں کے کئی گھیرے ہوں تو یہ گھیرے ایک دوسرے سے متبادل ہوتے ہیں۔

لیکن استثنیات بھی ہوتے ہیں۔ بعض اوقات مرغولی یا پیچدار پھولوں کے حصے ایک دوسرے پر متراکب ہوتے ہیں۔ دوری پھولوں میں مختلف وجوہ سے باقاعدہ تبادل سے انحراف واقع ہو جاتا ہے۔ مثلاً پریم روز (Primrose) میں پانچ اکمامی پتے، پانچ پنکھڑیاں اور پانچ زرریشے ہوتے ہیں اور زرریشے پنکھڑیوں کے مقابل واقع ہوتے ہیں (مقابل پنکھڑی)۔ ایسا پانچ زرریشوں کا بیرونی گھیرا حذف ہو جانے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ بعض اوقات جبکہ زرریشوں کے دو متبادل گھیرے ہوتے ہیں تو بیرونی گھیرا پنکھڑیوں کے مقابل ہوتا ہے۔ یہ (جوابی زرریشی حالت) دو گھیروں کے تبدیلیٔ مقام کی وجہ سے ہے، جسے ہم عرشہ کی تخفیف اور گھیروں کی نزدیکی یاد کرنے سے بہ آسانی سمجھ سکتے ہیں۔ مادہ کوش کے حصوں کی تخفیف کی وجہ سے عموماً پھل پتوں کا دوسرے سلسلوں کے حصوں کے مقابلہ میں کوئی متعین محل نہیں ہوتا۔

۹۔ منتظم اور غیر منتظم پھول —— منتظم پھولوں میں ہر ایک سلسلہ کے حصوں کی وہی جسامت اور شکل ہوتی ہے، یعنی اکمامی پتے ایک دوسرے سے مشابہ ہوتے ہیں، اور اسی طرح پنکھڑیاں وغیرہ بھی۔ غیر منتظم پھول وہ ہیں جن میں کسی ایک سلسلہ کے بعض زہری پتوں کی شکل یا جسامت دوسروں کی

مختلف ہو، مثلاً مٹر یا وایولیٹ (violet) کی پنکھڑیاں۔

۱۰۔ زہری تشاکل (ملاحظہ ہو صفحہ ۱۳)۔ پھول نیم قطری تشاکلی یا کرن گھکی (actinomorphic) مساوی دوجانبی (isobilateral)، "یوغ شکل" (zygomorphic) یا غیر متشاکل ہوتے ہیں۔ تشاکل کے اہم مستوی سطحی یا مقدم مؤخر، وتری اور جانبی ہوتے ہیں (دیکھو اشکال ۱۴۰ و ۱۴۱)۔ یوغ شکلی حالت (zygomorphy) عموماً بے قاعدگی کی وجہ سے ہوتی ہے اور بیانی نباتیات میں عموماً اس اصطلاح کو اسی مفہوم کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ یوغ شکل (zygomorphic) پھولوں میں تشاکل کا مستوی بیشتر حالتوں میں مقدم مؤخر یا سطحی ہوتا ہے۔ یعنی وہ مستوی ہے جو پھول کی اگلی اور پچھلی جانبوں کے آر پار گزرتا ہے۔ مثلاً مٹر، وایولیٹ (اشکال ۱۴۳۔ ۱۴۴) وغیرہ۔ غیر تشاکلی پھول عموماً مرغولی یا پیچدار ہوتے ہیں۔ مثلاً چپل سینڈ یا ناگ پھنی (Cactus)۔

۱۱۔ پھل پینڈا[2] **(Thalamus)۔ زہری پتوں کا جماؤ**

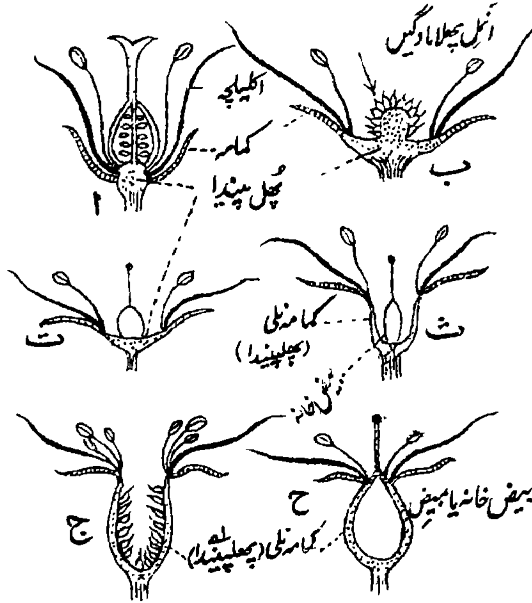
پھل پینڈا تقریباً ہمیشہ چھوٹا یا تخفیف شدہ ہوتا ہے۔ صرف بعض اوقات وہ زہری پتوں کے گھیروں کے درمیان لمبوترا ہوتا ہے جیسے کیمپیئن (Campion) (Lychnis) کی بعض انواع میں۔ پھل پینڈے کی شکلیں بہت مختلف ہوتی ہیں۔ ممکن ہے کہ وہ محدّب اور کم و بیش متسع (پھیلا ہوا) یا چپٹا یا کھوکھلا اور پیالہ نما ہو۔ زہری پتوں کا جماؤ پھل پینڈے کی شکل کے لحاظ سے مختلف ہوتا ہے۔

متعدد پھولوں [مثلاً بٹر کپ، کیمپیئن (Campion)، گُل لالہ] میں پھل پینڈا ایک کیل کے گول سرے کی طرح کم و بیش محدب ہوتا ہے۔ مادہ کوٹ پھل پینڈے کے راس پر نمویاب ہوتا ہے۔ زرریشے، پنکھڑیاں، اور کماسے علی الترتیب مادہ کوٹ کے نیچے پھل پینڈے کے پہلو پر واقع ہوتے ہیں۔ یہ زیر انوثی ترتیب ہے (شکل ۱۱۹ ا)۔

اب فرض کرو کہ پھل پینڈا محدب نہیں ہے بلکہ ایک چپٹا گول قرص

[1] یغشہ الہم۔ [2] طب میں "عرشہ" (جدید ترجمہ)

بنا دیتا ہے۔ پھل پینڈے[1] کا راس بلاشبہ قرص کے وسط میں ہے اور اس کی چپٹی شکل پھل پینڈے کے پہلوؤں کے اسی لیول تک بڑھ جانے کی وجہ سے



شکل ۱۱۹۔ پھلپینڈا اور زہری پتوں کا جماؤ

ا- زیر اُنوتی۔ ب تا ج گرد اُنوتی۔ ح بر اُنوتی

(انتصابی تراشوں کے خاکے)

پیدا ہو گئی ہے۔ مادہ کوٹ قرص کے وسط میں نمو یاب ہوتا ہے، اور اکمامے، پنکھڑیاں، اور زرریشے اس کی گگر یا حاشیے کے گرد۔ وہ مادہ کوٹ کے نیچے نہیں بلکہ اس کے گرداگرد ہیں۔ اسی واسطے اسے گرد اُنوتی ترتیب کا نام دیا گیا ہے (شکل ۱۱۹ ت)۔ بعض اوقات پھل پتے قرص کے وسط میں ایک مخروطی ابھار پر واقع ہوتے ہیں۔ یہ راس کی مسلسل بالیدگی کی علامت ہے

[1] طب میں "معرشہ" (جدید ترجمہ)

[مثلاً اسٹرا بیری (Strawberry) یا راسپ بیری (Raspberry) شکل ۱۱۹ ب]۔
طالب علم کو گرد اُنوثی حالت ہی میں بہت دشواری پیش آئیگی۔
اس کے متعدد مدارج ہوتے ہیں۔ ممکن ہے پھل پیند اچپٹا نہ ہو بلکہ کھوکھلا اور کم و
بیش پیالہ نما ہو۔ ایسا پھل پیند ے کے پہلوؤں کے راس سے اوپر
تک بڑھ جانے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ راس پیالہ کی تہ میں واقع ہوتا ہے
(شکل ۱۱۹ ث)۔ پھل پتّے (مادہ کوٹ) اس پیالہ کے اندر نمو یاب ہوتے
ہیں۔ اُکماسے، پنکھڑیاں، اور زرریشے پیالے کی لگر بناتے ہیں۔ یہ بھی
گرد اُنوثی کی حالت ہے۔ یہ خصوصیت کے ساتھ معلوم ہونا چاہیے کہ اس
پیالہ کو پہلے کمامہ کا ایک حصہ خیال کرتے تھے اور اسے کمامہ نلی
(calyx-tube) کہا جاتا تھا۔ یہ اصطلاح ابھی تک مروّج ہے لیکن طالب علم
کو غور سے دیکھنا چاہیے کہ یہ پھل پیند ا یا پذیرا ہے۔ جنگلی گلاب (شکل ۱۱۹ ج)
میں اور بھی انتہائی شکل کی گرد اُنوثیت (perigyny) پائی جاتی ہے۔
یہاں ایک بہت گہرا پیالہ ہوتا ہے۔

بالآخر برا اُنوثی (epigynous) حالت میں (شکل ۱۱۹ ح) پھل پیند
ایک گہرا پیالہ بناتا ہے، جیسا کہ گرد اُنوثیت کی انتہائی شکلوں میں ہوتا ہے۔
لیکن موخر الذکر حالتوں میں نمو یافتہ پھل پتے ابتدا ہی سے کمامہ نلی سے
چپکے ہوئے ہوتے ہیں، اور یہ نلی اسی وجہ سے مبیض کا ایک حصہ سمجھی جاتی
ہے۔ اس طرح برا اُنوثی پھولوں میں اُکماسے، پنکھڑیاں، اور زرریشے
مادہ کوٹ[1] پر واقع ہوتے ہیں۔ گرد اُنوثی حالت میں کمامہ نلی مبیض[2] سے
علٰحدہ رہتی ہے۔

و ۱۲۔ شہد دان (Nectaries)

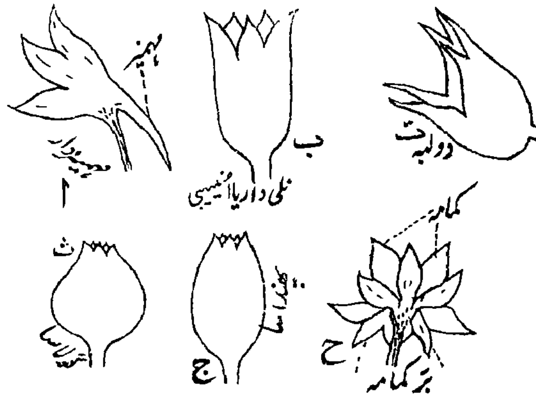
—— اکثر اوقات پھل پیندے
یا پذیرے پر ایک لمبی یا غدّی برون بالیدگی موجود ہوتی ہے، جیسی کہ

[1] طالب علم کو دیکھنا چاہیے کہ حقیقۃً برا اُنوثیت میں مادہ کوٹ صرف پھل پتوں ہی سے نہیں بنتا۔

[2] ovary = بیض خانہ، مبیض

امبیلی فری (Umbelliferæ) کے بیضہ زیرین کی چوٹی پر اور عام ای وی (Ivy) میں پائی جاتی ہے۔ اس کو قرص کہتے ہیں۔ بلیک بیری (Blackberry) میں یہ قرص پذیرے کے بیرونی مقعر حصہ کا استر بناتا ہے۔ نہایت عام طور پر قرص لختہ دار ہوتا ہے (انگور کی بیل، وال فلاور میں)، اور اس میں اکثر شہد کا افراز ہوتا ہے۔ لیکن شہد دان پھول کے کسی حصہ سے یا کسی حصہ پر نمویاب ہو سکتے ہیں مثلاً وایولیٹ میں دو زر ریشوں پر کی بُرون بالیدگیوں سے سامنے والی پنکھڑی پر کی کھوکھلی مہمیز کے اندر شہد کا افراز ہوتا ہے۔ بٹرکپ میں ہر ایک پنکھڑی کے قاعدے پر کا ایک چھوٹا اُبھار یہی فعل انجام دیتا ہے، اور کرسمس روز (Christmas Rose) کی تمام پنکھڑیاں متغیر ہو کر کھوکھلے انبیبی شہد دان بن جاتی ہیں جنشینس (Gentians) کے مادہ کوٹ پر شہد کے غدد واقع ہوتے ہیں اور ہالی ہاک (Hollyhock) کے پھول کا ہر اکمامہ اپنی اندرونی سطح پر ایک شہد دان رکھتا ہے۔

ف ۱۳۱ - کمامہ (Calyx)۔ کمامہ میں متعدد اکمامے ہو سکتے ہیں، جن میں اوّلی مرغولی ترتیب نظر آتی ہے، جیسے کہ ناگ پھنی اور آبی کنول میں یا۔



شکل ۱۲۰
کمامہ کے اقسام

ے بیضہ اجانہ سے بعض بھی استعمال ہوا ہے۔

مگر عموماً وہ دو سے لے کر پانچ اکماموں پر مشتمل ہوتا ہے۔ اگر اکمامے آزاد ہوں تو کمامہ کثیر اکامی (Polysepalous) کہلاتا ہے۔ اگر اُن میں جانبی اتصال ہو اور وہ خواہ کیسا ہی خفیف کیوں نہ ہو، کمامہ مربوط اکامی (gamosepalous) کہلاتا ہے۔ مربوط اکامی حالت ایسے اکماموں کے حقیقتہً مل جانے کی وجہ سے نہیں ہوتی جو ابتداءً جُدا جُدا تھے، بلکہ اس وجہ سے ہوتی ہے کہ دورانِ نمو میں ان کی قاعدی بالیدگی مشترک اور دوش بدوش ہوتی ہے۔ تمام زیر اُنوثی اور گرد اُنوثی ترتیبوں میں کمامہ کو تحتانی یا زیرین (Inferior) کہا جاتا ہے۔ زبر اُنوثی پھول میں کمامہ کو فوقانی (superior) کہتے ہیں۔

بعض پھولوں کے اکمامے پتیا دار (stipulate) ہوتے ہیں، مثلاً اسٹرابری (Strawberry) میں۔ پتیے، اکمامے کے درمیان جوڑوں میں (in pair) مل کر چھوٹی اکمامہ نما ساختوں کا ایک بیرونی سلسلہ پیدا کر دیتے ہیں جو بیرونی کمامہ (outer calyx) معلوم ہوتا ہے۔ یہ بَر کمامہ (epicalyx) کے نام سے موسوم ہے (شکل نمبر ۱۲۱ ح)۔ کمامہ کے نیچے برگوں (bracts) یا برگیزوں (bracteoles) کے جمع ہو جانے سے بھی ایک بَر کمامہ پیدا ہو سکتا ہے۔ مثلاً میالو (Mallow) اور سویٹ ولیئم (Sweet william)۔

عموماً کمامہ کا فعل حفاظتی ہوتا ہے۔ عام طور پر وہ کلی میں نوخیز پھول کے حصّوں کی محافظت کا کام انجام دیتا ہے۔ جب پھول کھل جاتا ہے تو ممکن ہے کمامہ جھڑ جائے، مثلاً گل لالہ (Poppy) میں جہاں وہ پیش ریز یا پیت جھڑ یا (caducous) کہلاتا ہے، یا اکمامے صرف پیچھے کو لپٹے ہوئے ہو جاتے ہیں جیسے کہ جنگلی گلاب میں۔ اگر کمامہ پھول کے مرجھانے کے وقت جھڑ جائے تو اسے پس ریز (deciduous) کہتے ہیں۔ لیکن بیشتر اوقات وہ پھل کے تیار ہونے تک قائم رہتا ہے تاکہ اُس نوخیز پھل کی حفاظت کرے جو پھول کی مبیض[1] (ovary) سے پیدا ہوتا ہے، (مثلاً سیم، اسٹرابری اور ڈیڈ نٹل (Dead Nettle)۔ ایک مربوط اکامی کمامہ (gamosepalous calyx) بہ نسبت کثیر اکامی کمامہ (polysepalous calyx) کے نہ صرف پھول کی کلی کی زیادہ بہتر حفاظت

[1] بیض خانہ

کرتا ہے، بلکہ پختہ پھول کے پیندے اور نمو پذیر پھل کو سہارا بخشتا اور اُن کی حفاظت کرتا ہے۔ اِسی واسطے مربوط اکمامی کمامہ کبھی پیش ریز (caducous) نہیں ہوتا۔

امبیلی فیری (Umbelliferae) میں جہاں پھول بہت پاس پاس جمع ہو جاتے ہیں، اور متعدد کمپازیٹی (Compositae) میں جہاں وہ مزید برآں برگوں کے ایک حلقہ سے گھرے ہوئے ہوتے ہیں حفاظتی کمامہ کی چنداں ضرورت نہیں ہوتی۔ اس لیے کمامہ بہت چھوٹا ہوتا ہے یا بالکل ہوتا ہی نہیں۔ لیکن کمامہ دوسرے فعل بھی اختیار کر سکتا ہے۔ مثلاً متعدد کمپازیٹی [مثلاً ڈیانڈیلین (Dandelion)، تھسل (Thistle) اور کارن فلاور (corn-flower)] میں بالوں کی شکل کا ایک ناممل یا ابتدائی (rudimentary) کمامہ ہوتا ہے، جس میں بال ایک ریشمی ریشئ (Pappus) بنا دیتے ہیں (شکل ۱۲۴ ا)، جو پھولوں کے کھلنے کے بعد مزید نمو حاصل کر کے پھل کے انتشار میں مدد دیتی ہے۔ بعض پھولوں میں اکمامے معمولی سبز رنگ کے ہونے کے بجائے شوخ رنگ والے ہوتے ہیں اور اکلیلیچہ کے دلفریب افعال خود جبراً اختیار کر لیتے ہیں۔ اِس حالت میں کمامہ کو پنکھڑی نما (petaloid) کہتے ہیں۔

کثیر اکمامی کمامہ کے انفرادی اکماموں کے خاکہ کے لیے وہی اصطلاحیں استعمال کی جاتی ہیں جو معمولی سبز پتوں کے لیے ہیں۔ ایک مربوط اکمامی کمامہ کے اکماموں کی تعداد عموماً اُن کے انقسامات (حصّوں) یا دانتوں سے ظاہر ہوتی ہے (مثلاً شکل ۱۲۵ ب)۔ اگر یہ انقسامات قریب قریب کمامہ کے پیندے تک چلے جائیں تو اُن کی تعداد کے لحاظ سے کمامہ کو ۳-۴-۵ منقسمہ (حصّے والا) کہتے ہیں۔ اگر تقسیم آدھی دُور تک ہو تو اُسے ۳-۴-۵ شگاف والا، اور اگر انقسامات چھوٹے چھوٹے ہوں تو اُسے ۳-۴-۵ دندانہ دار کہتے ہیں۔ لیکن بعض مخصوص بیانی اصطلاحیں بھی ایسی ہیں جن سے

طالب علم کو واقف ہونا چاہیے:۔
اَکماموں کو ھمینہ دار اُس وقت کہتے ہیں جب کہ اُن سے ایک لمبا انبیبی زائدہ نیچے تک چلا جائے۔ مثلاً گارڈن نیاسٹرشیئم (Garden Nasturtium) (شکل ۱۲۰ ا)۔ تاجہ دار اُس وقت جب کہ وہ قاعدے پر پھیلے ہوئے یا ہتھیلی دار ہوں، مثلاً متعدد کروسیفری (Cruciferae)۔



شکل ۱۲۱۔ منکس ہوڈ کا پھول۔ انتصابی تراش۔ خودنما کمامہ

کمامہ کو خودنما (galeate) اُس وقت کہتے ہیں جب کہ ایک زیادہ کمامے خودنما شکل بنا دیں، جو پھول کے دوسرے حصّوں پر کمان سی بنائے، مثلاً منکس ہوڈ (Monkshood) (شکل ۱۲۱)۔ مربوط اکمامی کمامہ کو انبیبی کہتے ہیں اگر وہ منتظم ہو اور اُس کے بازو قریب قریب متوازی لمبے ہوں (شکل ۱۲۰ ب) جرسی، اگر وہ منتظم اور کم و بیش گھنٹی نما ہو (شکل ۱۲۴ ج)۔ اگر نیچے کا حصّہ تنگ ہو اور بتدریج اوپر پھیلتا جائے تو اُسے قیف نما کہیں گے (شکل ۱۲۴ ب)۔ اگر بیچ میں پھیلا ہوا ہو اور راس اور پیندے کی طرف تنگ ہوتا جائے تو اُسے پھندا سا[^1] کہتے ہیں (شکل ۱۲۰ ج) اگر وہ نسبتہً چھوٹا اور تقریباً گلوب نما ہو تو اُسے گلوبچہ نما کہتے ہیں (شکل ۱۲۰ ث) اور دو لبہ اگر وہ غیر منتظم ہو کر اس کے ہر ایک بازو لب کی شکل بنائے (شکل ۱۲۰ ت)۔

۱۴۰۔ اکلیلچہ (Corolla) ——— ابتدائی اکلیلچہ آزاد غیر اتصالی پنکھڑیوں کے ایک مرغولہ پر مشتمل ہوتا ہے۔ اکثر و بیشتر پودوں میں یہ متبدّل

[^1]: urceolate پھندا نما ۔ پھندا سا

ہو کر صرف ایک گھیرا رہ جاتا ہے۔ فاکس گلوو (Foxglove) جُرینیم (Geranium) یا شاذ صورتوں میں پنکھڑیوں کے دو گھیرے ہوتے ہیں (گُلِ لالہ)۔ آبی کنول اور دوہرے پھولوں میں پنکھڑیاں ایک تنگ مرغولہ کی شکل میں مرتب ہوتی ہیں۔

اکلیلچہ بے پنکھڑیا ہوتا ہے، یا پُر پنکھڑیا (کمامہ کے بیان سے مقابلہ کرو)، منتظم یا غیر منتظم۔ اور چونکہ اُس سے بڑی حد تک پھول کا تشاکل ظاہر ہوتا ہے، لہٰذا اُس پر یوغ شکل، کی ن مُکھی کی اصطلاحات کا اطلاق کیا جاتا ہے۔ پنکھڑیوں کے جاؤ کے لحاظ سے اکلیلچہ کو زیر اُنوٹی، گرد اُنوٹی، یا بَر اُنوٹی بیان کیا جاتا ہے۔

بیشتر حالتوں میں اکلیلچہ ایک دلفریب ساخت ہوتی ہے۔ اُس کا خاص فعل زیرگی کے دوران میں کیڑوں کو پھول کی طرف راغب کرنا ہے۔ وہ زررشتوں اور پھل پتّوں کا اُن کی زندگی کے نازک ترین زمانہ میں بچاؤ بھی کرتا ہے۔ اور یہ حالت خصوصاً اُس وقت ہوتی ہے جب کہ پنکھڑیاں ایک نلی کی شکل میں باہم ملحق ہو کر ضروری اعضاء کو محصور کر لیتی ہیں۔ یہ نلی ایک شہد دان کا کام بھی دیتی ہے۔ بارووری کے بعد بیج بننا شروع ہوتے ہیں اور چونکہ اِس وقت ایک دلفریب اکلیلچہ کی چنداں ضرورت باقی نہیں رہتی، لہٰذا وہ عموماً بہت جلد جھڑ جاتا ہے لیکن ممکن ہے کہ چند صورتوں میں مرجھایا ہوا اکلیلچہ باقی رہ جائے [کرنٹ (Current) گوزبیری (Gooseberry)]۔

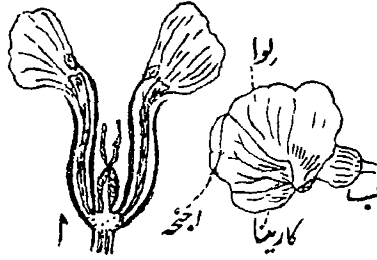


شکل ۱۲۲۔ پنجہ دار پنکھڑیاں۔
ب۔ زبانک دار

عموماً پنکھڑیاں چلدار رنگ کی ہوتی ہیں اور بعض دفعہ سبز (کمامہ نما)۔ ممکن ہے کہ وہ نہ ہوں، مثلاً لیڈیز مینٹل (Lady's Mantle) اور چند ریانن کیولیسی (Ranunculaceae) [کلیماٹس، اینیمونی] یا تخفیف ہو کر شہد کا افراز کرنے والی ساختیں بن جائیں مثلاً ہیلی بورس (شکل ۱۲۱)

اور کرسمس روز۔
بہ پنکھڑی اکلیلچہ میں انفرادی پنکھڑیوں کے گھیروں یا خاکوں کے لیے وہی اصطلاحیں استعمال کی جاتی ہیں جو کہ ایک سبز پتے کے لئے ہوتی ہیں اور کیاسہ کی طرح مل پنکھڑی اکلیلچہ کو ۳-۴-۵ منقسموں، شگافوں، یا دندانوں والا کہ سکتے ہیں۔

مخصوص تر اصطلاحات میں سے چند درج ذیل ہیں:-
پنکھڑیوں کو پنجے[1] دار کہتے ہیں (شکل ۱۲۲ء ا) اگر اُن میں ایک ڈنڈی نما بنیادی حصّہ، اور ایک پھیلا ہوا اگلا حصّہ یعنی پر ہو (شلاً وال فلاور)۔ انہیں زبانک دار کہا جاتا ہے اگر ڈنڈی اور پر کے



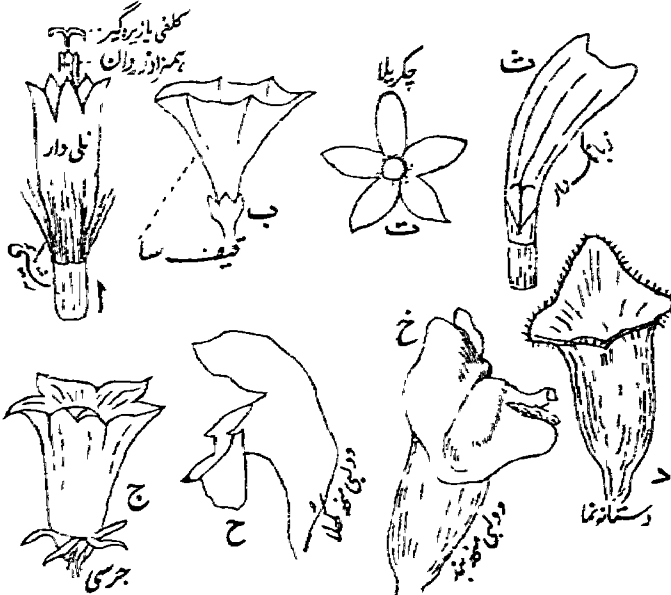
شکل ۱۲۳ء

ا۔ لونگیا پھول کی انتصابی تراش۔ ب تتلی نما پھول

جوڑ پر زبانک نمو یاب ہو گئی ہوں (مثلاً پنک (Pink) شکل ۱۲۲ء ب)۔
ایک یا زیادہ پنکھڑیاں جھینہ دار بھی ہوتی ہیں (مثلاً وائیولٹ)۔ پنکھڑیوں کو جھالر دار کہتے ہیں اگر اُن میں بال نما زائدوں کی ایک جھالر سی لگی ہوئی ہو (مثلاً مگنونٹ (Mignonette)۔
بہ پنکھڑی اکلیلچوں کے لیے حسب ذیل خاص اصطلاحیں استعمال کی جاتی ہیں:- صلیب نما (Cruciform) جب کہ اکلیلچہ کی چار پنجے دار پنکھڑیاں ہوں جو صلیب کی

[1] Unguiculate or clawed

شکل کی ترتیب رکھتی ہوں یعنی پھول کے وتری ستویوں (diagonal planes) میں [مثلاً وال فلاور اور عموماً کروسیفری (Cruciferae) دیکھو شکل ۱۲۸ ا]، گلاب نما (rosaceous) (شکل ۱۱۹ ب اور ت) جب کہ اس میں پانچ پھیلتی ہوئی پنکھڑیاں ہوں نہ کہ پنجہ دار (clawed)، اور وہ گرد اُنوتی چپیدگی رکھتی ہوں (روزیسی Roseceae)، لونگیا (caryophyllaceous) (شکل ۱۲۳ ۲) جبکہ وہ پانچ پنجہ دار پنکھڑیوں پر مشتمل ہو جو پھیلے ہوئے پر رکھتی ہوں، جو زیرہ اُنوتی چپیدگی کے ساتھ پھلپینڈے سے پتلے نلی دار کمامہ کے اندر لگی ہوئی ہوں [پنکس (Pinks) اور دوسرے کیاریوفیلیسی[۲] (caryophyllaceae)، تتلی نما (Papilionaceous) (تتلی سے مشابہت ہونے کے خیال سے) جب کہ اس میں پانچ پنکھڑیاں ہوں، ایک بڑی یعنی لوا (vexillum or standard)، دو جانبی پنکھڑیاں یعنی اجنحہ (alae) یا پر،



شکل ۱۲۴ - رل پنکھڑی اکلیلچہ کی شکلیں -
ا- نلی دار خنثی - ث - زبانک دار مادگیں دار اجتماعی[۳] کے گلچے

ا۔ عرشہ ۲۔ لونگیا ۳۔ compositæ

اور دوسری دو جڑی ہوئی جو مِل کر ایک کشتی نما ساخت (پیندہ پنکھڑی (carina or keel) بناتی ہوں، مثلاً مٹر اور دوسری پیاپلیئونیٹی (Papilionatae)، شکل ۱۲۳ ب)۔

ملِ پنکھڑی اکلیلچے (Gamopetalous corollas) یا تو نلی دار ہوتے ہیں (شکل ۱۲۴ ا) یا جرسی یعنی گھنٹی نما (campanulate or bell-shaped) (ہیربل (Hare bell) شکل ۱۲۴ ج)، یا قیف نما (شکل ۱۲۴ ب)، یا پھندے سے نما (urceolate) (پرپل ہیتھ Purple Heath) یا گلوب نما (globose) یا دولبی (bilabiate) (ان اصطلاحوں کے لیے کمامہ کا بیان دیکھو صفحہ ۳۲۷)۔ انہیں دولبی اور منہ کھلے (ringent) اس وقت کہینگے جب کہ دونوں لب دُور دُور ہوں (ڈیڈ نیٹل Dead Nettle شکل ۱۲۴ ح)، دولبی اور منہ بند (personate) جب کہ دونوں لب بند ہوں (اسنیاپ ڈریگن Snapdragon شکل ۱۲۴ خ)، دستانہ نما (glove-shaped) (مثلاً فاکس گلوو Foxglove شکل ۱۲۴ د) اگر وہ دستانہ کی انگلی کی طرح ہو۔ طباق نما، اگر لمبی اور باریک نلی ہو اور پھیلا ہوا پر ہو (مثلاً لینتی گلاب Primrose شکل ۱۲۵) چکریلا یا پہیا نما اگر پھیلا ہو اپر بڑا اور بہت چھوٹی نلی ہو (مثلاً Forget-me-not شکل ۱۲۴ ت)۔

شکل ۱۲۵ - پرمرز کے پھول کی انتصابی تراش۔ طباق نما اکلیلچہ

زبانک دار (ligulate) یا تسمہ نما (strap-shaped) اگر ایک لمبی چھلی ہو جس سے چھوٹے قاعدی نلی دار حصّہ کی ایک جانبی بالیدگی ظاہر ہوتی ہو (مثلاً ڈینڈلین اور دوسرے کمپازیٹی شکل ۱۲۴ ث)۔

وف۱۵۔ گِرد گُل (perianth)—ایک گِرد گُل کے لیے جبکہ کمامہ اور اکلیلچہ میں امتیاز نہ کیا جاتا ہو تقریباً وہی اصطلاحیں استعمال کی جاتی ہیں لیکن بہ پتیا (polyphyllous) اور مِل پتیا (gamophyllous) کی اصطلاحیں گرد گلی پتوں کی آزاد اور اتصالی حالت ظاہر کرنے کے لیے علی الترتیب استعمال کی جاتی ہیں۔

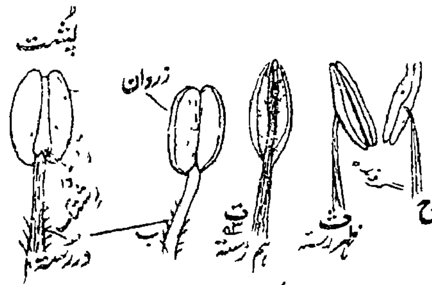
وف۱۶۔ اکلیل (corona) — اس اصطلاح کا اطلاق زبانکوں کے اُس پورے سلسلہ پر کیا جاتا ہے جو بعض پھولوں کے اکلیلچہ یا گرد گُل پر نمویاب ہوتا ہے۔ نرگس میں جس کا گرد گُل مِل پتیا ہوتا ہے زبانکیں متصل ہوتی ہیں۔ اور اکلیل (corona) پیالہ نما ہوتا ہے۔

وف۱۷۔ پیش زہریت (PREFLORATION)—اس کا تذکرہ پہلے کیا گیا ہے (صفحہ ۱۹۶)۔ صرف گرد گُل (یا کمامہ اور اکلیلچہ) کی پیش گلی کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔ انفرادی زُہری پتوں کی لپیٹ بیان کرنے کے لیے بھی وہی اصطلاحیں کام میں لائی جاتی ہیں جو معمولی پتوں کے لیے استعمال کی جاتی ہیں (ملاحظہ ہو صفحہ ۱۹۶)۔ کمامہ یا اکلیلچہ کا تصنیف (شکل ۱۰۱) مصراعی (valvate)، کنارپوشہ یا پیچیدہ ہو سکتا ہے۔ دردوہرا یا (induplicate) تصنیف، مصراعی کی ایک قسم ہے جس میں زُہری پتوں کے حاشیے خود اپنے اوپر اندر کی طرف لپٹے ہوئے ہوتے ہیں۔ خماسی (quincuncial) تصنیف، کنارپوشہ کی ایک قسم ہے جس میں

جس میں پانچ پتے (اکمامے یا پنکھڑیاں) ہوتے ہیں، یعنی دو داخلی، دو خارجی، اور ایک کچھ خارجی اور کچھ داخلی۔ لوائی (vexillary) تصنیف جو لگیومینوسی (Leguminosae) کے اکلیلچہ کی خصوصیت ہے کنارپوشہ تصنیف کی ایک دوسری قسم ہے (شکل ۱۲۲)۔ پھول کی نوخیز کلیوں کی عرضی تراشیں لینے یا نوخیز زہری پتوں کو احتیاط سے یکے بعد دیگرے خارج کر دینے سے تصنیف پہچانا جا سکتا ہے۔

ف ۱۸۔ نرکوٹ (Androecium) —— ایک تمثیلی (مثالی)

زررشیہ (شکل ۱۲۶) تین حصوں پر مشتمل ہوتا ہے، یعنی رِشتک (filament)، زردان (anther)، اور توصیلی (connective) پر۔ زررشیہ کی ڈنڈی[1] رشتک ہے، جو ایک پتے کی ڈنڈی[2] سے متناظر ہے۔ اور زردان کو زہری پتے کا وَرَقہ (lamina) (یعنی پترا[3]) تصور کر سکتے ہیں۔ موخر الذکر یعنی زردان دو لختے یا ٹکڑے (anther-lobes) رکھتا ہے اور ایک خانہ یا صندوق سا بنا تا ہے



شکل ۱۲۶

زررشیے، زردانوں کا جاؤ دکھایا گیا ہے۔

جس میں زیرہ دانے (pollen grains) یا اصلی تناسلی اجسام مشمول ہوتے ہیں۔ یہ اجسام چار کھوؤں، یعنی زیرہ کی تھیلیوں (pollen sac)، میں واقع ہوتے ہیں

[1] Stalk [2] Petiole [3] جدید ترجمہ = ہم زاد۔

زردان کے ہر لختے یا ٹکڑے میں دو تھیلیاں ہوتی ہیں۔ جب زردان شگفتہ ہو کر کھلتا ہے تو ہر لختے میں زیرہ کی دونوں تھیلیوں کے درمیان کا فاصل یا درمیانی پردہ پھٹ جاتا ہے، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہر لختے یا ٹکڑے میں صرف ایک ہی کھفہ یا قطعہ معلوم ہوتا ہے۔ یہ ملاپ زردان کے نمو کے بہت ابتدائی زمانہ میں واقع ہوتا ہے۔

زردان کے لختے اس کی پشت کی طرف بافت کی ایک دھجی کے ذریعہ سے جڑے ہوئے ہیں۔ اس دھجی میں ایک وعائی حزمہ ہوتا ہے، یہ توصیلی (connective) ہے یہ عموماً تنگ ہوتا ہے جس کی وجہ سے زردان کے لختے ایک دوسرے سے بالکل نزدیک واقع ہوتے ہیں۔ لیکن یہ لمبوترا بھی ہو سکتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ لختے ایک دوسرے سے دور ہو جاتے ہیں، جیسا کہ بعض لے بیئٹی (Labiatæ) میں پایا جاتا ہے۔

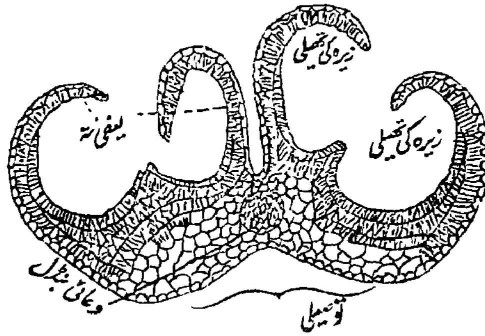
چند صورتوں [مثلاً میالو (Mallow)، ہیزل (Hazel)، ہارن بیم (Hornbeam)] میں زرریشے بالکل نو عمری ہی میں تقسیم ہو جاتے ہیں، اور اس طرح کامل نمو یافتہ پھول میں زردانوں کا صرف ایک ہی لختہ ہوتا ہے، جس میں زیرہ کی دو تھیلیاں ہوتی ہیں۔

بعض دفعہ زرریشوں پر خاص ضمیمے نمو یاب ہو جاتے ہیں۔ یہ عموماً توصیلی کی بیرون بالیدگی کے طور پر پیدا ہو جاتے ہیں۔ وائیولیٹ میں ہر زردان کی چوٹی پر ایک جھلی نما نارنجی رنگ کی بیرون بالیدگی ہوتی ہے۔ اور ان کے علاوہ دونوں اگلے جانبی زرریشوں پر ایک ایک سبز لمبا زائدہ ہوتا ہے جو اگلی پنکھڑی کے مہمیز کے اندر داخل ہوتا ہے۔ یہ زائدہ غدۂ شہد کے طور پر فعل انجام دیتا ہے (شکل ۱۴۳)۔

عقیم یا غیر نمو یافتہ (نا مکمل) زرریشوں کو **زرریشمان** (staminodes) کہتے ہیں ممکن ہے کہ ان میں محض ریشتک ہی ہو یا وہ مختلف عجیب طور پر متغیر شدہ شکلوں کے ہوں۔

زرریشے زیر انوثی ہو سکتے ہیں یا گرد انوثی، یا بر انوثی۔ مگر

بعض اوقات بوجہ مشترک قاعدی بالیدگی کے وہ سب اِکلیلچہ (یا گردِ گل) سے



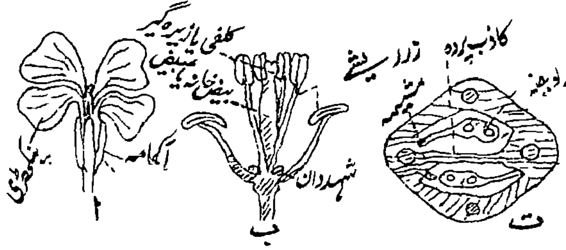
شکل ۱۲۷ - وال فلاور کے زردان کی عرضی تراش (بعد از شگفتگی)

چپک جاتے ہیں - ایسی صورت میں معلوم ہوتا ہے کہ گویا اُن کا نمو پنکھڑیوں پر ہو گیا ہے، اور وہ بر پنکھڑیے (epipetalous) کہلاتے ہیں (اور اگر گردِ گل پر واقع ہوں تو وہ بر پتیا (epiphyllous) کہلاتے ہیں) - یہ وعا تخموں کے بہت سے مِل پنکھڑیے یا مِل پتیے فصیلوں میں پایا جاتا ہے - مثلاً گمپا زیٹی، لیا بٹی، پرائمیولیسی میں (شکل ۱۲۵) - بعض دفعہ زرریشے مادہ کوٹ سے چپاں ہوتے ہیں، مثلاً آرکڈز (Orchids) میں -- یہ مادہ نری[1] (gynandrous) حالت ہے۔

اگر زرریشے ایک دوسرے سے آزاد یعنی علیحدہ یا غیر ملحق ہوتے ہیں، تو نرکوٹ کو بہ نرہ (polyandrous) جس کو (دو نرہ، سہ نرہ، پنج نرہ، وغیرہ، زرریشوں کی تعداد کے لحاظ سے) کہتے ہیں - اگر وہ ملے ہوئے ہوں تو یہ ملاپ دو قسم کا ہوتا ہے :- (ا) زرریشے اپنی رِشتکوں کے ذریعہ سے ملحق یا ملے ہوئے ہوتے ہیں، یہ برادرانہ (adelphous) حالت ہے - اگر سب مل کر مادگیں کے گرد ایک نلی بنائیں تو اُسے یک برادری (monadelphous) کہیں گے - اگر وہ دو گروہوں میں ملے ہوئے ہوں تو اُنھیں دو برادری (diadelphous)، اور اگر کئی گروہوں میں ہوں تو کثیر برادری (polyadelphous) کہتے ہیں - مثلاً یک برادری حالت میا لو اور

[1] مادہ نر مشتمل

اور چند لیگیومینوزی (Leguminosae) [مثلاً بروم (Broom)] میں پائی جاتی ہے۔
دوبرادری حالت دوسرے لیگیومینوزی (مثلاً مٹر) میں پائی جاتی ہے، جہاں دس



شکل ۱۳۸۔ کروسیفر کا پھول۔

ا۔ مکمل۔ صلیب نما اکلیلچہ۔ ب۔ آکھامے اور پنکھڑیاں نکال دی گئی ہیں۔
چوبلے زرریشے۔ ت۔ بیضہ کی عرضی تراش

زرریشوں میں سے نو خلوط ہوتے ہیں اور دسواں آزاد ہوتا ہے۔ کثیر برادری حالت
سینٹ جانس ورٹ (St. John's Wort) اور سنگترے میں پائی جاتی ہے۔
(ب) زرریشے اپنے زردانوں کے ذریعہ سے ملے ہوئے ہوتے ہیں اور رشتک آزاد
رہتے ہیں۔ یہ کمپازیٹی (مثلاً گل بہار (Daisy)، ڈیانڈلین، تھسل (Thistle)،
وغیرہ) اور بعض سولےنیسی (Solanaceæ) (مثلاً بٹرسویٹ (Bitter-sweet) اور آلو،
وغیرہ کا ممیز خاصہ ہے۔ اس کو مِل زردان (syngenesious) حالت کہتے
ہیں (شکل ۱۳۴ ا)۔

اگر پھول میں زرریشوں کی لمبائی مختلف ہو تو بعض اوقات نرکوٹ کے لیے
خاص اصطلاحیں استعمال کی جاتی ہیں مثلاً فصیلہ[1] کروسیفری (وال فلاور، اسٹاک،

[1] بیضہ خانہ

وغیرہ) میں چار لمبے اور دو چھوٹے زرریشے ہوتے ہیں (شکل ۱۲۵ ب) اور زرکوٹ کو چوبالا (tetradynamous) کہتے ہیں۔ لابیٹی، وربینیسی (Verbenaceae) اور اسکروفیولیاریسی (Scrophuliariaceæ) (مثلاً فاکس گلو) میں، جہاں دو لمبے اور دو چھوٹے زرریشے ہوتے ہیں، اُسے دوبالا (Didynamous) کہتے ہیں۔ صرف یہی عام فصیلے ہیں جن میں یہ اصطلاحیں استعمال کی جاتی ہیں۔

ف ۱۹۔ زردان کا جماؤ ـــــ یہ دیکھنا چاہیے کہ زردان کا رشتک سے جاؤ کس طرح پر ہے (شکل ۱۲۶) اس کو دردستہ (innate) یا اساس بستہ (besifixad) کہتے ہیں اگر زردان راست رشتک کی چوٹی پر جما ہوا ہو ھم بستہ[۱] (adnate) اگر توصیلی خوب نمایاں ہو اور زردان کے قاعدے سے رشتک کا کوئی جوڑ نہ بنے، جس سے یہ معلوم ہوتا ہو کہ رشتک زردان کی پشت پر دوڑتا چلا جارہا ہے ـ ظہر بستہ (dorsifixed)، اگر رشتک زردان کی پشت سے جڑا ہوا ہو اور زردان حرکت نہ کرسکے ـ گردندہ (versatile) اگر اس کا جماؤ ایسا ہی ہو لیکن زردان رشتک پر جھول سکتا ہو۔

ف ۲۰۔ زردانوں کی شگفتگی[۲] ـــــ عموماً ہر زردانی لختہ زیرہ کی دونوں تھیلیوں کے درمیان ایک طولی درز پیدا ہوجانے کی وجہ سے پھٹ کر شگفتہ ہوجاتا ہے ـ یہ شگفتگی لیفی تہ [یعنی قطعہ (loculus) کی دیوار بنانے والی دو تہوں میں سے اندرونی تہ] کے جالدار دبیز خلیوں کے انقباض یعنی سکڑنے کی وجہ سے واقع ہوتی ہے (شکل ۱۲۷)۔ اگر زردانی لختوں کا رُخ اندر کی طرف (یعنی پھول کے مرکز کی طرف) ہو تو ایسے زردان یا شگفتگی کو درون رُخی (introrse) کہتے ہیں، اور اگر لختوں کا رُخ باہر کی طرف ہو تو ایسے زردان یا شگفتگی کو بیرون رُخی (extrorse) کہتے ہیں۔ شگفتگی عرضی بھی ہوسکتی ہے

سلہ ۵ جدید ترجمہ = ہم زاد سلہ ۵ فض

جیسے کہ بعض لابئیٹی (Labiatæ) میں، پلّوں (flaps) یا مصراعوں (valves) یعنی کھُل مُندنوں کے ذریعہ سے جیسے کہ لارل (Laurel) میں، یا زر دانی نحتوں[1] کے راسوں پر کے مسامات کے ذریعہ سے شگفتگی واقع ہوتی ہے، جیسا کہ ہیتھس (Heaths)، رہوڈوڈنڈرن (Rhododendron) اور آلو میں ہوتا ہے۔

۲۱ ۔ زیرہ (Pollen) اکثر و بیشتر پودوں میں کھُلا (بھُس بھُسا) بُرادہ نما سفوف ہوتا ہے، جس میں کثیر التعداد باریک باریک ذرّات ہوتے ہیں (شکل ۱۲۹ ا ـ ب)۔ مختلف پودوں کے ذرّات کی جسامت، شکل اور رنگ میں بہت اختلاف ہوا کرتا ہے۔ ابتداءً (شکل ۱۳۰) وہ یک خلوی ہوتے ہیں اور اُن کی دیوار دو جھلیوں یا غلافوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ باہر کا غلاف، یعنی بیرونی زرجھلی (exine)، کبشرہ دار اور اکثر ابھاروں یا شوکوں وغیرہ سے مُرصّع ہوتی ہے۔ اندر کا غلاف یعنی اندرونی زرجھلی (intine) باریک اور سیلولوز سے بنی ہوئی ہوتی ہے۔ بعض پودوں مثلاً آرکڈز (Orchids) میں زیرہ دانے کھُلے یا آزاد نہیں ہوتے بلکہ مجتمع ہو کر ایک منفرد تودہ بنا دیتے ہیں، جسے مل زیرہ (Pollinium) کہتے ہیں (شکل ۱۲۹ ت)۔

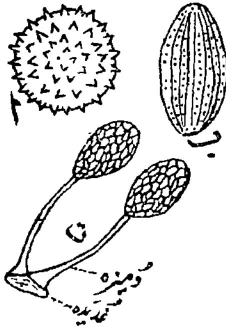
بیج پیدا ہونے سے پہلے زیرہ دانوں کا کلغی[2] (stigma) پر منتقل کیا جانا ضروری ہے، اور یہ کلغی خواہ اُسی پھول کی ہو، یا اُسی نوع کے کسی دوسرے پھول کی۔

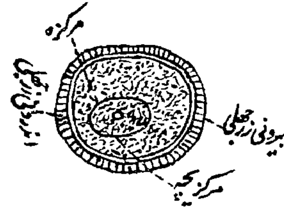
زیرہ کی تھیلیوں اور زیرہ دانوں کے نمو کا بیان بعد میں کیا جائیگا۔

۲۲ ۔ مادہ کوٹ یا مادگیں (Gynaeceum or Pistil) جو پھل پتّوں پر مشتمل ہوتا ہے، پھول کا اصلی اندرونی عضو ہے۔ یہ پھول کا وہ حصّہ ہے جو سب سے زیادہ وسیع طور پر اور مکمل طور پر متغیّر ہوا ہے۔ درحقیقت طالب علم کو ابتداءً یہ یقین کرنا مشکل ہوتا ہے کہ وہ برگی اعضا پر مشتمل ہے۔ لہذا ضروری ہے کہ وہ آیندہ آنے والے بیان کو نہایت ہوشیاری کے ساتھ پڑھے۔ اور یہ یقین

[1] نقصوں [2] زیرہ گیر

کرلے کہ استعمال شدہ اصطلاحوں کا اصلی مفہوم کامل طور پر اُس کی سمجھ میں آگیا ہے۔
مادّہ کوسٹ، یک پھل تپیا (monocarpellary) یا کثیر پھل تپیا (Polycarpellary) ہوسکتا ہے۔ یعنی اُس میں ایک یا کئی پھل پتے ہوسکتے ہیں۔ موخر الذکر حالت میں، وہ تعداد کے لحاظ سے، دو پھل تپیا، تر پھل تپیا، وغیرہ ہوتا ہے۔





شکل ۱۳۰
کنول کا نوخیز زیرہ دانہ (ترآس)

شکل ۱۲۹
ا - ب - زیرہ دانے (بیشن کبّر)۔
ت - آرکڈ کے مل زیرے (صفحہ)

۲۳ و - یک پھل تپیا مادگیں (Monocarpellary pistil)

(شکل ۱۳۱) — طالب علم کو تصور کرنا چاہیے کہ ایک پھل پتا خود اپنے اوپر اس طرح لپیٹا گیا ہے کہ اُس کے حاشیے ایک لکیر میں مل گئے ہیں جسے بطنی سیون (ventral suture) کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ مزید برآں یہ کہ اس پتے کا راس لمبا ہو گیا ہے اور اپنی نوک یا سرے پر کسی قدر پھولا ہوا ہے۔

ملفوف (لپٹے ہوئے) پھل پتے کے کھوکھلے قاعدی حصّے کو مبیض یا بیض خانہ (ovary) کہتے ہیں جس سے آگے چل کر پھل بنتا ہے۔ اس میں مختلف التعداد بیضوی یا گول اجسام، یعنی بویضات[1] (ovules) ہوتے ہیں جن سے بعد میں بیج بنتے ہیں۔ بیض خانہ کی چوٹی پر کی مختلف الطول پتلی سی اطالت نلی (style) ہے جس میں اکثر ایک مرکزی کہف ہوتا ہے، جو بیض خانہ کے

[1] بیض دان

کہفہ سے مرتبط ہوتا ہے، لیکن ممکن ہے کہ یہ تمام و کمال کھلی بافت سے بنا ہوا ہو۔ نئے کا راسی حصہ جسے کلغی (Stigma) کہتے ہیں، عموماً پھولا ہوا اور بالوں یا غدی حلمیات سے ڈھکا ہوا ہوتا ہے جیسا کہ ہمیں آیندہ معلوم ہوگا یہی وہ سطح بناتا ہے جو زیرے کو قبول کرتی ہے۔

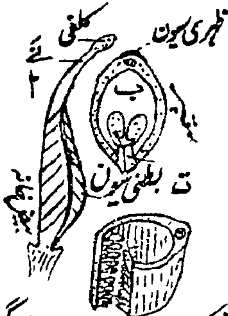
بیض خانہ کا امتحان کرنے پر معلوم ہوگا کہ بویضات حاشیئی ہیں، یعنی وہ پھل پتے کے ملے ہوئے حاشیوں پر نمویاب ہوتے ہیں۔ ان طوال حاشیوں سے ایک طولی حید (ridge) یا بافت کی گدی بنتی ہے، جس کو مشیمہ (Placenta) کہتے ہیں۔ یہ بیض خانہ کی دیوار کی اندرونی سطح پر بطنی سیون کے برابر برابر ہوتی ہے۔ ظہری سیون (شکل ۱۳۱) پھل پتے کی میان پسلی سے متناظر ہوتی ہے۔ چونکہ مشیمہ بیض خانہ کی دیوار پر ہوتا ہے، لہذا مشیمیت (یعنے بیض خانہ میں مشیموں کی ترتیب یا ان کا محل وقوع) جداری (parietal) ہوتی ہے۔ لیکن عموماً سادہ یعنی مفرد بیض خانہ کی مشیمیت کو صرف حاشیئی کہتے ہیں۔ اس منفرد مشیمہ کی موجودگی کی وجہ سے یک پھل پتیا مادگیں کو آسانی سے تمیز کرسکتے ہیں۔ لگیومینوزی (مٹر، سیم وغیرہ) کا مادگیں اس کی ایک نہایت اچھی مثال ہے۔

اگرچہ ہم نے طالب علم کو یہ تصور کرنے کے لیے کہا ہے کہ یک پھل پتیا مادگیں کی بناوٹ پھل پتے کے لپیٹے جانے کی وجہ سے ہوتی ہے تاہم اُسے یہ خیال نہ کرنا چاہیے کہ یہ عمل پھول کے نمو کے دوران میں مشاہدے میں آسکتا ہے۔ مگر ہم یہ خیال کرسکتے ہیں کہ اُسی کے مساوی کوئی عمل اعلیٰ پھولنے والے پودوں کے نمو یا ارتقا کے دوران میں واقع ہوا ہے ہم آگے چل کر دیکھینگے کہ برہنہ تخم (Gymnosperms) میں بویضات ایک بیض خانہ کے اندر مظروف یا بند نہیں ہوتے بلکہ بیشتر حالتوں میں وہ کھُلے پھل پتوں پر واقع ہوتے ہیں۔ فی الحقیقت وہ ایک پودے یعنی سیکس ریوالیوٹا (Cycas revoluta) میں، پھل پتے کے حاشیوں ہی پر واقع ہوتے ہیں۔ اعلیٰ پھولنے والے پودوں (وعائی تخم[1]) میں بویضات ایک بیض خانہ کے اندر بند ہونے کی وجہ سے محفوظ رہتے ہیں۔

[1] Angiosperm

مادگیں =Pistil

ف ۲۴۔ کثیر پھل پتیا مادہ کوٹ — پھل پتے ملے ہوئے یا نہ ملے ہوئے ہونے کے لحاظ سے اِس کی دو حالتیں ہوتی ہیں۔ اگر پھل پتے آزاد ہوں تو ہر ایک سے یک پھل پتیے مادگیں کے منفرد پھل پتے کی طرح، ایک ایک سادہ بیض خانہ، سنے اور کلغی بنتی ہے۔ یہ اکیلپھلی (apocarpous) حالت ہے (شکل ۱۱۷ اِس کا مقابلہ کثیر اکامہ، بہ پنکھڑی، کثیر نرہ اصطلاحوں سے کرو) یہاں حالانکہ پھول میں صرف ایک ہی مادہ کوٹ ہے، لیکن متعدد سادہ بیض خانے ہیں۔ اُن کی تعداد سے پھل پتوں کی تعداد ظاہر ہوتی ہے۔ مشیمیت حاشیئی ہے۔ اکثر اوقات ہر ایک قطعہ میں صرف ایک ہی بویضہ[1] نویاب ہوتا ہے (ریاننکیوبیسی (Ranunculaceae) اور روزیسی (Rosaceæ)۔ اگر بویضہ قطعہ کی چوٹی پر لگا ہوا ہو تو وہ معلّق (Pendulous) کہلاتا ہے، اور اگر اُس کے پیندے سے لگا ہوا ہو تو وہ صاعد (ascending) ہے۔



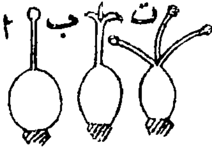
شکل ۱۳۱۔ یک پھل پتیا مادگیں
ا۔ مکمل۔ ب۔ بیض خانہ کی عرضی تراشس۔ ت۔ لپیٹ کا طریقہ ظاہر کرتا ہے۔

دوسری حالت میں تمام پھل پتے مل کر ایک مرکب بیض خانہ بناتے ہیں اور مادگیں کو مل پھلا (Syncarpous) کہتے ہیں۔ (اس سے مِل پنکھڑی، مربوط اکماھی وغیرہ اصطلاحات کا مقابلہ کرو) ممکن ہے کہ یہ اتصال یا ملاپ مکمل ہو یا نہ ہو۔ اگر مکمل ہو تو بیض خانے پر صرف ایک سنے اور ایک کلغی لگی ہوئی ہوتی ہے (شکل ۱۳۲ ا)، اور صرف بیض خانہ کی اندرونی ساخت ہی سے پھل پتوں کی تعداد کا پتہ چل سکتا ہے۔ اگر ملاپ مکمل نہ ہو تو منفرد بیض خانہ پر کئی سنے اور کلغیاں لگی ہوئی ہوتی ہیں (شکل ۱۳۲ ب۔ت) کیونکہ پھل پتوں کے سرے آزاد ہوتے ہیں۔ یہ ظاہر ہے کہ سنے اور کلغیوں کی تعداد سے پھل پتوں کی تعداد معلوم ہوتی ہے۔ اِس طرح سے کمپازیٹی (شکل ۱۲۴ ا) میں صرف

[1] بیضہ دان

مادگیں = Pistil
مادہ کوٹ = Gynæceum

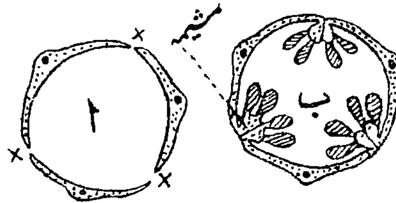
ایک منفرد نے ہوتی ہے مگر کلغیاں دو ہوتی ہیں۔ لہذا ہمیں معلوم ہوا کہ مادگیں دو پھل پتیا ہے۔



شکل ۱۳۲۔ مل پھلا مادگیں
(ملاپ کے مختلف درجے ظاہر کئے گئے ہیں)

مل پھلے مادگیں کے بیض خانہ کی ساخت اور مشیمیت مختلف حالات میں بدلتی رہتی ہے۔ مندرجۂ ذیل حالتوں کو بغور دیکھنا چاہیے:۔

(ا) پھل پتوں کے ہم پہلو حاشیے مل کر ایک یک قطعی (unilocular) بیض خانہ بنا دیتے ہیں (شکل ۱۳۳)۔ ملے ہوئے حاشیے پھول کر مشیمات بناتے ہیں جن پر بویضات واقع ہوتے ہیں۔ مشیمیت حاشیئی اور جداری ہوتی ہے۔ جداری مشیموں کی تعداد سے پھل پتوں کی تعداد ظاہر ہوتی ہے۔



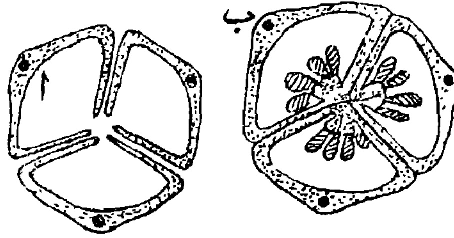
شکل ۱۳۳

تر پھل پتیا مادگیں کے یک قطعی بیض خانہ کی بناوٹ
× سے ملاپ کے نقاط ظاہر ہوتے ہیں۔ (جداری مشیمیت: عرضی تراش)

(ب) پھل پتے آپس میں ملنے کے قبل خود ہی پر لپیٹے جاتے ہیں، یا ہم کہہ سکتے ہیں کہ ملے ہوئے حاشیے بیض خانہ کے وسط میں دوڑ جاتے ہیں (شکل ۱۳۴)۔ اس طرح سے ایک کثیر قطعی (multilocular) بیض خانہ بنتا ہے، اور تمام پھل پتوں کے حاشیئی مشیمے مرکز میں مل کر ایک مرکزی یا محوری

مادگیں=Pistil

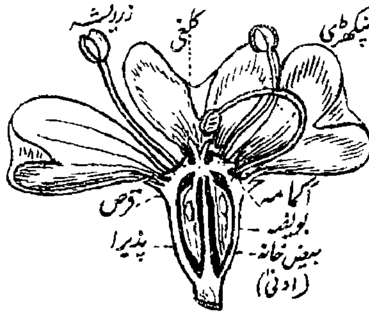
ستون بناتے ہیں مشیمیت حاشیئی اور محوری ہوتی ہے۔ اُن قطعات یا فاصلات کی تعداد سے



شکل ۱۳۴

محوری مشیمہ والے سہ قطعی بیض خانہ کی بناوٹ (عرضی تراشں)

جو بیض خانہ کو تقسیم کرتے ہیں، پھل پتیوں کی تعداد ظاہر ہوتی ہے (سوا اُس کے جہاں جھوٹے فاصلات بنتے ہوں۔ نیچے دیکھو) بعض اوقات ہر ایک قطعہ میں صرف ایک ہی بویضہ نمو یاب ہوتا ہے۔ اُس کو معلق کہتے ہیں اگر وہ مشیمہ کے اُوپر سے آکر قطعہ کے اندر نیچے لٹکے (شکل ۱۳۵) لیکن بعض اوقات کوئی جداگانہ محوری مشیمہ



شکل ۱۳۵

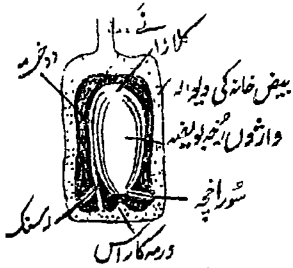
امبیلیفری کے پھول کی انتصابی تراش

نہیں ہوتا۔ اور بویضہ یا تو صاعدہ ہوتا ہے یا مُعلّق (صفحہ ۳۴۱)۔
گُلِ لالہ کے بیض خانہ میں (ا) اور (ب) کے درمیان کی حالت ہوتی ہے۔

فاصلات جو بویضات سے ڈھکے ہوئے اور اسی واسطے مشیمات ہوتے ہیں بیض خانہ کے وسط تک نہیں پہنچتے۔ بیض خانہ یک قطعی، لیکن جزواً منقسم ہوتا ہے۔ مشیمیت جداری ہوتی ہے۔

(ت) پھل پتوں کے متصلہ حاشیے مل جاتے ہیں اور بیض خانہ یک قطعی ہوتا ہے، جیسا کہ (ا) میں۔ لیکن بویضات پھل پتوں کے حاشیوں پر نمویاب نہیں ہوتے۔ وہ ایک مرکزی محور پر واقع ہوتے ہیں جو بیض خانہ کے بیچ میں سے دوڑتا ہے۔ یہاں مشیمیت **آزاد مرکزی** (free-central) ہوتی ہے۔ تمثیلی حالتو (پرائموليسی Primulaceae شکل ۱۲۵) میں مرکزی محور پھل پینڈے کی اساس سے بن جاتا ہے جو بیض خانہ کے اندر پہنچتی ہے۔ بویضات پھل پتوں پر نہیں بلکہ پھول کے محور پر نمویاب ہوتے ہیں۔ لیکن چند فصیلے ایسے ہیں (مثلاً کیارئیو فیلسی (Caryophyllaceae) جن میں آزاد مرکزی مشیمہ، ایک ابتدائی محوری مشیمیت سے ماخوذ ہوتا ہے، جس کے فاصلات لوٹ جاتے ہیں۔

قاعدی مشیمیت تمثیلی آزاد مرکزی مشیمیت کی متغیر شدہ شکل ہے۔ یہاں بیض خانہ کی سطح پر صرف ایک بویضہ لگا ہوا ہوتا ہے۔ وہ پھل پینڈے[۱] پر نمویاب ہوتا ہے، مگر یہ پھل پینڈا محور کی شکل میں بیض خانہ کے اندر نہیں بڑھتا (مثلاً پالیگونیسی Polygonaceae شکل ۱۳۷) اور کمپازیٹ شکل ۱۳۶)۔



شکل ۱۳۶

کمپوزٹ کا ادنی بیض خانہ (طولی تراش)

شاذ حالتوں میں بویضات پھل پتوں کے حاشیوں پر نمویاب ہونے کے بجائے ساری اندرونی سطح پر نمویاب ہوتے ہیں، مثلاً زہرادی رشش (Flowering Rush) (اَنْمِلیچِلا) اور آبی کنول (مِل پھلا)۔

[۱] طب میں "عرشہ" (جدید ترجمہ)

یہ سطحی مشیمیت کہلاتی ہے۔

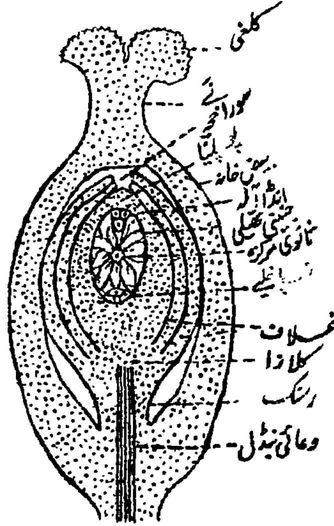
ف ۲۵۔ حقیقی اور کاذب فاصلات —— حقیقی فاصلات وہ ہیں، جو پھل پتوں کے اندر کی طرف مڑے ہوئے حاشیوں کے نمایندے ہیں۔ کسی دوسری طرح پر بنے ہوئے فاصلات، مثلاً پھل پتوں کی سطحوں کی درون بالیدگیاں، کاذب ہیں۔ مثلاً کروسیفری (Cruciferae) کے بیض خانہ میں (شکل ع۱۲۰ ت) کاذب فاصل اُن دو جھلیوں سے بنتا ہے جو دونوں جداری مشیموں سے اندر کی طرف بڑھ کر مرکز میں مل کر ایک دوسری کو ڈھانک لیتی ہیں۔

ف ۲۶۔ اعلیٰ اور ادنیٰ بیض خانے —— تمام زیرانُوثی اور گرد اُنُوثی حالتوں میں بیض خانہ کو اعلیٰ بیان کیا جاتا ہے، اور بر اُنُوثی حالت میں ادنیٰ ممکن ہے کہ ایسی گرد اُنُوثی حالت میں جیسی کہ شکل ع۱۱۹ ث میں دکھائی گئی ہے، بیض خانہ کو اعلیٰ اور کمامہ کو ادنیٰ بیان کرنا بے محل معلوم ہو۔ مگر طالب علم کو یاد رکھنا چاہیے کہ یہاں بیض خانہ پھول پیندے کے عضوی راس پر نمویاب ہوا ہے اور کمامہ نلی سے آزاد ہے۔

ف ۲۷۔ بویضہ[1] کی ساخت —— ایک تمثیلی بویضہ (شکل ع۱۲۷) کا امتحان کرنے پر ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک نازک ڈنڈی (رسنک = funicle) کے ذریعہ مشیمہ سے لگا ہوا ہوتا ہے۔ بویضہ کا جسم کبھی بافت کے ایک تودہ سے جس کو پوپلیا (nucellus) کہتے ہیں، اور ایک یا دو خلوی **غلافوں** (integuments) سے بنا ہوا ہے۔ یہ غلاف دورانِ نمو میں پوپلیا کے قاعدے سے نکلتے ہیں اور اس کو کامل طور پر گھیر لیتے ہیں، سوائے اس کے راس کے، جہاں ایک چھوٹی کنال یا راستہ باقی رہ جاتا ہے جو پوپلیا کے سرے تک پہنچتا ہے۔ اس راستہ کو سوراخچہ (micropyle) کہتے ہیں۔ بیشتر انکھڑی دار دو بیج پتوں میں صرف

[1] بیض دان

ایک ہی غلاف ہوتا ہے۔ پوپلیا کے قاعدے کو جس سے غلاف نکلتے ہیں



شکل ۱۳۷۔ پالیگونم کا بیض خانوی اور اساسی راستگوں بولیضہ

(طولی تراش)

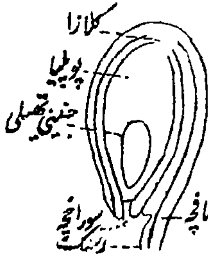
کلازا (chalaza) کہتے ہیں۔ اُس نقطے کو جہاں بولیضہ کا جسم اپنی ڈنڈی (رسنک) سے لگا ہوا ہوتا ہے، نافچہ (hilum) کہتے ہیں (ملاحظہ ہو صفحہ ۹۱)۔ پوپلیا کے سوراخچہ والے سرے کی طرف ایک بڑا مخصوص طور پر نمو یافتہ خلیہ ہوتا ہے۔ یہ جنینی تھیلی (embryo-sac) ہے۔ جنینی تھیلی میں نخز مایہ ایسا ہی جما ہوا ہوتا ہے جیسا کہ ایک معمولی کبھی با فتی خلیہ میں۔ یہاں ایک استر یا جداری تہ اور نخز مایئی ڈورے ہوتے ہیں۔ خالیہ (vacuole) اور خلوی رس موجود ہوتا ہے۔ اِس کے علاوہ جنینی تھیلی میں کئی خلیے ہوتے ہیں، جو آزاد خلوی تکوین سے بنتے ہیں، جیسا کہ اس کے بعد (باب ۱۶) میں سمجھایا جائیگا۔ سوراخچہ والے سرے پر خلوی دیوار نہ رکھنے والے تین خلیے ہوتے ہیں، جن سے انڈا آلہ بنتا ہے۔ سب سے بڑا بیض کرہ (oosphere)، بیضہ (ovum)، یا انڈا خلیہ (egg-cell) ہے

باقی ماندہ دو چھوٹے خلیئے ہم کارے یا امدادی خلیئے (synergidae or help-cells) کہلاتے ہیں۔ دوسرے سرے پر تین خلیئے خلوی دیواروں کے ساتھ ہوتے ہیں یہ متقابل یا (ضد پا) خلیئے (antipodal cells) ہیں جنینی تھیلی کے وسط میں نخزمایہ میں مفروش ایک بڑا مرکزہ (nucleus) ہوتا ہے جو جنینی تھیلی کا ثانوی یا معینہ مرکزہ (Secondary or definitive nucleus) کہلاتا ہے۔

متذکرۂ صدر تکمیل یافتہ بویضہ کی اس وقت کی عام ساخت ظاہر ہوتی ہے جب کہ بارآوری بالکل قریب الوقوع ہوتی ہے۔ بویضہ کا نمو آیندہ (باب ۱۶) میں بیان کیا جائیگا۔

ف ۲۸۔ بویضہ کے اقسام — بویضہ کی کئی اہم قسموں پر غور کرنا ضروری ہے تمثیلی شکل تو سیدھے یا راستگوں بویضہ (straight or orthotropous ovule) کی ہے (شکل ۱۳۷)۔ یہاں بویضہ بالکل سیدھا ہوتا ہے، کسی طرح سے خمیدہ نہیں ہوتا۔ کلازا اور نافچہ پاس پاس واقع ہوتے ہیں، اور سوراخچہ انتہائی راس پر ہوتا ہے۔

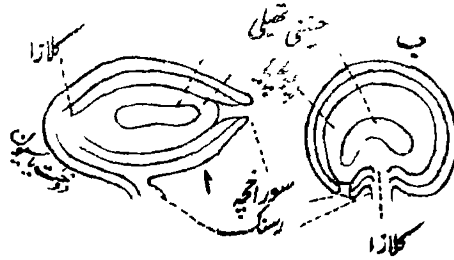
معکوس (inverted) یا واژوں رخہ بویضہ (anatropous ovule) (شکل ۱۳۸) کا جسم دوران نمو میں خمیدہ ہوکر کچھ فاصلے تک رسنک سے مل گیا۔ رسنک کے اس طول حصہ کو دوخت یا سیون (raphe) کہتے ہیں۔ اس قسم میں سوراخچہ اور نافچہ دونو ایک دوسرے سے قریب قریب واقع ہوتے ہیں اور کلازا دوسرے سرے کی طرف ہوتا ہے۔



شکل ۱۳۸۔ واژوں رخہ بویضہ
(طولی تراش)

خمیدہ یا خم رخہ بویضہ (curved or campylotropous)

میں جسم (شکل ۱۳۹ ب) خم کھاکر گول ہو جاتا ہے، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ سوراخچہ رسنک کے نزدیک واقع ہوتا ہے، لیکن اس سے مل نہیں جاتا نا پختہ کلازا۔



شکل ۱۳۹ بویضہ کی قسمیں

ا- دو رخہ - ب - خم رخہ

اور سوراخچہ سب نزدیک نزدیک ہوتے ہیں۔ **دو رخہ** (amphitropous) بویضہ (ovule) ایک درمیانی قسم ہے، جس میں بویضہ کا جسم سیدھا ہوتا ہے لیکن اس طرح پیچ و خم کھایا ہوا کہ اس کا لمبا محور رسنک سے زاویۂ قائمہ بناتا ہے (شکل ۱۳۹ ا)۔

ان اقسام میں سے واژوں رخہ بویضہ ہی اکثر پایا جاتا ہے۔ خم رخہ بویضہ کی مثالیں متعدد کرد سیفری (وال فلاور وغیرہ) اور لگیومنوزی (مٹر، سیم، بروم وغیرہ) میں ملتی ہیں۔ راستگوں بویضہ عموماً کم پایا جاتا ہے، اس کی مثال پالیگونم (Polygonum) میں ملتی ہے (شکل ۱۳۷) پرائمیولیسی (Primulaceae) اور بعض کرد سیفری میں دو رخہ بویضہ کی مثالیں پائی جاتی ہیں۔

ف ۳۹۔ اتصال اور انضمام (Cohesion and Adhesion)

طالب علم کو ان اصطلاحات کے معنی اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہیے۔ اتصال (cohesion) ایک ہی سلسلے کے زہری پتوں کے ارکان کا باہمی ملاپ ہے۔ اس طرح سے عرابیتا کامی، کثیر کامی، کثیر زرہ، ہمزادہ، ازمل پھلا، مل پھلا اصطلاحیں

جن سے انصال کا ہونا یا نہ ہونا ظاہر ہوتا ہے مختلف سلسلوں کے ارکان کے باہمی ملاپ کو انضمام (adhesion) کہتے ہیں، مثلاً جب کہ زرر یشے " بر پنکھڑیے " (epipetalous) ہوتے ہیں۔ ہم پہلے سمجھا چکے ہیں کہ پھول کے حصوں کا انصال یا انضمام اُن حصّوں کے حقیقی ملاپ کی وجہ سے نہیں ہوتا۔ جو ابتداء سے علٰحدہ ہوتے ہیں، بلکہ دوران نمو میں اُن کی مشترک قاعدی بالیدگی ہونے کی وجہ سے۔

۳۰۔ زُہری ساخت کا تغیر — ہم تصور کر سکتے ہیں کہ ابتدائی تمثیلی پھول باقاعدہ یا منظم تھا اور اُس کے حصّوں میں انصال ظاہر نہیں تھا۔ وہ بے شمار مختلف تغیرات جو اب پائے جاتے ہیں، یہ ممکن ہے کہ اُن مختلف عملوں کے وقوع کی وجہ سے ہوں جن کی بہت سی مثالوں کی طرف گذشتہ صفحات میں اشارہ کیا گیا ہے۔

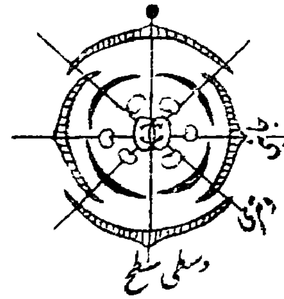
ان میں سے خاص خاص درج ذیل ہیں:— زُہری محور کی تخفیف۔ اس سے قریبی طور پر متعلق، حصّوں کا وہ انتقالِ مقام یا غیر وضعیت، اور حصوں کا وہ انصال یا انضمام جو مشترک قاعدی بالیدگی کی وجہ سے واقع ہو جاتا ہے حصوں کا تفرّع (branching) یا انشقاق (splitting) (Chorisis = تضاعف) جیسا کہ کروسیفری کے زررشیوں کے اندرونی گھیرے میں ہوتا ہے، جہاں زرریشوں کی دو جوڑیں (شکل ۱۳۸ ب) ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ابتدائی ایک جوڑ کے پھٹ کر دو ٹکڑے ہو جاتے ہیں۔ حصّوں کی کمی یا اُن کا بالکل غائب ہو جانا، مثلاً زرریشوں کا بذریعۂ تخفیف زرریشیان بن جانا، پنکھڑیوں کا تخفیف ہو کر شہدی اعضاء بن جانا (متعدد ریانن یکولیسی (Ranunculaceæ)، متعدد امبیلی فری (Umbelliferae) اور کمپازیٹی میں کمامہ کا غائب ہو جانا) بعض حصوں کی بیش پرورش (hypertrophy) کی وجہ سے بیقاعدگی کا نمو ہو جانا۔ یہ، جیسا کہ آئندہ توضیح کی جائیگی، پھولوں کی زیرگی سے متعلق ہے جو کیڑوں کے ذریعہ سے عمل میں آتی ہے۔

طالب علم کو ان عملوں کی مثالیں اچھی طرح دیکھنی چاہییں۔ اِس کے ساتھ ہی

وہ عام اصول بھی ملحوظ خاطر رہے۔ جو ان سب کی بنیاد ہے، یعنی پھول کا اپنے فعل سے جو اُسے اپنے ماحول کے حالات کی مناسبت سے عمل میں لانا پڑتا ہے، کم و بیش کامل توافق۔

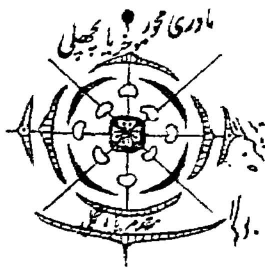
۳۱ ب۔ انتصابی تراشیں اور زُہری خاکے — پھول کی عام ساخت اور اُس کے حصّوں کی ترتیب طولی یا انتصابی تراشوں کے نقشوں (اشکال ۱۱۹، ۱۲۱، ۱۳۵) میں، یا زُہری خاکوں اور زُہری ضابطوں میں دکھائی جاسکتی ہے۔

زُہری خاکے کو پھول کا زمینی نقشہ کہہ سکتے ہیں، جس میں اُس کے حصّوں کا ایک دوسرے سے اور اُس کے مادری محور سے تعلق دکھایا جاتا ہے (شکل ۱۴۰)۔ زُہری خاکے کا نقشہ کھینچتے وقت طالب علم کو پیش پسیں یا وسطی، جانبی، اور وتری مستویوں میں صاف طور پر امتیاز کرنا چاہیے (شکل ۱۴۱)۔ حصّوں کا اتصال، جوڑنے والے خطوط کے ذریعہ سے ظاہر کیا جا سکتا ہے



شکل ۱۴۱

کروسیفری کا زہری خاکہ



شکل ۱۴۰

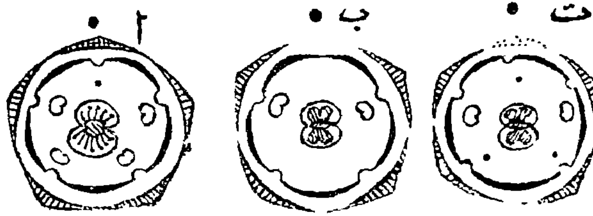
چار جزُے منتظم پھول کا زُہری خاکہ

(شکل ۱۴۲ ا)، لیکن یہ زُہری ضابطوں میں کیا جا سکتا ہے جو شکل کے ساتھ ہونے چاہییں تصییف (aestivation) کو بھی (شکل ۱۴۳) کی طرح ظاہر کر سکتے ہیں۔ امتحانی خاکہ (شکل ۱۴۲ ب) وہ ہے جس میں صرف فی الحقیقت موجودہ

حصوں کا نسبتی محلِ وقوع بھی ظاہر کیا جائے جو ہمارے خیال میں ابتداءً موجود تھے
مگر اب غائب ہو گئے ہیں (شکل ۱۴۲ ت)۔

طالب علم کو سب سے زیادہ دقّت مادری محور سے نسبت رکھنے والے محلّات وقوع
کے ظاہر کرنے میں پیش آئیگی - یہ یاد رکھنے سے اُسے مدد ملیگی کہ بیشتر دو بیج پتوں
میں ایک اَکامہ پیشین یا موخر ہوتا ہے فصیلۂ لگیومینوزی (شکل ۱۴۴) میں ایک
استثناد ہے، دوسری اور بھی مستثنیٰ حالتیں ہیں جن میں موخر یا پچھلا اَکامہ غائب
ہوتا ہے (شکل ۱۴۲ ب - ت)۔ شکل ۱۴۵ تمثیلی یک بیج پتے کی مخصوص ترتیب
ظاہر کرتی ہے۔

زُہری ضابطہ اور خاکے اور طولی تراشش کے ذریعہ سے ہم پھول کے تمام
ضروری شکلیاتی خصائص ظاہر کر سکتے ہیں جس میں توضیح بیان کے لیے ایک لفظ بھی درج
کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔



شکل ۱۴۲ - سکروفیولارنیسی کے زُہری خاکے۔
ا - عام قسم - ب - اسپیڈول کا امتحانی خاکہ - ت - اسپیڈول کا نظری خاکہ

⊕ اور ‡ علامات سے علی الترتیب نیم قطری اور دو جانبی رُخ کے متشاکل
[zygomorphic = یوغ شکل] پھول مراد ہیں۔ تیر کا رُخ تشاکل کے اُس مستوی
کو ظاہر کرتا ہے جس میں پھول دو مساوی ٹکڑوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ یہ علامات
(♂، ♀ و ☿) علی الترتیب زرریشہ دار (نَر) پھل پیشیہ (مادہ) اور خنثیٰ (دو کالی)

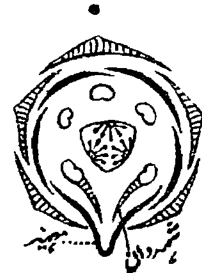
پھولوں کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔ حروف K-C اور P کمامہ، اکلیلچہ اور گرد گل کے قائم مقام ہیں، A اور G سے نر کوٹ (زرریشے) اور مادہ کوٹ (مادگیں) کے۔ اور ہر حرف کے بعد جو عدد ہو اُس سے ہر سلسلہ کے حصوں کی تعداد ظاہر ہوتی ہے۔ حصّوں کی تعداد کو قوسین میں بند کرنے سے انصال ظاہر کیا جاتا ہے۔ ایک اُفقی قوس ⌒ یکے بعد دیگرے گھیروں کے حصّوں کا انضمام ظاہر کرتی ہے۔ G کے بعد والے عدد کے اوپر ایک اُفقی لکیر ہو تو اس سے یہ مراد ہے کہ بیض خانہ ادنیٰ ہے، اور اگر لکیر نیچے ہو تو یہ مراد ہے کہ بیض خانہ اعلیٰ ہے۔ اگر کسی سلسلے میں متعدد حصّے ہوں تو یہ علامت (∞) استعمال کی جاتی ہے۔

اس طرح سے پرمروز (Primrose) کا زہری ضابطہ حسب ذیل ہوگا:-

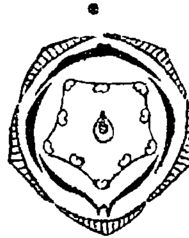
$\breve{\text{⚥}} \oplus K(5)\widehat{C(5)A}O+5G(\underline{5})$ ہے، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ خنثیٰ اور ریتم قطری رُخ میں متشاکل پھول ہے، جس میں پانچ اکاموں والا مربوط اکاہی کمامہ، پانچ پنکھڑیوں والا مل پنکھڑی اکلیلچہ، پانچ آزاد برپنکھڑے زرریشوں کا نرکوٹ پنکھڑیوں پر متراکب (ضد پنکھڑی)، پانچ پھل پتوں والا مل پھلا مادگیں ہے، جس میں بیض خانہ اعلیٰ ہے۔

متعدد عام پودوں کے زہری ضابطے باب (۱۳) میں دیے گئے ہیں۔

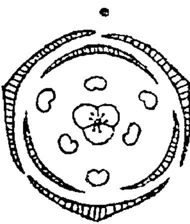
[ضمیمہ میں پھولوں کے بیان کے لیے ہدایات دیے گئے ہیں]



شکل ۱۴۳ وائیولٹ کا زہری خاکہ



شکل ۱۴۴ ایکیومینوزی کا زہری خاکہ (ایک برادری قسم)



شکل ۱۴۵ ایک بیج تو پی کا تمثیلی زہری خاکہ (مثلاً لیلی = کنول)

دسواں باب

پھولداری (THE INFLORESCENCE)

ف - پھولداری پودے کا زہری حصّہ ہے جو اُس کے نباتی حصّہ سے مُتفرّق کیا جاتا ہے۔ اُس کی سادہ ترین شکل ایک مجبور راسی پھول ہے۔ وہ عموماً ایک کم و بیش پیچیدہ شاخی نظام ہے۔ پھولداریوں کی بہترین جماعت بندی طرزِ تفرّع (type of branching) اور ہر ایک حالت کے مخصوص تغیّرات کے لحاظ سے کی جاتی ہے۔ غالباً سب میں تفرّع جانبی ہوتا ہے اور وہ یا تو (ا) غیر محدود یا عنقودی (indefinite or racemose) (ب) محدود یا گچھیالی (definite or cymose) ہوتی ہیں۔ اول الذکر میں نقطۂ نمو ایک غیر محدود قوتِ بالیدگی رکھتا ہے، وہ کبھی پھول پر ختم نہیں ہوتا۔ اگرچہ اُس کے پیدا کردہ جانبی پھولوں کی حقیقی تعداد چند یا متعدد ہوسکتی ہے۔ گچھیالی پھولداریوں میں اوّلی محور اور پے در پے دختر محوروں کا اختتام پھولوں پر ہوتا ہے۔

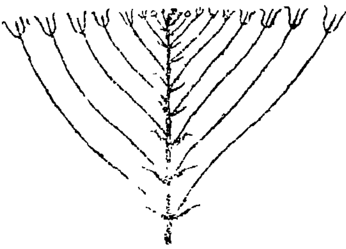
عنقودی پھولداریوں کا یہ خاصّہ ہے کہ سب سے چھوٹے یا نوعمر پھول ہمیشہ راس کی طرف پائے جاتے ہیں یا اگر پھولوں کا گچھا بنا ہو تو وہ مرکز کی طرف (مرکز جو) ہوتے ہیں۔ لیکن محدود گچھیالی پھولداریوں میں سب سے چھوٹے یا نوعمر پھول باہر کی طرف یعنی مرکز سے دور (مرکز گریز) ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بعض اوقات ان دو اقسام کی پھولداریوں کے لیے مرکز جو اور مرکز گریز کی اصطلاحیں

استعمال کی جاتی ہیں۔

۲۔ سادہ یا مفرد عنقودی پھولداریاں (Simple Racemose inflorescences)۔۔۔ ان کی چار خاص قسمیں شناخت کی جاتی ہیں:۔

(ا) **تمثیلی عنقود** (typical raceme) (شکل ۱۱۸) ۔۔۔ یہاں مادری محور (پھلڈنڈی) لمبا ہوتا ہے اور پھول ڈنڈی دار ہوتے ہیں۔ اس کی مثالیں پی کاک فلاور (Peacock-flower) گولڈ موہرٹری (Gold-mohur tree) رائی وغیرہ میں ملتی ہیں۔

اصلی خواص میں اسی سے مشابہ، گلخوشہ (corymb) ہوتا ہے جس کو تمثیلی عنقود کی ایک متغیر شکل تصور کر سکتے ہیں۔ مادری محور نسبۃً چھوٹا ہوتا ہے۔ اور نیچے والی پھلڈنڈیاں لمبی ہو جانے کی وجہ سے تمام پھول ایک ہی لیول پر واقع ہوتے ہیں (شکل ۱۴۶)۔ یہ ایک ترقی یافتہ تمثیلی عنقود ہے، کیونکہ پھولوں کا ایک جگہ مجتمع ہو جانا ساری پھولداری کو نمایاں بنا دیتا ہے۔ اور اس واسطے کیڑوں کو راغب کرنے کے لیے ہر ایک پھول کو فرداً فرداً بڑے اکیلے پیدا کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ متعدد کروسیفری (مثلاً (candytuft) میں اس کی اچھی مثالیں پائی جاتی ہیں۔



شکل ۱۴۶۔ گلخوشہ

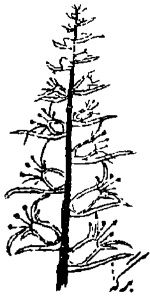
اُن پھولداریوں کو، جو گلخوشے اور تمثیلی عنقود کے بین بین ہوتی ہیں، گلخوشئی عنقود (corymbose raceme) کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ مثلاً وال فلاور، جس کی پھولداری نوعمری میں تو گلخوشئی ہوتی ہے، لیکن پھلتے وقت لمبی ہو جاتی ہے۔

(ب) **مسمارہ** (spike) ایک عنقودی پھولداری ہے جس میں مادری محور لمبا، اور پھول بے ڈنڈی (sessile) ہوتے ہیں (شکل ۱۴۷) مثلاً

لہ طب میں "سافچہ"

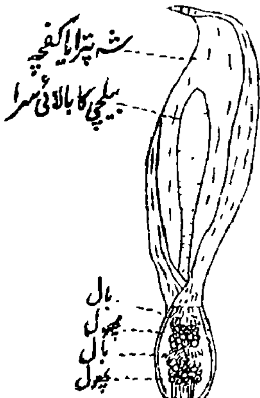
دھان، اکرانتھس (Achyranthes) اور دوسرے۔ اس انتظام سے چھوٹے پھول ایک استوانی تودے کی شکل میں مرتب ہو سکتے ہیں۔

مسمارہ کے ایک یا دو مخصوص اقسام ہیں سیلچی (spadix) ایک جسیم و لحیم مسمارہ ہے، جس پر چھوٹے عموماً یک صنفی (unisexual) پھول لگے ہوتے ہیں۔ ایک بڑا پتّا جو اسے گھیرے رہتا ہے اس کی حفاظت کرتا ہے۔ یہ پتّا کبھی کبھی ہرا لیکن اکثر و بیشتر پنکھڑی نما ہوتا ہے اس کو شۂ پترا یا کیفچہ (spathe) کہتے ہیں۔ کیفچہ اور سیلچی کا بالائی حصہ دونوں کیڑوں کو مائل کرنے کا کام انجام دیتے ہیں، اور بعض اوقات جیسا کہ آرم للی (Arum Lily) (شکل ۱۴۸) میں ہوتا ہے، پھولوں کی زیرگی کے سلسلہ میں ایک مکھی پھندا (fly-trap mechanism) ہوتا ہے۔



شکل ۱۴۷۔ ایک تمثیلی مسمارہ

ہُرہُریہ یا بلّھی (catkin or amentum) (شکل ۱۴۹) ایک طویل، کم و بیش لٹکا ہوا لپس ریز (deciduous) **مسمارہ ہے** جس پر یک صنفی پھول ہوتے ہیں۔ یہ متعدد سپیاری جیسے پھلوں والے اور دوسرے درختوں میں پایا جاتا ہے، مثلاً برچ (Birch)، ہیزل (Hazel) اور پاپلر (poplar) میں۔ نر ہُرہُریۂ قاعدہ ہے کہ ہوا میں ڈھیلا جھومتا رہتا ہے تاکہ زیرہ جو اس کے چھلکوں کے ذریعہ بارش سے محفوظ رہتا ہے ہوا سے آسانی کے ساتھ



شکل ۱۴۸۔ آرم کا سیلچی
پھولوں کو دکھانے کے لیے شۂ پترے کے زیریں کنارے کا ایک حصہ نکال دیا گیا ہے۔

ل۔ شۂ پترا عموماً برگہ کہلاتا ہے لیکن برگہ وسیع تر معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے (دیکھو صفحہ ۳۱۶)

اُڑ جائے۔

(ت) چھتریا (umbel) (شکل ۱۵۰) ایک عنقودی پھولداری ہے جس میں ڈنڈی دار پھول ہوتے ہیں لیکن مادری محور کی تخفیف کی وجہ سے یہ سب ایک ہی لیول سے نکلتے ہیں۔ اِس میں ایک غیر محدود نقطۂ نمو ہوتا ہے جس کے کثیر التعداد جانبی پھول نکلتے ہیں۔ مگر طویل مادری محور نہیں بنتا۔ ہم تصور کر سکتے ہیں



شکل ۱۵۱۔ سادہ یا مفرد چھتریا



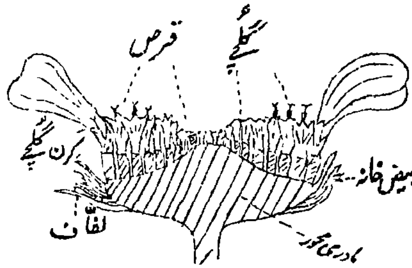
شکل ۱۴۹۔ ہریرہ

کہ یہ شکل ایک عنقود یا گُلخوشے کے دب جانے سے حاصل ہو سکتی ہے اور تمام دُختری محور ایک ہی لیول پر لائے جاتے ہیں، ٹھیک اُسی طرح جس طرح کہ خود پھول ہی کو ایک دبی ہوئی ٹہنی کہ سکتے ہیں، جس میں بین الکرائب کے چھوٹے ہو جانے کی وجہ سے زہری پتوں کے تمام گھیرے نزدیک واقع ہوتے ہیں۔

(ث) تاریعہ (capitulum) (شکل ۱۵۱) ایک عنقودی پھولداری ہے جس میں پھول بے ڈنڈی ہوتے ہیں اور ایک تخفیف شدہ یا مختصر مادری محور (پھل ڈنڈی) پر باہم مجتمع ہو جاتے ہیں۔ ہم تصور کر سکتے ہیں کہ یہ شکل سبارہ سے اُسی طرح حاصل ہوئی ہے جس طرح کہ چھتریا ایک عنقود سے ہوتی ہے۔ مادری محور کو قرص (disc) یا پلنگوا[1] (receptacle) کہتے ہیں بعض اوقات وہ چپٹا لیکن زیادہ اکثر

[1] یہ اصطلاح ذومعنی ہے۔ کیونکہ یہ پھلیپنڈے کے لیے بھی استعمال کی جاتی ہے۔ طالب علم کو ہوشیاری کے ساتھ اس اصطلاح کے دونوں استعمالوں میں امتیاز کرنا چاہیے۔

پھیلا ہوا اور محدّب ہوتا ہے۔ اُس کی مثالیں خصوصاً کمپازیٹی [ڈیزی (Daisy) ڈینڈیلین (Dandelion) وغیرہ] میں ملتی ہیں۔ طالب علم کو صاف طور پر پہچان لینا چاہیے کہ ڈیزی، ڈینڈیلین وغیرہ کے راس مفرد پھول نہیں ہوتے بلکہ پھولداریاں ہوتی ہیں جن میں کئی بے ڈنڈی پھول ہوتے ہیں۔ تاریبہ پر کئی چھوٹے متراکب چھلکے دار پتے لپٹے ہوئے ہوتے ہیں جنھیں عقیم یا نرے برگول (bracts) کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ اس طرح بنی ہوئی محافظی پوشش کو لفّاف (involucre) کہتے ہیں۔



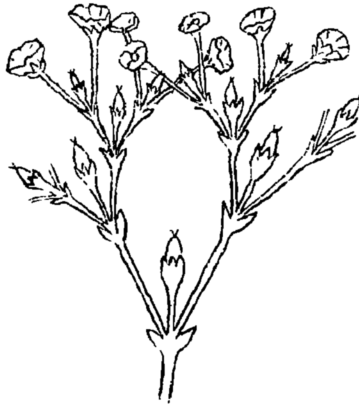
شکل ۱۵۱۔ تاریبہ
(انتصابی تراش)

چھتریا اور تاریبہ میں چھوٹے پھولوں کا اجتماع وہی حیاتیاتی مفہوم یا اہمیت رکھتا ہے جو گلخوشہ میں ہوتی ہے۔

(۳) گُچھیالی (cymose) پھولداریاں ـــــ یہ یک زا، دو زا، یا کثیر زا ہوتی ہیں (دیکھو صفحہ ۱۱)۔ یک زا اقسام میں ہر یکے بعد دیگرے محور، ایک دختری محور پیدا کرنے کے بعد ایک پھول میں ختم ہوتا ہے۔ یہ مرغولہ نما (helicoid) یا عقربی (scorpioid) یا مِل پایہ (sympodial) ہوتی ہیں، اور بعض اوقات تمثیلی عنقودوں سے مشابہ ہوتی ہیں (شکل ۱۴۷ ب۔ ث)۔ یک زا گُچھیائیں جو عنقود سے مشابہ ہوتی ہیں اس واقعہ کی وجہ سے تمیز کی جا سکتی ہیں کہ اگر ان میں برگے موجود ہوتے ہیں تو وہ پتوں کے مقابلہ میں مِل پایہ محور کے مقابل جانب پر واقع ہوتے ہیں۔ اگر برگے

موجود نہ ہوں تو وہ آسانی سے تمیز نہیں کی جا سکتیں۔

دوزا گُچھیا میں ہر محور دو دختری محور پیدا کرنے کے بعد ایک پھول میں ختم ہوتا ہے۔ اُسے **دوشِقّہ** (dichasium) یا کاذب دوفرعیت (false dichotomy) بھی کہتے ہیں (شکل ع۱۵۲)۔ اس کی تمثیلی مثالیں متعدد کیاریُوفائی لیسی (Caryophyllaceae) میں پائی جاتی ہیں۔ بعض اوقات



شکل ۱۵۲۔ دوشِقّہ یا دوزا گچھیا

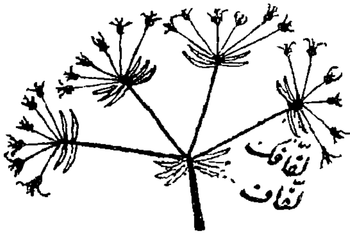
دختری محور ایک ہی لیول پر نہیں نکلتے، مثلاً بعض بٹرکپس (Buttercups)، کرسمس روز (Christmas Rose) وغیرہ۔

کثیر زا گچھیا میں مادری محور کے پھول پر ختم ہونے کے پیشتر دختری محوروں کا ایک گھیرا نکلتا ہے۔ یہاں ایک گچھیالی چھتر بنتی ہے، جو عنقودی یا تمثیلی چھتریے سے اس واقعہ کی وجہ سے صاف طور پر تمیز کی جاتی ہے کہ سب سے پرانے پھول بیچ میں ہوتے ہیں۔

(۷) مرکّب اور مخلوط پھولداریاں — متعدد پھولداریوں میں

متذکرۂ بالا سادہ خصائص نہیں ہوتے، اور وہ طالب علم کے لیے بہت سی مشکلات پیش کرتی ہیں۔ عملی کام میں (اور یہاں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ کتابی علم یہاں کسی کام کا نہیں ہوتا۔ اور بہت کم فائدہ پہنچاتا ہے۔ طالب علم کو لازم ہے کہ وہ زیادہ پیچیدہ شکلوں کی تحلیل کا قصد کرنے سے پہلے سادہ اشکال کو بہ احتیاط پہچاننا شروع کرے۔

اکثر پھولداریاں **مرکب** ہوتی ہیں، مثلاً عنقودوں کا ایک عنقود، مسمارکوں[1] کا ایک مسمارہ (Rye Grass) چھتریاؤں کی ایک چھتریا گچھیا ایک مرکب غیر منتظم شاخوں والا عنقود ہے۔ وہ پھولداری کا نہایت ابتدائی نمونہ ہے، کیونکہ وہ پودے کا درحقیقت متغیر شدہ بالائی حصہ ہے، درآنحالیکہ سادہ عنقود زیادہ بلند درجہ کی تفریق ظاہر کرنے والی صورت ہے جو تخفیف کے ذریعہ سادہ ہو گئی ہے مرکب چھتریا عموماً فصیلۂ امبیلیفری (Umbelliferae) میں پائی جاتی ہے (شکل ۱۵۳)۔ یہاں لفاف (involucre) اُن برگوں پر مشتمل ہے جو خاص شاخوں کے قاعدے پر واقع ہوتے ہیں۔ اور ہر ثانوی چھتریا کے قاعدے پر کے چھوٹے برگ لفافک (Involucel) بناتے ہیں۔ ایلڈر (Elder) کی پھولداری ایک مرکب کثیر زرا گچھیا ہے، جس میں بعض شاخیں دوسری سے بڑی نکلتی ہیں۔



شکل ۱۵۳ مرکب چھتریا

متعدد پھولداریاں **مخلوط** ہوتی ہیں۔ مثلاً ہمیں مسماروں کا ایک عنقود، تارینوں کا ایک عنقود، گچھیوں کا ایک عنقود، تارینوں کا ایک مسمارہ وغیرہ مل سکتا ہے۔ متعدد گھانسوں میں مسمارکوں کا گچھیا ایک عام شکل ہوتی ہے (مثلاً اوٹ یعنی جئی)۔ ہارس چیسٹنٹ (Horse Chestnut) میں چھوٹی گچھیوں کا ایک عنقود ہوتا ہے، اور پھولداری کو رزگلہ (thyrsus) کہتے ہیں۔ لی لک (Lilac) کی

[1] مسمارہ کی تصغیر مسمارک۔

پھولداری بھی ایسی ہی نوعیت کی ہوتی ہے لیکن اس کا تفرّع بہت زیادہ وافر ہوتا ہے بعض اوقات ایسی پھولداری کے لیے عنقودی یا گچھے دار زنگلی گبھیا کے نام کا اطلاق کیا جاتا ہے۔

(ف) مخصوص شکلیں — متعدد پھولداریاں ایسی ہیں کہ جن کی محوروں کی تخفیف یا پھولوں کے خاص ہجوم کی وجہ سے، با احتیاط تحلیل چنداں آسانی کے ساتھ نہیں کی جا سکتی۔ مثلاً ہاتھارن (Hawthorn) کی پھولداری غلطی سے نشیبی گُل خوشہ (corymb) خیال کی جا سکتی ہے۔ امتحان سے معلوم ہوگا کہ خاص محور کے جانبی محاور درحقیقت گچھے ہیں۔ وہ ایک گلخوشئی گبھیا (corymbose cyme) ہے۔

اُگائے ہوئے جرینیئم[۲] (Geranium) اور نرگس کی بہت سی انواع کی پھولداری بادی النظر میں چھتریا معلوم ہوتی ہے۔ لیکن دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ اس کے نوخیز پھول کسی طرح بھی مرکز کی طرف مجتمع نہیں ہیں اور یہ پھول متعدد گروہوں میں مرتب ہیں۔ درحقیقت یہ گبھیالے گچھے ہیں۔ ہم اس کل پھولداری کو چھتریا گبھیالا سر کہہ سکتے ہیں۔ یہ متعدد پودوں میں پائی جاتی ہیں۔ نرگس کی پھولداری ایک جھلی نما شد بستر یا کفچہ (spathe) سے محفوظ ہوتی ہے۔

لیوکاس (Leucas)، تلسی، اور لانٹینی کے دوسرے بہت سے ارکان میں پتے مقابل اور تصلیبی ہوتے ہیں اور ہر گرہ پر پھولوں کا ایک گھیرا معلوم ہوتا ہے۔ ان ظاہری گھیروں کو گھیرتارے (verticillasters) شکل ۱۵۴ کہتے ہیں۔ بغور دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک پتے کی بغل میں ایک پھلداری ہوتی ہے جو عقربی گبھیوں کی دو شقہ ہیئے یعنی ایک دو نرا گبھیا ہے جو ہر ایک جانب جا کر ایک یک نرا (Uniparous) شکل اختیار کر لیتی ہے، اس طرح پر کہ ہر تفرّع کے مقام پر اس کی شاخوں میں سے ایک شاخ کی تخفیف ہو جاتی ہے۔ اس کی شناخت میں اس وجہ سے دقت ہوتی ہے

---

۱ Thyrsoid ۲ Pelargonium ۳ سر کی تصغیر

کہ محوروں میں تخفیف ہو گئی ہے اور پھول بے ڈنڈی ہیں۔ اسکی شناخت لائیبٹی میں



شکل ۱۵۴۔ لائیبٹی کے گھیر تارے

جہاں پھولوں کی ڈنڈیاں چھوٹی ہوتی ہیں آسانی کے ساتھ ہو سکتی ہے۔
شکل ۱۵۵ میں وہ محور جو پھول (۱) میں ختم ہوتا ہے، دو دختری محوروں (۲) کو پیدا کرتا ہے جو پھولوں میں ختم ہوتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک سے ایک محور (۳) نکلتا ہے اور علی ہذا القیاس۔

سویٹ ولیم[1] اور چند دوسرے پودوں میں ایک گھنی شاخوں والی دوزا گچھا ہوتی ہے جس کے محور چھوٹے اور تمام پھول ایک جگہ جمع ہو جاتے ہیں۔ اس گچھا نما شکل کو حزمہ (fascicle) کہتے ہیں۔

کٹوریہ (Cyathium) (شکل ۱۵۶) ایک خاص پھلداری ہے جو یوفوربیا (Euphorbia) (Spurge اسپرج) میں پائی جاتی ہے۔ اس میں ایک پیالہ نما لفافہ ہوتا ہے، جس کے حاشیہ پر کئی ہلال نما غدی چھلکے ہوتے ہیں۔ پیالہ کے اندر متعدد زر ریشے ہوتے ہیں اور ایک ڈنڈی پر ایک مادہ گوٹ بھی ہوتا ہے۔ کل ساخت مفرد پھول کی طرح معلوم ہوتی ہے۔ لیکن ہر زر ریشہ درحقیقت ایک نر یا زر ریشہ دار پھول ہوتا ہے، اور مادہ گوٹ مع ڈنڈی کے ایک مادہ یا مادگیں دار پھول ہے۔ اسکی تصدیق اس واقعہ سے

[1] Sweet William

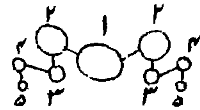
ہو جاتی ہے کہ ہر زرریشہ ایک ڈنڈی سے جڑا ہوا ہوتا ہے اور اپنے قاعدے پر ایک چھلکا نما برگ رکھتا ہے۔

۶۔ گچھیالی اور عنقودی تمثیلوں کا مقابلہ

یہ ممکن معلوم ہوتا ہے کہ تمام گچھیالی پھولداریاں عنقودی پھولداریوں سے ماخوذ ہیں، اس طرح پر اُن کا خاص محور چھوٹا ہو کر اُن کی جانبی شاخوں کے نمو میں تاخیر ہو گئی ہو، جس کے ساتھ ہی اِن شاخوں میں اصلی قوتِ نمو منتقل ہو گئی ہو۔ گچھیالی پھولداری یقیناً عنقودی قسم کی ترقی یافتہ شکل ہے کیونکہ اول الذکر میں پھولداری کی کھلی ہوئی سطح پر مسلسل نئے پھول نمودار ہوتے رہتے ہیں اور پھل شاخوں کے پرانے حصوں میں محفوظ طور پر مدفون رہ کر پختہ ہوتے رہتے ہیں۔ اِس کے برعکس عنقودوں میں ایک ہی وقت پر پھول آنے کا رجحان رہتا ہے جیسا کہ بہت سی چھتریوں اور تاریوں، اور خصوصاً گلچوشوں میں کم و بیش مکمل طور پر ظاہر ہوتا ہے۔ ایسی حالتوں میں اِس بات کا خطرہ ہمیشہ موجود رہتا ہے کہ پھولنے کا مختصر زمانہ ایسے وقت میں واقع ہو جب کہ حالات زرخیز بیج کی پیدائش کے لیے موافق نہ ہوں۔



شکل ۱۵۶ ۔ یوفوربیا کا کٹوریہ



شکل ۱۵۵

خاکہ جس سے گچھ تارے کے آدھے حصہ میں پھولوں کا رشتہ یا تعلق ظاہر ہے۔

وال فلاور جیسے عنقودوں میں، جن کے نیچے والے پھول عنقود کے راس کا پھول اتنا ختم ہونے کے مہینوں پیشتر کھل سکتے ہیں، اِس قسم کا خدشہ نہیں ہوتا، لیکن یہاں تیز دوسرے کروسیفروں میں نوعمر رسدار پھلوں کی غیر محفوظ وضع ایک صریح نقصان ہے۔ مزید براں اگر کسی نوعمر عنقود کا نقطۂ نمو تلف ہو جائے تو پھول پیدا کرنے کی قوت عارضی طور پر غائب ہو جاتی ہے، لیکن ایک گچھیے کا راس تلف ہو جانے سے صرف ایک ہی پھول کا نقصان ہوتا ہے، اور اُس کے جانبی محور پیشتر سے زیادہ قوت کے ساتھ اپنی بالیدگی جاری رکھتے ہیں۔

گیارھواں باب

وعائی تخم کی پیدایش اور سوانح عمری

ف ۱۔ ہم اب تک بالخصوص ایک منفرد پودے ـــــ اُس کی ساخت، تغذیہ اور بالیدگی سے بحث کرتے آئے ہیں۔ اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ پودا اپنی نسل کیونکر بڑھاتا اور کس طرح اپنی انواع کو قایم رکھتا ہے، کیونکہ یہی اُس کے وجود کا اصلی اور آخری مقصد ہے۔ تجدید پیدائش کے اعمال کے سلسلے میں ہم اُس کے نمو کی عام رفتار پر، دوسرے الفاظ میں، پودے کی سوانح عمری یا سرگزشتِ حیات پر غور کرینگے۔

ف ۲۔ نباتی تجدیدِ پیدایش (صفحہ ۲۴) ـــــ تمام نباتی پیدائشوں کا اصلی خاصہ یہ ہے کہ مورث کے نباتی خطّہ سے ایک کم و بیش مخصوص ٹکڑا علٰحدہ ہو کر اُس کے بلا واسطہ نمویاب ہونے سے ایک نیا پودا بن جاتا ہے، جو اپنے مورث سے مشابہ ہوتا ہے۔ اس طرح علٰحدہ شدہ حصّے کی شکلیں مختلف حالات میں مختلف ہوتی ہیں، مگر تقریباً تمام اعلیٰ پودوں میں یہ حصّہ ایک کلی کی شکل میں ہوتا ہے، جو کم و بیش مخصوص ہو جاتی ہے یا اُس پر ایک یا زائد کلیاں لگی ہوئی ہوتی ہیں۔ اِس کلی کے قاعدے سے، جو یا تو زمین میں مدفون یا زمین کے تماس میں ہوتی ہے، جڑیں نکل کر نیچے گھُستی ہیں، اور زمین سے اوپر وہ نمویاب ہو کر ایک ٹہنی بنا دیتی ہے

ابتدائی نمو کا انحصار مذخورہ غذائی اشیاء پر ہوتا ہے۔

دعائی تنوں میں بہت زیادہ نباتی پیدائش پائی جاتی ہے، اور وہ متعدد اقسام کی شکلیں اختیار کرتی ہے۔ بعض اوقات اس مقصد کے لیے مخصوص کلیاں نمویاب ہوتی ہیں، مثلاً بُصیلیہ (bubils) میں (صفحہ ۱۱۵) اور متعدد پودوں میں اگر اتفاق سے پتی زمین میں مدفون ہو تو پتوں کی بغلوں کی معمولی کلیوں سے جڑیں نکلتی ہیں، اور ٹہنیاں بنتی ہیں جو ایک دوسری سے علیحدہ ہو جاتی ہیں۔ دَوندوں (runners) چسینوں (suckers)، بصلوں (tubers)، بُصیلے (bulbs)، جذع (corms)، جذور (rhizomes)، وغیرہ سے جو نباتی پیدائش ہوتی ہے اس کا تذکرہ چوتھے باب میں کیا گیا ہے۔ قاعدہ ہے کہ نباتی پیدائش سے پودے کا کوئی وسیع پھیلاؤ نہیں ہوتا۔

۳۔ بیج کے ذریعہ پیدائش ـــــ یہ بدرجہا ایک اہم طریقہ ہے کیونکہ اس کا رجحان نہ صرف پودے کی نوع کی قوت اور غریزیت قائم رکھنے کا بلکہ اس کا بہت زیادہ وسیع پھیلاؤ حاصل کرنے کا ہوتا ہے۔ ہمیں معلوم ہوگا کہ بیج کی بناوٹ کے لیے پودے میں ایک جاتی (تناسلی) عمل واقع ہوتا ہے (صفحہ ۲۲) جو تمام اصلی نکات میں جانوروں کے ایسے ہی عمل سے مشابہ ہوتا ہے۔ وہ اعمال جو بیج اور پھل کی بناوٹ کے بانی ہوتے ہیں، نہایت پیچیدہ ہوتے ہیں، اور اب ہمیں ان پر بالتفصیل غور کرنا چاہیے۔

۴۔ زیرگی (pollination) ـــــ بیج بننے کے لیے اس امر کی ضرورت ہے کہ زیرہ دانے زردان سے نکل کر کلغی تک منتقل ہوں۔ اس کا مطلب ذیل کے بیان سے ظاہر ہو جائیگا۔ زیرہ دانوں کی اس منتقلی کو زیرگی کہتے ہیں۔ اس کے دو اقسام ہیں:۔ (ا) **خود زیرگی** (self-pollination) یا (ب) **پار زیرگی** (cross-pollination)۔ اوّل الذکر میں کسی پھول کے زیرہ دانے زردان سے نکل کر اُسی پھول کی کلغی یا کلغیوں پر کسی طریقہ سے منتقل ہو جاتے ہیں۔ موخر الذکر میں، وہ مختلف طریقوں سے دوسرے پھولوں کی کلغی یا

کلغیوں پر منتقل کیے جاتے ہیں، اور یہ پھول یا تو اسی پودے پر ہوں یا اُس نوع کے مختلف پودوں پر۔ چونکہ زیرگی کے بعد باروری (fertilisation) واقع ہوتی ہے، لہذا ثمرگی کے لیے خودباروری (self-fertilisation) یا خود زواجیت (autogamy) اور پار باروری (cross-fertilisation) یا دِگر زواجیت (allogamy) کی اصطلاحیں اکثر استعمال کی جاتی ہیں۔ لیکن طالب علم کو ہوشیاری کے ساتھ زیرگی اور ثمرگی میں فرق کرنا چاہیے۔

بیشتر و عالی تخموں میں خنثی (hermaphrodite) پھول ہوتے ہیں، اور اس لیے ہمیں قدرتاً شاید یہ توقع ہوگی کہ اکثر حالتوں میں خود زیرگی پائی جائیگی۔ لیکن فی الواقع حقیقت یہ ہے کہ خنثی پھولوں میں عموماً پار زیرگی واقع ہوا کرتی ہے اور اُن میں سے بیشتر اس کے حصول کے لیے صریح توافق ظاہر کرتے ہیں۔

جب صورتِ حال یہ ہے تو ہمیں یقین کرنا چاہیے کہ پار زیرگی سے انواع کو معتد بہ فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ پودوں پر زیرگی کے متعلق متعدد تجربے کیے گئے جن سے اس کی ممکنہ توجیہ معلوم ہوتی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ جب پار زیرگی واقع ہوتی ہے تو جو بیج پیدا ہوتے ہیں وہ یا تو تعداد میں نسبتہً زیادہ ہوتے ہیں، یا بہت وزنی، اور ان سے خود زیرگی کی حالت کی نسبت زیادہ قوی نسل پیدا ہوتی ہے۔ یہ حالت خاص کر اُس وقت اور بھی زیادہ ہوتی ہے جب کہ زیرہ نہ صرف اسی پودے کے ایک پھول سے دوسرے پھول پر، بلکہ ایک پودے سے دوسرے پودے پر منتقل ہوتا ہے۔ اب ہم اس کا تعلق اس واقعہ کے ساتھ قایم کرسکتے ہیں کہ جاتی (تناسلی) بازپیدایش میں اولاد کو دونوں جانبوں کے خصائص وراثتہً حاصل ہوتے ہیں۔ خود زیرگی میں علی طور پر مماثل خصائص کا اختلاط یا ملاپ ہوتا ہے، لیکن پار زیرگی میں کم و بیش غیر مشابہ خصائص کا ملاپ ہوتا ہے۔ آخر الذکر حالت میں مفید تبدیلیوں کے پیدا اور منتقل ہونے کا نسبتہً زیادہ امکان ہوتا ہے، جس سے اولاد کو کشاکشِ حیات میں بہتر موقع حاصل ہوتا ہے۔

لیکن خنثی پھولوں میں خود زیرگی نہایت عام ہوتی ہے، حتیٰ کہ بہت سے ایسے پھولوں میں بھی جو بظاہر پار زیرگی کے لیے خوب موزوں اور متوافق ہوتے ہیں۔

اور ایسی حالتیں شاذ نہیں ہیں جن میں خود زیرگی کے لیے خاص اہتمام موجود ہوتے ہیں۔ اِس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ اکثر پودوں میں پار زیرگی صرف گاہ بگاہ ضروری ہوتی ہے، یعنی اِس کی ضرورت نہیں ہوتی کہ وہ باقاعدہ یا اکثر الوقوع ہوا کرے۔

پار زیرگی مختلف وسائل کے ذریعہ سے عمل میں آتی ہے۔ مثلاً زیرہ کی منتقلی ہوا، پانی، یا جانوروں کے ذریعہ سے عمل میں آئے اور اِس لحاظ سے پھولوں کو علی الترتیب بادپسند (anemophilous) آب پسند (hydrophilous) یا حیات پسند (zoophilous) کہتے ہیں۔ گھاسیں، میڈو رو (Meadow Rue) اور نیٹل (Nettle) بادپسند پھولوں کی عمدہ مثالیں ہیں۔ آب پسند پھول چند آبی پودوں میں پائے جاتے ہیں، لیکن بیشتر آبی پودے اپنے پھولوں کو پانی سے اوپر اُٹھا لیتے ہیں اور اُن کی زیرگی ہوا سے یا کیڑوں سے عمل میں آتی ہے۔ اگرچہ بعض قسموں کے بے خول گھونگھوں (slugs) بری گھونگھوں (snails) شکرخوروں (humming birds) وغیرہ کے ذریعہ سے بھی زیرگی عمل میں آتی ہے، تاہم تقریباً تمام حالتوں میں اس کام کے لیے کیڑے (مثلاً مکھیاں، پروانے، شہد کی مکھیاں وغیرہ) ہی مامور ہیں۔ ایسے پھول حشرات پسند (entomophilous) کہلاتے ہیں۔ بیشتر وعائی تخموں کے پھول ایسے ہی ہوتے ہیں۔ یہاں ہمیں عالمِ نباتات اور عالمِ حیوانات کے درمیان گہرا تعلق اور قریبی رابطہ موجود معلوم ہوتا ہے۔

۵۔ پار زیرگی کے لیے موزوں تدابیر اور حالات

پھولوں میں متعدد اقسام کے اہتمام اور میکانی تدبیریں ہوتی ہیں جنھیں صرف یہی سمجھا جاسکتا ہے کہ یہ پار زیرگی کے لیے توافقات ہیں۔ عموماً ایسے اہتمام اور مکانیتیں خود زیرگی کے امکان میں مزاحمت کیے بغیر، پار زیرگی کے وقوع کے لیے محض موزوں اور موافق مواقع دیتی ہیں۔ لیکن بعض اوقات یہ خود زیرگی کے وقوع کو مشکل یا بالکل ناممکن بنادیتی ہیں۔

یک جنسی پھولوں والے پودوں میں بیج بننے کے لیے پار زیرگی کا عمل میں آنا بلاشبہہ ناگزیر ہے۔ یہی حالت ہمیں انتہائی شکل میں جدا صنفی (dioecious)

پودوں، مثلاً کھجور، میں ملتی ہے۔ بعض پودے ایسے بھی ہیں جن میں بارزیرگی کا ہونا اس وجہ سے ضروری ہوتا ہے کہ پھول خود اپنے لیے عقیم (self-sterile) ہوتا ہے، یعنی خود اس کے زیرہ سے اس کی باروری نہیں ہو سکتی۔ یہ پیاسشن فلاور (Passion flower)، لوبیلیا (Lobelia)، اور ایبوٹیلن (Abutilon) کی بعض انواع میں ہوتا ہے۔ پھر بعض پودوں میں خود زیرگی کا وقوع اس وجہ سے بعید الاحتمال یا مشکل ہو جاتا ہے کہ زردان اور کلغی کے نسبتی محل اس کے لیے ناموزوں ہوتے ہیں۔

نسبتاً زیادہ عام طور پر واقع ہونے والی حالت وہ ہے جسے **دو فردی زواجیت** (Dichogamy) کہتے ہیں۔ یہ ایک ایسی حالت ہے جس میں خنثیٰ پھولوں کے زردان اور کلغی مختلف اوقات میں پختگی حاصل کرتے ہیں، اور جب یہ حالت کامل طور پر نمویاب ہو جاتی ہے تو خود زیرگی کو بالکل نہیں واقع ہونے دیتی۔

دو فردی زواجیت کے دو اقسام ہیں:۔(ا) **پختہ نرینگی** (protandry) جس میں زردان پہلے پختہ ہو جاتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جب زیرہ دانے گرتے ہیں تو اسی پھول کی کلغی انہیں قبول کرنے کے لیے تیار نہیں ہوتی۔ ایسی حالت میں اگر زیرہ دانوں کو ضائع نہ جانے دینا ہو تو انھیں کسی پرانے پھول پر منتقل کر دینا چاہیے۔ (ب) **پختہ مادینگی** (protogyny) جس میں کلغی پہلے پختہ ہوتی ہے۔ اس حالت میں زیرہ دانے ایک نسبتاً نوعمر پھول پر منتقل ہو جاتے ہیں۔ پختہ نرینہ پھول بہ نسبت پختہ مادینہ پھولوں کے بہت زیادہ عام ہیں۔ اوّل الذکر کی مثالیں کمپازیٹی، لیابیٹی، امبیلی فری، ہیتھر بیلز، دِتو ہر بس وغیرہ میں پائی جاتی ہیں، اور آخر الذکر کی پلانٹیگو (Plantago) متعدد رشز (Rushes) (Juncaceae)، بعض کف برگوں (Palms)، کرسمس روز، وغیرہ میں۔ ہوا سے زیرگی شدہ پھول بہ نسبت پختہ نرینہ پھولوں کے زیادہ تر پختہ مادینہ ہوتے ہیں، مگر بہت سے یک جنسی ہوتے ہیں۔

بادپسند اور حشرات پسند پھولوں میں سے ہر ایک کے خاص خاص خصائص ہوتے ہیں، چنانچہ قاعدہ ہے کہ ہم انھیں ایک ہی نظر میں پہچان سکتے ہیں۔ بادپسند پھولوں کا زیرہ عموماً خشک اور نرم ہوتا ہے اور بہت افراط سے پیدا ہوتا ہے، کیونکہ اس کا

بہت سا حصّہ ضائع بھی جاتا ہے۔ اُن کے پھول چھوٹے اور غیر نمایاں ہوتے ہیں۔ اُن میں شہد یا کوئی خوشبو نہیں ہوتی۔ اور اکثر کلغیاں شاخدار اور پر نما ہوتی ہیں تاکہ وہ زیرہ دانوں کو پکڑ سکیں۔ متعدد درختوں میں جن میں زیرگی ہوا کے ذریعہ سے ہوتی ہے، پھول موسم بہار میں پتّوں سے پہلے ہی نمودار ہو جاتے ہیں، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ زیرہ دانے آزادی کے ساتھ پھولوں تک پہنچ سکتے ہیں۔ بیشتر عُشبی پودوں میں، جن کے پھولوں کی زیرگی ہوا کے ذریعہ سے ہوتی ہے، پھول ایک لمبی ڈنڈی پر پتوں سے اوپر واقع ہوتے ہیں تاکہ انھیں حتیٰ الامکان آزادی کے ساتھ ہوا کا سامنا رہے (مثلاً پلانٹیگو، ڈاکس، سارلیس وغیرہ)۔

حشرات پسند پھولوں میں سب سے زیادہ مختلف الاقسام توافق پایا جاتا ہے۔ قاعدہ ہے کہ اُن کے اکلیلچے بڑے شاندار، اعلیٰ درجہ کے رنگین ہوتے ہیں، یا وہ شاندار پھول داریوں میں مرتب ہوتے ہیں۔ عموماً اُن میں شہد کا اِفراز ہوتا ہے اور خوشبو ہوتی ہے۔ زیرہ کھُردرا اور چپچپا ہوتا ہے اور وہ کوئی افراط سے نہیں پیدا ہوتا، کیونکہ اس کی منتقلی کا انتظام نسبتہً زیادہ مکمل ہوتا ہے۔ چمکدار اکلیلچے، خوشبو اور شہد کیڑوں کو راغب کر لینے کا کام انجام دیتے ہیں۔ اس کے سمجھنے کے لیے طالب علم کو یاد رکھنا چاہیے کہ کیڑے پھولوں پر بیکار تو نہیں آ بیٹھتے۔ وہ غذا کی تلاش میں سرگرداں پھرتے ہیں۔ کیڑے جو خدمت انجام دیتے ہیں اس کے (یعنی زیرہ کی منتقلی) کے صلہ میں پھول بھی ہمدردی اور جاں نثاری کے ساتھ اپنی غذائی اشیاء (زیرہ اور شہد) کا ایک حصہ انھیں دیدیتے ہیں، اور مزید ایثار یہ کرتے ہیں کہ وہ کیڑوں کو اپنی طرف مائل کرنے کے لیے بعض ساختیں (یعنی خوش رنگ اکلیلچے) پیدا کر لیتے ہیں۔ فطرتاً کیڑے اپنی عقلِ حیوانی سے پہچان لیتے ہیں کہ اِن دلفریب ساختوں میں غذا موجود ہونی چاہیے۔

ایک بے شہد، لیکن دوسرے لحاظ سے کیڑوں کو راغب کرنے والا پھول بعض اوقات "زیرہ کا پھول" ("pollen-flower") کہلاتا ہے۔ اس کی مثالیں گُل لالہ، ڈاگ روز (Dog Rose)، راک روز (Rock-rose)، وُڈ اَنیمون (Wood Anemone)، ٹراولرز جائے (Traveller's Joy)، سینٹ جانز ورٹ (St. John's Wort)،

گارس (Gorse)، بروم (Broom) میڈو سویٹ (Meadow Sweet) میں پائی جاتی ہیں۔ ان پھولوں پر کیڑے زیرہ کی خاطر آتے ہیں۔

مزید برآں متعدد حشرات پسند پھولوں میں قسم قسم کی عمدہ میکانی ترکیبیں ہوتی ہیں، جو کیڑے کی حرکات کی رہنما اور ناظم ہوتی ہیں، اور جن سے پھول بہترین فائدہ اٹھاتے ہیں۔ مثلاً متعدد حالتوں میں اکلیلچہ اس طرح متغیر ہوجاتا ہے کہ کیڑے کا پھول تک پہنچنا یا ایک خاص طریقہ سے اس کے اندر داخل ہونا لازمی ہوتا ہے (مثلاً لابیٹی، لگیومینوزی)۔ اسی مقصد کا خاص نذیروں یا مہمیزوں کے اندر شہد کے افراز سے حاصل ہونا ممکن ہے (مثلاً وایولیٹ میں)۔ اکثر کیڑے کو پھول میں داخل ہونے پر خاص زائدوں یا برڈوں یا لیدگیوں سے ٹکرانا پڑتا ہے، جو زرریشوں کو حرکت دے کر زردانوں کو کیڑے کے جسم کے تماس میں لے آتے ہیں (مثلاً سیج میں) یا زرریشوں کو جھٹکا لگ کر زیرہ کیڑے کے جسم پر منتشر ہوجاتا ہے۔ اکثر اوقات اکلیلچہ پر نمایاں رنگ کے دھبے یا لکیریں ہوتی ہیں۔ ان کو "رہنمائے شہد" کہا گیا ہے، کیونکہ یقین کیا جاتا ہے کہ ان سے شہد کی تلاش و جستجو میں کیڑوں کو رہنمائی حاصل ہوتی ہے۔

ان سب تراکیب کا عام نتیجہ یہ ہے کہ زیرہ کیڑے کے جسم کے ایک خاص حصہ پر ڈال دیا جاتا ہے اور جب وہ کسی دوسرے پھول میں داخل ہوتا ہے تو زیرہ کلغی پر منتقل کر دیا جاتا ہے۔ بہت سے تخم زدنیہ پھولوں میں یہ اس طرح حاصل ہوتا ہے کہ نر سنے ختم جاتی ہے، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کلغی اس محل پر آجاتی ہے جن پر پہلے زرریشے واقع تھے۔

دگر نیمی (heterostyly) وہ مخصوص، لیکن ساتھ ہی نہایت سادہ ترکیب ہے، جس سے پھول کیڑوں سے بہترین فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ یہ متعدد روبئیسی (Rubiaceae) میں پائی جاتی ہے۔ اس میں مختلف پودوں پر دو طرح کے پھول ہوتے ہیں۔ ایک قسم (زرریش نمود thrum-eyed) میں لمبے زرریشے ہوتے ہیں (اور ساتھ ہی زردان، اکلیلچہ کی نلی کے حلق میں واقع ہوتے ہیں) اور سنے چھوٹی ہوتی ہے دوسری (سنے نمود pin-eyed) میں لمبی سنے اور چھوٹے زرریشے ہوتے ہیں

اس طرح سے دونوں نمونوں میں محض زردان اور کلغی کے محل وقوع اُلٹے ہوتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ زیرگی ان دونوں کے مابین بذریعۂ انتقال نہایت آسانی کے ساتھ عمل میں آسکیگی (جائز زیرگی) نہ کہ ایک ہی قسم کے دو پھولوں کے درمیان (ناجائز زیرگی)۔ اور تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ اسی حالت میں سب سے اچھا بیج بنتا ہے۔ روبیسی میں دو قسم کے پھول ہوتے ہیں۔ یہ دگرنیئی کی دو شکلی قسم ہے۔ پرپل لوزسٹرائف (Purple Loosestrife) (*Lythrum*) اور آگزیلس (oxalis) میں تین قسم یعنی لمبی، چھوٹی اور اوسط نے والے پھول ہوتے ہیں۔ یہ سہ شکلی قسم ہے۔ وڈفورڈیا فلوریبنڈا (*Woodfordia floribunda*) (لتھریسی (Lythraceae) میں بھی دگرنیئی ہوتی ہے۔

ٹ۔ کیڑے جو پھولوں پر آتے ہیں —— پھولوں پر آنے والے خاص کیڑے بھونرے (beetles) (کولی آپٹیرا (Coleoptera)، مکھیاں (Diptera) ڈپٹیرا)، شہد کی مکھیاں اور زنبور (Hymenoptera ہیمینا پٹیرا)، تتلیاں اور پروانے (Lepidoptera) ہیں۔ پھولوں کی زیرگی کے سلسلہ میں ان کیڑوں کے درمیان جو اہم فروق قابل غور ہیں وہ یہ ہیں:۔ ان کے جسم کی جسامت، زبان (سونڈ)[1] کی لمبائی، سال کا وہ زمانہ جس میں ہر قسم نہایت افراط کے ساتھ ہوتی ہے، اور ان کے عادات، مثلاً یہ کہ آیا وہ زیرہ جمع کرتے ہیں یا شہد یا دونوں، آیا وہ دن میں اُڑتے ہیں یا شام کے وقت۔ کسی پھول کی ساخت کا بغور مطالعہ کرنے پر اور ایسے نکات پر جیسے کہ اس کے پھولنے کے وقت، زردانوں اور کلغیوں کے پختہ ہونے کی ترتیب، اور کھلے ہوئے پھول میں زردانوں اور کلغیوں کے نسبتی محل وقوع اور کوئی تبدیلیوں پر جو اس محل وقوع میں واقع ہوں، نظر رکھنے سے ہم اکثر یہ کہہ سکتے ہیں کہ کون سی قسم کا کیڑا اپار زیرگی کرسکتا ہے اور آیا خود زیرگی ممکن ہے یا نہیں۔

بیشتر مکھیوں اور بھونروں کی زبانیں نہایت چھوٹی ہوتی ہیں، یعنی عموماً ۳ ملی میٹر سے کم لمبی۔ اکثر بڑی اور لمبی زبان والی مکھیاں، مثلاً ڈانس (Gad-flies)، کلگس (Cleggs)، گھوڑوں کی مکھیاں (Horse-flies) (جو نہوں

[1] خرطوم

چوسنے والی ہوتی ہیں) پھولوں پر نہیں آتیں، لیکن بعض، خصوصاً ہاور فلائز (Hover-flies) اور بی فلائز (Bee-flies) جن کی زبانیں بعض اوقات ۱۲ ملی میٹر تک لمبی ہوتی ہیں، ایسی مکھیاں ہیں جو پھولوں پر باقاعدگی کے ساتھ جایا کرتی ہیں۔

پھولوں میں کیڑوں کے آنے کے لیے جو توافق پائے جاتے ہیں اُن کے لحاظ سے وہ مختلف حیاتیاتی گروہوں یا جماعتوں میں تقسیم کیے جا سکتے ہیں:-

(۱) وہ پھول جن میں چھوٹی زبان والے کیڑوں کے لیے توافق ہوتا ہے ـــــ یہ (ا) وہ پھول ہو سکتے ہیں جن میں شہد سطح پر آزادانہ طور پر منکشف ہوتا ہے۔ مثلاً آئیوی (Ivy)، امبلی فری (Umbelliferae)، گولڈن سیاکسی فریج (Golden Saxifrage) وغیرہ۔
(ب) نہایت چھوٹی نلی والے پھول، مثلاً موسشیاٹل (Moschatel)، بیڈاسٹرا (Bed straw)، انچانٹرس نائٹ شیڈ (Enchanter's Nightshade)
(ت) اُتھلے کھلے پھول، جیسے اسٹون کراپ (Stonecrop) اور سیاکسی فریجز (Saxifrages)۔ ایسے پھولوں پر چھوٹی زبان والے بھونرے اور مکھیاں آتی ہیں۔

(۲) وہ پھول جن میں شہد جزءً پوشیدہ ہوتا ہے ـــــ اس گروہ میں وہ پھول شامل ہیں جن کے شہد تک صرف وہی کیڑے پہنچ سکتے ہیں جن کی زبانیں کم از کم ۳ ملی میٹر لمبی ہوں اور جن پر اسی واسطے نسبتاً لمبی زبان والے بھونرے اور مکھیاں، نیز اعلیٰ قسم کے کیڑے آتے ہیں۔ ممکن ہے کہ شہد زردیشوں کے ذریعے سے کسی قدر پوشیدہ ہو، مثلاً بٹرکپ (Buttercup) اور سٹیچ ورٹ (Stitchwort)، یا انتقابی سخت اُگھانوں سے پوشیدہ ہو، جیسے کہ چھوٹے کروسیفری میں۔ یا ایک اُتھلی کمامہ نلی کے بن جانے سے

پوشیدہ ہو۔ جیسے کہ متعدد روزیسی (Rosaceae) میں، (مثلاً اسٹرابیری)، یا چھوٹی اکلیلچہ کی نلی سے پوشیدہ ہو، مثلاً چھوٹی نلی والے کیپازیئی، گلڈرروز (Guelder Rose) وغیرہ۔

(۳) وہ پھول جن میں شہد بالکل پوشیدہ ہوتا ہے۔

اس قسم کے پھول اور آخر الذکر قسم (نمبر ۲) کے پھول میں صرف درجہ ہی کا فرق ہے۔ ان پھولوں کے شہد تک صرف وہی کیڑے پہنچ سکتے ہیں جن کی زبانیں تقریباً ۶ ملی میٹر لمبی ہوں، جن کے ساتھ طویل ترین زبان والی مکھیاں [خصوصاً ہاور فلائز (Hover-flies)]، چھوٹی زبان والی شہد کی مکھیاں، اور زنبور بھی شامل ہیں۔ شہد کی پوشیدگی اس طرح واقع ہوتی ہے کہ ایک کمامہ نلی کے بن جانے کی وجہ سے، یا کمامہ کے مربوط اکامی ہونے یا اکلیلچہ کے مل پنکھڑی ہونے کی وجہ سے، یا اور دیگر وجوہ سے، پھول اور زیادہ گہرا ہو جاتا ہے۔ ان اوسط درجہ کی نلی والے پھولوں کی مثالیں بلیک بیری (Blackberry)، کرنٹس (Currents)، گوزبیری (Gooseberry)، ولو ہرب (Willow-herb)، جریٹیم (Geranium)، اسپیڈول (Speedwell) وغیرہ میں دیکھی جاتی ہیں۔ فگ ورٹ (Figwort)، اسنو بیری (Snowberry) اور باربیری (Barberry) اُن پھولوں کی مثالیں ہیں جن پر زیادہ تر زنبور جاتے ہیں۔

(۴) لمبی نلی والے پھول

جب پھول کی نلی زیادہ لمبی ہو جاتی ہے تو تمام نسبتاً چھوٹی زبان والے کیڑے کم و بیش بالکل مستثنیٰ یا ناقابلِ رسائی ہوتے ہیں۔ اور ایسے پھول کا توافق نسبتاً بڑی شہد کی مکھیوں، تتلیوں اور پروانوں کے لیے ہوتا ہے اور بالخصوص یہی اُس پر آکر بیٹھتے ہیں۔ اس قسم کے پھولوں میں وہ متعدد پھول شامل ہیں

جو یک بیج پتوں کے کنول، ڈیا فوڈل (Daffodil) اور آیریس (Iris) خاندانوں سے تعلق رکھتے ہیں، جن میں گرد گل تقریباً ہمیشہ ایک لمبی نلی کی شکل کا ہوتا ہے۔ پیاپلی لیونیسی (Papilionaceæ)، اسناپ ڈریگن (Snapdragon)، اور ٹوڈ فلاکس (Toadflax) جیسے پھولوں کو صرف بڑی شہد کی مکھیاں کھول سکتی ہیں۔ اور منک شوڈ (Monkshood)، اور لارک اسپر (Larkshur) جیسے پھولوں کے شہد تک صرف طویل ترین زبان والی شہد کی مکھیاں پہنچ سکتی ہیں۔

ہمبل بیز (Humble-bees) اور ہائیو بیز (Hive-bees)، ان دو قسم کی شہد کی مکھیوں میں زیرہ جمع کرنے اور اس کو شہد میں ملا کر اپنے بچوں کو کھلانے کے لیے نہایت کامل قسم کی میکانیت (اُن کی پچھلی ٹانگوں پر "زیرہ کی ٹوکریوں" کی صورت میں) ہوتی ہے۔ پہلی قسم (ہمبل بیز) کی زبانیں بہ نسبت دوسری قسم (ہائیو بیز) کے زیادہ لمبی ہوتی ہیں، اور وہ خوب پوشیدہ شہد کا پتہ لگا لینے میں بالخصوص ہوشیار ہوتی ہیں۔

شہد کی مکھیاں اور تتلیاں عموماً نیلے، ارغوانی، اور سرخ پھولوں پر جاتی ہیں (شہد کی مکھیاں خصوصاً نیلے اور ارغوانی پھولوں پر اور تتلیاں خصوصاً سرخ پھولوں پر)؛ لیکن دوسرے کیڑے اکثر سفید، زرد یا رنگ برنگ پھولوں پر جاتے ہیں۔ مگر اس امر میں کوئی عام قاعدہ نہیں ہو سکتا کیونکہ مستثنیات بہت زیادہ ہیں۔

(۵) تتلیوں اور پروانوں والے پھول ــــ جب پھول کی نلی (یا بہر حال شہد کا لیول) تقریباً ۱۲ ملی میٹر (تقریباً نصف انچ) سے زیادہ عمیق ہو تو شہد کی مکھیاں شہد تک نہیں پہنچ سکتیں، گو ممکن ہے کہ وہ پھول پر زیرہ کی خاطر آئیں، یا ہمبل بی (Humble-bee) نلی (کمامہ یا اکلیلچہ) کی راہ سے کاٹ کر پھول سے شہد اُڑا لے۔ تتلیوں کے

پھولوں کی اچھی مثالیں پنکس (Pinks)، ریڈکیامپئین (Red Campion)، کارن کاکل (Corn-cockle) ہیں، لیکن تتلیاں بہت سے ایسے پھولوں پر بھی جاتی ہیں جو شہد کی مکھیوں کے لیے توافق رکھتے ہیں۔ بیشتر تتلیوں اور پروانوں کی زبانیں یا تو شہد کی مکھیوں کی زبانوں کی لمبائی سے تقریباً مساوی ہوتی ہیں یا اُن کی نسبت کچھ زیادہ لمبی۔ لیکن بعض پروانوں کی زبانیں نسبتہً زیادہ لمبی ہوتی ہیں (برطانوی انواع میں ۳۰ ملی میٹر یا زیادہ)، جن کو وہ اُڑتے وقت (جیسے کہ تتلیوں میں ہوتا ہے) سر کے نیچے پیچدار شکل میں لپیٹ لیتے ہیں یہ پروانے ایسے شہد تک پہنچ سکتے ہیں جو ایک نہایت لمبی نلی کی تہ میں ہو، جیساکہ ہنی سکل (Honey-suckle) میں ہوتا ہے جس پر رات میں اُڑنے والا پرائیوٹ ہاک ماتھ (Privet Hawk-moth) بالخصوص آیا کرتا ہے، اور وائٹ کنوالویلس (White Convolvulus)، میں جس کی زیرگی ہاک ماتھ کی ایک دوسری نوع سے [جو سفنکس کنوالویولی (Sphinx convolvuli) ہے، جس کی زبان ۸۰ ملی میٹر لمبی ہوتی ہے] ہوتی ہے، اور جو انگلستان میں بہت کم بیج پیدا کرتا ہے کیونکہ یہ پروانہ وہاں بہت کم ہوتا ہے۔ دوسرے پھول جن کی زیرگی رات میں اُڑنے والے پروانوں سے عمل میں آتی ہے، وائیٹ کیمپئین (White Campion) (*Lychnis Vespertina*)، ایوننگ پرمروز (Evening Primrose)، تمباکو کا پودا، اور پرائیویٹ (Privet) ہیں۔ پروانوں سے زیرگی ہونے والے پھول سفید یا زرد رنگ کے، اور میٹھی خوشبو رکھنے والے ہوتے ہیں۔ یہ دن میں بند اور تقریباً بے خوشبو رہتے ہیں اور شام میں کھلتے ہیں۔

ف۔ زہری میکانیت کی مثالیں —

(ا) گارڈن پیانزی (Garden Pansy) (شکل ۱۵۷) میں

پانچ زررشیوں کے زردان اپنے کناروں پر بالوں کے ذریعہ سے مضبوط جڑے ہوئے ہوتے ہیں، اور دو اگلے زررشیوں پر زائدے رکھتے ہیں، جو اگلی پنکھڑی کے مہمیز میں داخل ہوتے ہیں اور شہدی غدود کا کام انجام دیتے ہیں۔ بیض خانہ کے اُوپر نئے کے قاعدے پر، پانچ جھلّی نما چھلکے (جو زردانوں کی چوٹی پر لگے ہوتے ہیں) ایک چھوٹی جگہ یا کوٹھڑی ("صندوقِ زیرہ") کو گھیر لیتے ہیں کلغی (یا زیرہ گیر) جو زردان کے چھلکوں سے باہر نکلی ہوئی ہوتی ہے، مُتّسع (پھیلی ہوئی) اور کھوکھلی ہوتی ہے۔ اُس کی ہر جانب بالوں کا ایک گچھا اور نیچے اُس کے اندر ایک سوراخ ہوتا ہے، جس کا کنارۂ زیرین ایک لب یا دامن ("خارندہ") (Scraper) سے محفوظ رہتا ہے۔

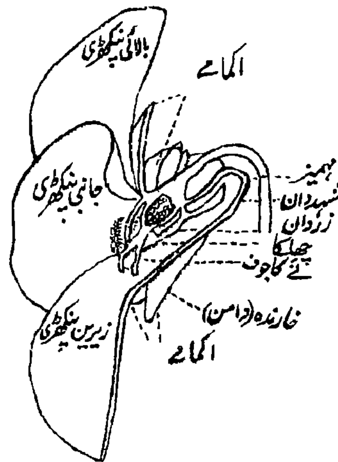
پھول انتصابی یا کھڑے نہیں ہوتے، بلکہ نیچے جھک جاتے ہیں، اور اسی واسطے زیرہ، جو زردانوں کے اندرونی رُخوں پر ڈالا جاتا اور بجائے چپچپا ہونے کے (جیسا کہ بیشتر حشرات پسند پھولوں میں ہوتا ہے) خشک اور کھلا ہوتا ہے "صندوقِ زیرہ" کے اندر گرتا ہے، جہاں سے وہ صرف اُسی سوراخ سے باہر نکل سکتا ہے جو دونوں اگلے زردانوں کے چھلکوں کے درمیان واقع ہے کلغی (یا زیرہ گیر) محفوظ ہوتی ہے اور اس طرح خارندہ (Scraper) خود زیرگی واقع نہیں ہونے دیتا۔

پھولوں کی زیرگی لمبی زبان والی شہد کی مکھیوں (اور تیتلیوں) سے ہوتی ہے۔ جب کیڑا پھول میں داخل ہوتا ہے تو ممکن ہے کہ وہ زیرہ جو ایک دوسرے پھول سے حاصل کیا گیا تھا، اس پھول کی کلغی پر منتقل کر دیا جائے اور اس طرح پار زیرگی واقع ہو جائے۔ شہد تک پہنچنے کے لیے کیڑا اگلی پنکھڑی کے مہمیز کو دھکا دے کر اندر گھستا ہے، جس کی وجہ سے کیڑے پر "صندوقِ زیرہ" سے باہر نکلا ہوا زیرہ گر جاتا ہے۔ جب کیڑا واپس ہونے لگتا ہے تو "خارندہ" (Scraper) اس زیرہ کو کلغی پر منتقل ہونے دینے سے روکتا ہے۔

پھول کے مرکز کی نمایاں رنگینی سے اور جانبی اور مہمیزی

پنکھڑیوں پر کے شہد نماؤں (honey-guides) سے پسندیدہ کیڑوں کو پھول پر آنے کے لیے ترغیب ہوتی ہے۔ چھوٹے ناپسندیدہ مہمانوں (کیڑوں) کے داخل ہونے میں اُن بالوں سے، جو جانبی پنکھڑیوں پر اور کلغی کے پہلوؤں پر ہوتے ہیں اور اُن بالوں سے، جو مہمیز کے دہانہ اور کہفہ میں استر کرتے ہیں، مزاحمت ہوتی ہے، اور خود مہمیز کا طول ان کے داخلہ کو روکتا ہے۔

(ب) سیج (Sage) (Salvia) میں جو لائبیٹی خاندان کا ایک رکن ہے، ایک دلچسپ مکانیت پائی جاتی ہے (شکل ۱۵۸)۔ اکلیلیچہ دو لبا ہوتا ہے۔ نیچے والا نمایاں لب کیڑوں کو راغب کر لیتا اور



شکل ۱۵۷
گارڈن پیانزی (Garden Pansy) کے پھول کی طولی تراش

اُن کی منزل گاہ کا کام دیتا ہے۔ خمیدہ بالائی لب زرریشوں اور نے کی حفاظت کرتا ہے۔ زرریشے صرف دو ہی ہوتے ہیں، اور دوسرے دو کے بجائے، جو لائبیٹی خاندان کا ممیز خاصّہ ہوتے ہیں، سیج میں زرریشمان ہوتے ہیں۔

اِن دونوں زرریشوں کی ساخت مخصوص قسم کی ہوتی ہے۔ ہر ایک میں ایک چھوٹا رِشتک ہوتا ہے، جو ایک لمبے خمیدہ جوڑواں[1] (Connective) سے جُڑا ہوا ہوتا ہے (شکل ۱۵۸ - ۳ ت)۔ سالویا (Salvia) کی ادنیٰ قسموں میں جوڑواں کے ہر سرے پر نصف



شکل ۱۵۸

۱۔ سیج (Sage) پھول کا جانبی رُخ، ۲۔ ہمبل بی شہد نکال رہی ہے اور زر دان اس کی پُشت کو رگڑ رہے ہیں۔ ۳۔ صرف واحد زرریشہ۔

زردان لگا ہوا ہوتا ہے، لیکن نسبتہً اعلیٰ قسموں (مثلاً گارڈن سیج Garden Sage) میں جوڑواں کا نیچے والا سرا غیر زرخیز (عقیم) اور چوڑا ہوتا ہے (شکل ۱۵۸ - ۳ ب) اور اُس کا بالائی سرا نیچے والے سرے کی نسبت زیادہ لمبا ہوتا ہے، اور یہ پوری ساخت ایک نازک بیرم بنا دیتی ہے۔

شہد کی مکھی پھول میں داخل ہوتے ہی شہد کی تلاش میں ہر دو جوڑواں کے نچلے زیریں سروں سے ٹکرا کر ان کو دھکا دیتی اور خمیدہ جوڑواؤں کو رِشتکوں پر اس طرح جھلا دیتی ہے، جیسے کہ تر بادگی یا تختے جھول جاتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دونوں زرخیز زردانی تختے (ز) نیچے آکر شہد کی مکھی کی پشت سے ٹکراتے اور اُس پر زیرہ چھڑک دیتے ہیں۔ جب مکھی واپس چلی جاتی ہے تو زرریشے پھر اپنی پہلی جگہ پر اکلیلچہ کی ٹوپی کے نیچے آجاتے ہیں۔

[1] لے تو ہیلی (جدید ترجمہ)

پھول نخز نرینہ ہوتے ہیں۔ جوں جوں پھول پرانا ہوتا جاتا ہے
نے جھکتی جاتی ہے اور پھول میں داخل ہونے والی شہد کی مکھی سب
سے پہلے کلغی کو چھوتی ہے۔

۸۔ خود زیرگی کے لیے خاص انتظامات — زہری میکانیتوں کے
مطالعہ کے دوران میں اِس امر کا بہت امکان ہے کہ ہم یہ فراموش کر جائیں کہ
بیشتر پھولوں میں، جہاں دو صنفی حالت (dioecism)، مکمل دو فردی زواجیت
(dichogamy) یا خود عقیمیت (self-sterility) مزاحم نہ ہوں خود زیرگی
باقاعدگی کے ساتھ عمل میں آتی رہتی ہے۔ اور یہ کہ وہ اپنے نتائج میں شاذ ہی
پارزیرگی کی نسبت ادنیٰ تر ہوتی ہے، نیز یہ کہ وہ زیرگی نہ ہونے سے تو ہمیشہ
بہتر ہوا کرتی ہے۔

متعدد یک سالہ پودے اُن خطرات اور ایثار کے متحمل نہیں ہو سکتے جو پارزیرگی
میں موجود ہوتے ہیں، لہٰذا اُن میں عموماً خود زیرگی ہی عمل میں آتی ہے، [مثلاً
گرونڈ سل (Groundsel)، چک ویڈ (Chick weed)]۔ اُن کے پھول
چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں، اُن میں اکثر نہ تو خوشبو ہوتی ہے نہ شہد، اور
پھول یا تو ہماں زواج[1] (homogamous) ہوتے ہیں (یعنی اُن کے زردان
اور کلغیاں ایک ہی وقت میں پختہ ہوتی ہیں)، یا اتنے خفیف دو فردی زواج کہ اُن کی
خود زیرگی بلا خطر عمل میں آسکتی ہے۔

اُن پھولوں تک میں جو صریحاً پارزیرگی کے لیے توافق رکھتے ہیں،
آخری علاج عموماً خود زیرگی ہو جانے کا امکان ہے۔ ان میں سے متعدد صریحاً
دو فردی زواجی ہوتے ہیں مگر بالکل مکمل طور پر نہیں، کیونکہ عموماً ایک مختصر زمانہ ایسا بھی
ہوتا ہے جس میں اُن کی خود زیرگی ممکن ہو جاتی ہے۔ اِس کے عمل میں لانے کے لیے
بعض اوقات ایسی مخصوص ترکیبوں سے کام لیا جاتا ہے، جیسے کہ کلغیوں کا جھک کر
زیرہ تک پہنچنا (مثلاً کمپانیولا۔ کمپانیولیسی)۔

خود زیرگی کے لیے ایک نہایت مخصوص توافق بند زواجی (cleistogamous)

[1] جدید ترجمہ = ہم زواج

پھولوں کی پیدائش ہے۔ یہ بند پھول ہوتے ہیں، جو سال کے آخر میں بعض ایسے پودوں پر نمودار ہوتے ہیں جو پہلے حشرات پسند پھول پیدا کرچکے تھے، مثلاً سویٹ وائلیٹ (Sweet violet)، وُڈ سارل (Wood Sorrel)، لیامیئم ایمپلکسیکال (Lamium amplexicaule) (یہ ڈیڈ نیٹلز[1] میں کا ایک رکن ہے) وغیرہ۔ اکثر اوقات اِن پودوں کے معمولی حشرات پسند پھول بیج نہیں پیدا کرتے۔ بند زواجی پھول چھوٹا ہوتا ہے اور نمایاں یا شاندار نہیں ہوتا۔ اُن کا کمامہ کبھی نہیں کھلتا، اور زرریشے اور مادگیں ایک بند لفافہ یا خول کے اندر نویاب ہوتے ہیں۔

سویٹ وائلیٹ کے خود زیرگی عمل میں لانے والے بند زواجی پھولوں میں پانچ بہت چھوٹی پنکھڑیاں اور پانچ زرریشے ہوتے ہیں۔ لیکن ڈاگ وائلیٹ میں صرف دو زرریشے ہوتے ہیں۔ زردان چند ہی زیرہ دانے پیدا کرتے ہیں، اور کھلتے نہیں۔ دانے زردان کے اندر اُگتے ہیں، اور زیرہ کی نلیاں (ملاحظہ ہو ف۱) زردان کی دیوار اور ستے میں سے بڑھ کر بویضات تک پہنچتی ہیں۔ ان پھولوں کی تکوین جزءً سایہ پر بھی منحصر ہوتی ہے، یہ ہمیشہ خود پودے کے پتوں کے سایے میں رہتے ہیں۔ اگر پودے کو خفیف روشنی میں رکھا جائے تو وہ عموماً بند زواجی پھول ہی پیدا کریگا۔ انھیں غالباً معمولی نمونہ کے پھولوں سے ہی ماخوذ سمجھنا چاہیے، جن میں غذا کی قلت کی وجہ سے تخفیف ہوگئی ہے۔

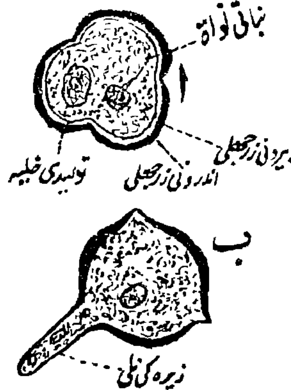
۹۔ بارش سے زیرہ کی محافظت ——— جب زیرہ دانے تر ہونے کے بعد ایک بار اُگنا شروع کردیں، تو اُن میں بیجوں کی طرح تپش کی انتہائی کمی بیشی کی اور خشک کیے جانے کی قوتِ مدافعت نسبۃً بہت کم ہوتی ہے۔ زیرہ کا بارش سے بچاؤ مختلف طریقوں سے ہوسکتا ہے۔ بعض پھولوں میں، خصوصاً اُن میں جن کا زیرہ پھول کھلنے کے بعد بارش میں کھلا ہوا ہوتا ہے، زیرہ دانے آسانی سے تر نہیں ہوتے۔ کیونکہ اُن پر موم یا شوکوں وغیرہ کا ایک غلاف

[1] Dead nettles.

ہوتا ہے۔

متعدد پھول اپنی اُفقی یا جھکی ہوئی وضع سے زیرہ کا بچاؤ کرتے ہیں، مثلاً ہیتھس، باوبیل، للی آف دی ویلی (Lily of the valley)، وائیولیٹ۔ بعض حالتوں میں پھول رات کے وقت یا خراب موسم میں بند ہو جاتا ہے مثلاً وُڈسارل، ٹیولپ، کروکس، لیسر سیلانڈائن (Lesser Celandine) اسکارلیٹ پمپرنیل (Scarlet pimpernel)، اور بہت سے کمپازیٹی کے پھول سرک میں بھی پھولوں اور برگوں کی حرکت سے اسی طرح کے بند ہونے کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ آئرس میں زرریشوں کو بڑی پنکھڑی نما کلغیاں ڈھانک لیتی ہیں۔ اور بہت سے پھولوں میں زرریشوں کے بچاؤ کے لیے اکھاموں یا پنکھڑیوں، یا ان دونوں سے ایک کلاہ[1] تیار ہوتی ہے۔

۱۱۰۔ زیرہ دانہ کی تنبیت۔ وہ عمل جو نرگی تک پہنچ کر اسی میں ختم ہو جاتے ہیں ــــ ابتداءً زیرہ دانہ یک خلوی ہوتا ہے (شکل ۱۳۰) مگر بعد میں، اس سے پہلے کہ وہ زردان سے نکلے اس کے مرکزہ اور تخزمایہ کی تقسیم سے دو خلیے بن جاتے ہیں (شکل ۱۵۹ ا)۔ ان میں سے ایک، یعنی تولیدی خلیہ (generative cell) چھوٹا ہوتا ہے اور بڑے یعنی نباتی خلیے (vegatative cell) کے تخزمایہ میں آزاد رہتا ہے۔ زیرگی سے پہلے یا بعد وہ پھر دو نرخلیوں یا زواجوں (gametes) میں تقسیم ہوتا ہے (ملاحظہ ہو صفحہ ۲۲)۔ ان خلیوں کے درمیان خلوی دیواریں نہیں ہوتیں۔ کلغی ایک شکری غذائی سیال کا افراز کرتی ہے اور



شکل ۱۵۹۔ زیرہ دانہ کی تنبیت

[1] جدید ترجمہ = عمامہ

کلغی ہی پر تنبیت اور مزید نمو واقع ہوتا ہے۔

بناتی خلیہ (vegetative cell) بیرونی زرجھلی (exine) کو ایک ایسے نقطہ پر پھاڑتا ہے، جہاں وہ باریک ہوتی ہے اور بڑھ کر ایک نہایت باریک زیرہ کی نلی بن جاتا ہے (شکل ۱۵۹ع ب)۔ زیرہ کی نلی کلغی اور بئے کی بافت میں سے بڑھ کر بالآخر بیض خانہ میں داخل ہو جاتی ہے ابتدائً اس کے نمو اور بالیدگی میں کلغی کے اندر کے کیمیائی مادّوں سے تحریک و تنظیم حاصل ہوتی ہے۔ یہ **کیمیائی ترتیب** (chemotaxis) (یعنی کیمیائی مہیجات کی حساسیت) کی ایک مثال ہے (صفحہ ۴۳)۔ کلغی اور بئے کی بافت میں سے اس کی بالیدگی خمیری فعل سے ہوتی ہے اور یہ بالیدگی پھپوندی (fungus) کے جال ریشہ (hypha) کی بالیدگی سے قریبی مشابہت رکھتی ہے۔

بیض خانہ میں داخل ہونے کے بعد زیرہ کی نلی مختلف طریقوں سے ایک بولیضہ کی طرف لے جائی جاتی ہے، جس میں وہ عموماً سوداخچہ (micropyle) کی راہ سے داخل ہوتی ہے۔ وہ نیوسیلس (Nucellus) یعنی بولپلیا کے راس کو چھید کر بیض کرہ (Oosphere) اور ہم کاری یا امدادی خلیوں (synergidæ) کے قریب جنینی تھیلی (embryo-sac) کے تماس میں آجاتی ہے۔ اس وقت تک نرزواجے مع بناتی خلیہ کے نواتہ کے زیرہ کی نلی کے راس پر پہنچ چکے ہوتے ہیں۔ ثمرگی کے حقیقی عمل میں صرف ایک ہی زواجہ (نر) ورکار ہوتا ہے۔ وہ زیرہ کی نلی سے جنینی تھیلی میں جا کر بیض کرہ کے ساتھ مل جاتا ہے۔ ہم کارے یا امدادی خلیے اس عمل میں مدد دیتے ہیں اسی واسطے انھیں "امدادی" کا لقب دیا گیا ہے۔ ان میں نخزمایہ تھوڑا لیکن رس بافراط ہوتا ہے، جسے زیرہ کی نلی، جنینی تھیلی کی سطح پر پہنچ کر، جذب کر لیتی ہے۔ اس کی وجہ سے زیرہ کی نلی کی نوک پھول کر پھٹ جاتی ہے اور اس طرح سے نرزواجے آزاد ہو جاتے ہیں۔

نرزواجے کے نخزمایہ اور نواتہ کا بیض کرہ کے نخزمایہ اور نواتہ سے مل جانا اصلی معنوں میں ثمرگی ہے۔ یہ صریحًا ایک تناسلی اتحاد یا جاتی ملاپ ہے جو اس ملاپ سے مماثل ہے جو جانوروں میں ہوتا ہے۔ بیض کرہ مادہ خلیہ یا زواجہ ہوتا ہے۔

بیض خانہ = ovary
بیض دان ۔ بولیضہ = ovule

اس عمل کے دوران میں بنائی نواتہ غیر منتظم (disorganised) یا منتشر ہو جاتا ہے۔ باردار بیض کرہ سیلولوز کی ایک دیوار بناتا ہے، جس کے بعد وہ **بیض بذرہ** (Oospore) کہلاتا ہے۔ (صفحہ ۶۲)۔

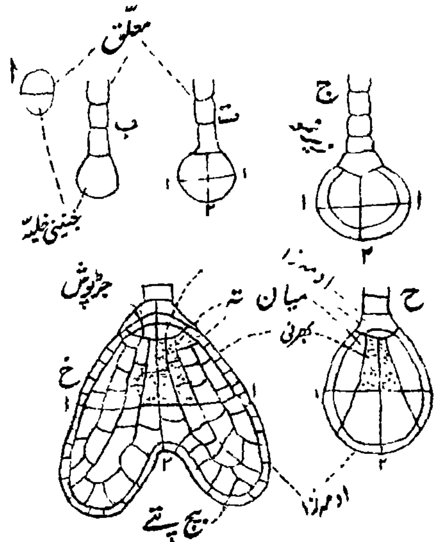
حال حال تک دوسرے نرزواسہ کا حشر نامعلوم تھا۔ اب متعدد پودوں میں یہ بتایا جاتا ہے کہ وہ جنینی تھیلی کے وسط میں پہنچ کر ثانوی نواتہ سے مل جاتا ہے۔ اس طرح حاصل شدہ نواتہ کو دس دروں تخمی نواتہ (endosperm-nucleus) کہتے ہیں۔ اس عمل کی اہمیت بڑی جو ثمرگی سے مشابہ ہے اور جو مع بیض کرہ کی حقیقی ثمرگی کے اس عمل پر مشتمل ہے جسے ساتھ ملاکر "**دونی ثمرگی**" (double fertilisation) کہا جاتا ہے فقرہ ۱۲ میں غور کیا گیا ہے۔

چند دو بیج پتوں، مثلاً ہیزل (Hazel) اور برچ (Birch) میں زیرہ کی نلی بویضہ کے اندر سوراخچہ کی راہ سے نہیں داخل ہوتی بلکہ کلازا یا بویضہ کے قاعدے میں چھید کر کے داخل ہوتی ہے۔ اس کو معمولی یا پیشن زواجی (Porogamic) طریقہ سے شناخت کرنے کے لیے **کلازا زواجی ثمرگی** (Chalazogamic fertilisation) کہتے ہیں۔ اس کی کوئی نظامی اہمیت نہیں کیونکہ وہ ایسے پودوں میں بھی واقع ہوتی ہے جو ایک دوسرے سے کوئی قریبی رشتہ نہیں رکھتے۔

ف ۱۱ جنین کا نمو —— ثمرگی کے تہیج سے جنینی تھیلی اور بیض خانہ میں تبدیلیاں پیدا ہو جاتی ہیں، جس کا نتیجہ بیج اور پھل کا نمو ہے۔ جنین، بیض بذرہ سے نمویاب ہوتا ہے۔ ثمرگی کے بعد مل کارے (یعنی امدادی خلیئے) غائب ہو جاتے ہیں۔

شیپرڈز پرس (Shepherd's Purse) (*Capsella bursa-pastoris*) کے جنین کا نمو بالعموم دو بیج پتوں کی اچھی تمثیل سمجھی جاسکتی ہے۔ سب سے پہلے بیض بذرہ دو خلیوں میں منقسم ہو جاتا ہے، ایک بالائی اور ایک زیرین (شکل ۱۶۰)۔ بالائی خلیئہ جو جنینی تھیلی کے سوراخچہ والے سرے سے جڑ جاتا ہے، مسلسل تقسیموں کے ذریعہ، جو پہلی تقسیم سے متوازی ہوتی ہیں، خلیوں کی

ایک قطار یا رشتک بنا دیتا ہے جس کو معلق (suspensor) کہتے ہیں۔ خلیۂ زیرین



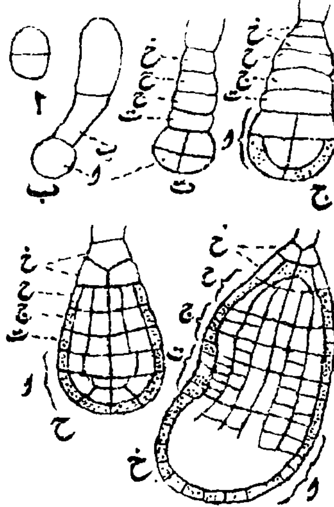
شکل عـ۱۶۰ - دو بیج پتیے جنین (شیپرڈز پرس) کا نمو۔
ا - بیض بذرہ کی پہلی تقسیم - ثمن کی دیواروں میں سے صرف دو دکھائی جاسکتی ہیں (۱ و ۲)

جو اس کے سیرے سے لگا ہوا ہوتا ہے، تین دیواروں سے جو ایک دوسری کے ساتھ زاویۂ قائمہ بناتی ہیں، آٹھ خلیوں [ثُمنات octants] میں تقسیم ہو جاتا ہے۔ ان میں سے چار پچھلے ہوتے ہیں (معلق کے بعد) اور چار اگلے۔ بافت کے اس چھوٹے سے تودہ کو **جنینی تودہ** (embryonal mass) کہتے ہیں۔

جوں جوں جنینی تودہ جسامت میں بڑھتا جاتا ہے، جنین کے مختلف حصے بتدریج متفرق ہوتے جاتے ہیں۔ چار اگلے ثمنوں سے منتہائی اکھوا اور دو بیج پتے ماخوذ ہوتے ہیں، اور پچھلے ثمنوں سے تل بیج پتا۔ مول کا نقطۂ نمو، یا بہ الفاظ دیگر ابتدائی جڑ، معلق کے منتہائی خلیہ سے اخذ ہوتی ہے، جس کو **زیر نمو خلیہ** (hypophysis cell) کہتے ہیں۔ بھرتی وغیرہ کا نشان شکل عـ۱۶۰ میں آسانی کے ساتھ مل سکتا ہے۔

یک بیج پتوں میں بھی بیض بذرہ کی پہلی تقسیم بالائی اور زیرین خلیوں میں ہوتی ہے۔ مگر رفتارِ نمو مختلف گروہوں میں مختلف ہوتی ہے، اور کوئی یک بیج پتیا پودا ایسا نہیں ہے جس کے جنین کے نمو کو بالعموم یک بیج پتوں کا تمثیلی خاصّہ قرار دیا جاسکے۔

بعض حالتوں میں معلق نہیں بنتا اور سارا جنین، جنینی خلیہ ہی سے بنتا ہے۔ دوسری حالتوں میں ایک رشتکی معلق ہوتا ہے، جو جنین کی تکوین میں کم و بیش حصہ لیتا ہے۔



شکل ع۱۶۱ - یک بیج پتیے جنین کا نمو (الیسما)-

(ب میں) اجنینی خلیہ ہے جس سے (ت، ج، ح، خ) یں جنینی تودہ بنتا ہے۔ اس سے بیج پتے تیار ہوتے ہیں۔ ب کی تقسیم سے ت، ج، ح، خ بنتے ہیں۔ ب جو معلق کا منتہائی خلیہ ہے۔ ت سے تنہ کے نموی سرے کی ابتدا ہوتی ہے۔ ج، ح سے تل بیج پتا۔ خ سے جڑ کا نموی سرا۔

یہ یک بیج پتیے آبی پودوں کے نمو کا ممیز و مخصوص طریقہ ہے، جس کا ایک مثالی نمونہ السمایلا نیٹگو (*Alisma Plantago*) سمجھا جاسکتا ہے (شکل ع۱۶۱)۔ للی خاندان میں جنینے بالعموم یک بیج پتوں میں زیادہ ممیز سمجھا جاسکتا ہے، معلق جسیم ہوتا ہے اور جنین کا بیشتر حصہ جنینی تودہ سے نمو یاب ہوتا ہے۔

یک بیج پتیے جنین کے نمو میں ایک خاص امر قابلِ ذکر یہ ہے کہ بہ استثناء

چند حالتوں کے بیچ پتا ایک منتہائی ساخت ہوتا ہے اور اکھوا ایک جانبی برون بالیدگی کے طور پر نکلتا ہے۔

بعض پودوں، مثلاً آرکڈز اور مختلف طفیلی پودوں میں جنین بیج بننے تک ایک ناکمل ابتدائی حالت ہی میں رہتا ہے۔

۱۲- درون تخم (Endosperm) کا نمو

اُس وقت جب کہ بیض بذرہ کا انقطاع اور جنین کا نمو عمل میں آتا رہتا ہے جنینی تھیلی میں دوسری تبدیلیاں جاری رہتی ہیں۔ درون تخمی نواۃ پھرتی کے ساتھ مرکزہ حرکیتی تقسیم شروع کر کے کثیر التعداد چھوٹے چھوٹے نواتے پیدا کر دیتا ہے جو جنینی تھیلی کے تخمایہ میں مفروش ہوتے ہیں۔ ان نواتوں کے گرد تخمایہ جمع ہو کر تخمزیے (Protoplasts) بنا دیتا ہے (صفحہ ۲۷) اور بالآخر ان کے درمیان خلوی دیواریں بن جاتی ہیں۔ اس طرح آزاد خلوی تکوین کے عمل سے (صفحہ ۵۶) جو درون تخمی نواۃ سے شروع ہوتی ہے، جنینی تھیلی میں ایک بافت تیار ہوتی ہے۔ اس بافت کے خلیے اُن غذائی اشیاء (نشاستہ، تیل، الیورن کے ذرات، وغیرہ) سے پُر ہو جاتے ہیں جو اُن حل پذیر مرکبات سے تیار کیے جاتے ہیں جو مشیمہ سے نکل کر ان کے اندر منتشر ہو جاتے ہیں۔ غذائی بافت کو جو اس طرح جنینی تھیلی میں تیار ہو جاتی ہے، درون تخم (endosperm) کہتے ہیں۔

جنینی تھیلی کے ثانوی نواۃ سے دوسرے نر زواجے کا جو اتحاد یا ملاپ (دوہری بارورئی[1] صفحہ ۳۸۳) عمل میں آتا ہے، اُس کی علت غائی یا اہمیت غیر واضح ہے۔ بعض اُس کو بارورئی ہی کا ایک فعل تصور کرتے ہیں۔ ایسی صورت میں درون تخم ایک غیر متفرق جنین ہوگا، جو حقیقی جنین کے لیے غذا کی بہم رسانی کے لیے وقف ہوگا۔ لیکن فی الحال ہم ایک دوسری اور زیادہ قرین قیاس رائے کو مشروط طور پر تسلیم کر سکتے ہیں، جو یہ ہے کہ یہ اتحاد یا ملاپ محض درون تخمی بافت کے نمو کے لیے ایک ضروری مہیج کا کام دیتا ہے۔

چند پودوں میں خصوصاً جب کہ جنینی تھیلی بڑی ہو، درون تخم آزاد

[1] ثمر گی

خلوی تکوین سے نہیں پیدا ہوتا بلکہ جنینی تھیلی کی معمولی خلوی تقسیم سے پیدا ہوتا ہے یعنی ثانوی نواۃ دو میں تقسیم ہوتا ہے۔ اور پھر جنینی تھیلی میں ایک دیوار قائم ہوجاتی ہے، جو اُسے دو خلیوں میں تقسیم کر دیتی ہے۔ ان میں کے ہر خلیہ میں پھر یہی عمل مکرر واقع ہوتا ہے۔

۱۳۔ انمل زوجیت (Apogamy) اور اچھوت پیدائش (Parthenogenesis)۔

زہراوی پودوں میں بعض حالتوں میں [مثلاً تھیالکٹرم (Thalictrum) الکمِلا (Alchemilla) اور مختلف کمپازیٹی کی انواع میں] بعض کرہ یا انڈا خلیہ بغیر بارور ہوئے نمو یاب ہو کر جنین بن سکتا ہے۔ اس مظہر کو جس میں باوجود تناسلی عمل کے نہ ہونے کے جنین نمو یاب ہوجاتا ہے انمل زواجیت (Apogamy) کہتے ہیں۔ بعض اوقات ادنیٰ پودوں میں جنین خالصاً نباتی عمل سے نمو یاب ہوجاتا ہے۔ جبکہ جیسا کہ متذکرہ بالا زہراوی پودوں میں ہوتا ہے وہ غیر بارور شدہ انڈا خلیہ سے نمو یاب ہوجائے تو اس مظہر کو اچھوت پیدائشی انمل زواجیت (Parthenogenetic apogamy) یا اچھوت پیدائش کہتے ہیں۔

۱۴۔ اتفاقی جنین (Adventitious embryos)—

کثیر جنینیت (Polyembryony) —— بعض پودوں میں ممکن ہے کہ ایک ہی بیضہ میں کئی جنین بن جائیں اور پیدا شدہ بیج میں پائے جائیں۔ اس مظہر کو کثیر جنینیت (Polyembryony) کہتے ہیں ممکن ہے کہ یہ کسی بیضہ میں ایک سے زیادہ جنینی تھیلیاں یا جنینی تھیلیوں میں ایک سے زیادہ انڈے خلیے موجود ہونے کی وجہ سے ہو۔ لیکن عام قاعدہ یہ ہے کہ یہ جنین نیوسیلس یعنی بو بیضے کے خلیوں کے نباتی کلیاؤں سے پیدا ہو جاتے ہیں (مثلاً سنگترہ یا لیموں) یا شاذ حالتوں میں متقابل خلیوں سے۔ اس طریقہ سے جو جنین بنتے ہیں انہیں اتفاقی

جنین کہتے ہیں اور وہ زہراوی پودوں کی خالصاً نباتی انمل زوائیت کی مثالیں ہیں۔

۱۵۱۔ بیج اور پھل کی تکوین

جنینی تھیلی مع اپنے نمو پذیر بافیہ کے جسامت میں بڑھتی ہے اور نیوسیلس یعنی پلوپلیا بتدریج ٹوٹ کر پارہ پارہ، اور بالآخر غائب ہوجاتا ہے۔ بویضہ کا غلاف (ایک یا کئی غلاف) خشک اور سخت ہوکر بیج کا پوست بنا دیتے ہیں، جو دروں تخم اور جنین کو گھیرے رہ کر اُن کی حفاظت کرتا ہے۔ اب بویضہ نمو یاب ہوکر بیج بن گیا۔

ابتدائی درجہ ہی میں تمام بیجوں میں دروں تخم موجود ہوتا ہے۔ اگر جنین چھوٹا رہے اور دروں تخم قائم رہے تو مکمل بیج البیومینی ہوتا ہے (بیشتر یک بیج پتے اور متعدد دو بیج پتے) لیکن متعدد دو بیج پتوں میں، اور بعض یک بیج پتوں میں جنین کے بیج پتے بیج کی پختگی ہونے وقت دروں تخمی بافت کو جذب کرلیتے ہیں۔ ایسی حالت میں دروں تخم غائب ہوجاتا ہے اور جنین بڑا ہوتا ہے۔ یہ غیر البیومینی بیج ہیں۔

بہت تھوڑی حالتوں میں نیوسیلس یعنی پلوپلیا پورے طور پر پارہ پارہ ہوکر غائب نہیں ہوتا، بلکہ دروں تخمی بافت کی طرح غذائی مادہ سے پُر ہوجاتا ہے۔ اس غذائی بافت کو، جو اس طرح جنینی تھیلی کے باہر تیار ہوجاتی اور اسی واسطے دروں تخم سے بالکل علٰحدہ ہوتی ہے گرد تخم (Perisperm) کہتے ہیں (مثلاً آبی کنول اور سیاہ مرچ)۔

تمام بویضوں کے انڈا خلیوں کے بارور ہونے کا یہ ضروری نتیجہ نہیں کہ وہ سب کے سب مکمل بیج بنا دیتے ہوں۔ متعدد حالتوں میں بیض خانہ کے نمو پذیر بیجوں میں غذا کی رسد محدود ہونے یا دیگر اسباب کی وجہ سے ایک دوسرے پر غلبہ حاصل کرنے کے لیے باہمی کشمکش رہتی ہے۔ اکثر صرف ایک ہی بویضہ پختگی کو پہنچتا ہے۔ مثلاً اوک (Oak) اور بیچ (Beech) کے بیض خانہ میں تین تین قطعے ہوتے ہیں اور ہر قطعے میں دو دو بویضے ہوتے ہیں، لیکن پھل یک قطعی (Unilocular) اور ایک بیج والا ہوتا ہے۔

چنانچہ معلوم ہوا کہ بیج ایک اعلیٰ درجہ کی مخصوص بار تولیدی ساخت ہے، جو زہرادی پودوں میں اُن نمولی تغیرات کی وجہ سے بن جاتی ہے جو بیضہ کے اندر ثمر گیری کے نتیجے سے پیدا ہو جاتے ہیں۔ مگر طالب علم کو اب یہ دیکھنا ہے کہ یہ تغیرات صرف بیضہ ہی تک محدود نہیں بلکہ دوسرے حصّوں تک بھی پھیلتے ہیں۔ ثانوی یا لیلای کے اعمال پودوں کے بعض حصّوں اور آس پاس کے حصّوں میں شروع ہو جاتے ہیں۔ ان تغیرات کا مجموعی نتیجہ **پھل** (fruit) ہے (اس کے وسیع معنوں میں)۔

پھل کا فعل یہ ہے کہ بیج کی حفاظت کرے اور ٹھیک وقت پر اس کو مناسب طور پر منتشر کر دے۔

۱۶۔ معلّق (Suspensor) — ایسا شخص شاذ ہی ہوتا ہے کہ معلّق ایک جاذب عضو کا کام کرے۔ اس کا فعل صرف یہی ہے کہ جنین کو دروں تخم میں ڈھکیل دے۔ لیکن بعض اوقات جب کہ معلّق جسیم ہوتا ہے تو اس سے ایسے زائدے نکلتے ہیں جو نیوسیلس یعنی بیضہ پلیا اور غلافوں کے اندر داخل ہو کر خود کو مشیمہ میں دفن کر کے غذائی مادہ اخذ کر لیتے ہیں (بعض آرکڈز)۔

۱۷۔ نئے پودے کا نمو — بیج کا مکمل نمو ہونے کے بعد اور تنبیت سے پہلے عموماً سکون کا ایک زمانہ ہوا کرتا ہے۔ یہ عرصہ قلیل یا طویل ہو سکتا ہے۔ متعدد بیج سالہا سال تک اپنی غریزیت کو قائم رکھ سکتے ہیں، لیکن اگر یہ عرصہ غیر متعین طور پر طویل ہو تو غریزیت جلد یا بدیر غائب ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اُن زمینوں پر جو صاف اور درست کر کے کاشت کے لیے تیار کر لی جاتی ہیں یکایک جھاڑیاں نمودار ہو جاتی ہیں۔

اس طرح سے بعض بذرہ دو درجے طے کرنے کے بعد بالغ پودا بنتا ہے، جن میں سے ایک درجہ تو بیج کے اندر ہوتا ہے جس میں جنین کی تکوین ہوتی ہے، دوسرا درجہ وہ ہے جس میں تنبیت یا اُپج واقع ہوتی ہے، اور پھر جنین نمو یاب

لے باروری ۲لے حیویت

ہوکر بالغ پودے کی شکل اختیار کرتا ہے (ملاحظہ ہو صفحہ ۴۰۲-۴۰۴)۔

۱۵۸۔ غلافچہ اور پوست پارہ (Aril & caruncle) — بعض اوقات ثمرگی[1] کے بعد بیج پر ایک زائد غلاف بن جاتا ہے، جس کو غلافچہ (aril) کہتے ہیں۔ اُس کا نمو یا تو رسنک (funicle) سے یا سوراخچہ (micropyle) سے ہوتا ہے، اور وہ عموماً لحمی یا ماسی ہوتا ہے، لیکن اُس کی دوسری شکلیں بھی ہوسکتی ہیں۔ اسپنڈل (Spindle) کے درخت میں وہ لحمی یا ماسی ہوتا ہے۔ اور اس کی ابتداء سوراخچہ سے ہوتی ہے۔ بِیڈ (Willow) اور پاپلر (Poplar) میں وہ بالدار اور رسنکی (funicular) ہوتا ہے۔ جوز یا مازوپھل کا بسباسہ (mace) ایک غلافچہ ہے، جو سوراخچہ اور رسنک دونوں سے نمویاب ہوتا ہے۔ بیج پر جو سبتۂ چھوٹی بالیدگیاں ہوتی ہیں ان کو پوست پارہ کہتے ہیں، مثلاً پینزی، جس میں پوست پارہ ناقچہ پر بنتا ہے، ارنڈی (شکل ۲۸) اور اسپرج (Spurge)، جہاں وہ سوراخچہ پر بنتا ہے۔ دِلّو ہرب کے بیج پر جو بالوں کا گچھا ہوتا ہے وہ اسی نوعیت کا ہوتا ہے۔ بیشتر ماہرین نباتیات اس اصطلاح یعنی غلافچہ کا اطلاق اُن تمام بالیدگیوں اور غلافوں پر کرتے ہیں، جو ثمرگی کے بعد بیج پر پیدا ہوجاتی ہیں۔



[1] باروری

بارھواں باب

پھل اور بیج

ف ۱۔ وعائی تخم کا پھل[1] صحیح معنوں میں تمامتر اُس ثانوی بالیدگی کا نتیجہ ہے، جو ثمرگی کے تہیج سے پھول کے بیض خانہ اور آس پاس کے حصوں میں پیدا ہو جاتی ہے۔ عموماً پھول صرف پختہ بیض خانہ پر مشتمل ہوتا ہے لیکن متعدد حالتوں میں پھل کی تکوین میں پھول کے دوسرے حصے بھی حصہ لیتے ہیں، مثلاً پھل پینڈا یا گردِ گلی پتے۔ بیض خانہ کی دیوار گرد بار (Pericarp) یا پھل کی دیوار بن جاتی ہے، جو یا تو نرم اور نمی رہتی ہے، یا ممکن ہے کہ خشک اور سخت ہو جائے۔

ماہرین نباتات حقیقی پھلوں کو، جو صرف بیض خانہ ہی سے بنے ہوئے ہیں، کاذب پھلوں (false fruits or pseudocarps) سے متفرق کرتے ہیں، جن کی تکوین میں پھول کے دوسرے حصے بھی حصہ لیتے ہیں لیکن اس تفریق کو کوئی اہمیت نہیں دی جا سکتی۔ اگر ایسی تفریق کی جائے تو مثلاً اس سے یہ خیال پیدا ہو سکتا ہے کہ وہ تمام پھل جو ادنیٰ بیض خانوں سے بنے ہوئے ہوں کاذب پھل ہیں، کیونکہ ادنیٰ بیض خانہ میں پھل پتے پھل پینڈے یا کِمامہ نلی

[1] طب میں "ثمرہ"۔

سے متفقہ ہوتے ہیں۔ پھلوں کے مطالعہ میں، درحقیقت اہم چیز یہ جاننا ہے کہ شکل و ساخت کی وہ متعدد خصوصیات جو وہ ظاہر کرتے ہیں، اُن مختلف طریقوں کی وجہ سے ہیں جن میں اُنھیں بیج کی حفاظت اور انتشار کے افعال کی انجام دہی کے لیے توافق حاصل ہوگیا ہے۔

ف۲۔ پھلوں کی جماعت بندی —— پھل مفرد یا سادہ ہوسکتے ہیں یا **مجتمع** یا **مرکب**۔ **مفرد پھل** وہ ہے جو صرف ایک ایسے منفرد پھول سے بنا ہوا ہو، جس کا مادگیں یک۔پھل پتیا یا مل پھلا ہو، مثلاً مٹر کی پھلی اور گل لالہ کا کیسہ۔ **مجتمع پھل** وہ ہے جو ایک ایسے منفرد پھول سے بنا ہوا ہو، جس کا مادہ کوش[1] آملپھلا ہو۔ یہاں ہر ایک پھل پتے (یا بعض خانہ) سے ایک چھوٹا پھل بنتا ہے، اور اس لیے پھل ان سب چھوٹے چھوٹے پھلوں کا ایک مجموعہ ہوتا ہے۔ اس کے برخلاف **مرکب پھل** ایک پھولداری[1] سے بنتا ہے نہ کہ ایک منفرد پھول سے۔ یہاں تمام پھول جسامت میں بڑھ کر ایک جگہ جمع ہوجاتے اور ایک منفرد تودہ بنا دیتے ہیں۔ ان مرکب پھلوں کو ملپھل (Syncarps) کہتے ہیں۔

مفرد پھلوں کی مزید ذیلی تقسیم اس طرح کی گئی ہے کہ اگر اُن کا گردبار خشک اور مضبوط ہو تو اُن کو خشک (dry) کہیں گے، اور اگر اُن کا گردبار کم و بیش لحمی اور رسیلا ہو تو اُن کو رسدار (succulent) کہیں گے۔ خشک مفرد پھل یا تو ناشگافتہ (achenial)، یا کیسی (capsular)، یا واشگافت (schizocarpic) ہوتے ہیں۔ رسدار مفرد پھل زیتونیہ (drupaceous) یا بیری نما (baccate) یا سیب نما (Pomes) ہوتے ہیں۔ مجتمع پھل ان ہی مفرد اقسام میں سے کسی ایک یا دوسری قسم کے مجموعے ہوتے ہیں۔ ملپھل اپنی خصوصیات کی وجہ سے ان سب پھلوں سے علیحدہ اور ممتاز ہوتے ہیں۔ یہ جاننا چاہیے کہ خشک اور رسدار پھلوں کے درمیان کوئی واضح فرق نہیں ہوتا۔ یہ بھی کیسوں اور خشک زیتونیہ پھلوں کی مثالیں ہیں۔

[1] تفرز ہر

ف۔ ناشگافے پھل (Achenial fruits)۔ ناشگافہ پھلوں کی تعریف یوں کی جاسکتی ہے کہ وہ خشک، غیر شگفتہ اور ایک بیج والے پھل ہیں۔ غیر شگفتہ سے یہ مطلب ہے کہ گرد بار قدرتاً پھٹ کر بیج کو آزاد نہیں ہونے دیتا بلکہ جب تنبیت کے وقت جنین نمویاب ہونا شروع کرتا ہے تو گرد بار اور پوست دونوں پھٹ جاتے ہیں۔ ناشگافہ پھلوں کی خاص قسمیں حسب ذیل ہیں:۔

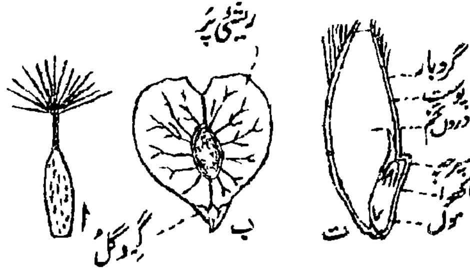
(ا) **ناشگافہ** (achene)، وہ جس کا گرد بار جھلّی نما یا چرمی ہوتا ہے۔ وہ ایک اعلیٰ بیض خانہ سے بنتا ہے، اور گرد بار اور پوست ایک دوسرے سے آزاد ہوتے ہیں۔ اس کی مثالیں پالیگونیسی (Polygonaceae) [ڈاکس (Docks) اور سارلز (Sorrels)] میں ملتی ہیں۔ متعدد مجتمع پھل ناشگافوں کے مجموعوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔

(ب) **پولیا** (cypsela) (اشکال ۳۵ء و ۱۶۲ا)۔ یہ ناشگافے سے صرف اتنا ہی اختلاف رکھتا ہے کہ یہ ایک ادنیٰ بیض خانہ سے نمویاب ہوتا ہے۔ یہ کمپازیٹی (سورج مکھی، ڈیزی (Daisy)، وغیرہ) کا ممیز پھل ہے۔ متعدد حالتوں میں اس کی چوٹی پر ایک مستقل بالدار ریشہ (pappus) کا تاج ہوتا ہے (صفحہ ۳۲۶) جو پھلوں کو پھیلانے کا کام انجام دیتا ہے [مثلاً ڈینڈلین (Dandelion)، تھسل (Thistle)، گراؤنڈسل (Groundsel) وغیرہ]۔

(ت) **قوفل نما** (caryopsis) (اشکال ۳۶ء و ۱۶۲ت) — یہ محض ایک ناشگافہ پھل ہوتا ہے، جس کے گرد بار اور پوست دونوں باہم مل گئے ہیں۔ یہ گھاسوں کا ممیز پھل ہوتا ہے (مثلاً جئی، مکئی، جو وغیرہ) متعدد حالتوں میں پھل یا "دانہ" ایک مستقل برگہ یا برگیزہ کی پوشش کا غلاف رکھتا ہے (مثلاً جئی)۔

(ث) **ثمارہ** (samara) یا پَردار ناشگافہ۔ اس کا گرد بار ایک جھلی یا پَرہ کی طرح ہوتا ہے، جو پھل کے پھیلانے میں اہم حصہ لیتا ہے، مثلاً میپل (Maple) (Acer) (شکل ۱۶۷ ب) اور ایلم (Elm) (Ulmus) (شکل ۱۶۲ ب)۔

(ج) سپیاری (nut)، جس کا گرد بار سخت، اور چوبی ہوتا ہے اور ایک خول بناتا ہے۔ یہ اصطلاح عموماً تمام بڑے یا سخت غلاف والے



شکل ۱۶۲ ناشگافے پھل

(ا) پولیا مع ریشئے۔ (ب) ایلم کا ثمارہ (ت) جئی کا خوفل نما

(ت طولی تراش۔ برگ اور برگیزہ نکال دیا گیا ہے۔)

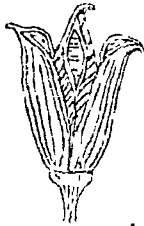
ناشگافوں کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔ تمثیلی مثالیں ہیزل (Hazel)، اوک (Oak)، بیچ (Beech)، سویٹ چیسٹ نٹ (Sweet Chestnut) میں ملتی ہیں۔ ان مثالوں میں سپیاریوں پر سخت اور جھلی نما ساخت کی پوشش چڑھی ہوتی ہے، جس کو کوبچہ (Cupule) کہتے ہیں، جو پھول کے نیچے والے برگیزوں کے ملنے سے نمویاب ہوتا ہے۔ کبھی کوبچہ (cupule) میں ایک سپیاری ملفوف ہوتی ہے اور کبھی کئی سپیاریاں۔ اکارن (acorn) کی پیالی یا کوبچہ (cupule)، اور ہیزل نٹ (hazel-nut) کا جھلی نما "بھوسا" (husk) مشہور ہیں۔ سویٹ چیسٹ نٹ (Sweet-chestnut) میں دو سپیاریاں ایک شوکہ دار کوبچہ میں محصور رہتی ہیں اور بیچ (Beech) میں عموماً دو مثلث نما سپیاریاں ایک کوبچہ میں ملفوف ہوتی ہیں جو تقریباً بند اور کسی قدر شوکہ دار ہوتا ہے۔

طالب علم کو احتیاط کے ساتھ ان کوبچوں اور کیسوں کے درمیان تمیز کرنا چاہیے جو ابھی بیان کیے جائینگے۔ اسے یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ بہت سی

ساختیں، جنہیں عوام اُن کے سخت خول کی وجہ سے سپیاریاں کہتے ہیں، درحقیقت سپیاریاں نہیں ہیں۔ مثلاً "برازیل نٹ" (Brazil-nut) ایک بیج ہے (جو ایک کیپسی پھل سے اخذ ہوتا ہے)۔ اخروٹ (Walnut) ایک زیتونی پھل کا حصہ ہے (صفحہ ۴۰۰)۔

ب۔ کیپسی پھل (Capsular fruits) — یہ خشک، شگفتہ متعدد بیجوں والے پھل ہوتے ہیں۔ شگفتہ سے یہ مراد ہے کہ یہ پھل قدرتی طور پر پھٹ کر بیجوں کو باہر نکلنے دیتے ہیں۔ کیپسی پھل مختلف اقسام کے ہوتے ہیں۔

(ا) جراب (follicle) صرف ایک ہی پھل پتے کے بیض خانہ سے بنتا ہے۔ وہ صرف ایک ہی جانب کے طول میں شق ہوتا ہے یہ جانب عموماً بطنی سیون ہوتی ہے (صفحہ ۳۳۹)۔ سادہ جراب کی کوئی عام مثال نہیں ہے۔ لیکن متعدد مجتمع پھل جرابوں پر مشتمل ہوتے ہیں (شکل ۱۶۳)۔



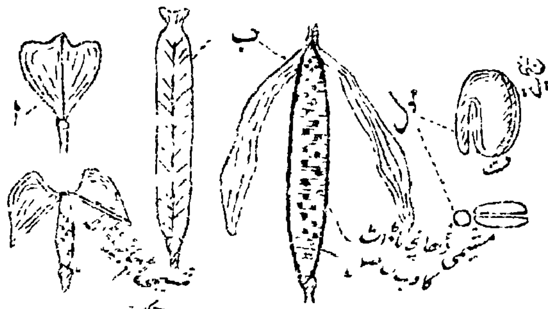
شکل ۱۶۳

منقسم نا ٹڈر کے جراب کا مجموعہ (خوشہ)۔

(ب) پھلی (Legume or pod) (شکل ۱۸۰ ب) ایک ہی پھل پتیے ماد گیس کے بیض خانہ سے بنتی ہے۔ یہ جراب سے اس امر میں اختلاف رکھتی ہے کہ یہ ظہری اور بطنی دونوں سیونوں کے برابر برابر شگفتہ ہوتی ہے۔ یہ لگیومینوزی (مٹر، سیم، وغیرہ) کا مخصوص پھل ہے۔

(ت) نل پھلی (siliqua) — یہ کروسیفری کا مخصوص پھل ہے، مثلاً وال فلاور اور اسٹاک (stock) — یہ دو پھل پتیے ماد گیس کے بیض خانہ سے نمویاب ہوتے ہیں جس میں دو جداری مشیمے ہوتے ہیں، جن کے

درمیان ایک کاذب فاصل پھیلا ہوا ہوتا ہے، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بیض خانہ دو خانوں والا (دو قطعی) ہوتا ہے۔ یہ ایک لمبا، استوانہ نما پھل ہوتا ہے اور اس کی شگفتگی میں قطعوں یا خانوں کی دونوں دیواریں دونوں مشیموں اور کاذب فاصل سے ٹوٹ کر علحدہ ہو جاتی اور پھل کے راس سے آزادانہ لٹکتی رہتی ہیں (شکل ۱۶۴ ب)۔ اس طرح سے



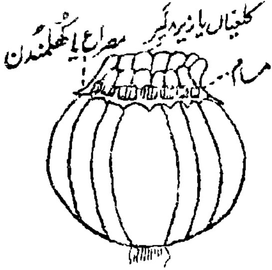
شکل ۱۶۴ - کروسیفرس کے پھل اور بیج
ا- تل پھلیا، ب- تل پھلی، ت- ایک قسم کا جنین (طول اور تراش میں دکھایا گیا ہے۔)
ا اور ب سے شگفتگی ظاہر ہے۔

دونوں مشیمے پیچھے چھوڑ دیے جاتے ہیں، جو ایک دو پسلیوں والا ڈھانچہ بنا دیتے ہیں، جسے مشیمی ڈھانچہ یا واٹ (replum) کہتے ہیں، جس کے درمیان کاذب فاصل پھیلا ہوا ہوتا ہے۔ بیج بلا شبہہ اس ساخت پر کھلے رہتے ہیں۔

(ث) تل پھلیا (silicula) (شکل ۱۶۴ ا)۔ یہ محض ایک چھوٹی اور چپٹی تل پھلی ہے [مثلاً شیپرڈس پرس (Shepherd's Purse) کینڈی ٹفٹ (Candytuft)، اور دوسرے کروسیفرس]۔

(ج) کیسہ (capsule) — اس میں کیسی پھلوں کی تمام دوسری شکلیں شامل ہیں۔ کیسے کثیر پھل نیے، مل پھلے، ما دہ گیتوں سے بنتے ہیں، اور یک قطعی

یا کثیر قطعی ہو سکتے ہیں۔ بعض اوقات وہ خشک نہیں ہوتے بلکہ کم و بیش لحمی ہوتے ہیں، مثلاً ہارس چیسٹنٹ (Horse Chestnut) بالسم (Balsam)، اور وڈ ساریل (Wood Sorrel)۔



شکل ۱۶۵۔ گل لالہ کا کیسہ (مسامی شگفتگی)۔

شگفتگی مختلف طریقوں کی پائی جاتی ہے۔ مسامی شگفتگی میں بیج کیسے کی دیوار میں کے سوراخوں یا مساموں میں سے، یا تو راس پر (مثلاً گل لالہ شکل ۱۶۵) باہر نکلتے ہیں، یا قاعدے پر (مثلاً کیمپنولا (Campanula) - اسٹیچورٹ (Stitchwort) اور دوسرے کیریوفائلیسی کا کیسہ تقریباً آدھی دُور نیچے تک۔ دانتوں میں شق ہو جاتا ہے، یہ دانت پھل پتوں کی تعداد سے دونے ہوتے ہیں (دانتوں سے شگفتگی) پمپرنیل (Pimpernel) اور پلانٹیگو (Plantago) میں عرضی شگفتگی ہوتی ہے، جس میں کیسے کی چوٹی سے ایک ڈھکنا علیحدہ ہو جاتا ہے۔ ایسے کیسے کو ڈبیا (Pyxidium) کہتے ہیں۔ لیکن عموماً کیسوں کی شگفتگی طولاً ہوتی ہے، یا تو پھل پتوں کی میان پسلیوں (ظاہری سیونوں) کے طول میں، جیسا کہ ولو ہرب (Willow-herb) اور ٹلوبیں میں، یا (نسبتاً شاذ طور پر) بیض خانہ کے خانوں کے فاصلات کے طول میں، جیسے کہ فاکس گلوو اور سینٹ جانس ورٹ میں۔

کثیر قطعی کیسوں میں، جن کی مشیمیت محوری ہوتی ہے، اگر شگاف پھل پتوں کے وسط میں چلے جائیں (یعنی قطعوں میں کھلیں) تو شگفتگی کو قطعے دار تراش (loculicidal) کہتے ہیں (شکل ۱۶۶)۔ ایسی صورت میں فاصلات اور مشیمے بیچ میں سے ٹوٹ جاتے ہیں (آئیرس Iris)۔ اگر شگاف فاصل کے وسط

تک نیچے چلے جائیں، اور ریشے بیج ہیں سے علٰحدہ ہو جائیں تو



شکل ۱۶۶۔ کثیر قطعی کیسول کی شگفتگی۔
(عرضی تراشوں کے نا کے)

ایسی شگفتگی کو فصل تراش (Septicidal) کہتے ہیں (رہوڈوڈنڈران (Rhododendron)۔ اگر شگاف قطعہ دار تراش یا فصل تراش شگفتگی کی طرح ظاہر ہوں، لیکن فاصلات ٹوٹ کر ریشے اور بیج درمیان ہی رہ جائیں تو ایسی شگفتگی کو فصل شکن (Septifragal) کہتے ہیں۔ [دھتورا (Datura) تھارن ایپل (Thorn apple)]۔

ث۔ دوانشگاف پھل (Schizocarpic fruit) یہ خشک اور متعدد بیجوں والے پھل ہوتے ہیں اور جب ان کے پتل پختہ ہوتے ہیں تو وہ کئی ایک ایک بیج والے اور عموماً غیر شگفتہ حصوں میں علٰحدہ ہو جاتے ہیں، جو ناشگافوں سے مشابہت رکھتے ہیں، اور جنہیں منقسمی پھل (mericarps) کہا جاتا ہے۔ ان کی بہترین اشکال جو معلوم ہیں، حسب ذیل ہیں:-

(ا) بند پھلی (lomentum) یہ بعض لگیومینوزی (مثلاً ہیڈیسیرم (Hedysarum) دی فرنچ ہنی سکل (The French Honey suckle) (شکل ۱۶۷ ا) اور بعض کروسیفرس (مثلاً مولی) میں پائی جاتی ہے جن کا پھل (پھلی یا تنگ پھلی) عرضاً شق ہو کر ایک ایک بیج والے حصوں میں تقسیم

ہو جاتا ہے۔ زیادہ صحیح طور پر پھل کو اس کی حالت کے لحاظ سے تل پھلی یا بند پھلی کہتے ہیں۔

(ب) آویزہ بار (cremocarp) (شکل ۱۶۸ ا۔ ب)۔ یہ امبیلیفری (Umbelliferæ) کا خصوصی پھل ہے۔ اِس کا نمو دو پھل پتّے مادگیں سے ہوتا ہے، جس کا بیض خانہ دو قلبی اور زیریں ہوتا ہے، جس میں ہر ایک قطعہ میں ایک معلّق بویضہ ہوتا ہے (شکل ۱۳۵)۔ جب آویزہ بار پختہ ہوتا ہے تو وہ طولاً (دونوں قطعوں کے درمیان) شق ہوکر دو ٹکڑوں (مقسمی پھلوں (mericarps)) میں تقسیم ہو جاتا ہے، جو کچھ عرصہ تک محور کی ایک اطالت سے (جس کو ثمر بردار carpophore کہتے ہیں) چسپاں رہتے ہیں۔ ہر مقسمی[1] پھل میں ایک ایک بیج ہوتا ہے۔ عوام ان مقسمی پھلوں (mericarps) کو بیج کہتے ہیں، مثلاً کیراوے (caraway) کا "بیج" (شکل ۱۶۸ ت)۔

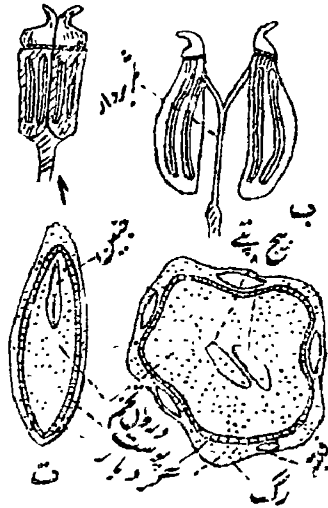
شکل ۱۶۷۔ وانشگاف پھل۔
ا۔ بند پھلی، ب۔ میپل کا دوہرا ثمارہ، ت۔ زندانہ، ج۔ جرنیئم کا انڈسا

(ت) زندانہ (carcerulus) (شکل ۱۶۷ ت)۔ یہ لیابیٹی (Labiatae) اور بوراجینیسی (Boraginaceae) قصیلوں کا خصوصی پھل ہے۔ اِن قصیلوں میں پھل دو پھل پتّے مادگیں سے بنتا ہے جس کا

[1] جدید ترجمہ جزو بار

بیضہ خانہ اعلیٰ ہوتا ہے جو دو کاذب فاصلات کے بننے کی وجہ سے چہار قطعی ہو جاتا ہے۔ پھل کی پختگی کے ساتھ یہ چاروں مقسمی پھل[1] (mericarps) وسط کے قریب ایک دوسرے سے علٰحدہ ہو جاتے ہیں۔ میلو (Mallow) کے زنانہ بیں "کثیر پھل پتیے" مادگیں کا اعلیٰ بیض خانہ پھٹ کر کئی مقسمی پھلوں (mericarps) میں تقسیم ہو جاتا ہے۔

(ج) ارنڈسا (Regma) (شکل ۱۶۷ ج)۔ یہ ایک واشگاف پھل ہے جس کے ٹوٹنے سے ایک بیج والے شگفتہ حصے پیدا ہو جاتے ہیں، جن کو مقسمی پھل (mericarps) نہیں بلکہ منقات (cocci) کہتے ہیں،



شکل ۱۶۸۔ امبیلی فری کا پھل اور بیج

ا، ب، آویزہ بار ست۔ کیراوے کے مقسمی پھل کی طولی اور عرضی تراشیں

مثلاً جرینیم[2] اور ارنڈی۔ جرینیم میں مادگیں پانچ پھل پتوں سے بنتی ہے جو ایک لمبے ثمر بردار (carpophore) کے گرد مل جاتے ہیں۔

[2] جزو بار ملہ (Geranium)

پھل پتوں کی پانچوں نبیّں بھی ثمر بردار سے منضم ہوتی ہیں نبقات (cocci) پختہ ہونے کے بعد ٹوٹ جاتے اور اپنی سنے کے ذریعہ ثمر بردار کے راس سے معلق رہتے ہیں۔

(د) دوہرا ثمارہ (double samara) - یہ سیکامور (Sycamore) اور میپل (Maple) کا پھل ہے (اشکال ۱۸۶ - ۱۸۷ ب) بعض اوقات یہ دو کی بجائے تین یا چار ثماروں پر مشتمل ہوتا ہے۔

ث۔ زیتونیہ (Drupes) ("گٹھلی والے" پھل) ۔ سادہ زیتونیہ (مثلاً آم، بیر، شفتالو وغیرہ) یک ثمرہ برگ یا دگین سے بنتا ہے، جس کا بعض دان اعلیٰ ہوتا ہے۔ گرد ثمرہ کے تین خطے ہوتے ہیں: (ا) بر ثمرہ (epicarp) یا بیرونی پوست۔ (ب) میان ثمرہ (mesocarp) یا درمیانی لحمی خطہ، اور (ت) دروں ثمرہ (endocarp) یعنی سخت اندرونی حصّہ (گٹھلی) جو بیج کو ملفوف کرتا اور اُس کی حفاظت کرتا ہے۔ بیج عموماً صرف ایک ہی ہوتا ہے۔

لیکن بادام کے زیتونیہ کا پوست مخملی اور میان ثمرہ کسی قدر لوچدار (tough) ہوتا ہے، جو ایک جانب پر پھٹ جاتا ہے۔ خول (دروں ثمرہ) کے اندر بعض اوقات دو بیج ہوتے ہیں۔

لیکن زیتونیے بلبھلے بھی ہو سکتے ہیں۔ ایسی حالت میں ممکن ہے کہ بیض دان کے ہر خانہ سے ایک جداگانہ گٹھلی بنے۔ ہالی (Holly) ڈاگ وُڈ (Dog wood) اور ایلڈر (Elder) کی نام نہاد "بیریاں" درحقیقت اس قسم کے مرکب زیتونیے ہیں۔ اخروٹ اور ناریل بھی زیتونیے ہیں، جو بلبھلے ادگین سے بنتے ہیں۔

پختہ ہوتے وقت اخروٹ کا باریک میان ثمرہ اُتر جاتا ہے اور "گٹھلی" جس میں ایک بیج ملفوف ہوتا ہے، آزاد ہو جاتی ہے۔ بیج پتوں کے درمیان جو غضروفی فاصلات ہوتے ہیں وہ دروں ثمرہ کی دروں بالیدگیاں ہیں۔

(یہ بیج سخت پوست سے ڈھکے ہوئے ہیں)۔
ناریل کا میان ثمرہ ریشہ دار ہوتا ہے (جسے مال کی روانگی سے پہلے علیحدہ کر دیا جاتا ہے)۔
اس لیے اس پھل کو "ریشہ دار زیتونیہ" کہتے ہیں۔ اس کا خول دروں ثمرہ ہے۔ اس کی خوردنی سفید دروں تخم ہے، اور اس کو ڈھانکنے والی بھوری تہ اس کا پوست (testa) ہے۔ دروں تخم کے ایک سرے پر (ناریل کے چوڑے حصہ میں کے تین گڑھوں میں سے ایک گڑھے کے نیچے) ایک چھوٹا ایک بیج پتیا جنین گڑا ہوا ہوتا ہے۔ دروں تخم کے وسط میں ایک فضا ہوتی ہے جس میں رس بھرا ہوا ہوتا ہے (جو اس کا نام نہاد "دودھ" ہے) جس کی وجہ یہ ہے کہ دروں تخم بڑی جنینی تھیلی کو پورا نہیں بھر سکا۔

ف۔ بیریا پھل یا بیریاں (baccate fruits or berries)-

یہ رسدار پھل ہیں جن کا رسدار حصہ کم و بیش گودے دار ہوتا ہے، اور بیج، جو عموماً سخت ہوتے ہیں، گودے یا مغز میں گڑے ہوئے ہوتے ہیں۔
بیری اور زیتونیہ میں اصلی فرق اس امر میں ہے کہ بیری میں سخت یا سنگین دروں ثمرہ نہیں ہوتا گو اس میں برثمرہ، میان ثمرہ اور دروں ثمرہ کا امتیاز ہو سکتا ہے۔ بیری پھل یا تو ادنیٰ بیض خانہ سے بنتے ہیں [مثلاً موبیز منقیٰ (Current) گوز بیری، انار، خربوزہ، تربوز، ککڑی] یا اعلیٰ بیض خانہ سے (جیسا کہ انگور، سنگترہ)۔
سنگترہ ایک کثیر قطعی اعلیٰ بیری ہے، جس میں مشیمیت محوری ہوتی ہے۔ بیرونی غدودی پوست برثمرہ ہے، اس کے نیچے کا سفید مادہ میان ثمرہ اور اندرونی جھلی جو قطعوں کا استر بناتی ہے دروں ثمرہ ہے۔ قطعوں کی دیواروں سے متعدد کثیر خلوی بال نمویاب ہوتے ہیں، جن سے رس کا افراز پیدا ہوتا ہے۔
گوز بیری اور انار کا گودا یا خوردنی حصہ بیشتر (گوز بیری میں)، یا تمام تر

(انار میں) بیجوں کے بیرونی غلافوں سے حاصل ہوتا ہے۔

کھجور ایک بیری سمجھی جاتی ہے نہ کہ زیتونیہ، جس کی وجہ یہ ہے کہ اس کی "گٹھلی" دروں ثمرہ نہیں بلکہ ایک بیج ہے (شکل ۴۴۴)۔ کھجور کا بیرونی پوست برثمرہ ہے، اور اس کے نیچے کا چپچپا حصہ میاں ثمرہ ہے۔ گٹھلی کو گھیرے ہوئے ایک باریک جھلی نما دروں ثمرہ ہوتا ہے۔ موز یا کیلا بھی ایک بیری ہے، جس میں سے بیج، زیادہ کاشت و اصلاح کی وجہ سے، غائب ہو گئے ہیں۔

۹۔ سیب سا (pome) — یہ پھل سیب، ناشپاتی اور دوسرے روزیسی (Rosaceæ) میں پایا جاتا ہے ہم سیب ہی کو ایک مثال کے طور پر لے سکتے ہیں۔ سیب کے پھول میں پانچ ناکمل طریقہ پر ملے ہوئے ثمر برگ ہوتے ہیں، جو ایک کھوکھلے پیالہ نما پھلپیند[1] (کاسہ نلی) میں ملفوف ہوتے ہیں۔ یہ گرداُونثیت کی انتہائی شکل ہے۔ لیکن جوں جوں بالیدگی ہوتی جاتی ہے ثمر برگ کاسہ نلی سے اس طرح مل جاتے ہیں کہ عملی طور پر ایک براُونثی کی سی حالت ہو جاتی ہے۔ یہ پورا ملا ہوا تودہ "سیب سا" بنا دیتا ہے۔ پھلپیند[1] سے سیب کا بیرونی پوست اور لحمی حصہ بنتا ہے مرکزی غضروفی حصہ یعنی گیری (core) بیشتر ثمر برگوں سے حاصل ہوتا ہے لہذا وہ گرد ثمرہ ہے جس میں بیج مشمول ہوتے ہیں۔ پھل کے ان تین خطوں کے لیے برثمرہ، میان ثمرہ، اور دروں ثمرہ کے اصطلاحات نہیں استعمال کرنے چاہییں۔

ہاتھارن (Hawthorn) میں ایک یا کئی ثمر برگ ہو سکتے ہیں، اور وہ سنگین ہو جاتے ہیں جب صرف ایک ہی ثمر برگ ہوتا ہے تو ہاتھارن کا سیب سا زیتونیہ سے قریبی مشابہت رکھتا ہے۔ لیکن امتحان کرنے پر پھل کے راس پر آکماموں وغیرہ کے بقیہ حصے دکھائی دیتے ہیں۔ بلاشبہہ یہ زیتونیہ میں نہیں پائے جاتے۔

[1] جدید ترجمہ "سر گرمۂ"

۹۔ مجتمع پھل (aggregate fruits)- مفرد چھوٹے پھلوں کے مجموعوں کو خوشے (etærios) کہتے ہیں۔ ایسے خوشے ناشگافوں کے، یا جراثات کے یا زیتونوں کے ہو سکتے ہیں۔

(ا) ناشگافوں کا تیلی خوشہ بٹر کپ میں پایا جاتا ہے (شکل ۱۱۷)۔ اس نباتی پھل پینڈے کی پتلی اِلالت پر تمام ناشگافے مجتمع ہوتے ہیں۔ بیج کلیمیاٹس (Hedge Clematis) (Traveller's Joy) میں ناشگافوں کا خوشہ پُرنما ہوتا ہے، کیونکہ نے مستقل اور بالدار ہوتی ہیں۔ اسٹرابیری کا پھل بھی ناشگافوں کا خوشہ ہے، جو ایک بڑے لحمی پھل پینڈے کی سطح پر منتشر ہوتے ہیں۔ یہاں ناشگافوں کو عوام بیج ہی کہتے ہیں جنگلی گلاب کا پھل ناشگافوں کا ایک خوشہ ہوتا ہے، جو ایک مستقل کھوکھلے پھلپینڈے یا کاسہ نلی (شکل ۱۱۹ ج ملاحظہ ہو) میں ملفوف ہوتا ہے۔ اس پھل اور سیب سا کا ایک دلچسپ مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔

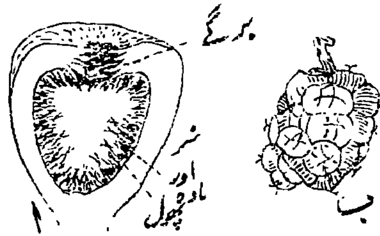
(ب) جراثات کے خوشے (شکل ۱۲۳) بعض ریانن کیولیسی (Ranunculaceæ) [مثلاً منکس ہوڈ (Monkshood)، لارکس اسپر (Larkspur)، کرسمس روز] اور چند روزلیسی (Rosaceæ) میں پائے جاتے ہیں۔ ان میں کوئی دقت نہیں پیش آئیگی۔

(ت) زیتونیہ کے خوشے۔ بلیک بیری (Blackberry) (Bramble) اور راسپ بیری میں اس کی مثالیں پائی جاتی ہیں۔ وہ چھوٹے زیتونیے جو علٰحدہ ثمر برگوں سے حاصل ہوتے ہیں، ایک لحمی مخروطی پھلپینڈے پر واقع ہوتے ہیں۔

۱۰۔ مرکب پھل (composite fruits) — یہ زیادہ نہیں ہوتے۔ ان کی بہترین مثالیں انجیر، اناس، شہتوت اور ہاپ (Hop) ہیں۔

(ا) انجیر۔ اس کی پھولداری ایک عجیب قسم کی کھوکھلی ناشپاتی نما

تاریتہ ہوتی ہے جس کے پھول اندر واقع ہوتے ہیں (شکل ۱۶۹ ا)۔ مادہ پھول چھوٹے پھل (ناشگافے) پیدا کرتے ہیں جن کو عوام بیج سمجھتے ہیں۔ اِس پھلداری سے جو مرکب پھل بنتا ہے اُس کو تینہ (syconus) کہتے ہیں۔



شکل ۱۶۹ - مرکب پھل
ا- انجیر کا تینہ (انتصابی تراش) ب- شہتوت کا انبارک

(ب) انناس اور شہتوت - اِس مرکب پھل کو انبارک (sorosis) کہتے ہیں - یہ ایک مسمارہ (Spike) سے بنتا ہے - انناس میں لحمی محور اور پھول تمام مل جاتے ہیں - پھل کی سطح پر کے رقبے پھولوں کے قائم مقام ہیں - بیج تو شاذ ہی بنتے ہیں - پھولوں کے اوپر محور متعدد پتے پیدا کرتا ہے جو ایک "تاج" بنادیتے ہیں - شہتوت (شکل ۱۶۹ ب) میں مادہ مسمارہ کے گرد گل لحمی ہو جاتے اور حقیقی پھلوں کو ملفوف کرتے ہیں - پورا مرکب پھل بلیک بیری کے پھل سے بہت مشابہ ہوتا ہے - اُن میں احتیاط کے ساتھ امتیاز کرنا چاہیے - بلیک بیری کا پھل زیتونیہ کا ایک خوشہ ہے، جو صرف ایک ہی پھول کے آزاد پھلے مادگیں سے نمویاب ہوتا ہے۔

(ت) ہاپ (Hop) - اس کا مرکب پھل ایک ایسی پھولداری سے

بنتا ہے جو ایک ایسے محور پر مشتمل ہے، جس پر متعدد جھلّی نما چھلکے لگے ہوئے ہوتے ہیں ہر چھلکے کی بالائی سطح پر اس کے قاعدے کے پاس دو مادہ پھول ہوتے ہیں۔ پھل کو صنوبرۂ (Strobilus) کہتے ہیں۔ حقیقی پھل ناشگافے ہوتے ہیں۔

ف ۱۱۔ بعض پھل ایسے ہوتے ہیں جن کی جماعت بندی کرنا دقت طلب امر ہے۔ مثلاً آئیوی (Ivy) کی "بیری" ایک لحمی پھل ہے، جس میں کئی بیج ہوتے ہیں۔ یہ کسی سنگین درون ثمرہ میں نہیں ملفوف ہوتے، بلکہ ہر بیج کے گرد ایک مضبوط غلاف ہوتا ہے۔ پھل ایک حد تک ایک "زیتونیہ" سے مشابہ ہوتا ہے اور اس کو ایک زیتونیہ نما بیری کہہ سکتے ہیں۔

ف ۱۲۔ بیجوں اور پھلوں کا انتشار یا پھیلاؤ ـــــ انواع کے لیے اس میں صریحاً فائدے کی صورت ہے کہ بیج اپنے مورث پودے سے کچھ فاصلہ پر منتقل ہوں۔ اس سے نوخیز بچوؤں کو کشاکش حیات میں ایک بہتر موقع ملتا ہے، کیونکہ اس سے وہ اس باہمی مقابلہ سے بہت کچھ بچ جاتے ہیں، جو انھیں غذا، روشنی وغیرہ کے متعلق ایک دوسرے کے ساتھ پیش آتا ہے، اور جو مورث کے گرد قریب قریب جمع ہونے کی صورت میں قدرتی طور پر پیدا ہو جاتا۔ ارضی سطح پر پودوں کی تقسیم کے مطالعہ کے سلسلہ میں بھی انتشار یا پھیلاؤ کے انتظامات بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔

مختلف پودے انتشار یا پھیلاؤ کے جو ذرایع اختیار کرتے ہیں وہ بہت مختلف ہوتے ہیں، اور وہ اکثر ایسے ہوتے ہیں کہ جن سے بعض پودوں کا تقریباً ہر جگہ پھیلاؤ یقینی ہو جاتا ہے۔ وہ چار عام ترین عاملات جن کے ذریعہ سے پھیلاؤ یقینی طور پر عمل میں آتا ہے حسب ذیل ہیں:- (۱) ہوا (۲) پانی (۳) جانور (۴) انفجاری یعنی دھماکو (explosive) یا اخراجی میکانیتیں (ejection mechanisms) جو پھل ہی میں ہوتی ہیں۔

۱۴۱ - ہوا کے ذریعہ سے انتشار ہونے کے لیے

ایسی مختلف ترکیبوں اور ذریعوں سے سہولت پیدا ہو جاتی ہے جنہیں اس طریقۂ انتشار کے لیے توافقات تصور کرنا چاہیے۔ یہ دیکھنا چاہیے کہ صرف شگفتہ پھلوں کی حالت ہی میں بیج پر توافقی میکانیتیں لگی ہوئی ہوتی ہیں۔ بند پھل اور پھٹنے والے پھلوں کے فلقات (مقسمی پھل = mericarps) خود ہی منتشر ہو جاتے ہیں اور اُن میں انتشار کے لیے ترکیبیں اور ذرائع موجود ہوتے ہیں۔

(ا) بعض پودوں (مثلاً آرکڈز Orchids) کے بیج اس قدر چھوٹے اور ہلکے ہوتے ہیں کہ وہ پھل سے نکلتے ہی ہوا سے آسانی کے ساتھ اُڑ کر منتشر ہو جاتے ہیں۔

(ب) مجمر میکانیت (Censer mechanism) — جب بیج نسبتہً بڑے اور وزنی ہوتے ہیں تو اکثر اوقات پھل اس طرح کھلتا ہے کہ ایک وقت میں تھوڑے ہی بیج باہر نکل سکتے ہیں اور جب پودا تیز ہوا میں جھومتا ہے تو وہ جھٹک دیے جاتے ہیں۔ یہ مجمر میکانیت جرابات (مثلاً منکس ہوڈ Monkshood) میں اور اُن متعدد کیسوں میں دیکھی جاتی ہے جن کی شگفتگی مسامات کے ذریعہ سے (افیون اور کیمپنولا Campanula)، یا دانتوں کے ذریعہ سے [کیمپئین (Campions)، اسٹچورٹس (Stitchworts)، پرمروز (Primrose)] سے عمل میں آتی ہے، اور بعض ایسے کیسوں میں بھی دیکھی جاتی ہے جن میں طولی شگفتگی ہوتی ہے [للی (Lily) اور آئرس (Iris)]، نیز بعض کمپازیٹی کے پھیلنے والے ثمروں میں بھی، جن کے ناشگافوں میں ریشئی (pappus) نہیں ہوتی، مثلاً سورج مکھی میں۔

(ت) ہوائی انتشار میں اکثر اوقات بیجوں کے چپٹا ہونے (مثلاً وال فلاور) سے، یا جیسا کہ بعض امبیلی فری (Umbelliferae) میں ہوتا ہے

پھلوں کے فلقات ہونے سے، اور ٹبر کیپس اور بعض کمپازیٹی کے ناشگافوں کی موجودگی سے مدد حاصل ہوتی ہے۔

(ج) "چھتری میکانیتیں (parachute mechanisms)"— اکثر اوقات پھلوں یا بیجوں پر پَرجیسی یا بال جیسی بروں بالیدہ گیوں کی نوعیت والی خاص خاص ساختیں ہوتی ہیں جو انھیں ہوا میں بآسانی اڑنے میں مدد دیتی ہیں۔ کیالوٹروپس (Calotropis)، کنیر (Nerium)، ولوہرب (Willow-herb) اور باگ اسفوڈل (Bog Asphodel) کے طرہ دار یا کلغی دار بیجوں میں تاگے جیسی نوعیت والی بالدار بروں بالیدگیاں ہوتی ہیں۔ بگنونیا (Bignonia)، ڈوئٹزیا (Deutzia) اور یلو ریٹل (Yellow Rattle) میں پَردار بیج پائے جاتے ہیں۔ برچ (Birch)، پانگیمیا (Pongamia)، ٹیروکارپس (Pterocarpus) میں اور میپل (Maple)، و سیکامور (Sycamore) کی کلیدوں (Keys) میں پردار پھلوں کی اچھی مثالیں پائی جاتی ہیں۔ لیموں (Lime) کی پسیاری نما پھلوں کی سخت دار ڈنڈی جھک جاتی ہے اور بڑا برگہ جو اس سے لگا ہوا ہوتا ہے پتنگ یا ہوائی جہاز کی طرح عمل کرتا ہے۔ ڈاکس (Docks) میں پھل کاسہ سے ڈھکا ہوا ہوتا ہے جس میں تین پَر لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ ٹیزل (Teasel) میں ایک قیفت نما پَر ہوتا ہے جو مستقل برگوں سے بنتا ہے۔ طرہ دار پھلوں کی مثالوں میں سے کلیمیٹس (Clematis) اور پاسک فلاور (Pasque-flower) کے ناشگافے ہیں جن کی مستقل بال دار سے ہوتی ہیں، اور متعدد کمپازیٹی کے پوسلے (cypselas) جن پر ریشمی (pappus) کا تاج ہوتا ہے۔ یہ معلوم کرنا دلچسپی سے خالی نہیں کہ یہ ساختیں، جو ہوائی انتشار کے لیے توافقات ہیں، کن کن مختلف طریقوں سے نمویاب ہوتی ہیں۔

ہوا کے ذریعہ سے انتشار ہونے میں بہ نسبت اُس انتشار کے جو جانوروں کے ذریعہ سے ہوتا ہے، بیجوں کا زیادہ نقصان ہوتا ہے کیونکہ جانور عموماً زرخیز مقامات پر آمدورفت رکھتے ہیں، جہاں بیجوں کے

اُچکنے کا موقع ہوتا ہے، لیکن ہوائی انتشار میں یہ ممکن ہے کہ بیج عقیم (بنجر) یا غیر موزوں مقامات پر جا گریں یا سمندر میں پہنچ جائیں۔ اسی وجہ سے عموماً ساحلی پودوں میں پردار یا بال دار بیج نہیں ہوتے۔ نیز یہ واقعہ بھی اسی وجہ سے ہے کہ ہوا کے ذریعہ منتشر شدہ بیج جانوروں کے ذریعہ منتشر شدہ بیجوں کی نسبت عموماً زیادہ افراط سے پیدا ہوتے ہیں۔

ف۱۴۔ انتشار بالماء یعنی پانی کے ذریعہ سے انتشار عام نہیں، بلکہ بالخصوص آبی پودوں ہی میں واقع ہوتا ہے۔ بیشتر آبی پودوں کے پھل پانی کے اندر نمویاب ہوتے ہیں اور یہ عموماً ناشگافے، سپیاری نما یا پھٹنے والے پھل ہوتے ہیں، جو پانی پر تیر نہیں سکتے۔ لیکن چند (مثلاً آلڈر (Alder)، اور آبی للّی) میں بیج ایک اسفنجی غلاف (غلافچہ) موجود ہونے کی وجہ سے، جس میں ہوا بھری ہوئی ہوتی ہے، کچھ فاصلہ تک تیر کر جاسکتے ہیں۔ (ملاحظہ ہوں صفحے -)

ف۱۵۔ جانوروں کے ذریعہ سے انتشار — جانوروں کے ذریعہ سے بھی بیجوں اور پھلوں کا انتشار اس طرح عمل میں آتا ہے کہ یا تو وہ جانوروں سے چپک جاتے ہیں یا انھیں جانور کھا جاتے ہیں۔

اول الذکر حالت میں کہدار شوکوں کی نوعیت کی چند ساختیں نمویاب ہوجاتی ہیں، جن کی وساطت سے پھل گذرنے والے جانوروں کے بالوں سے چسپاں ہوجاتے ہیں۔ یہ چپکنے والی ساختیں عموماً پھل کی بروں بالیدگیاں ہوتی ہیں نہ کہ بیج کی۔ اس کی مثالیں لوگراس (Love-grass) زینتھیم (Xanthium)، اینچینٹرس نائٹ شیڈ (Enchanter's Nightshade)، بعض امبیلی فیری (Umbelliferæ) [مثلاً سینیکل (Sanicle)، گاجر، چرول (Chervil) میں پائی جاتی ہیں۔ ایونس (Avens) کی

قائم سے کہدار ہوتی ہیں۔ اگریمونی (Agrimony) میں پھول کے پذیرے یا ظرف (receptacle) پر کہک نمویاب ہو جاتے ہیں۔ ٹیزل (Teasel) اور برڈاک (Burdock) کے پھول سروں (flower- heads) میں ہکدار برگے ہوتے ہیں تاکہ کوئی گذرنے والا جانور ان کے ذریعہ سے پودے کو پکڑ کر آگے کھینچ سکے، اور اس حرکتِ بازگشت کے دھکے سے پھل جھڑ جائیں یا جیسا کہ برڈاک (Burdock) میں ہوتا ہے "پھول سرے" تمام و کمال خود جانور کو چپک جاتے ہیں اور اس طرح سے دُور چلے جاتے ہیں۔ برمیری گولڈ (Bur-marigold) (Bidens) میں ہر نا شگفتہ میں دو یا تین سخت بالوں کی ایک ریشہ ہوتی ہے، جو نیچے رُخ رکھنے والے خاروں سے ڈھکی ہوئی ہوتی ہے۔

رسدار پھلوں، مثلاً زیتونیوں، بیریوں، سیب سوں، وغیرہ کو جانور کھاتے ہیں۔ چنانچہ اس طریقۂ انتشار کے لیے رسدار خاصیت کی موجودگی ایک توافق ہے۔ بیج یا تو مضبوط پوست سے محفوظ ہوتے ہیں (بیریاں) یا ایک گرد ثمرہ سے (مثلاً اسٹرابیری، جنگلی گلاب) یا وہ ایک مضبوط دروں ثمرہ میں ملفوف رہتے ہیں (زیتونیوں) — بہت سی حالتوں میں بیج جانوروں کے جسم میں سے بلا مضرت گذر جاتا ہے، اور اگر وہ کسی موزوں زمین میں جاگزین ہو جائے تو ممکن ہے کہ کامیابی کے ساتھ اُگ سکے۔ لیکن اکثر اوقات پھل کا سخت حصہ کبھی نگلا نہیں جاتا، بلکہ نرم حصہ چونچ سے اُٹھا لیے جانے کے بعد یہ سخت حصہ زمین پر گرنے دیا جاتا ہے، کیونکہ جو جانور اس طریقۂ انتشار سے متعلق ہیں وہ عموماً پرندے ہوتے ہیں جن کے پوٹے یا سنگدان (gizzards) میں صرف چھوٹے بیج ٹوٹ کر تلف ہو سکتے ہیں۔

یہاں یہ بھی معلوم کرنا دلچسپی سے خالی نہیں کہ رسدار تو وہ کن کن مختلف حصوں سے نمویاب ہوتا ہے، مثلاً زیتونیوں میں بیض خانہ کی دیوار سے سیب سوں، اسٹرابیری اور جنگلی گلاب میں

پھلپیندے[1] سے، شہتوت میں گردگل سے، بعض بیجوں میں غلافچہ سے [مثلاً سپنڈل کے درخت (spindle-tree) میں]۔

ف ۱۶۔ دھماکو یا پھوٹنے والے پھل (Explosive fruits)۔

بعض پھلوں میں ایسی فاعلی یا تیز حرکتیں ہوتی ہیں جن سے بیج پھیلائے جاتے یا یکایک باہر پھینک دیے جاتے ہیں۔ ان حرکات کا انحصار پھل کے کسی حصہ کے انتہائی تناؤ پر ہوتا ہے [مثلاً ایک قسم کی ککڑی (Squirting Cucumber) اور بالسموں (گل مہندیوں) میں] یا خود بیج ہی کے تناؤ پر۔ بعض بالسموں (گل مہندیوں) میں کچی کیسوں کی دیواریں پھولی ہوئی اور تنی ہوئی ہوتی ہیں، اس لیے معمولی حرکت سے بھی کیسہ پھٹ جاتا ہے اور بیج چند فٹ کے فاصلہ پر پھینک دیے جاتے ہیں۔

بعض خشک پھلوں کی قاذف یعنی باہر پھینکنے کی میکانیت کا انحصار اس تناؤ پر ہوتا ہے جو پھل کی دیوار کے خشک ہونے سے پیدا ہو جاتا ہے۔ پینزی (Pansy) اور وائولیٹ کا کیسہ طولاً شق ہوکر تین مقعر مصراعوں (کھلندیوں) میں منقسم ہو جاتا ہے، جو اپنے انقباض سے نرم اور چکنے بیجوں کو بہت فاصلہ تک پھینک دیتے ہیں۔ جرینیم (Geranium) میں نئے جن کے ذریعہ سے پھل پتے ثمر بردار سے لگے رہتے ہیں (شکل ۱۹۷ ج) یکایک اوپر اور باہر کی طرف خم کھا جاتی ہیں تاکہ بیج باہر گر پڑیں۔ گارس (Gorse)، بروم (Broom)، لوپن (Lupin)، وغیرہ کی پختہ پھلیاں یکایک پھٹ کر کھل جاتی ہیں، ان کے دونوں مصراعات (کھلندیاں) مڑ جاتے ہیں اور بیج بکھر جاتے ہیں۔

وڈ سارل (Wood Sorrel) کے بیجوں میں بھی غلافچہ ہوتا ہے، جو بہت لچکدار ہوتا ہے۔ جب کیسہ کھلتا ہے تو غلافچہ یکایک اندر سے

[1] جو بید ترجمہ — "عرشہ"

اُلٹ کر بیجوں کو باہر جھٹک دیتا ہے۔

ف ۱۷۔ اتفاقی انتشار — ممکن ہے کہ بیجوں اور پھلوں کو دوسرے طریقوں سے بھی منتشر ہونے کا موقع ملے۔ ان میں سے بہت سے، جو دوسرے طریقوں سے منتشر ہونے کا توافق رکھتے ہیں، اگر اتفاق سے پانی میں گر جائیں تو تیرنے لگتے ہیں اور اس طریقہ سے ممکن ہے کہ بہت فاصلہ تک چلے جائیں۔ نیز بہت سے ایسے ہیں جو تیرتی ہوئی لکڑیوں پر، اور آبی جانوروں کے پاؤں پر چپکی ہوئی مٹی یا کیچڑ کے ساتھ چلے جاتے ہیں۔ ممکن ہے مختلف بیج اور سپاری نما پھل، جنھیں گلہریاں یا دوسرے جانور اپنی غذا کے لیے لے جاتے ہیں، کام میں نہ لائے جائیں۔ ہم کو یہاں بیجوں اور پھلوں کے اس انتشار کو شامل کرنا چاہیے جو انسان کی وساطت سے عمل میں آتا ہے۔ انتشار کے ان اتفاقی ذرائع کو ان باقاعدہ یا منظم طریقوں سے متفرق یا علیحدہ سمجھنا چاہیے، جن کا توافق پودوں نے حاصل کر لیا ہے۔

تیرہواں باب

بندبیجوں[1] کی جماعت بندی۔ طبعی فصیلے (Natural orders)

ف ۱۔ جماعت بندی کا مقصد یہ ہے کہ پودوں کو ایک طبعی ترتیب میں منتظم طریقہ سے مرتب کریں، جس سے حتی الامکان اُن کا وہ باہمی اِلف یا رشتہ ظاہر ہو، جو اُن میں اپنی مشترک موروثیت یا ایک ہی مورث کی نسل سے ارتقاء ہونے کی وجہ سے موجود ہو۔ اس قسم کی جماعت بندی میں بہت سی دقتیں پیش آتی ہیں، اور ایک حقیقی طبعی اسکیم اس سے زیادہ ہرگز نہیں ہوسکتی کہ وہ ایک تصوری یا مثالی منتہائے خیال ہو۔ جو کوئی اسکیم بھی اختیار کی جائے، وہ صرف ان ہی نسلی یا "خون کے رشتوں" کے متعلق ہمارے خیالات کا اظہار ہوگی، اگرچہ یہ ضروری ہے کہ جوں جوں مزید تحقیق سے ہمارے معلومات میں اضافہ ہوتا جائیگا یہ اسکیم پودوں کے باہمی اِلف کا اُسی قدر زیادہ سچا خاکہ ہوگی۔

ف ۲۔ —— تنوّع (variety)، انواع (species)

[1] Angiosperm کا جدید ترجمہ = وعائی تخم۔

جنس (genus) وغیرہ — پودوں کا ایک ایسا گروہ یا زمرہ جس میں وہ ایک دوسرے سے اتنی قریبی مشابہت رکھتے ہوں کہ ہم انھیں ایک ہی مورث یا والدین کی اولاد تصور کرسکیں۔ نوع (species) ہے۔ ایک نوع کے افراد صرف انھیں خصائص میں باہمی مشابہت رکھتے ہیں کہ جو مورث یا والدین سے اُن کی اولاد میں ہمیشہ منتقل ہوتے رہتے ہیں۔ اِس طرح سے راسپ بیری کے تمام پودے نوع رُوبَس ایڈیئس (Rubus-idaeus) میں شامل ہیں۔

لیکن پودوں کی اولاد کے درمیان ہمیشہ کسی قدر تغیرات (variation) ضرور موجود ہوتے ہیں۔ وہ دقیق انفرادی فرق ظاہر کرتے ہیں۔ بیشتر حالتوں میں، ایک ہی نوع کے حدود کے اندر جو اختلاف یا تنوع ظاہر ہوتا ہے وہ مسلسل یا نزخیتی (fluctuating) ہوتا ہے، یعنی اختلافی اقسام مسلسل درمیانی قسموں کے ایک سلسلہ سے ملحق یا جُڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ لیکن بعض اوقات یہ اختلاف غیر مسلسل ہوتا ہے، یعنی امتحان کرنے پر ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک ہی نوع کے کثیر التعداد افراد خود کو دو یا زیادہ ایسے زُمروں، جماعتوں یا اقسام میں مرتب کرلیتے ہیں، جو درمیانی قسموں سے بمشکل یا بالکل نہیں ملحق ہوتے۔ مثلاً معمولی میڈو بٹرکپ (Meadow Buttercup) (*Ranunculus acris*) کی دو قسمیں ہوتی ہیں: ایک میں تنہ کے قاعدے پر گھنے بال ہوتے ہیں اور جڑ پتوں کے فلقات ایک دوسرے کو ڈھانک لیتے ہیں۔ دوسری قسم میں تنہ پر صرف خفیف سے بال ہوتے ہیں اور پتوں کے فلقات ایک دوسرے کو نہیں ڈھانکتے۔

پودوں کی قسمیں ایک دوسری سے اُن چھوٹے اور اختلاف پذیر خصائص میں اختلاف رکھتی ہیں، جو خصوصاً نبتی اعضا کو متاثر کرتے ہیں، لیکن بعض اوقات وہ کم اہمیت رکھنے والے زہری یا تخمی

خصائص ہوتے ہیں، مثلاً پنکھڑیوں کی شکل اور اُن کا رنگ۔ انواع ایک دوسری سے بنتی یا زہری اعضاء کے زیادہ اہم اور زیادہ مستقل خصائص میں اختلاف رکھتی ہیں۔

وہ انواع جو ایک دوسری سے کم و بیش قریبی مشابہت رکھتی ہیں (گو ہر نوع ایسے مستقل خصائص رکھتی ہے جو اُسے بحیثیت ایک نوع کے ممتاز و ممیّز کرتے ہیں) مجموعی طور پر ایک **جنس** (genus) بناتی ہیں۔ بڑ اور پیپل ایسی انواع ہیں، جو اور دوسروں کے ساتھ مل کر ایک جنس فیکس (Ficus) بناتی ہیں۔ ہم کسی پودے کا نام رکھنے میں اُس کے جنسی اور نوعی دونوں نام شریک کر دیتے ہیں۔ چنانچہ بڑ کا نام فیکس بنگھالنسِس (Ficus benghalensis) ہے اور پیپل کا نام فیکس ریلیجیوزا (Ficus religiosa) ہے۔ جنسوں کے درمیانی اختلافات بہ نسبت انواع کے درمیانی اختلافات کے زیادہ نمایاں اہم اور مستقل ہوتے ہیں۔

اسی طرح، وسیع تر یا عام مشابہتوں کے لحاظ سے باہمی تعلق رکھنے والی جنسوں کے مجموعہ سے طبعی فصیلے (Natural Orders) بنتے ہیں، اور طبعی فصیلوں سے فرقے یا **خاندان** (Cohorts)، اور خاندانوں سے **سلسلے** (Series)، اور علیٰ ہذالقیاس اسی طرح ذیلی جماعتیں (Sub-classes)، جماعتیں (Classes)، اقسام (Divisions) اور بالآخر گروہ (Groups) یا ذیلی عالم (Sub-kingdoms)۔

لیکن ان میں سے متعدد اصطلاحوں کا استعمال بلا پابندی کیا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ نوع اور جنس کی اصطلاحوں کا اطلاق بھی قطعی طور پر متعین نہیں ہوتا۔

متعدد انواع ایسی ہیں جو اگرچہ کہ تغیّر پذیر ہیں لیکن جن میں جداگانہ اقسام نہیں ہوتے، یعنی وہ غیر مسلسل نہیں بلکہ مسلسل اختلاف ظاہر کرتی ہیں۔ ممکن ہے کہ ایک نوع متعدد یا چند اقسام، ایک جنس متعدد یا چند انواع، اور ایک فصیلہ متعدد یا چند

جنسیں رکھے۔ درحقیقت بعض جنسوں کی صرف ایک ہی نوع ہوتی ہے، مثلاً کوئی نوع دوسرے پودوں سے ایسی جداگانہ ہو کہ وہ ایک جنس کا رتبہ رکھتی ہو۔ اسی طرح ایک واحد جنس بھی بذاتہ ایک فصیلہ بنانے والی سمجھی جاسکتی ہے۔

۳۔ خصائص جو جماعت بندی میں کام میں لائے جاتے ہیں

عام قاعدہ یہ ہے کہ پودے کا کوئی حصہ خاص عادات سے جس قدر کم متعلق ہوگا اسی قدر زیادہ وہ جماعت بندی میں اہم ہوتا ہے۔ مثلاً بڑے گروہوں کے خصائص متعین کرنے میں نبتی اعضاء (جڑیں، تنے، پتے) کچھ بھی اہمیت نہیں رکھتے۔ کیونکہ یہ عام طور پر پھولوں اور پھلوں کی نسبت زیادہ متبدّل اور متغیّر ہو سکتے ہیں، گو بعض نبتی خصائص (مثلاً متبادل یا متقابل ترتیب اور پتوں کی رگیت) دوسروں کی نسبت کم متغیر ہوتے ہیں اور وہ جماعت بندی میں استعمال کیے جاسکتے ہیں۔

زہری خصائص میں سے عموماً سب سے زیادہ مفید الحاق یا اتصال (cohesion) ہے[1] مثلاً اکلیلچہ کی بہ(کثیر) پنکھڑی یا باہم پنکھڑی حالت۔ مادگیں کی اکمل کھلی یا باہم کھلی حالت۔ لیکن دوسرے خصائص جیسے کہ انضمام یا چپک، پذیرت یا ظرف کی شکل (زیر انوثی، گرد انوثی اور بر انوثی حالتیں)۔ تشاکل، ایک گھیرے یا چکّر میں کے حصّوں کی تعداد، مشیمیت، وغیرہ بھی کام میں لائے جاتے ہیں، اور اسی طرح بیج اور پھل کے خصائص بھی، مثلاً بیج پتوں کی تعداد، جنین کی شکل، دردل تخم کی موجودگی یا غیر موجودگی۔

۴۔ بند بیجوں کی جماعت بندی۔ فینیروگمس

(Phanerogams) یعنی پھولنے والے پودوں کے دو خاص اقسام،

[1] پیرید ترجمہ = دوبالا مجوّف

وعا تخم (Angiosperms) اور برہنہ تخم (Gymnosperms) ہیں (ملاحظہ ہو صفحہ ۶)۔ وعا تخم دو جماعتوں میں تقسیم کیے گئے ہیں، یعنی دو بیج پتے (Dicotyledons) اور یک بیج پتے (Monocotyledons)، جن کے امتیازی خصائص کا تفصیلی بیان درج ہو چکا ہے۔

دو بیج پتوں کی دو ذیلی جماعتیں ہوتی ہیں:-(۱) اولین قبائیے (Archichlamydeae)، یعنی ادنیٰ دو بیج پتے، جن میں پنکھڑیاں یا تو آزاد ہوتی ہیں یا بالکل ہوتی ہی نہیں۔ (۲) مل پنکھڑیے (Sympetalae) یا اعلیٰ دو بیج پتے، جن میں اکلیلچہ مل پنکھڑیا ہوتا ہے۔ ان دونوں ذیلی جماعتوں میں طبعی فصیلے، فرقوں یا خاندانوں (cohorts) کے سلسلوں میں مرتب کیے گئے ہیں، یعنی بالکل ابتدائی سلسلے سے شروع کر کے سب سے زیادہ مخصوص سلسلے پر انتہا کی گئی ہے۔ یک بیج پتوں کے فصیلوں کو بھی اسی طرح سے مرتب کیا گیا ہے۔

یہ ترتیب انیگلر (Engler) اور پرانٹل (Prantl) کی جماعت بندی پر مبنی ہے۔ بنتھام (Bentham) اور ھوکر (Hooker) کی جماعت بندی میں، جو برطانوی نباتوں (British Floras) میں اختیار کی گئی ہے دو بیج پتوں کی تقسیم کثیر پنکھڑیوں (Polypetalae)، مل پنکھڑیوں (Gamopetalæ) اور بن پنکھڑیوں (Apetalae) میں کی گئی ہے۔ لیکن متعدد پودے، جو بن پنکھڑیوں (apetalae) میں شامل ہیں، وہ ابتداءً سے بن پنکھڑیے (Apetalous) [یک قبا یا بے قبا] نہیں ہیں، بلکہ تخفیف شدہ اشکال ہیں، جو دوسرے لحاظ سے کثیر پنکھڑی فصیلوں سے نمایاں الفت ظاہر کرتے ہیں۔ بن پنکھڑیوں (apetalous) اور کثیر پنکھڑیوں کو ایک واحد ذیلی جماعت میں شامل کرنا بلا شبہہ ایک نسبتہً زیادہ قدرتی ترتیب ہے۔ جماعت بندی کا مطالعہ شروع کرتے وقت

طالب علم کو کسی خاص عمومی تجویز کی زحمت گوارا کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ اُس کا مطمح نظر صرف یہی ہونا چاہیے کہ خود کو چند نسبتًہ عام طبعی فصیلوں (Natural orders) سے واقف کرلے۔ اِس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہر فصیلہ کے مشہور نمایندوں (پودوں) کا بغور مطالعہ اور مقابلہ کیا جائے۔

ا۔ دو بیج پتّے (Dicotyledons) - ان کے خصایص یہ ہیں:- جنین جس میں دو بیج پتّے ہوں۔ تنہ جس کے حزمے کھلے اور عمومًا ایک ہی حلقہ میں ہوں۔ پتا جالدار رگیت کا ہو۔ پھول کے حصّے دو دو، چار چار یا پانچ پانچ ہوں اور شاذ ہی تین تین۔

أ- اولین قبا سیتے (آرچی کلا میڈی (Archichlamydeae)- گرد گل یا تو غائب ہوتا ہے یا ایک گھیرے میں۔ یا اگر دو گھیروں میں ہو تو اندرونی گھیرے کے حصّے (پنکھڑیاں) آزاد ہوتے ہیں۔ بعض اوقات ایک گھیرا حذف ہوجانے کی وجہ سے موجود نہیں ہوتا۔ اور کبھی کبھی اِکلیلچہ ملپنکھڑیا[1] ہوتا ہے۔

[1] مربوط پتلائی۔

ب۔ مِل پنکھڑیے (Sympetalae)۔ گردگُل دو گھیروں میں۔ اِکلیلچہ بجز چند مستثنیات کے مِل پنکھڑیا۔ پنکھڑیوں سے دُونے زرریشے یا اُن کے مساوی تعداد میں، یا تخفیف ہوکر چار یا دو۔ بر پنکھڑی بہ استثنائے ایریکیسی (Ericaceae) اور کمپانیولیسی (Campanulaceae) کے۔

سلے مربوط پتلابی ۔ ؎ بر پتلابی

۲- یک بیج تپے (Monocotyledons)- جنین جس میں ایک بیج پتا ہو- تنہ میں بند حزمے ہوتے ہیں، جو عرضی تراش میں "منتشر" معلوم ہوتے ہیں- عام طور پر پتوں کی متوازی رگمیت ہوتی ہے- پھولوں کے حصّے تین تین ہوتے ہیں-

اولیں قبائیے

(ARCHICHLAMYDEAE)

ف۔ کوہارٹ فیگیلس (Cohort Fagales) کیوپیولیفیری (Cupuliferae)۔

امتیازی خصائص:۔ پھول یک قبایا بے قبا، یک جنسئے مشترک صنفی ھوریات (catkins) پر لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ مادگیں دو یا تین ثمر برگۃ پھل خشک، غیر شگفتہ، اور ایک بیجا سُپیاری نما (nut) یا چھوٹی سپیاری نما (nutlet)، جو عموماً ایک کوبچہ (Cupule) سے ڈھکا ہوا ہوتا ہے۔ یہ کوبچہ بڑے مستقل برگیزوں سے بنتا ہے۔ بیج غیر البیومینی۔

یہ گروہ جس کا معتدل آب و ہوا والے خطّوں میں وسیع پھیلاؤ ہے اور جس کی تقریباً تمام جنسیں ہمالیہ میں پائی جاتی ہیں نہایت ہی دلچسپ ہے۔ یہ ایسے درختوں اور بوٹیوں پر مشتمل ہے جن کے پتے سادہ تبادلی اور پتیا دار (Stipulate) ہوتے ہیں۔ اس خاندان کے تحت عموماً دو فصیلے، یعنی بٹیولیسی (Betulaceae) اور فیاگیسی (Fagaceae) مانے جاتے ہیں۔ ہمالیہ کے وہ درخت جو بٹیولیسی سے متعلق ہیں یہ ہیں:۔ برچ (Birch) [بٹیولا بھوج پترا *Betula bhojpatra*] جس کی چھال پر قدیم سنسکرت کے متعدد مسوّدات لکھے جاتے تھے، آلڈر (Alder) [النس (*Alnus*)]، ہیزل (Hazel) [کوریلس Corylus] اور ہارن بیم (Hornbeam) [کارپائینس *Carpinus*]۔ اور فیاگیسی سے یہ متعلق ہیں:۔ اوک (Oak) [کوئرکس Quercus] اور سویٹ چیسٹ نٹ (Sweet Chestnut) [کاسٹینیا (*Castanea*)]،

جس کو عموماً ایک علیحدہ جنس کاسٹینا پسس (Castanopsis) شمار کرتے ہیں]۔

پھولدار بَلوں کو ہُریریات (catkins) کہتے ہیں (صفحہ ۳۵۵)۔مادہ ہُریریات معلق یا جھکی ہوئی نہیں ہوتیں۔تمثیلی ہُریرہ (catkin) ایک لمبے معلق یا جھکے ہوئے محور پر مشتمل ہوتی ہے، جس پر متعدد پیچدار ترتیب کے چھلکے (برگے) لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ہر چھلکے کی بغل میں تین پھول ہوتے ہیں، جو ایک بے ڈنڈی یا تخفیف شدہ دو شقفہ (dichasium) کے قائم مقام ہیں۔منتہائی (درمیانی) پھول میں دو جانبی برگیزے ہوتے ہیں، اور ان کی بغلوں میں دو جانبی پھول (برگوں کی طرح) نمودار ہوتے ہیں، جن میں بھی برگیزے ہوسکتے ہیں۔اس طرح سے تمثیلی طور پر تین پھول اور ہر برگہ کی بغل میں چھ برگیزے ہوتے ہیں (شکل نمبر ۱۷۱)۔اس سے فی الفور ظاہر ہوتا ہے کہ اس فصیلہ کی ممیّز ہُریریاں حقیقت میں سادہ معلق مسمارے نہیں ہیں (دیکھو صفحہ ۳۵۵)۔



شکل نمبر ۱۷۱۔کیوپیولیفری کا تمثیلی زہری خاکہ۔
برگیزوں اور پھولوں کی ترتیب دکھائی گئی ہے ۱ = درمیانی پھول
۲،۲ = جانبی پھول

لیکن مختلف جنسوں میں اس تمثیلی شکل سے کم و بیش انحراف ہوتا ہے۔ممکن ہے کہ تین سے زیادہ بھی پھول ہوں۔بعض اوقات صرف درمیانی

ـــــــــــــــ
۱؎ فاغیہ (جمع = فواغی)

پھول، یا صرف دو جانبی پھول موجود ہوتے ہیں، اور ممکن ہے کہ چند یا تمام برگیزے غائب ہوں۔ بعض حالتوں میں ساری پھولدار تیغ تخفیف ہوکر پھولوں کا ایک گچھا رہ جاتا ہے۔ ذیل کی مختلف ترسیم شدہ اشکال کا بغور مطالعہ کرنا چاہیے۔ مادہ ثمر بیریات پھلوں کے پختہ ہونے تک، یا جیساکہ آلڈر (Alder) میں ہوتا ہے، اس سے بھی دیر تک قائم رہتی ہیں۔

پھول یک صنفی، مشترک صنفی اور (شاذ مستثنیات کے ساتھ، مثلاً بعض اوقات چسٹ نٹ (شاہ بلوط) میں) مختلف ثمر بریات پر واقع ہوتے ہیں۔ وہ باد پسند ہوتے ہیں اور اسی کے ساتھ ساتھ عموماً پتوں سے پہلے ہی یا ہر نکل آتے ہیں [ہیزل (Hazel) اور آلڈر (Alder)]، یا پتوں کے عین کھلنے وقت نکلتے ہیں [برچ (Birch) اور اوک (Oak)]۔ بعض اوقات ایک گردگل موجود ہوتا ہے، اور کبھی کبھی وہ خوب نمو یافتہ ہوتا ہے وہ جب کبھی موجود ہوتا ہے، براُنوثی (بربادی) ہوتا ہے۔

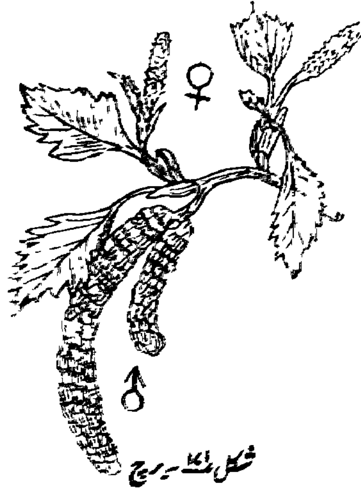
زر ریشے دو، چار، یا زائد ہوتے ہیں۔ بعض اوقات وہ منقطوع یا دو شاخہ ہوتے ہیں (اشکال ۱۷۳ ت۔ ۱۷۵)۔ **مادہ کوٹ** دو ثمر برگہ (ڈیٹیوبیسی)، یا تین ثمر برگہ (فیاگیسی)، اور زیریں ہوتا ہے۔ بیض خانہ ثمرگی کے وقت دو قطعہ دار یا سہ قطعہ دار، اور ادنیٰ ہوتا ہے۔ بیضہ دان، ہر قطعہ یا خانہ میں ایک (بیٹولیسی)، یا دو (فیاگیسی)، واژوں رُخہ، اور عموماً معلق ہوتے ہیں۔

پھل خشک، غیر شگفتہ، یک بیجہ سپیاری نما یا چھوٹی سپیاری نما ہوتا ہے۔ برچ کے پھل میں ایک جھلی نما پر ہوتا ہے اور وہ سمارا (Samara) یا مجنح (یعنی پردار) ہے (شکل ۱۷۳ ب) ہے۔ پھل چپکے ہوئے برگہ یا برگیزوں کے ذریعہ سے آزاد ہو سکتے ہیں (آلڈر اور برچ)، یا ممکن ہے کہ یہ ایک یا زیادہ پھلوں کو ایک کوبچہ (Cupule) کی صورت میں ملفوف کرلیں جو ہیزل (Hazel) اور ہارن بیم (Hornbeam) میں جھلی نما اور اوک (Oak) میں چوبی ہوتی ہے۔ بیج غیر البیومینی ہوتا ہے (شکل ۱۷۸)۔

مندرجۂ ذیل اندراجات سے مختلف جنسوں کے خصوصیات ظاہر ہوتے ہیں:

ملہ قالینیہ (۲) سابقہ ترجمہ یکجائی

برچ (Birch) (اشکال ۱۷۱ تا ۱۷۳) — خزاں میں ٹہنیوں کے سروں پر نر ہریریات (catkins) نمودار ہوتی ہیں اور وہ معلق



شکل ۱۷۱ - برچ

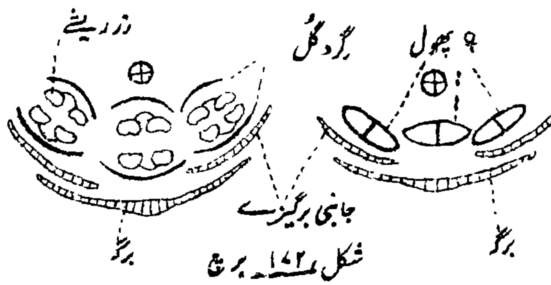
ٹہنی میں نر اور مادہ ہریریات دکھائی گئی ہیں۔

ہوتی ہیں۔ مادہ ہریریات چھوٹی جانبی شاخوں پر لگی ہوتی ہیں جو موسم بہار میں نمویاب ہوتی ہیں اور وہ انتصابی ہوتی ہیں۔ اپریل یا مئی میں پھول آنے شروع ہوتے ہیں۔ دونوں ہریریات میں ہر برگیہ میں تین پھول ہوتے ہیں۔ صرف دو جانبی برگیچے موجود ہوتے ہیں۔ ہر نر پھول میں ایک چھوٹا گردۂ گل ہوتا ہے جس میں عموماً دو لٹکتے ہوئے ہیں اور دو زررشتے جن کے سرے گہرے شگاف والے ہوتے ہیں کہ بجائے دو کے چار زررشتے نظر آتے ہیں۔ مادہ پھول میں گردۂ گل نہیں ہوتا۔ مدقیمہ دو ثمر برگی ہوتا ہے اور اس میں دو خانے ہوتے ہیں۔ پھل شمارے (جھنجھ) ہوتے ہیں۔ مسلسل قاعدی بالیدگی کی وجہ سے

برگہ اور برگیزے باہم مل جاتے ہیں۔ اُن سے جو سہ لختی چھلکا بنتا ہے وہ پھلنے وقت جھڑکر گر جاتا ہے، لیکن پھلوں کو نہیں گھیرتا۔

آلڈر (Alder)۔ نر ہُریریات لمبی ہوتی ہیں۔ اور مادہ ہُریریات چھوٹی اور کسی قدر بیضوی ہوتی ہیں۔ یہ دونوں خزاں میں نمودار ہوتی ہیں اور کم و بیش انتصابی ہوتی ہیں۔ مارچ یا اپریل میں پھول آتے ہیں۔ نر ہُریریہ کے ہر برگہ میں تین پھول ہوتے ہیں لیکن مادہ میں صرف جانبی پھول ہی نمویاب ہوتے ہیں۔ چار برگیزے ہوتے ہیں، یعنی دو جانبی، اور برگہ کے قریب ہر جانبی پھول میں ایک ایک نر پھول کے گرد گل میں چار لختے ہوتے ہیں، اور لختوں کے مقابل چار زرریشے ہوتے ہیں۔ مادہ پھول برچ کے پھول سے مشابہ ہوتا ہے۔ پھلوں کے آزاد ہونے کے بعد مادہ ہُریریات مع اُن پانچ سخت لختوں والے چھلکوں کے جو برگوں سے بنتے ہیں، اور برگیزے درخت پر رہ جاتے ہیں۔ پھل پَروار نہیں ہوتے (چھوٹی سپیاری نما nutlets)۔

ہیزل (Hazel) (اشکال ۱۴۴ء ۱۴۸)۔ خزاں میں

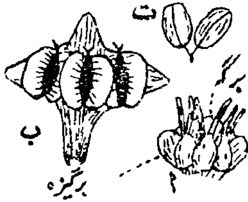


شکل ۱۴۲۔ برچ

خاکے جن میں نر اور مادہ ہُریریات میں برگیزوں اور پھولوں کا جاؤ دکھایا گیا ہے۔

ہُریریات نمودار ہوتی ہیں۔ ایک چھوٹی بغلی ٹہنی پر معلق (Pendulous)

نرہُریریات (۱-۳) ساتھ ساتھ لگی ہوتی ہیں۔ مادہ ہُریریات منفرد اور بغلی ہوتی ہیں، اور وہ فروری یا مارچ تک برگی کلیوں سے تمیز نہیں کی جاسکتیں، یعنی جب تک کہ پھُول نہ آئیں اور سُرخ قرمزی نے چوٹی پر ابھر نہ آئیں۔ صرف نرہی ہیں ہر چھلکے ہیں درمیانی پھول اور جانبی برگیزے نمویاب ہوتے ہیں۔ پھُول میں گہرے شگاف والے چار زرریشے ہوتے ہیں اور گردگل نہیں ہوتا۔ مادہ ہُریریہ میں نیچے والے چھلکے عقیم ہوتے ہیں۔ اوپر کے زرخیز چھلکوں ہیں تمام برگیزے موجود ہوتے ہیں، لیکن پھُول صرف جانبی ہوتے ہیں۔ ہر مادہ پھُول کے بیض خانہ کی چوٹی پر ایک چھوٹا، دنتیلا، سبزی مائل گردگل ہوتا ہے۔ سئے دو ہوتی ہیں۔ مسلسل قاعدی بالیدگی ہونے کی وجہ سے ہر پھول کے دو برگیزے جانبی برگیزوں میں سے ایک برگیزے کے ساتھ مل کر ایک لفّاف بنا دیتے ہیں، جو نمویاب ہوکر ایک



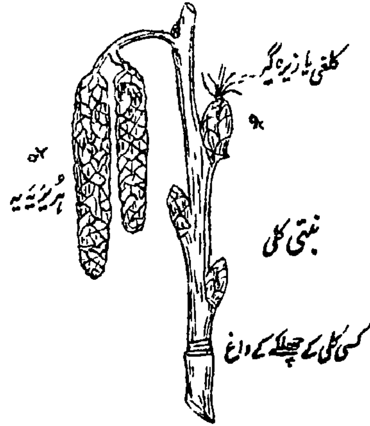
شکل ۱۷۳ - برچ

ا- برگہ کی بغل میں مادہ پھول۔ ب- پھولدار چھلکا جس میں تین ثمارے ہیں۔ ت- نرپھول کا زرریشہ

جھلّی نُماکوبچہ (cupule) بنادیتا ہے (پھوسا۔ شکل ۱۷۷)۔

ہارن بیم (Hornbeam) ـــــ اس کے پھُول ہیزل کے پھولوں سے مشابہ ہوتے ہیں، لیکن نرہُریریات میں برگیزے نہیں ہوتے اور نرپھول میں چار سے دس تک شگاف دار زرریشے ہوتے ہیں۔ کوبچہ (cupule) بڑا اور سہ لختہ ہوتا ہے (شکل ۱۷۹)۔

اوک (Oak) (شکل ع۱۸۰) — بہار میں ہُرَیرِیات نمودار ہوتی ہیں۔ کلیوں کے چھلکوں کی بغل میں نر، اور پتوں کی بغلوں میں مادہ ہُرَیرِیہ ہوتی ہے۔ اپریل یا مئی میں پھول آتے ہیں۔ یہاں نر ہُرَیرِیہ محض ایک لمبا، پتلا، اور معلق سِمارہ (spike) ہوتا ہے۔ برگوں کی بغلوں میں ایک ایک پھول ہوتا ہے یہی درمیانی پھولوں کے قائم مقام ہیں اور ان میں برگیزے نہیں ہوتے۔ ہر ایک (شکل ع۱۸۱ ت) ایک گرد گلُ پر مشتمل ہوتا ہے، جس میں مختلف



شکل ع۱۷۷۔ ہیزل کے نر اور مادہ فواعی (پھولداریاں)

تعداد کے برگہ نما فلقات ہوتے ہیں (۴-۷) اور اتنے ہی یا اس سے زیادہ زرد پیشے (عموماً ۱۰) ممکن ہے کہ ایک ابتدائی بیض خانہ موجود ہو۔

مادہ ہُرَیرِیہ میں صرف دو یا تین پھول ہوتے ہیں، جو ممکن ہے کہ ایک خوشہ کی شکل میں ہوں۔

[کوئرکس روبر (Quercus Robur) از قسم سیسیلیفلورا (Var. Sessiliflora)]

یا پھلڈنڈی کے لمبا ہونے کی وجہ سے علحدہ ہوں (کوئرکس روبر، ازقسم پیڈنکیولیٹا (Var. Pedunculata) ۔ وہ برگوں کی بغلوں میں لگے ہوتے ہیں اور درمیانی پھولوں کے قائم مقام ہوتے ہیں (بعض مشابہ انواع میں تمام تینوں پھول موجود ہوتے ہیں)۔ ہرایک میں ۳ تا ۸ دانت والا برآنوثی (برمادئی) گرد گل ہوتا ہے اور ہرایک کئی کنارپوشہ چھلکوں سے گھرا ہوا ہوتا ہے، جو ایک لفیف بنا دیتے ہیں۔ یہ بعد میں نمو یاب ہو کر اکارن کپ (acorn cup) [کوبچہ cupule] بنتا ہے۔ یہ لفیف جانبی پھولوں کے چار برگیزوں کا قائم مقام سمجھا جاتا ہے۔ بیض خانہ میں تین قطعے ہوتے ہیں، اور ہر قطعے میں دو معلق واژوں رخے بویضے ہوتے ہیں، لیکن صرف ایک ہی قطعہ اور ایک ہی بویضہ نمویاب ہوتا ہے۔ پھل (acorn) ایک سُپیاری ہے جو ایک پیالہ نما کوبچہ میں واقع ہوتی ہے۔ کوئرکس اِلیکس (Quercus Ilex)، ہالی اوک (Holly Oak) ہے، اور کوئرکس سُوبر (Q. Suber) کارک اوک ہے۔



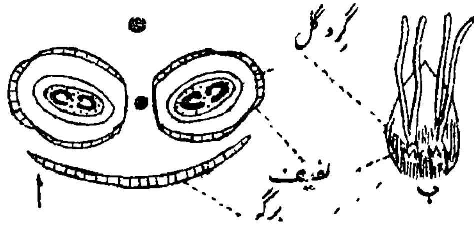
شکل ۱۷۵۔ ہیزل

ا۔ نرپھول۔ ب۔ اُسی کا خاکہ (پیش برگ = برگیے)

چیسٹ نٹ (Chestnut) یعنی شاہ بلوط

ثمرتریات بغلی ہوتی ہیں، اور برگے اور برگیزے تمام موجود ہوتے ہیں۔ برگہ کی بغل میں عموماً سات نر پھول ہوتے ہیں کیونکہ جانبی پھولوں کے برگیزوں میں بھی پھول ہوتے ہیں۔ مادہ برگوں میں تین پھول لگے ہوتے ہیں اور جانبی پھولوں کے

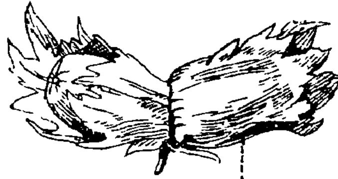
چار برگ ریزوں سے ایک کوبچہ (cupule) بنتا ہے۔پختہ کوبچہ (mature cupule) شوکہ دار ہوتا ہے۔اُس میں تین سپیاریاں ہوتی ہیں اور وہ چار مصراعوں (valves) میں متفرق ہو جاتا ہے۔اکثر



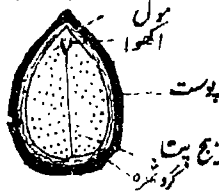
شکل ۱۷۶۔ ہیزل کے مادہ پھول

ا۔ خاکہ جس میں برگ ریزے (لفیف) اور پھول دکھائے گئے ہیں۔ ب۔ برگہ اور پھول

ایسی شجریات بھی پائی جاتی ہیں جن کے اوپر زرریشہ دار پھول لگے ہوتے ہیں اور نیچے مادگیں دار پھول (pistillate flowers) ہوتے ہیں۔



شکل ۱۷۷۔ دو ہیزل کی سپیاریاں جو کوبچوں میں لپٹی ہوئی ہیں



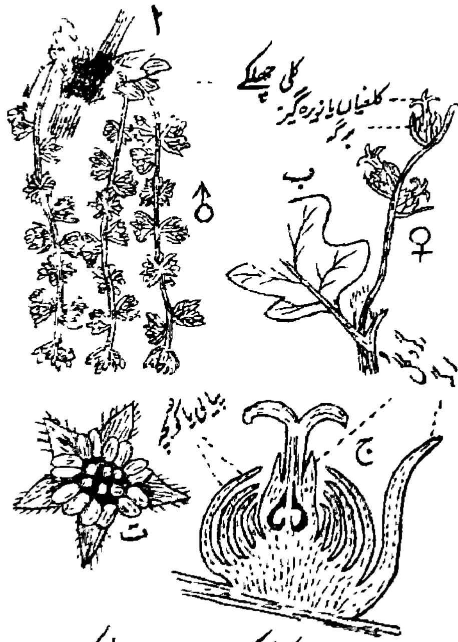
شکل ۱۷۸۔ ہیزل کی سپیاری کی طولی تراش



شکل ۱۷۹۔ ہارن بیم کا پھل

بعض اوقات کیوپیولیفری (Cupuliferae) **سیالیکیسی** (Salicaceae)

اور دوسرے فصیلوں [مثلاً جگ لانڈیسی (Juglandaceae)، اخروٹ والے فصیلہ] کو ملا کر ایک خاندان امنٹالس (Amentales) [= آمینٹیسی (Amentaceae) یا آمنٹیفری (Amentiferae)] کے تحت کر دیتے ہیں، جو ہُریرہ والے پودوں کا گروہ ہے۔



شکل ۱۸۰ - کوئرکس روبر - وار بیڈ نکیولیٹا
۱- نر، ب مادہ فواغی۔ ت نر پھول - ج۔ مادہ پھول کی تراش

کیو پیولیفری کے بروقت جلد نمودار ہونے سے، جیسا کہ متحجرات (fossils) سے ظاہر ہے، معلوم ہوتا ہے کہ وہ پودوں کے ایک قدیم گروہ سے متعلق ہیں۔ وہ ابتدائی زمانہ میں بندبیجہ کے خاص تنے سے

ے۱ - وعائی تخم ے۲ مادہ پھولداریاں ے۵ رکازات

منحرف ہو گئے' اور ہمارے موجودہ زمانے کے نمونے اِس لیے زندہ بچ گئے کہ درختوں کی سی خصلت رکھنے کی وجہ سے انھیں ایک بڑی حد تک زیادہ ترقی پذیر نمونوں[1] سے مقابلہ نہیں کرنا پڑا۔

بعضوں کا خیال ہے کہ زہری خصائص (یکجنسی پھول، گردگل کی غیر موجودگی یا ناکمل ابتدائی نوعیت وغیرہ) ابتدائی ہیں، اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ کلازا زواجی باروری سے جو کہ بٹیولیسی (Betulaceae) کا ممیّز خاصہ ہے، اِس کی مزید شہادت ملتی ہے۔ لیکن ہم دیکھ چکے ہیں کہ اِس امر کا یقین کرنے کے لیے معقول وجہ موجود ہے کہ ابتدائی بندبیجوں کے پھول خنثیٰ مشکّل تھے (صفحہ)۔لہذا ممکن ہے کہ کیوپیولیفری کے سادہ زہری خصائص ابتدائی نہیں ہیں بلکہ تخفیف کی وجہ سے پیدا ہو گئے ہیں۔ اِس سلسلے میں فیاگیسی (Fagaceae) کے نرپھولوں میں ابتدائی یا ناکمل مادگیں (pistils) کا وقوع خالی از دلچسپی نہیں

اگر سب نہیں تو بیشتر کیوپیولیفری (cupuliferae) میں پھپھوندی جڑیں (mycorhizae) پائی جاتی ہیں[2]، جو بیرون پرورش یاب (ectotrophic) (ectophytic) ہوتی ہیں، یعنی اُن کے جال ریشے (mycelial threads) جڑ کے خلیوں میں نہیں گھستے۔

انتباہ:- کیوپیولیفری کا خطاب اب عموماً فیاگیسی تک محدود رکھا گیا ہے (یعنی کیوپیولیفری = فیاگیسی)۔

و۔ ارٹیکیسی (URTICACEAE)

امتیازی خصائص:- یہ زیادہ تر جڑی بوٹیاں (herbs) یا چھوٹی جھاڑیاں (undershrubs) بغیر دودھ کے ہوتی ہیں جن کے پھول گچھیا (cymes) کی وضع میں اور عموماً بہت مجتمع یکجائی اور منتظم

[1] ترقی پذیر اور موجودہ فصیلے مثلاً کمپازیٹی، بڑی حد تک یا تمام تر گھسیلی قسموں میں پائے جاتے ہیں۔

[2] دعاتحی۔ ۵۳ بیرونی ذنبدار

یا باقاعدہ ہوتے ہیں۔ پنکھڑیاں چار یا پانچ (P_4 یا P_5)، آزاد یا ملی ہوئی اور اکمامہ نما ہوتی ہیں۔ زرریشے بھی ویسے ہی، اور کلی میں اندر کی طرف مڑے ہوئے اور گردگلی پتوں کے مقابل ہوتے ہیں۔ بیض خانہ اعلیٰ، ایک خانہ والا، جس میں ایک بیضدان ہوتا ہے۔ پھل ناتشگافنہ (achene) ہوتا ہے۔

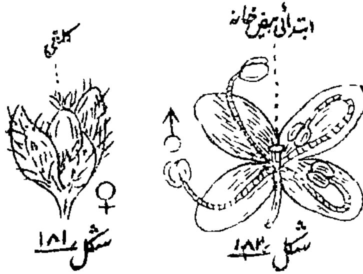
یہ فصیلہ، جیساکہ اینگلر (Engler) نے تعریف بیان کی ہے، زیادہ تر جڑی بوٹیوں یا چھوٹی جھاڑیوں (undershrubs) پر مشتمل ہوتا ہے لیکن قدیم جماعت بندی میں، جو کہ چند سال پیشتر تک خاص طور پر انگلستان میں مستعمل تھی، اس میں متعدد درخت بھی شامل کیے جاتے تھے، جن میں سے بیشتر اب ایک علٰحدہ فصیلے، موریسی (Moraceae)، میں رکھے گئے ہیں جس کا تذکرہ ذیل میں کیا گیا ہے۔ ارٹیکیسی میں دودھ نہیں ہوتا اور ان کے پتے متبادل یا مقابل اور پتیادار ہوتے ہیں۔ ان میں سے بہت سوں میں چبھنے والے بال ہوتے ہیں یعنی سخت بال جو ایک ترشئی رس (acid sap) بھرا ہونے کی وجہ سے تناؤ دار ہوتے ہیں، اور خلیہ (خانہ) میں ایک عجیب شیشہ جیسی نوک ہوتی ہے جو بآسانی ٹوٹ جاتی ہے اور زہر باہر نکل آتا ہے (دیکھو صفحہ ۱۸)۔ بعض لاپورٹیاس (Laporteas)، جن کو انگلستان کے آدمی فیور نیٹل یا ڈیول نیٹل (Fever-or-devil-nettles) کہتے ہیں اور گیرارڈینیا ہیٹروفائیلا (Girardinia heterophylla) جو نیلگری کی نیٹل (بچھو بوٹی) ہے، چبھ کر بہت سخت تکلیف پیدا کرتی ہیں۔

پھولداریاں عموماً بغلی گچھیا (axillary cymes) ہوتی ہیں جو شکل میں جھمکادار (panicle) یا کم و بیش خوشہ دار یا گچھے دار ہوتی ہیں (glomerules) = گویکن۔ پھول (شکل ۱۸۳) منتظم، یک قبا (monochlamydeous)، یکجنسے یا بعض اوقات خنثیٰ ہوسکتے ہیں۔

ـــــــــــــــــــ

ـلہ مخوا غی (دو ادمی۔ غا غیہ)

گردگل چار یا پانچ پتوں والا، کثیر برگہ یا ملحق برگہ، سبز، ادنیٰ اور مستقل ہوتا ہے۔ زرریشوں کی تعداد گردگل کے فلقات کی تعداد کے برابر ہوتی ہے اور وہ اُن کے مقابل ہوتے ہیں۔ زرریشے ابتداءً پھول میں اندر کو اور نیچے کی طرف لپٹے ہوئے ہوتے ہیں لیکن جب وہ پختہ ہو جاتے ہیں یا جب انہیں حرکت دی جاتی ہے تو وہ زور سے اُچھل کر زیرہ کی بارش سے ایک دھواں دھار ابر سا پیدا کر دیتے ہیں (یہ زیرہ کی حفاظت کے لیے اور ہوائی زیرگی عمل میں لانے کے لیے ایک توافق ہے)۔ مادگیں (pistil) ایک ثمر برگ کی ہوتی ہے۔ بیض خانہ اعلیٰ، ایک خانہ والا ہوتا ہے، جس میں ایک قائم سیدھا بیضدان ہوتا ہے۔

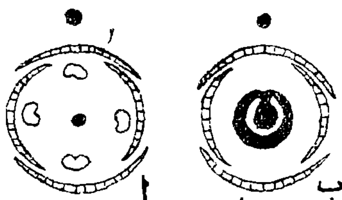


شکل ۱۸۱ شکل ۱۸۲

آرٹیکیبی: نر اور مادہ پھول

کلیاں [illegible] سے [illegible] دار یا اکثر لمبے ڈنڈی ہوتی ہیں۔ نر پھولوں میں ایک ابتدائی نامکمل سی مادگیں (pistil) ہوتی ہے۔ پھل ایک خانہ کا ہوتا ہے جو مستقل گردگل میں ملفوف ہوتا ہے۔ بیج البیومینی۔ پھول بادپسند ہوتے ہیں۔

مختلف اقسام کے "آرٹیلری پلانٹ" (Artillery plant) یعنی توپچی پودے، جو ہمارے باغوں میں اُگائے جاتے ہیں، پیلیا (Pilea) کی انواع ہیں اور اپنے دھماکو زرریشوں کی وجہ سے اس نام سے یاد



شکل ۱۸۳

آرٹیکیبی کا زہری خاکہ

ا، نر۔ ب، مادہ پھول

سے۔ متحد برگہ ۔ لہ زیرہ گیر

کیے جاتے ہیں۔

ہندوستان میں اِس فصیلہ کے خاص پودے اَرٹیکا (Urtica)، پیلیا (Pilea)، ایلاٹوسیٹما (Elatostema)، لاپورٹیا (Laportea) (فیورنیٹل)، گیرارڈینیا (Girardinia) (نیلگری نٹل) کی متعدد جڑی بوٹیاں ہیں اور دوسری جو پہاڑیوں میں اُگتی ہیں۔ بوھمیریا (Boehmeria) اور ڈبریجی سیا (Debregeasia) کی انواع کی چھال سے ایک نہایت سخت اور لوچدار (tough) ریشہ نکلتا ہے۔ اور بعض اوقات بوھمیریا نیویا (B. nivea) کی کاشت اِسی غرض سے کی جاتی ہے (rhea, ramie, or China grass-cloth)۔

فصیلۂ المیسی (Ulmaceae) جس کی مثالیں اَلمَس (Ulmus) اورسلٹس (Celtis) ہیں، اَرٹیکیسی سے قریبی مماثلت رکھتا ہے، اور ہندوستان میں چند درخت اُس کے نمایندے ہیں۔

سلٹس (Celtis)۔ایک سدابہار درخت ہے، جس کے پھول کثیرزواجی (Polygamous) ہوتے ہیں۔ P5, A4-5, G (2) پھل زیتونیہ ہوتا ہے۔



شکل ۱۸۴
ایلم
ا، پھول۔ ب، پھول کا مادہ کوٹ

ث۔ مُوریسی (Moraceae)۔

امتیازی خصائص:۔ درخت اور جھاڑیاں، جن کے پلیے دار پتّے ہوتے ہیں اور جن میں دودھ ہوتا ہے اوریکجائی پھولوں کی گُچھیاں تزھریات ہوتی ہیں، P4 یا (4)، مستقل A4، ان کے مقابل، G(2) سوائے نَے کے ایک ثمر برگ جو عموماً ساقط ہوتا ہے، بیضی خانہ ایک خانہ والا جس میں صرف ایک بیضہ ہوتا ہے۔

ب، بھ یہ ترجمہ ہ وے تخموں۔

پھل عموماً متعدد ناشگافوں یا زیتونیہ پھلوں کا مجموعہ۔

یہ ایک بڑا فصیلہ ہے، جس کے نمایندے ہندوستان میں خاصی تعداد میں پائے جاتے ہیں۔ اس میں درخت اور جھاڑیاں شامل ہیں جن میں دودھ اور چیپ دار پتے ہوتے ہیں، گچھیالی تنز ہریات اور یکجائی پھول ہوتے ہیں۔ گردگل ۴ یا (۴)۔ زرریشے اتنی ہی تعداد میں ان کے متقابل ہوتے ہیں بیض خانہ میں دو پھل پتے ہوتے ہیں، جن میں سے ایک، سوائے نئے کے نمو بستہ ہوتا ہے یہ بیض دانہ ایک خانہ والا ہوتا ہے، جس میں بیضہ ایک اور اکثر معلق ہوتا ہے، جس سے ایک ناشگافہ یا زیتونیہ پھل بنتا ہے۔ لیکن عموماً پھل ایک مجموعہ ہوتا ہے کیونکہ وہ متعدد مختلف پھلوں سے بنتا ہے، جیسا کہ اس فصیلہ کے دو ارکان فئیکس (Ficus) اور شہتوت کے متعلق (صفحہ ۴۰۴ پر) بیان کیا جا چکا ہے۔ آرٹوکارپس (Artocarpus) کا تنز ہر لحمی ہو جاتا ہے اور اس کی بناوٹ روئی جیسی ہوتی ہے۔

ہندوستان میں اس خاندان سے تعلق رکھنے والے نوں پودوں میں سے فئیکس (Ficus) کی متعدد انواع ہیں جن میں فئیکس بنگالنسس (Ficus bengalensis) یعنی بڑ کا درخت شامل ہے، جس سے ہوائی جڑیں نکل کر نیچے آ کر زمین میں پیوست ہو جاتی ہیں۔ اس درخت کی ایک مشہور مثال کلکتہ کے نباتی باغ میں ہے، جس میں ایسی سیکڑوں جڑیں پیوستہ ہیں اور ایک درخت کئی ایکڑ زمین پر چھا گیا ہے فئیکس الاسٹیکا (F. elastica) یعنی آسام کا ربر کا درخت، عموماً بر نبات کی طرح شروع ہوتا ہے مگر جلد ہی اپنی جڑیں زمین کے اندر جما دیتا ہے، اور اپنی تہ میں بھی جڑوں کا ایک عظیم الجثہ لشتہ بنا دیتا ہے۔ دوسری انواع بھی بر نبات کی طرح شروع ہو کر ایسی جڑیں پیدا کر دیتی ہیں جو اپنے میزبان سے لپٹ کر اسے جکڑ لیتی ہیں اور بالآخر اس کا گلا گھونٹ دیتی ہیں فئیکس ریلیجیوزا (F. religiosa) پیپل کا درخت ہے فئیکس الاسٹیکا سے

ے۔ جھاضی لے۔ یک غرفی

دیسی ربر نکلتا ہے، اور کئی انواع لاک کے کیڑے کے میزبانوں کے طور پر کام میں لائے جاتے ہیں۔فیکس کیاریکا (F. Carica) انجیر کا درخت ہے اور فیکس گلومیراٹا (F. glomerata) گولر ہے۔

مورس البا (Morus alba) (ہندوستانی قسم) ہندوستانی شہتوت ہے، جس کے پھل کھائے جاتے ہیں اور جو ریشم کے کیڑوں کو کھلایا جاتا ہے۔آرٹوکارپس اِنٹگریفولیا (Artocarpus integrifolia) پھنس ہے۔آرٹوکارپس اِنسیزا (A. incisa) بریڈ فروٹ (Bread Fruit) ہے جو پیسیفک (Pacific) سے لایا گیا تھا اور اب ساحلوں پر بہت عام ہے۔ڈارسٹینیا انڈیکا (Dorstenia indica) جس کا ظرف یا پذیرا کھلا پیالی نما ہوتا ہے وسط ہند اور جنوبی ہند میں پایا جاتا ہے۔کینابس سیٹائیوا (Cannabis sativa) گانجا (Hemp) ہے جس کو زیادہ تر اس کی مخدر (narcotic) رال کی خاطر اگایا جاتا ہے، جو اس پودے سے بروں افراز کے طور پر نکلتی ہے۔اس کی تین عام شکلیں ہیں یعنے گانجا چرس اور بھنگ، اول الذکر مادہ ♀ پھولوں کی چوٹیاں جو سخت ہوجاتی ہیں، دوسری صرف رال ہے، اور تیسری اس کے پتے حشیش بھی ایک نشئی عرق ہے جو اسی سے تیار کیا جاتا ہے۔

ف۔لورانتھیسی (LORANTHACEAE) —

امتیازی خصائص:— یہ طفیلیات ہیں جن کے پتے سدابہار اور پھول ۳ یا ۲ کے چھوٹے گروہ میں ہوتے ہیں۔ ☿ یا یک جاتی برگونی۔زردریشے تعداد میں گل پتوں کے برابر اور ان سے ملے ہوئے ہوتے ہیں بیض خانہ ایک خانہ وا، بیض دان غیر متفرق ہوتے ہیں پھل کاذب بیری یا کاذب زیتونیہ ہوتا ہے۔

یہ طفیلی پودوں کا ایک نہایت دلچسپ فصیلہ ہے جس کے نمایندے ہندوستان میں خاصے عام طور پر پائے جاتے ہیں، خصوصاً لورانتھس (Loranthus) کی انواع کی صورت میں۔ یہ نیم طفیلی جھاڑیاں ہیں جو اپنے میزبان پودوں سے چوسنوں یا جاذبوں کے ذریعہ سے مذکرہ (صفحہ ۲۷۷) طریقے سے چپکے رہتے ہیں۔ تنہ نہایت عام طور پر ہر گرہ پر شاخیں پیدا کرتا ہے اس طرح پر کہ اصلی ٹہنی مرجاتی ہے اور شاخیں باقی رہ جاتی ہیں چنانچہ وہ کاذب محوری ساخت رکھتی ہے۔ چونکہ چوسنے اپنا غذائی مادہ صرف میزبان کی چوب سے اخذ کرتے ہیں لہذا سبز پتوں کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ اس پودے پر ہوتے ہیں۔ یہ متقابل یا متبادل ہوسکتے ہیں۔

قاعدہ گچھیالی ہوتا ہے اور پھول تین یا بعض اوقات صرف دو دو کے چھوٹے گروہوں میں ہوتے ہیں۔ ان تین پھولوں میں سے ایک مرکزی پھول جہاضی ہوتا ہے۔ پھول میں اگر ڈنڈی ہوتی ہے تو برگہ پھول پر چھایا ہوا ہونے کے بجائے اور پھر تھوڑے فاصلہ تک ڈنڈی سے جڑا ہوا رہتا ہے۔ اور برگیزہ جیسا معلوم ہوتا ہے۔ پھول ⚥ یا ♀ یا یک جاتی ہوتے ہیں اور ان میں ۳ تا ۵ پتوں کا اکامہ نمایا یا پتلا سب نما گردگل ہوتا ہے، اور ان پر زرریشے بھی اتنے ہی لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ اوفا بیض خانہ ایک خانہ والا ہوتا ہے اور بیضدان زیرگی کے بعد تک متفرق نہیں ہوتے۔ عموماً ہر بیضدان کے اندر ایک سے زیادہ جنینی تھیلیاں ہوتی ہیں جو لمبی ہو جاتی ہیں۔ پھل کاذب بیری یا کاذب زنیوتیہ ہوتا ہے۔ بیج ایک چکنے مادے (viscin) کی ایک چپچپی تہ سے گھرا ہوا ہوتا ہے، چنانچہ جب کوئی پرندہ پھل کو نگل لیتا ہے تو وہ اس بیج کو کسی درخت کی شاخ پر یا کسی اور جگہ پہنچ کر علیحدہ کرتا ہے تاکہ وہ وہاں طفیلی بن سکے۔ بعض اوقات سیلون میں طلغراف کے تاروں پر یہ بیج اپچتے ہوئے پائے جاتے ہیں۔

یہ فصیلہ دو ذیلی فصیلوں میں منقسم ہے، جن میں سے ایک یعنی

لورانتھائیڈی (Loranthoideæ) میں ایک چھوٹا کپا مچہ موجود ہوتا ہے اور دوسرے یعنی وسکائیڈی (Viscoideæ) میں نہیں ہوتا - یہ حقیقی گردگل کے نیچے ایک چھوٹی جھالر ہوتی ہے، جس کی شکلیاتی نوعیت کے متعلق بہت کچھ مباحثہ رہا ہے، اور بعض اُس کو کپا مہ تصور کرتے ہیں۔ لورانتھس کی متعدد انواع پہلے ذیلی فصیلہ سے متعلق ہیں، اور چند وِس کمس (Viscums) دوسرے ذیلی فصیلہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

لورانتھس کی بہت سی انواع ہندوستان میں عام ہیں اور وِسکم اور دوسری اجناس میں سے چند بعض اوقات دیکھی جاتی ہیں۔ بعض اوقات یہ طفیلیات اس قدر عام ہوتے ہیں کہ باغوں یا پودوں کی کاشت میں بہت زیادہ نقصان کا باعث ہوتے ہیں۔

۹ - پالیگونیسی POLYGONACEÆ

امتیازی خصایص :- پھول کثیر، یا یہ نیکھڑیے، زیرانُوثی عموماً خنثیٰ مُشکّل - سہ پارہ (trimerous) یا بعض اوقات دوپارہ (dimerous)، لیکن حصّوں کی تعداد اکثر تثنیت (duplication) کی وجہ سے زیادہ، یا تخفیف (suppression) کی وجہ سے کم ہو جاتی ہے۔ بیض خانہ، بیضدان اور پھل کے خصائص - اوکریا (ochrea) (نلی نما پوشش) کی موجودگی اس فصیلہ کی ممیز خصوصیت ہے۔

ہندوستانی نباتات (Flora) میں اس فصیلہ کا نمایندہ تمام حصوں میں جنس پالیگونم (Polygonum) ہے اور دوسری جنسیں، خواہ وہ دیسی ہوں یا کاشت کردہ، یہ ہیں:- رُومیکس (Rumex) [ڈاکس (Docks) اور سارِیل (Sorrel)]، رھیئم (Rheum) [مثلاً رھیئم رھپانٹکم (R. rhaponticum) رھوبارب (Rhubarb)، رھوبارب آفیسینل (R. officinale) یعنی ریوند چینی] جو دوا کے کام آتی ہے، اور

ـــــ
ہ کثیر ہتلائی

فیاگوپ ئرم (*Fagopyrum*) (آگان Buckwheat) - یہ زیادہ تر جڑی بوٹیاں[1] ہیں۔

پتے مفرد اور متبادل ہوتے ہیں، جن میں اوکریہ دار پتیے (ochreate stipules) ہوتے ہیں اور تنے گرہوں پر پھولے ہوئے ہوتے ہیں۔

بیشتر پودوں میں جو ترشی خواص پائے جاتے ہیں، وہ مختلف آگزے لیٹس (oxalates) کی موجودگی کی وجہ سے ہوتے ہیں (صفحہ ۵۶)۔

پھولداری[2] بیشتر حالتوں میں مخلوط عموماً عنقود (raceme) یا گچھوں کی گچھیا (panicle of cymes) ہوتی ہے۔ پھول زیریں تُخمی، اور عموماً خنثیٰ ہوتے ہیں۔

وہ تمثیلی طور پر سہ پارہ اور بعض اوقات دوپارہ ہوتے ہیں؛ لیکن اکثر حصوں کی تعداد تثنیت کی وجہ سے زیادہ یا تخفیف کی وجہ سے کم ہوجاتی ہے۔ سارلز (Sorrels) میں پھول یک جانی (Unisexual) ہوتے ہیں۔ روملکس ایسیٹوزا (*Rumex acetosa*) (سارل) مشترک صنفی (monoecious) ہوتا ہے۔ آر۔ ایسیٹوسلا (*R. acetosella*, Sheep's sorrel) جدا جنسی (diœcious) ہوتا ہے۔

گردگل تمثیلی طور پر تین اکاموں اور تین پنکھڑیوں پر مشتمل ہوتا ہے، جو ایک دوسری سے مشابہ ہوتی ہیں اور یا تو اکامہ نما یا پنکھڑی نما ہوتی ہیں۔ (اشکال ۱۹۵ ت - ۱۹۶ ا)۔

گردگل اکثر بیگرد تستقیف شدہ کنار پیوستہ دفی اور مستقل ہوتا ہے۔

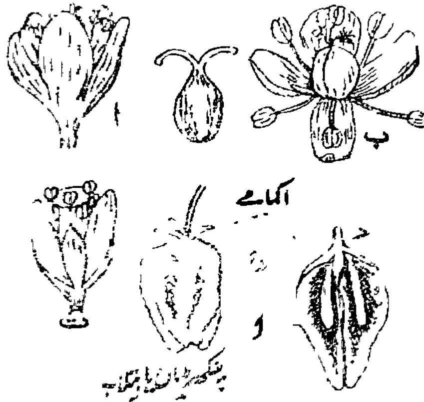
---

[1] جدید ترجمہ (Herb) = عشبہ (جمع عشبات یا عُشب)

[2] جدید ترجمہ Inflorescence = فانیہ

[3] بقلاب ؟

ایسی تمثیلی حالت رومیکس (Rumex) اور ریھیئم (Rheum) میں

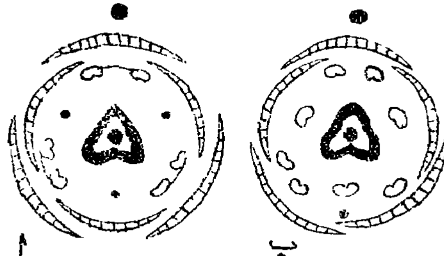


شکل ۱۸۵ - پالیگونیسی

ا، پالیگونم پرسیکیریا (Polygonum Persicaria) کا پھول اور مادہ کوٹ (دونے)۔
ب، آکسیریا (Oxyria) کا پھول، ت، رومیکس (Rumex) کی ایک نوع کا پھول۔
ج اور د، رومیکس کی ایک نوع کے پھل جن میں قائم گرد گل دکھایا گیا ہے (و = بتلاب کی پھولی ہوئی میان رگ)۔

پائی جاتی ہے۔ اور ان جنسوں میں اندرونی فلقات (پنکھڑیاں) پھل کے نمو کے دوران میں بڑے ہو جاتے ہیں اور اس کو محصور کر لیتے ہیں (شکل ۱۸۵ ج اور د)۔ پالیگونم (اشکال ۱۸۵ ا، ۱۸۶ ب) میں اندرونی سلسلے (پنکھڑی) کا اگلا فلقہ تخفیف کی وجہ سے غائب ہو جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ گرد گل پانچ پتوں پر مشتمل ہوتا ہے (P3+2 : K3 C2)
یہاں نیمن بیرونی فلقات بڑے ہو کر پھل کو گھیر لیتے ہیں۔ آکسیریا (Oxyria) (شکل ۱۸۵ ب) میں دو اکمامے اور دو پنکھڑیاں ہوتی ہیں (P2+2 : K2 C2)
نر کوٹ تمثیلی طور پر چھ زر ریشوں پر مشتمل ہوتا ہے (A3+3)
لیکن یہ تمثیلی حالت شاذ ہی پائی جاتی ہے۔ عموماً بیرونی سلسلے کے ایک یا زیادہ زر ریشوں کا تضاعف (Chorisis) ہوتا ہے، اور اس کے ساتھ ساتھ

اندرونی سلسلے کے ایک یا زیادہ ارکان کی تخفیف ہوجاتی ہے (دیکھو شکل ۱۸۶۔ا)۔
ریہیئم (Rheum) میں نو زر ریشے ہوتے ہیں کیونکہ تمام بیرونی



شکل ۱۸۶۔ زہری خاکے
ا، رومیکس ب، پالیگونم کی ایک نوع

زر ریشے دُگنے ہوجاتے ہیں (A3 × 2+3)۔رومیکس (Rumex) میں تمام بیرونی زر ریشے دُگنے ہوجاتے ہیں، لیکن اندرونی زر ریشوں کی تخفیف واقع ہوجاتی ہے (A3 × 2+ 0) ۔پالیگونم میں پانچ تا آٹھ زر ریشے ہوتے ہیں۔عموماً دو بیرونی زر ریشے دُگنے ہوجاتے ہیں، اور اندرونی میں سے ایک یا زیادہ کی تخفیف ہو جاتی ہے۔آکسیریا (Oxyria) میں جس میں دو پارہ ترتیب ہوتی ہے، چھ زر ریشے ہوتے ہیں کیونکہ دو بیرونی زر ریشے بڑھ کر دُگنے ہوجاتے ہیں (A2 × 2+ 2)۔

مادہ کوٹ عموماً سہ ثمر برگہ اور طبقہ ہوتا ہے۔آکسیریا اور پالیگونم کی بعض انواع (مثلاً پالیگونم ایمفیبیئم P. amphibium) میں وہ دو ثمر برگی ہوتا ہے (شکل ۱۸۵۔ ا)۔بیضہ خانہ ایک خانہ والا اعلیٰ ہوتا ہے اور اُس میں ایک قاعدی راستگون بیضہ دان ہوتا ہے (شکل ۱۳۔ صفحہ ۳۴۶)۔ کلغیاں دو یا تین ہوتی ہیں۔اگر دو ثمر برگے ہوں تو پھل بیضوی ہوتا ہے (شکل ۱۸۵۔ ج۔ د) اور اگر تین ہوں تو مثلثی ۔ سختی غشائی گرد پھل

اُس انتشار میں ممد ہوتا ہے جو ہوا کے ذریعہ سے عمل میں آتا ہے۔ بیج البیومنی ہوتا ہے۔

پالیگونم میں زردیشوں کے قاعدے پر ایک حلقہ نما شہدی قرص موجود ہوتا ہے اور پھول حشرات پسند ہوتے ہیں۔ بعض انواع دلدلی یا آبی پودے ہوتی ہیں۔

رُومیکس میں شہدی قرص نہیں ہوتا۔ کلغیاں لمبی اور پر نما ہوتی ہیں اور پھولوں کی زیرگی ہوا کے ذریعہ سے ہوتی ہے۔ رومیکس کرسپس (Rumex crispus) کرلڈ ڈاک (Curled Dock) ہے۔ رومیکس آبٹیوزی فولیئس (R. obtusifolius) براڈ ڈاک (Broad Dock) ہے۔ رومیکس ہیڈرولیپاتھم (R. Hydrolapathum) واٹر ڈاک (Water Dock) ہے۔ ریئم (Rheum) حشرات پسند ہوتا ہے۔ فیاگوپائیرم (Fagopyrum) پالیگونم سے مشابہ ہوتا ہے اور وہ بعض دفعہ اُسی جنس (یعنی پالیگونم فیاگوپائرم (Polygonum- Fagopyrum) میں شمار کیا جاتا ہے۔

ف ا۔ کینوپوڈی ایسی — CHENOPODIACEÆ —

امتیازی خصائص:— پھول یک قبا، منتظم، خنثیٰ یا یک جاتی، زیرا نوتی، تمثیلی بیج پارے ہوتے ہیں۔ بیض خانہ اور بیج کے خصائص ممیّزہ ہوتے ہیں۔ یہ ساحلی پودوں (halophytes) کا فصیلہ ہوتا ہے۔

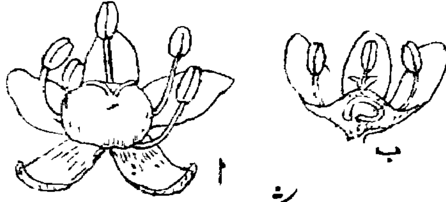
اِس فصیلہ کے پودوں کا بحری خطوں میں بہت وسیع پھیلاؤ ہے۔ ان میں سے متعدد نمک کی دلدلوں یا کیچڑ دار ریتیلے ساحلوں میں اُگتے ہیں اور خشکی کے پودوں (xerophytes) کے نمایاں خصائص ظاہر کرتے ہیں (دیکھو صفحہ ۳۱۰)۔ ہندوستان میں

اس کے نمایندے گلاس ورٹ (Glasswort) یا مارش سام فائر (Marsh Samphire) (سالیکورنیا)[1] سالٹ ورٹ (Saltwort) (سالسولا کالی)[2] سی بلائیٹ (Seablite) (سوئیڈا میری ٹیما = Suæda maritima) اور مختلف انواع کے گوزفٹ (Goosefoot) (کینو پوڈیئم Chenopodium) اور دوسرے ہیں۔ کینو پوڈیئم میں ساحلی پودوں کی اتنی نمایاں خصائص نہیں ہیں جتنی کہ دوسری جنسوں میں، اور اس کی مختلف انواع پڑت کی یا کاشت کردہ زمین پر اگتی ہوئی ملتی ہیں اور اُن کے خصائص معمولی عُشبی پودوں جیسے ہوتے ہیں یا کے پودے زیادہ تر وہ بوٹیاں ہیں جن کے تنے اور پتے اکثر رسدار اور لحمی ہوتے ہیں اور پانی کی تنخیر کا کام دیتے ہیں کبھی کبھی پتے موجود نہیں ہوتے (مثلاً سالیکورنیا میں)۔ جب موجود ہوتے ہیں تو وہ بے پتیا اور متبادل ہوتے ہیں یا کبھی متقابل [اٹری پلیکس (Atriplex) کی نوع]۔ وہ اکثر چھوٹے بالوں کی موجودگی کی وجہ سے دانہ دار یا آٹے جیسے (بُرادے دار) معلوم ہوتے ہیں یہ خاصہ کینو پوڈیئم اور اٹری پلیکس کی انواع میں زیادہ دیکھا جاتا ہے۔

پھُلی داری عموماً مخلوط ہوتی ہے۔ عنقود (racemes) گچھے اور چھوٹی گچھیاں (panicles) سے سارے عام ہیں پھول (شکل ۳۱۹) چھوٹے اور غیر نمایاں ہوتے ہیں نیز منتظم، یک قبا، زیرانوثی خنثی یا کبھی کبھی (جیسے کہ اٹری پلیکس Atriplex میں) یک جائی اور یا تو مشترک صنفی یا جدا صنفی ہوتے ہیں۔ وہ سب شبہہ یا تو باد پسند (anemophilous) یا خود زیرگی کرنے والے (self-pollinated) ہوتے ہیں۔

گردگل کثیر یا متحد برگ چھوٹا، کماس نما اور مستقل ہوتا ہے۔ وہ عموماً پانچ پتوں پر مشتمل ہوتا ہے [کینو پوڈیئم، بی ٹا Beta، سالسولا Salsola اور سوئیڈا Suæda میں یہی کلیہ ہے] اور بعض اوقات تین یا چار پتوں پر (سالیکورنیا)۔ اٹری پلیکس (Atriplex) کے مادہ پھولوں میں صرف دو ہی ہوتے ہیں۔ زردیشے عموماً گردگل کے

[1] Salicornia
[2] Salsola Kali
[3] جدید ترجمہ = فاغیہ



شکل ۱۸۷

ا، کینوپوڈیم کی ایک نوع کا پھول

ب، بیٹ[a] (Beet) کے پھول کی تراش

پتیوں کی تعداد کے مساوی اور اُن کے مقابل ہوتے ہیں نیز زیر اُنوثی، بعض اوقات گرد اُنوثی؛ (بیٹا Beta)۔ سالیکورنیا میں ایک یا دو زررشیے ہوتے ہیں۔ مادہ کوٹ میں دو اور بعض اوقات تین ثمر برگ ہوتے ہیں، وہ ملحق ہوتا ہے۔ بیض خانہ ایک خانہ والا ہوتا ہے اور اعلیٰ (بیٹا میں نیم ادنیٰ) جس میں ایک قاعدی خم رُخہ بیضدان ہوتا ہے۔ پھل ایک چھوٹی سپیاری (nut) ہوتا ہے، جو مستقل گرد گل میں ملفوف ہوتی ہے۔ بیج البیومینی یا کبھی کبھی غیر البیومینی ہوتا ہے۔ جنین خمیدہ یا دروں تخم کے گرد لولبی طور پر پیچ کھلیا ہوا ہوتا ہے۔

سالیکورنیا (Samphire سامفائر) ایک چھوٹا بغیر پتوں والا پودا ہے جس کا بہت وسیع پھیلاؤ ہوتا ہے، یہ کیچڑ دار ساحلوں پر اُگتا ہے۔ اُس کے تنے رسدار اور جوڑدار ہوتے ہیں۔ پھول دو یا تین مل کر چھوٹے چھوٹے گچھوں میں واقع ہوتے ہیں جن میں سے دو ہر گرہ پر ایک دوسرے سے مقابل ہوتے ہیں۔ پھول کا گرد گل لحمی ہوتا ہے جس میں تین یا چار دندانے ہوتے ہیں، اور ایک یا دو زررشیے، اور ایک مادگیں جس میں دو ثمر برگ ہوتے ہیں۔

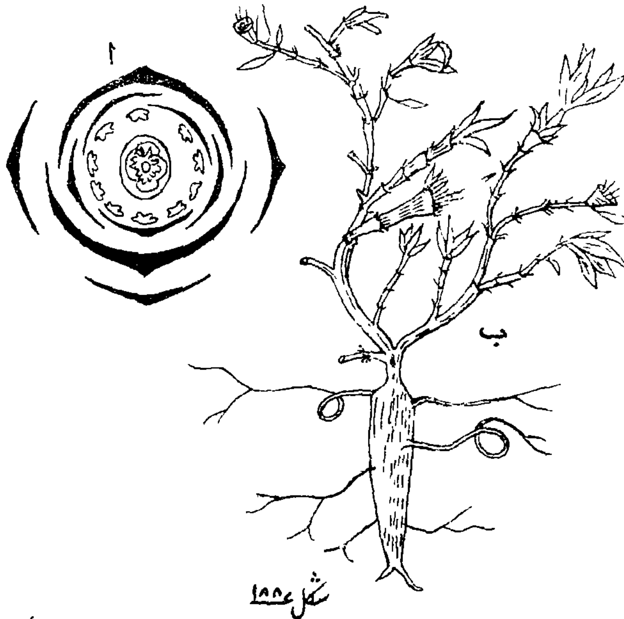
بعض کاشت کردہ اقسام مانوس ہیں۔ گارڈن بیٹ (Garden Beet

[a] چقندر، مربوط ثمرا

اور شوگر بیٹ (Sugar Beet) جنگلی چقندر کی کاشت کردہ قسمیں ہیں۔ یہ دوسالہ باش ہوتے ہیں اور ان کی جڑوں میں شکر ذخیرہ ہوتی ہے۔ اسپی نیشیا اولیریسیا (Spinacia oleracea) کو اسپیناک (Spinach) کہتے ہیں۔ پھول دو شقہ اور جدا صنفی ہوتے ہیں۔

۱۱۔ پارٹیولیکیسی (PORTULACACEÆ) (شکل ۱۸۹)۔

امتیازی خصائص :۔ بوٹیاں، پتے اکثر لحمی، پھول منتظم، ⚥، اور گچھوں میں۔ اکمامے ۲، پنکھڑیاں ۴۔۵، ذرد ریشے ۴۔۵ اور پنکھڑیوں کے مقابل یا زیادہ، بعض اوقات گرد دانوئی۔



شکل ۱۸۹

ا، پارٹیولیکا اولیریسیا (Portulaca oleracea) کا زہری خاکہ

ب، پارٹیولیکا ٹیوبروزا (Portulaca tuberosa) کا پودا

بیض خانہ اعلیٰ (۲-۸)، عموماً (۳) ایک خانہ والا جس میں مرکزی قاعدی مشیمہ پر چند یا متعدد بیضدان ہوتے ہیں۔ پھل کیسہ نما (capsule)۔

ہندوستان میں اِس فصیلہ کے نمایندے پارٹیولیکا (portulaca) کی مختلف انواع ہیں (شکل ۱۴۸)، جو پڑت زمین اور دھوپ والے مقامات پر عام ہوتے ہیں۔ یہ سب چھوٹے چھوٹے عشبی پودے ہوتے ہیں، جو زمین سے صرف ایک یا دو اِنچ اوپر اُگتے ہیں اور ان کی متعدد جانبی لٹکتی ہوئی جڑیں ہوتی ہیں۔ یہ عموماً یک سالہ ہوتے ہیں اور ہر سال پچھلے سال کے بیجوں سے تازہ اُگتے ہیں، لیکن بعضوں میں بصلی تذخیری جڑیں ہوتی ہیں۔ پتے چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں، اور پانی جمع کرنے والی کبھی بافت کے نمو کی وجہ سے عموماً کم و بیش لحمی ہوتے ہیں۔ یہ پودے ایسے مقامات پر اُگتے ہیں جن کے بہت خشک ہو جانے کا امکان ہوتا ہے، چنانچہ بغیر پانی جمع کیے کے اور بغیر ایسے بشرہ[1] کی موجودگی کے جو تبخیر سے پانی کو خارج نہ ہونے دے، سخت خشک سالی میں اُن کے تلف ہو جانے کا اندیشہ ہو سکتا ہے۔ پتے بعض اوقات متبادل اور بعض اوقات متقابل ہوتے ہیں، اور اُن میں عموماً پتنیے ہوتے ہیں، گو بعض انواع میں ان کی جگہ باریک سفید بالوں کا بغلی گچھا ہوتا ہے۔

پھلداریاں (فواعی) مفرد ہوتی ہیں۔ متعدد انواع میں پھول مجرد ہوتے ہیں، لیکن دوسروں میں پھلداریاں گچھیالی نوعیت کی ہوتی ہیں۔

پھول خنثیٰ اُلشکل، منتظم اور عموماً زیر انثوی ہوتے ہیں۔ یہ امر بحث طلب ہے کہ آیا وہ دو قبا ہیں یا نہیں، لیکن اب شاید اُن کو اکثر و بیشتر یک قبا ہی تصور کیا جاتا ہے۔ اب تھوڑی دیر کے لیے فرض کر لیں کہ اُن میں گردِ گل کے دو گھیرے ہیں، تو کچامہ کے دو اکمامے ہیں،

[1] Cuticle = بشرہ - بکل

ایک اگلا جو پچھلے پر متراکب ہوتا ہے، اور یہ عموماً نیچے کی طرف ملے ہوئے ہوتے ہیں۔ پنکھڑیاں[1] ۴ یا ۵، جدا جدا ہوتی ہیں، اور پارٹیولیکا (Portulaca) میں جو ہندوستان میں اس خاندان کی واحد عام جنس ہے وہ نمایاں طور پر گردا اُوٹی ہوتی ہیں، اور بعض خانہ اکماموں کی تہ سے چپکا ہوا ہوتا ہے۔ پنکھڑیوں کے مقابل ۴ یا ۵ زردریشے ہوتے ہیں، یا بعض اوقات اس سے دو گنے یا تگنے ہوتے ہیں، اور بعض اوقات، بالخصوص پارٹیولیکا میں، وہ درمیانی تعداد کے ہوتے ہیں، جس کی وجہ یہ ہے کہ اُن میں سے ایک یا زیادہ کم و بیش شاخوں میں منقسم ہو جاتے ہیں۔ بیض خانہ عموماً اعلیٰ ہوتا ہے لیکن پارٹیولیکا میں وہ نیم ادنیٰ ہوتا ہے اور (۲-۸) یا عموماً (۳) پھل پتوں[2] والا اور ایک خانے والا جس میں ایک قاعدی مشیمہ ہوتا ہے، جس میں متعدد بیضیدان لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ ثمر برگوں کی تعداد کلغیوں کی تعداد سے ظاہر ہوتی ہے۔

اس پھول کی یک قبائی نوعیت کا نظریہ جن وجوہ پر مبنی ہے وہ خاص کر یہ ہیں کہ پنکھڑیاں اور زرد ریشے متبادل ہونے کے بجائے (جیسا کہ اُن کو ہونا چاہیے) ایک دوسرے کے مقابل ہوتے ہیں، اور یہ کہ کماچے پانچ ہونے کے بجائے دو ہوتے ہیں، جس سے یہ گمان ہوتا ہے کہ وہ کمامہ نہیں بلکہ درحقیقت پھول کے برگیزے ہیں۔ اس کی تصدیق کسی حد تک دوسرے مظاہر سے بھی ہوتی ہے جو اس خاندان اور دوسرے مماثل خاندانوں میں نظر آتے ہیں، اور تمام حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے شہادت اسی خیال کی تائید کرتی ہے کہ یہ ظاہری اکلیلچہ درحقیقت گرد گل کا ایک واحد گھیرا ہے۔

پھولوں سے شہد کا افراز ہوتا ہے، اور ان پر مکھیاں اور دوسرے کیڑے آتے رہتے ہیں۔ وہ رات کو اور ابر آلود یا مکدر موسم میں بند ہو جاتے ہیں۔

[1] بتلاب [2] جدید ترجمہ۔ ثمر برگ

زرریشے اور رتے مرجھا کر باہم گتھ جاتے ہیں اور خود باروری عمل میں آتی ہے۔ پارٹیولیکا اولیریسیا (Portulaca Oleracea) کے زرریشوں کو تماس کا خفیف سا احساس ہوتا ہے اور وہ اُس جانب پھر جاتے ہیں جدھر انھیں چھوا جائے۔

خود پارٹیولیکا (Portulaca) ہی ایک ہندوستانی جنس ہے گو بعض اوقات مزرتی باغوں میں دوسری جنسیں بھی دیکھی جاتی ہیں۔ جنس پارٹیولیکا اِس امر میں غیر طبعی ہے کہ اس کا تخم خانہ نیم ادنیٰ ہوتا ہے۔ عام انواع یہ ہیں:- پارٹیولیکا اولیریسیا (Purslane پرس لین)، جو عام طور پر دنیا کے متعدد حصوں میں گملوں میں اگایا جاتا ہے۔ یہ عشبی پودا ہے جس کے پتے تبادل کسی قدر چوڑے اور بے پتیا ہوتے ہیں، یہ پتے باہم قریب جمع ہو کر جھنڈ بنا دیتے ہیں اور ان پتوں کے گچھے ہوتے ہیں۔ پارٹیولیکا کواڈریفیڈا (P. quadrifida) جس کے پتے جوڑے اور متقابل ہوتے ہیں، پتیے بالوں کے گچھوں سے بنتے ہیں، اور پھول منفرد ہوتے ہیں۔ پارٹیولیکا ٹیوبروزا (P. tuberosa) (شکل ۵۰۱ ب) جو سمندر کے کنارے چٹانوں پر اُگتا ہے۔ اس کے پتے تقریباً استوانی اور بہت لمبے ہوتے ہیں (صفحہ ۴۳۶)، اور پھول منفرد۔ پارٹیولیکا کی متعدد گلستانی اقسام بذریعۂ کاشت اگائی جاتی ہیں۔

ف ۱۲۔ کیاریوفائلیسی (CARYOPHYLLACEÆ)

امتیازی خصائص:- پھول منتظم عموماً کثیر پتلابی اور زیرا نوئی۔ زرریشے عموماً پنکھڑیوں سے دگنے ہوتے ہیں لیکن بعض دفعہ ان سے کم ہوما دگیں ۲ تا ۵ ثمر برگوں والا،

اور صلیبچلا[7] ہوتا ہے۔ بیض خانہ ایک خانہ والا۔ مشیمیت آزاد اور مرکزی پھل ایک کیسہ پھولی ہوئی گرہیں، مقابل پتّے، اور گپھالی پھولداریاں مخصوص و ممیّز ہیں۔

اس فصیلہ سے متعلق جتنے پودے ہیں وہ زیادہ تر عشبی[1] ہوتے ہیں جن کی گرہیں پھولی ہوئی اور پتّے مقابل، سادہ، مکمّل اور عموماً لمبے پتّے ہوتے ہیں، مثلاً پنک (Pink)، سوئیٹ ولیم (Sweet Williams)، چک وِیڈ (Chickweed)، اور کیامپئین (Campion) کی کئی انواع۔ پھولداری گپھالی ہوتی ہے اور تمثیلی طور پر دوشقہ (Dichasium) ہوتی ہے (شکل ۱۵۲)۔ پھول منتظم، عموماً خنثی[*] اور پنج پارہ ہوتے ہیں اور مستثنیٰ حالات میں یک جانی یا چار پارہ[*] ہوتے ہیں۔

کماسہ، کثیر اکامی یا مربوط اکامی، جن کے ۵ (یا ۴) اکمامے ہوتے ہیں۔ اکلیلچہ کثیر پنکھڑی، جس میں ۵ (یا ۴) پنکھڑیاں ہوتی ہیں بعض دفعہ پنکھڑیاں نہیں ہوتیں۔ نرکوٹھ ۱۰ (یا ۸) آزاد زرریشوں والا (بعض انواع میں یہ تخفیف ہوکر ۵، ۴ یا ۳ رہ جاتے ہیں)، زیر اُنوثی (یا کبھی کبھی گرد اُنوثی)، جوابی زرریشی (obdiplostemonous)۔ مادہ کوٹھ ۲ تا ۵ ثمربرگوں والا[3] اُملیچلا جس میں آزاد قلمے ہوتے ہیں (شکل ۱۳۲ ت)۔ بیض خانہ ایک خانہ والا اور اعلیٰ۔ بیضات عموماً کثیر التعداد، دو رخے (amphitropous) یا خم رُستے (campylotropous) جن کی آزاد مرکزی مشیمیت ہوتی ہے (دیکھو صفحہ ۳۴۴)۔ بیج البیومینی، اور جنین دروں تخم کے گرد خمیدہ۔ پھل عموماً ایک خانہ والا کیسہ ہوتا ہے، جس کی شگفتگی دانتوں کے ذریعہ عمل میں آتی ہے جو اپنے راس پر علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ بیجوں کا انتشار مجمر میکانیت (censer mechanism) کے

[1] عشبہ = Herb [2] فاغیہ [3] بیلانی یا مربوط ثمرا

[*] مجزہ

ذریعہ سے عمل میں آتا ہے (صفحہ ۴۰۷)۔

کیاریو فائلیسی (Caryophyllaceæ) میں گلی ساخت کی دو نہایت نمایاں تشکیلیں (قسمیں) ہوتی ہیں جن کے لحاظ سے اس فصیلہ کی ذیلی تقسیم دو گروہوں میں کی گئی ہے:-

۱- السینائیڈی (Alsinoideæ) نسبتہً ادنیٰ تشکیل ہے، جس میں اکمامے آزاد یا قاعدے پر کسی قدر ملے ہوئے ہوتے ہیں، اور پنکھڑیاں چھوٹی ہوتی ہیں۔ پھول اُتھلے اور اسی لیے بہت کھلے ہوتے ہیں۔ اور زرریشوں کے قاعدوں پر کے غدد کا افرازی شہد متعدد چھوٹی زبان والے کیڑوں (مکھیوں وغیرہ) کو میسر آسکتا ہے۔ پھول عموماً نخز نرینہ (protandrous) ہوتے ہیں، لیکن بعض پھول ہم زواج (homogamous) ہوتے ہیں اور اُن میں خود زیرگی عمل میں آتی ہے۔ اس گروہ میں بعض اوقات پتے پیچ دار ہوتے ہیں، پھول کم و بیش گردانوثی ہوسکتے ہیں، اور پنکھڑیوں یا زرریشوں کی تعداد میں اکثر تخفیف ہوجاتی ہے۔

۲- سیلینائیڈی (Silenoideæ) جس میں کیامہ مربوط اکمامی اور نلی دار ہوتا ہے، اور پنکھڑیاں لمبی اور پنجہ دار ہوتی ہیں (شکل ۱۲۳ ا)۔ اسی لیے پھول بند ہوتے ہیں اور شہد تک جس کا افراز ظرف یا پذیرے سے کیامہ اور اکلیلچہ کے درمیان ہوتا ہے، صرف لمبی زبان والے کیڑے (شہد کی مکھیاں، تتلیاں، اور پروانے) رسائی حاصل کرسکتے ہیں۔ مزید برآں بعض انواع میں پنکھڑیوں پر زبانکوں کی موجودگی کی وجہ سے چھوٹے کیڑوں کو رسائی حاصل نہیں ہوتی اور وہ اس طرح شہد سے محروم رہ جاتے ہیں۔ پھول عموماً واضح طور پر نخز نرینہ ہوتے ہیں۔

۱- السینائیڈی (Alsinoideæ) ــــــ اسٹیلیریا[1]

(Stellaria) ــ پنکھڑیاں ۵، گہری دو فصتی جو ۰ معدوم ہوتی ہیں۔ شاذ حالتوں میں بالکل ہوتی ہی نہیں۔ متعدد انواع پہاڑیوں میں عام ہیں لیکن چند نیچے میدانوں تک پہنچ جاتی ہیں اور مرطوب

[1] پتلاب

اور سایہ دار مقامات کو پسند کرتی ہیں - سرااسٹیم ولگیٹم (Cerastium vulgatum) تمام ہندوستان میں پہاڑیوں پر پایا جاتا ہے۔

۳ - سیلینائیڈی (Silenoideæ) - ڈایانتھس (Dianthus)، لخنس (Lychnis)، اور سیلین (Silene) کی انواع پہاڑیوں میں پائی جاتی ہیں سیلینائیڈی کنائیڈیا (S. conoidea) پنجاب کے میدانوں میں ہوتا ہے۔ جنس سیلین تین نَے کی وجہ سے لخنس سے تمیز کی جاتی ہے۔

۱۳ - ریانن کیولیسی (Ranunculaceæ)

امتیازی خصائص :- گردگلی سپتے آزاد اور عموماً بتلاب نما ہوتے ہیں - پھول زیرانوتی ہوتے ہیں - زرریشے غیر محدود تعداد میں (∞) - مادہ کوٹ ازل پھلا ہوتا ہے۔

کلیماٹِس (Clematis) کے سوائے اس فصیلہ کے تمام پودے بوٹیاں ہیں، جن کے پتے متبادل یا بیخی، عموماً زیادہ تقسیم شدہ بے پتیے اور پوشش دار ہوتے ہیں - کلیماٹس کی بیشتر انواع جھاڑیاں ہیں جن کے پتے متقابل ہوتے ہیں اور اپنی ڈنٹھلوں کے ذریعے اوپر چڑھتے ہیں۔

پودے عموماً ال پایہ جذور کے ذریعہ سے سدا زندگی بسر کرتے ہیں - ابتدائی جڑ غائب ہوجاتی ہے اور اتفاقی یا غیر حقیقی جڑیں مہیا ہوجاتی ہیں - متعدد حالتوں میں یہ اتفاقی جڑیں لبلبی ہوجاتی ہیں، مثلاً منکس ہوڈ (Monkshood) میں۔

---

۵۱ - Herb عشبہ (جمع = عشبات) - ۵۲ بدھلکوں

فانجیہ (پھولداری) بیشتر حالتوں میں گُچھیالی ہوتی ہے، مثلاً بٹرکپ۔ منکس ہوڈ اور لارک اسپر (Larkspur) میں عنقود پائے جاتے ہیں۔ انیمون میں پھولنے والی ٹہنی پر ایک راسی پھول لگا ہوا ہوتا ہے۔

پھول خلثی، زیادہ تر کرن کھی، اور دَوری یا نیم دَوری ہوتے ہیں۔ منکس ہوڈ اور لارک اسپر میں وہ جُفتہ (zygomorphic) ہوتے ہیں۔

گرد گل میں شاذ ہی عیاں کمامہ اور اکلیلچہ ہوتا ہے۔ لیکن ریانن کیولس (Ranunculus) کی سب سے بڑی جنس میں ایسا نہیں ہوتا، بلکہ اس میں پانچ اکماے اور پانچ پنکھڑیاں ہوتی ہیں (شکل ۱۱)۔ متعدد حالتوں میں بیرونی گرد گلی پتوں اور زرریشوں کے درمیان مختلف اقسام کے شہدی اعضا (شہددان) ہوتے ہیں۔ ان کو عموماً ترمیم شدہ پنکھڑیاں سمجھا گیا ہے۔ اس رائے کے مطابق بیرونی گرد گلی پتے ایک بتلاب نما کمامے کے نمایندے ہیں۔ جب شہدی اعضا نہیں ہوتے [مثلاً کلیماٹس، تھیالکٹرم (Thalictrum)] تو اس بنا پر کہ ایسی حالت میں پنکھڑیاں بالکل غائب ہو گئی ہیں، کمامہ کی اصطلاح کا اطلاق گرد گلی پتوں کے واحد سلسلے پر بھی کیا جاتا ہے۔ مختلف نمونوں کے بیان کرنے میں اس رائے کا اختیار کرنا مناسب ہے، اگرچہ یہ زیادہ اغلب ہے کہ شہدی اعضا بیرونی زرریشوں سے اخذ ہوتے ہیں۔ یہ معلوم ہونا چاہیے کہ بعض جنسوں میں شہددان اکماموں، زرریشوں یا ثمربرگوں کے تعلق میں نہایاب ہوتے ہیں۔

زرریشے تعداد میں غیر محدود ہوتے ہیں (∞)، اور زیر اُنثی اور آزاد۔ زردان دررستہ (innate) اور بروں رویہ (extrorse) ہوتے ہیں۔

مادہ کوٹ اَمِل پھلا، اور عموماً کثیر ثمر برگی ہوتا ہے۔ ثمربرگوں کی تعداد مختلف ہوتی ہے۔ ہر بیض خانہ میں ایک یا کئی وانژر سے بیضدان ہو سکتے ہیں۔ اگر ایک ہی ہو تو وہ سیدھا یا معلق (Pendulous) ہوتا ہے۔

ملہ بتلاب ۔ ے لیوغ شکل

بیج البیومینی ہوتا ہے۔ پھل یا تو ناشگافوں کا یا جراوں کا ایک خوشہ ہوتا ہے۔ وہ شاذ ہی ایک بیری ہوتا ہے یا ثمر برگوں کے غیر معمولی طور پر مل جانے کی وجہ سے، جیسا کہ نیجلا (Nigella) میں کیسہ نما ہوتا ہے۔

زیرگی۔۔۔ پھول عموماً نحز نرینہ ہوتے ہیں، لیکن تھیا لکٹرم (Thalictrum) اور ھیلی بورس (Helleborus) کے پھول نحز مادینہ ہوتے ہیں۔ بترکیب پر جس میں شہد محض جزءً پوشیدہ ہوتا ہے، مختلف کیڑے آتے ہیں۔ اڈونس (Adonis) اور تھیالکٹرم کے پھول، نیز ووڈ انیمون (Wood Anemone) اور ٹراولرز جائے (Traveller's Joy) کے پھول "زیرہ دار پھول" ہوتے ہیں۔ لیکن تھیالکٹرم کی بعض انواع میں زیرگی ہوا کے ذریعہ سے عمل میں آتی ہے، اور انیمون اور کلیمیاٹس کی بعض انواع میں شہد کا افراز زرریشمان سے ہوتا ہے، جو محض جزءً پوشیدہ ہوتا ہے۔

ٹرالیئس (Trollius) اور ووڈ انیمون کے پھولوں میں اکثر خود زیرگی عمل میں آتی ہے۔ اور دوسری بیشتر جنسوں میں خود زیرگی کا ہونا ممکن ہے لیکن چونکہ ھیلی بورس (Helleborus) میں پھول مطلقاً نحز اوّلی ہوتے ہیں لہذا یہ ناممکن الوقوع ہوتی ہے۔ سب سے زیادہ مخصوص پھول کولمبائن (Columbine) (اکوی لیجیا Aquilegia)، لارک اسپر (Larkspur) اور منکس ھوڈ (Monkshood) کے ہیں۔ وہ لمبی زبان والی شہد کی مکھیوں (خصوصاً ہمبل بی Humble-bees) کے ذریعے زیرگی ہونے کا توافق رکھتے ہیں۔

بیشتر ہندوستانی ریانن کیولیسی پہاڑیوں میں اُگتے ہیں، اور بعض ہمالیہ کے الپی منطقہ (Alpine Zone) تک چڑھ جاتے ہیں۔ پنجاب سے بنگال تک کے میدانوں میں ریانن کیولس اسکلیریٹس (Ranunculus scleratus) پایا جاتا ہے۔

شکل ۱۸۹۔ ریاننکیولیسی کے زہری محاکے
(ا) اکوی لیجیا (کولمبائن)۔ ب، ریاننکیولس کی ایک نوع۔

ریاننکیولس (اشکال ۱۱۷۔ ۱۸۹ ب)۔ اس جنس میں بٹرکپس (زاغ پا) (Crowfoots) داخل ہیں۔ $K_5C_5A_\infty C_\infty$۔
ہر پنکھڑی کے قاعدے پر ایک چھوٹا جیب نما شہد دان ہوتا ہے۔
پھل ناشگافوں کا خوشہ ہوتا ہے۔

کلیماٹس (Clematis)۔ چار بتلاب نما کما ہے۔ پنکھڑیاں ندارد۔
پھل ناشگافوں کا خوشہ ہے جس میں مستقل بال جیسے تے ہوتے ہیں۔
معتدل ہمالیہ میں اس کے کئی نمونے عام ہیں، مثلاً کلیماٹس مونٹانا (C. montana)، کلیماٹس گوریانا (C. Gouriana)۔

انیمون (Anemone)۔ کمہ ۵۔ ۵ بتلاب نما۔
پنکھڑیاں ندارد۔ پھل ناشگافوں کا خوشہ۔ مثلاً انیمون ریویولیارس (A. rivularis) وغیرہ (ہمالیہ میں)۔

تھیلکٹرم (Thalictrum)۔ کمہ ۴۔ ۵ کم و بیش بتلاب نما جلدی جھڑجاتے ہیں۔ پنکھڑیاں ندارد۔ ریشوں کا [illegible] حصہ زرد مائل ہوتے ہیں۔ پھل ناشگافوں کا خوشہ۔ تھیلکٹرم [illegible] (T. [illegible])، تھیلکٹرم فولیولوزم (T. foliolosum) ہمالیہ میں۔

ل۔ گلاب

اکوی لیجیا (Aquilegia) (شکل ۱۲۹ ا)۔ اکما سے ۵، پتلا ب نما۔ پنکھڑیاں ۵، مہمیز دار۔ ثمر برگ ۵۔ پھل جرابوں کا خوشہ۔

اکوی لیجیا پیوبی فلورا (A. pubiflora) (مغربی ہمالیہ)۔

اکانیٹم (Aconitum) (منکس ہوڈ) شکل ۱۲۱:

جواشا[1] (Zygomorphic)۔ پتلاب نما اکما سے [illegible] پچھلا بڑا اور خودنما۔ پنکھڑیاں دو، جو کما سے کی ٹوپی میں شہدی اعضا کی شکل میں بند رہتی ہیں۔ ثمر برگ ۲۔۵۔ پھل جرابوں کا خوشہ۔

اکانیٹم ہیٹروفائلم (A. heterophyllum) اتیس (Atis) ہے جس کی جڑیں عموماً مغربی ہمالیہ میں بکثرت جمع کی جاتی ہیں اور دوائی اغراض کے لیے میدانوں میں بھیجی جاتی ہیں۔

ڈلفی نیم (Delphinium) [لارک اسپر Larkspur]: جواشا[1] (Zygomorphic)۔ پتلاب نما اکما سے، پچھلا مہمیز دار۔ ۲ مہمیز دار پنکھڑیاں جو مہمیز دار اکماموں میں گھسی ہوئی ہوتی ہیں۔ ثمر برگ ۱۔۵ پھل جرابوں کا خوشہ، بعض اوقات صرف ایک ہی جراب۔

۱۴۰۔ انونیسی (Anonaceæ)

امتیازی خصائص:۔۔ درخت اور جھاڑیاں، جن میں دوم قطاروں والے مکمل بے پتیے پتے اور ☿ زیر اُنثی پھول ہوتے ہیں۔ گیرِ دگل کے عموماً تین گھیرے ہوتے ہیں۔ زردشے اور ثمر برگ ∞، آزاد ہوتے ہیں۔ بیضدان ∞۔ پھل عموماً بیریوں کا مجموعہ ہوتا ہے۔

یہ مداری (Tropical) درختوں اور جھاڑیوں کا ایک بڑا فصیلہ ہے

کنگھہ = hood خود سر
پتلاب
[1] لاپوریج شکل

جس کے عام مشرقی نمایندے شریفے (سیتا پھل) اور رام پھل (soursops) وغیرہ ہیں۔ اِن کے پتے عموماً دو صفوں میں جانبی شاخوں پر لگے ہوئے ہوتے ہیں اور پتیے نہیں ہوتے۔ نیز وہ غیر منقسم ہوتے ہیں۔

مختلف اقسام کی پھولداریاں ہوسکتی ہیں، اور پھول ☿ اور منتظم ہوتے ہیں۔ گرد گل تین یا زیادہ گھیروں پر مشتمل ہوتا ہے، اور عموماً ہر گھیرے میں تین پتے ہوتے ہیں، جن میں سے بیرونی گھیرے اکمامہ نما اور اندرونی بتلاپ نما ہوتے ہیں۔ زر ریشے ∞ ہوتے ہیں، اور اُن کی ترتیب پیچدار ہوتی ہے اور گرد گل کی طرح زیر اُفوتی۔ لیکن ثمر برگ بھی ∞، اور ایک دوسرے سے آزاد ہوتے ہیں، باستثنائے مانوڈورا (Monadora) جو ہندوستان میں شاذ ہی پایا جاتا ہے۔ ہر ثمر برگ میں ایک یا متعدد واژوں رُخے بیضہ دان ہوتے ہیں۔ پھل عموماً بیریوں کا مجموعہ ہوتا ہے، جو بعض اوقات بیجوں کے درمیان دبی ہوئی ہوتی ہیں۔ سیتا پھل، رام پھل اور انونا (Anona) کی جنس کے دوسرے ارکان میں بیریاں ظرشتہ یا پذیرے سے جڑی ہوئی ہوتی ہیں، اور اس طرح ایک مکمل پھلیے بیضہ دان سے ایک واحد پھل بنتا ہے۔ میاگنولیئسی (Magnoliaceæ) میں، جس کے نمایندے ہندوستان میں چمپک[1] (مرکیلیا چمپا کا Michelia Champaca) وغیرہ ہیں، تقریباً یہی عام خصائص پائے جاتے ہیں اور خاص نقطۂ امتیاز یہ ہوتا ہے کہ انونیسی میں بیجوں کا دروں تخم چنی دار (ruminate) ہوتا ہے، یا اُس پر موجی لکیریں ہوتی ہیں جن سے ایک تمام دروں تخم کا مرمری منظر (marbled appearance) پایا جاتا ہے۔

ہندوستان میں متعدد انونیسی ہیں، لیکن صرف انونا کی یہ مختلف انواع زیادہ مانوس ہیں:- یعنی رام پھل (A. muricata)، رام پھل Bullock's Heart (A. reticulata) اور شریفہ یا سیتا پھل (A. squamosa)۔

---

[1] خواص ئکہ-پنکھڑی ئکہ چمپا

۱۵۔ لارسی (Lauraceæ)

امتیازی خصائص ۔ درخت اور جھاڑیاں، جن کے پتے متبادل بے پتیے، اور پھول منتظم بے پنکھڑی ہوتے ہیں۔ یہ اکثر و بیشتر سہ پارہ ہوتے ہیں، جن میں گرد اُنوثی کے دو گھیرے، اور زرریشوں کے تین یا چار گھیرے ہوتے ہیں، (زردانوں کی شگفتگی مصراعوں یا کھلتہ دنیوں کے ذریعہ ہوتی ہے)۔ اور بیض خانہ ایک خانہ والا ہوتا ہے۔ پھل بیری ہوتا ہے۔

یہ مداریٔی درختوں اور جھاڑیوں کا خاصا بڑا فصیلہ ہے، جس کے نمایندے خصوصاً انڈو ملایا (Indo-Malaya) میں خوب پائے جاتے ہیں۔ اُن کی نوعیت کسی قدر خشکی کے پودوں کی سی ہوتی ہے۔ جو اُن میں سے بیشتر کے چمڑے جیسے پتوں سے ظاہر ہوتی ہے۔ یہ پتے جتا دلہ اور بے سپیٹے ہوتے ہیں، اور اُن میں عموماً روغنی کہفے بہت سے ہوتے ہیں۔ اگر ان پتوں کو روشنی کے سامنے پکڑ رکھیں تو یہ جوف نیم شفاف دھبوں یا نقطوں کی طرح دکھائی دیتے ہیں۔ کیا سیتھا (Cassytha) ایک دلچسپ طفیلی ہے، جو اپنی عام عادت اور ساخت میں کسکیوٹا (Cuscuta) کی طرح ہوتا ہے جس کا بیان اِس سے پہلے درج کیا گیا ہے (صفحہ ۲۷۵)۔

پھولداری مختلف اقسام کی اور یا تو عنقودی یا گچھیالی ہوتی ہے، اور منتظم

سلہ ۔ نافیہ سہ ہتلاب

پھولوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ جو یا تو ☿ یا یک جانی ہوتے ہیں۔ ہر گھیرے میں پھول کے حصے تقریباً کسی بھی متوسط تعداد کے ہوتے ہیں، لیکن عام طور پر ایک گھیرے میں کی تعداد دوسرے گھیرے میں کی تعداد سے متناظر ہوتی ہے اور عام ترین تعداد تین ہوتی ہے۔ گرد گل کے دو گھیرے ہوتے ہیں، اور وہ اکمامہ نما اور گرد اُنوثی ہوتا ہے۔ زردیشوں کے چار گھیرے ہوتے ہیں، وہ بعض اوقات بر اُنوثی ہوتا ہے۔ ثمر برگ سے ایک خانہ دار بیضہ نما بنتا ہے، جس میں صرف ایک معلق دار زرنہ بیضہ دان ہوتا ہے۔ تمام زردان دروں رویہ (introrse) ہوتے ہیں، لیکن بعض اوقات تیسرے گھیرے کے زردان باہر کی طرف کھلتے ہیں۔ یہ شگفتگی مصراعوں یا کھلندنیوں کے ذریعہ سے عمل میں آتی ہے، جو اوپر کی طرف جھک جاتی ہیں۔ پھل بیری ہوتا ہے اور وہ عموماً ایک ظرف یا پذیرے کے اندر ملفوف ہوتا ہے، جو خود بھی لحمی ہو جاتا ہے۔ بیج غیر البیومینی ہوتا ہے۔

ہندوستان میں اس فصیلہ کے متعدد افراد ہیں، مگر نسبۃً زیادہ اہمیت رکھنے والوں میں سے حسب ذیل ہیں :—

سنّاموم ذیلانیکم (*Cinnamomum Zeylanicum*) (دارچینی) اسے اگر یوں ہی چھوڑ دیا جائے تو بڑا درخت ہوتا ہے، لیکن دوران کاشت میں اس کی قلم تراشی (coppice) کرتے ہیں، جس سے اس کی لمبی ٹہنیاں نکل آتی ہیں جن کی چھال نکال کر خشک کر کے لپیٹ لی جاتی ہے یہی تجارتی ابازیری شئے یعنے مصالح کی دارچینی ہے۔ **سنّاموم کیامفورا** (*C. Camphora*) (کافور) یہ چین اور جاپان کا درخت ہے جو یہاں بعض اوقات بذریعہ کاشت اگایا جاتا ہے۔ اس کے پتوں سے کافور بذریعہ کشید نکالا جاتا ہے۔ **پرسیا گراٹیسیما** (*Persea gratissima*) ایک امریکی پھل ہے جسے پرتگالی لائے تھے اور جو اب بہت

عام ہے۔ یہ ایک لحمی پھل ہے جس کے بیچ میں ایک بہت بڑا بیج ہوتا ہے۔ کیا سیتھا (Cassytha) یہ ایک طفیلی ہے، جس کا تذکرہ کیا جا چکا ہے۔ وغیرہ۔ وغیرہ۔

ف۱۶۱۔ کروسیفری (Cruciferæ) (اشکال ۱۲۸، ۱۲۴)

امتیازی خصایص:۔ پھول کثیر بتلاتی اور زیرانوئی حصے دو دو اور چار چار ملیں۔ اکلیلچہ صلیب نما۔ زرریشے چو بلے۔ مشیمیت اور بیض خانہ اور پھل کی ساخت۔

یہ فصیلہ قریب قریب سب ملکوں میں ملتا ہے لیکن اس کے نمایندے بہ نسبت مداری آب و ہواؤں کے معتدل آب و ہوا میں بہت زیادہ پائے جاتے ہیں اگرچہ رائی (Mustard) جو اس خاندان سے متعلق ہے ہندوستان میں ہر جگہ پائی جاتی ہے۔ اس خاندان میں تقریباً تمام چھوٹی بوٹیاں شامل ہیں، اور یہ بہت ممتاز و مخصوص خاندان ہے جس میں پتے متبادلہ اور بے پتے ہوتے ہیں۔

پھولداری عموماً ایک تمثیلی عنقود یا گلخوشہ (corymb) ہوتی ہے اور اس میں شاذ ہی برگوں یا برگیزوں کا کوئی پتہ ہوتا ہے۔ **پھول** ☿، منتظم، اور زیرانوئی ترتیب رکھنے والا ہوتا ہے۔ کمامہ چار جدا جدا الکاموں پر مشتمل ہوتا ہے۔ اسی طرح اکلیلچہ کی بھی چار پنکھڑیاں ہوتی ہیں جو یونانی صلیب کے بازوؤں کی طرح مرتب ہوتی ہیں، لہذا فصیلہ کا نام بھی اسی مناسبت سے رکھا گیا ہے۔ زرریشے جن کے زردان دروں رویہ (introrse) ہوتے ہیں دو گھیروں میں مرتب ہوتے ہیں، یعنے دو چھوٹے زرریشے باہر، اور چار بڑے زرریشے اندر کی طرف ہوتے ہیں۔ یہ ترتیب جو اس خاندان کا امتیازی خاصہ ہے، چو بلا (tetradynamous) کہلاتی ہے۔ شربرگ[۲] دو ہوتے ہیں جن کی پھول میں عرضی ترتیب ہوتی ہے۔ بیض

ئ۔ تاشیہ ۔۔ پنکھڑی ۲۔ پھل پتے

ایک بیض خانہ (ovary) بناتے ہیں جو "تمثیلی طور پر" تو ایک خانہ والا، لیکن عملی طور پر دو خانوں والا ہوتا ہے، کیونکہ دو جداری مشیمے صرف ایک باریک جھلی کے ذریعہ ملے ہوئے ہوتے ہیں، جو بیض خانہ پر سے پیش پسیں (antero posterior) رخ میں عبور کرتی ہے (شکال ۱۲۸ ، ۱۴۱)۔ بیض خانہ ایک بہت چھوٹی سے نے میں ختم ہوتا ہے، جس میں دو کلغیاں لگی ہوئی ہوتی ہیں۔ یہ کلغیاں میان پسلیوں پر استادہ نہیں ہوتیں بلکہ مشیموں پر۔ پھل کیپسوی (capsular) ہوتا ہے، اور ممکن ہے کہ لمبا اور مقابلۃً تنگ ہو۔ آخر الذکر حالت میں اس کو تل پھلی (siliqua) کہتے ہیں، لیکن اگر وہ نسبۃً چھوٹا اور چوڑا ہو تو اسے تل پھلیا (silicula) کہتے ہیں۔ جب وہ کھلتا ہے تو مشیمی ڈھانچے یا ڈاٹ (replum) سے دونوں مصراعے یا کھلمندیاں ٹوٹ کر علیحدہ ہو جاتی ہیں، سوائے اوپر کے کنارے کے جو بدستور رہتا ہے۔ (صفحہ ۳۹۶ شکل ۱۲۸ اور ڈاٹ یا مشیمی ڈھانچہ صحیح و سالم رہتا ہے، اور عموماً بیشتر بیج اسی سے لگے ہوئے رہتے ہیں۔

زررشیوں کے قاعدوں پر وہ شہد دانے نظر آتے ہیں جن سے شہد کا افراز ہوتا ہے۔ اکثر و بیشتر کروسیفری میں شہد کی طرح کم و بیش محفوظ ہوتا ہے کہ اکثر کاسے تقریباً منتصباً استادہ ہو کر پھول کے لیے ایک قسم کی نلی بنا دیتے ہیں۔ پھول پر آنے والے کیڑے اپنے سر اور جسم کی ایک جانب سے زررشیوں کو چھوتے ہیں اور دوسری جانب سے کلغیوں کو۔

ہندوستان میں جنگلی کروسیفری زیادہ نہیں، لیکن کئی اہم کاشت کردہ نوع ہیں، مثلاً براسیکا سپ (B. campestris) یعنی رائی۔ براسیکا اولیریسیا (B. oleracea) یعنی کرم کلہ، گوبھی، گانٹھ گوبھی، وغیرہ (جس کے تنے کا بالائی حصہ موٹا ہوتا ہے)۔ B. napus یعنی ... (Lepidium sativum) ... اور ... یعنی ترہ تیزک ...

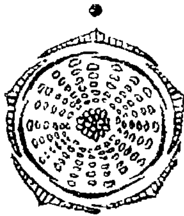
رافینس سٹائیوس (Raphanus sativus) یعنی مولی۔ کیپاسیلا
برسا پیا سٹورس (Capsella Bursa-Pastoris) یعنی
شیپرڈز پرس، ایک عام جھاڑی ہے۔

۳۱۔ روزیسی (Rosaceæ) ———

امتیازی خصایص:۔ پھول کثیر پتلا[1]، گرداونٹی[2]، منتظم۔ زرریشے گچھوں میں اور عموماً متعدد۔ مادگیں اَمِل پھلا۔

یہ بوٹیوں، جھاڑیوں اور درختوں کا ایک بڑا فصیلہ ہے۔ پتے متبادل، منفرد یا مرکب، اور عموماً پتیے دار ہوتے ہیں۔ نباتی تولید عام طور پر دوندوں اور چپینوں کے ذریعہ سے عمل میں آتی ہے۔ یہ فصیلہ ریانن کیوسی سے ظرف یا پذیرے کی شکل اور زہری پتوں کی گھیرے دار ترتیب کی وجہ سے تمیز کیا جاتا ہے۔ اس کی مانوس مثالیں گلاب، اسٹرابیری، راسپ بیری، سیب، ناشپاتی اور بہی ہیں۔

پھولداری نہایت مختلف الاقسام ہوتی ہے، جس میں عنقودی اور گچھیالی قسمیں دونوں شامل ہیں۔ پھول (شکل ۱۹۰) منتظم، پنج پارہ (یا چار پارہ) عموماً خفتی الگرد (اور کبھی کبھی ثمر برگوں اور کمامہ نلی کے باہم مل جانے کی وجہ سے برانوثی ہوتے ہیں)۔



شکل ۱۹۰
گلاب کا زہری خاکہ

کمامہ۔ مربوط اکمامی ہوتا ہے، جس میں پانچ (یا بعض اوقات چار)

[1] قاعیہ [2] پنکھڑی

جو اکثر بیلوں کی طرح چڑھنے والی ہوتی ہیں۔ پتے متبادلہ پنچہ دار، عموماً مرکب۔ پھول منتظم، یا زیادہ اکثر غیر منتظم اور اُن کی پھولداریاں عنقودی، کسی قدر مرکز دانوی۔ عموماً ۵ اکٹھے ملے ہوئے۔ ۵ پنکھڑیاں[1]، آزاد، اکثر نہایت جُو آسی (zygomorphic) مع لوا (standard)، پروں (wings) اور بیند[2] پنکھڑی (keel) کے۔ زرریشے دس آزاد یا باہم مل کر ایک نلی بناتے ہیں بعض اوقات ۹ + ۱۔ ثمر برگ ایک، اعلیٰ، بڑی نے والا۔ پھل پھلی (legume or pod) یا بند پھلی (lomentum)[5]۔ جس کے بیج غیر البیومنی ہوتے ہیں۔

ہندوستانی نبات (flora) میں یہ ایک سب سے بڑا فصیلہ ہے، جو تین ذیلی فصیلوں میں منقسم ہے یعنی پیاپی لیئو نیٹی (Papilionatæ)، سیزالپینی آئیڈی (Caesalpinioideæ) اور میموزائیڈی (Mimosoideæ)۔ ان میں سے ہر ایک کے نمایندے ہندوستان میں خوب موجود ہیں۔ ہر قسم کی زمین اور آب و ہوا میں پیدا ہونے کی وجہ سے یہ اپنے عادات و خصائص میں نہایت تنوع ظاہر کرتے ہیں:۔ ان کی مختلف خاصیتیں بھی ہوتی ہیں، یہ درختوں، جھاڑیوں، بوٹیوں، آبی پودوں، اعتدالی پودوں (mesophytes) خشکی کے پودوں (xerophytes)، بیلوں یعنی چڑھنے والے پودوں (climbers) وغیرہ کی صورت میں پائے جاتے ہیں۔

بیشتر انواع میں جڑوں پر خاص طرز کے ورمے[3] پائے جاتے ہیں۔

---

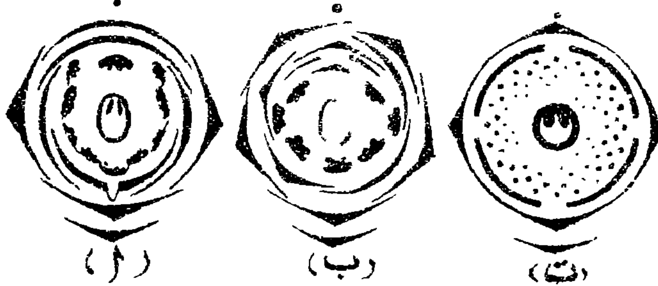
[1] بتلا سب [2] خیزرانت [3] ثصیلے [5] راقیے

اگر مٹی لگی ہوئی جڑ کو زمین سے نکال کر بہ احتیاط پانی سے دھو ڈالا جائے تو یہ درنے دیکھے جا سکتے ہیں۔ یہ درنے تقلب شدہ (metamorphosed) جانبی جڑیں ہیں، اور ان میں ایک ایسا عُصَیّہ (bacillus) رہتا ہے جس کے ذریعے سے پودا ہوا سے آزاد نائٹروجن حاصل کر سکتا ہے۔ اسی وجہ سے لگیومینوزی کمزور زمین میں فصل حاصل کرنے کے لیے، دوسری فصلوں کے دوران میں فصل حاصل کرنے کے لیے، یا جیسا کہ اکثر ہندوستان میں اسے کام میں لایا جاتا ہے مخلوط فصلوں کی ایک فصل کے طور پر (دالوں وغیرہ کو گھاس اناجوں کے ساتھ جیسے کہ سارگھم ملا کر) اُگانے کے لیے بہت کارآمد ہوتا ہے۔ نیل کو اور دوسری پیداوار کے لیے لگیومینوزی کو کھاد کے طور پر بہت فائدہ کے ساتھ استعمال کرتے ہیں۔ ان تمام حالتوں میں زمین نائٹروجن سے کم و بیش مالامال ہو جاتی ہے، جو کہ مصنوعی کھادوں میں ایک سب سے زیادہ قیمتی جزو ہے۔ یہ بیان کرنے کی چنداں ضرورت نہیں کہ اگر لگیومینس پودے کو فصل حاصل کرنے کے لیے اُگایا جائے تو زمین میں سے اتنی زیادہ نائٹروجن نکال لی جائیگی کہ اُس زمین کو کچھ فائدہ حاصل نہ ہوگا، لیکن اگر اُس کے سارے پودے کو سبز کھاد کے طور پر کام میں لایا جائے تو بہت زیادہ فائدہ حاصل ہوگا۔

عموماً تنہ انتصابی یا کھڑا ہوتا ہے، لیکن متعدد پودے چڑھنے[1] والے (بیل) بھی ہوتے ہیں۔ ان میں سے چند (مثلاً مٹر) میں بیل ڈورے[2] (tendrils) ہوتے ہیں، جو ترمیم شدہ پتّے ہیں؛ بعض بوہینیاز (Bauhinias) اور دوسروں میں تنے متبدل ہو کر بیل ڈوروں کا کام دیتے ہیں؛ بعض سیزالپینیاز (Cæsalpinias) کے پتّے متبدل ہو کر ہُک یا آکوڑیاں بن جاتے ہیں؛ بعض اقاقیا (Acacias) کی آکوڑیاں یا ہُک محض مقتضائے ضرورت کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ اس خاندان کے بہت سے ارکان میں کانٹے پائے جاتے ہیں، جو بعض حالتوں میں

ا۔ عُشلج ۔ بُصیلے ۲۔ راقیے

ترمیم شدہ نلیے ہوتے ہیں، جیسے کہ متعدد اقاقیا میں۔
پتّے عموماً متبادلہ، پتّیے دار، مرکب اور پرّہ دار (pinnate) ہوتے ہیں۔
بعض اقاقیا میں، جو پہاڑیوں پر کاشت کرکے اگائے جاتے ہیں (خصوصاً ایکیشیا ڈیکرنس (A. decurrens) میں برگ نان (phyllodes) پائے جاتے ہیں، اور اگر ان کے پودوں (seedlings) کا امتحان کیا جائے تو اُن میں ایک دلچسپ تدریجی تبدیلی (transition) پائی جائیگی۔ پہلے پتّے معمولی پرّہ دار پتّے ہوتے ہیں، ان کے بعد کے پتّوں میں پرّہ دار حصہ کسی قدر کم ہوتا ہے اور اُن کی ڈنڈی کسی قدر چپٹی ہوتی ہے اور اسی طرح ہوتے ہوتے ایک عرصہ کے بعد پودے پر پرّہ دار پتّوں کی بجائے صرف چپٹی ڈنڈیوں والے پتّے پیدا ہوتے ہیں۔ اس خاندان میں پتیوں کی مختلف قسمیں ہوتی ہیں۔ بعض اوقات وہ بہت بڑے اور پتّوں جیسے ہوتے ہیں (جیسے کہ بعض مٹروں میں)، لیکن اکثر و بیشتر شاید وہ کانٹوں کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔



شکل ۱۹۱۔ زہری خاکے:- (ا) ویسیا فیبا (Vicia Faba) (پیاپی لیونتی)۔ (ب) کیسیا فلوری بنڈ (Cassia Floribunda) (سیزالپی نائیڈی)۔ (ت) اکیشیا لیٹیفولیا (Acacia latifolia) (میموزائیڈی)

رات کے وقت اور ابر آلود موسم میں پتّے خوابی حرکات عمل میں لاتے ہیں۔ یہ حرکات اِس طرح پر انجام پاتی ہیں کہ ڈالی[ا] سے اوپر یا نیچے

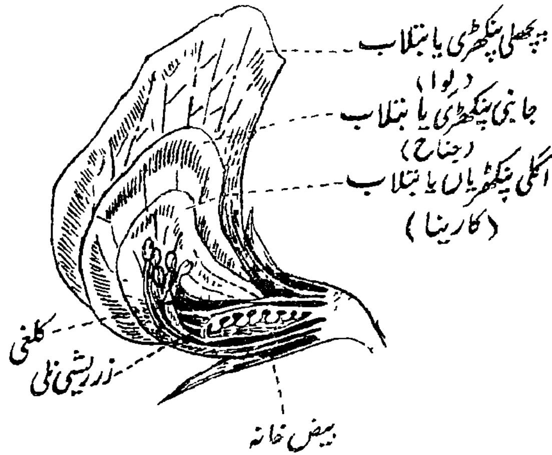
[ا] ڈالی۔ Rachis
[ب] برگین۔ Stipules

برگچے جوڑوں[1] میں بند ہو جاتے ہیں، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اُس اشعاع
(radiation) کی مقدار بہت کم ہو جاتی ہے، جو پتّے سے ہوتا ہے۔
میموزا پیوڈیکا (Mimosa pudica) (لاجونتی یا چھوئی موئی) میں جو برازیل کی
ایک نوع ہے اور اب ہندوستان کے بعض حصوں میں ایک عام بوٹی ہے
پتّے حسّاس ہوتے ہیں، یعنی اگر اُن کو چھوا جائے تو وہ محسوس کر سکتے ہیں۔ پتّے کے
چار فلقوں میں سے ایک فلقے کے بیرونی کنارہ کو بہت احتیاط کے ساتھ چھونا
چاہیے۔ اگر صحیح درجہ کا تہیج پہنچایا جائے تو برگچوں کے جوڑے (pairs)
بند ہوتے ہوئے دکھائی دینگے اور تہیج بتدریج نیچے کی طرف چاروں فلقات کے
مقام اتصال تک اثر انداز ہوگا، اور وہ پھر اندر کو ایک دوسرے کی طرف
حرکت کرتے ہوئے دکھائی دینگے اور کچھ عرصہ کے بعد خاص ڈنٹھی اکثر
اپنے اُس جوڑ پر جو تنہ کے ساتھ بنتا ہے، نیچے کی طرف حرکت کریگی۔ اگر
کسی دوسرے پتّے میں اسی خاص جوڑ کی زیریں جانب کو گدگدایا جائے تو وہ
دوسری گدّیوں (pulvini) کو متحرک کیے بغیر حرکت کریگا۔ نیپٹیونیا اولیریسیا
(Neptunia oleracea) بھی جو ایک دیسی آبی پودا ہے ایسے ہی مظاہر پیش کرتا ہے گو اتنی اچھی
طرح نہیں۔ ڈیسموڈیم گیرنس (Desmodium gyrans) (طلغرافی پودا)
میں جو تمام ہندوستان میں پایا جاتا ہے، دو جانبی برگچوں میں مسلسل خود رو
گردشی حرکات عمل میں آتی ہیں، تا وقتیکہ تپش کافی بلند درجہ پر ہو۔

پھولداری عنقودی ہوتی ہے، مگر تفصیلات میں بہت مختلف
ہوتی ہے، اور چھپے مسارے، اور عنقود سب عام ہوتے ہیں۔ میموزی
(Mimoseæ) میں پھول منتظم ہوتے ہیں (اشکال ۱۹۱، ۱۹۲)، مگر دوسری
ذیلی فصیلوں میں غیر منتظم ہوتے ہیں۔ ظرف یا پذیرا محدب یا چپٹا ہوتا ہے،
اس لیے پھول زیادہ سے زیادہ صرف خفیف سا گرداگردی ہوتا ہے۔ کاسہ
عموماً (۵) جس کا طاق اکماہہ آگے کی طرف ہوتا ہے، اور اکماے کم و بیش

[1] فاغیہ ۔ Pairs

ملے ہوئے ہوتے ہیں اکلیلچہ (۵) اور کھامہ سے تنیادل ہوتا ہے، تستیف (æstivation) میں وہ مصراعی (valvate) (مِہموزی) یا کنارپوشہ (imbricate) ہوسکتا ہے۔



شکل ۱۹۲۔ مٹر کے پھول کی انتصابی تراشں

آخرالذکر حالت میں سیزالپی نائیڈی میں کنارپوشی صاعد یا چڑھتی ہوئی ہوتی ہے، اور جانبی پنکھڑیوں کے کناروں کے اندر پچھلی پنکھڑی کے کنارے ہوتے ہیں، اور پیاپی لیو نیٹی (Papilionatæ) میں کنارپوشی نازل یا اترتی ہوئی ہوتی ہے اور پچھلی پنکھڑی کے کنارے جانبی پنکھڑیوں کے کناروں کے باہر ہوتے ہیں۔

پیاپی لیو نیٹی (شکل ۱۹۲) میں، اور کسی قدر کمی کے ساتھ سیزالپی نائیڈی میں پھول غیر منتظم ہوتا ہے، اور اس میں ایک بڑی پچھلی پنکھڑی (standard or *vexillum*= لوا)[1]، دو جانبی پنکھڑیاں (پَر یا اُجنحہ (*wings or alae*= اور دو زیرین پنکھڑیاں ہوتی ہیں، جو اکثر آپس میں

---

[1] ۔ بتلاب

مل کر بیند پنکھڑی یا کا دینا (Keel or carina)[1] بناتی ہیں۔

تمثیلی طور پر (یعنی اس کا مخصوص و ممیز خاصہ ہے کہ) ترکوٹ ۱۰ زررشیوں پر مشتمل ہوتا ہے جو آزاد ہوتے ہیں یا مل کر ایک نلی بناتے ہیں جس میں تمام ۱۰ زرریشے ہو سکتے ہیں یا زیادہ تر ۹ ہوتے ہیں اور ایک منفرد آزاد زرریشہ اس کے اوپر کی طرف ہوتا ہے۔ بعض میموزی (Mimoseæ) مثلاً اکیشیا اور البزیا (Albizzia) میں کثیر التعداد زرریشے ہوتے ہیں۔ اگر بیند پنکھڑی موجود ہوتی ہے تو زرریشے اس میں ملفوف ہوتے ہیں۔ مادہ کوٹ ایک ثمر برگ پر مشتمل ہوتا ہے، جس کی بطنی جانب پیچھے ہوتی ہے، نے طویل اور کلغی منتہائی ہوتی ہے اور بیضدانوں کی دو متبادل قطاریں ایک درجہ میں کھڑی ہوتی ہیں۔

پھول کی باروری کی نسبت، سوائے پیاپی لیگیونیٹی کے بہت کم تفصیل معلوم ہے۔ ان میں زرریشے اور نئے بیند پنکھڑی میں ملفوف ہوتے ہیں، جو ان کو بارش اور نقصان رساں کیڑوں وغیرہ سے محفوظ رکھتی ہے اور ساتھ ہی پھول کو اتنا پیچیدہ بنا دیتی ہے کہ نسبتہً کم فراست والے کیڑے اس کے پاس نہیں آتے۔ زرریشوں کی نلی کے قاعدے کے قریب، اندرونی جانب شہد کا افراز ہوتا ہے، اور نلی کے اوپر والے کھلے زرریشے کی وجہ سے اس شہد تک رسائی ممکن ہوتی ہے۔ اس نلی کے دونوں جانب اکثر دو چھوٹے سوراخ بھی ہوتے ہیں۔

اس طرح یہ پھول شہد کی مکھیوں کے لیے (جو نہایت ہی فریس ہوتی ہیں) خاص طور پر توافق رکھتے ہیں، مگر بعض اوقات دوسرے کیڑے بھی ان پر آ بیٹھتے ہیں۔ آنے والا کیڑا پھول کے پروں (اجنحہ) پر آ بیٹھتا ہے، اور جب وہ شہد کی تلاش میں ہوتا ہے تو ان پروں پر دباؤ پڑ کر یہ دب جاتے ہیں، اور چونکہ یہ پر (ان ابھاروں کے ذریعہ سے جو بیند پنکھڑی کے نشیبوں میں ٹھیک فٹ بیٹھتے ہیں) بیند پنکھڑی سے جڑے ہوئے ہوتے ہیں، لہذا اس پر بھی دباؤ پڑتا ہے اور پھول کے ضروری اعضا باہر نکل آتے ہیں۔ چونکہ زرریشے بہ نسبت نے کے

[1] Keel = خیزرانیت

دیر سے باہر نکلتے ہیں، لہذا پار زیرگی (cross-pollination) واقع ہونے کا اچھا موقع ہوتا ہے، اور جب کیڑے کے واپس چلے جانے کے بعد یہ اعضاء پینڈ پنکھڑی کے اندر واپس چلے جاتے ہیں تو عموماً خود زیرگی بھی واقع ہو جاتی ہے۔ اس میکانیت کے کئی مختلف نمونے ہیں۔ بعض اوقات پینڈ پنکھڑی کے دبتے یا اٹھنے پر حصے صرف اندر اور باہر حرکت کرتے ہیں، بعض اوقات وہ پہلے دباؤ پڑنے پر دھماکے کے ساتھ باہر نکل پڑتے ہیں اور پھر واپس نہیں جاتے، بعض اوقات ایک دوسری میکانیت ہوتی ہے، مثلاً تنے پر بالوں کا ایک برش ہوتا ہے جو زیرہ کو پینڈ پنکھڑی کے راس پر ڈھکیل دیتا ہے۔ اریکس (Arachis) یعنے مونگ پھلی میں، پھول باروری کے بعد خود کو زمین میں دفن کر لیتا ہے اور وہاں اس کی پھلیاں پختہ ہوتی ہیں۔

پھل ایک تنشیلی پھلی (legume or pod) ہے، جو صرف ایک ثمر برگ سے بنی ہے اور دونوں جانب سے کھلتی ہے لیکن اکثر اوقات پھلی بیجوں کے درمیانی حصے میں کھنچی ہوئی ہوتی ہے اور ایک بند پھلی (lomentum) بناتی ہے جو ایک بیج والے ناشگفتہ حصوں میں ٹوٹ جاتی ہے جیسے کہ ڈیسموڈیم (Desmodium) میں۔ اکیشیا عربیکا (Acacia arabica) (ببول) میں بھی اسی طرح کی پھلی ہوتی ہے جو بیجوں کے درمیانی حصے میں بہت کھنچی ہوئی ہوتی ہے، لیکن ساری پھلی نامکمل طور پر شگفتہ ہو کر دو مصراعوں یا پٹوں میں جدا ہو جاتی ہے۔ بیج غیرالبیومنی ہوتا ہے، اور اس کے بیج پتے عموماً دبیز ہوتے ہیں، جن میں بہت کافی محفوظ غذا موجود ہوتی ہے، جس سے تیز اور قوی تنبیت (یا اُپج) یقینی ہو جاتی ہے۔

سبز کھاد کے طور پر مفید ہونے کے علاوہ لگیومینوزی ایک نہایت قابلِ قدر اور قیمتی فصیلہ ہے۔ اس کے بہت سے ارکان کے بیج اہم غذائیں ہیں، گو بعض بیج زہریلے بھی ہوتے ہیں۔ چنانچہ

ے جیزرت له مختفہ

یہ فرض کر لینا کہ اس فصیلہ کا کوئی بھی خاص رکن غذا کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے، خطرہ سے خالی نہیں۔ اریکس ھائپوجیا (Arachis hypogæa) (مونگ پھلی)، سیسر ارائیٹینم (Cicer arietinum) (چنا) ڈالیکوس لیب لیب (Dolichos Lablab) (سیم) ڈالیکوز بائی فلورس (D. biflorus) (Horse-gram) لنس اسکیولنٹس (Lens esculentus) (Lentil) فیسیولس مونگو (Phaseolus Mungo) (مونگ) اور فیسیولس اور پیسم (Pisum) (مٹر) کی دوسری انواع، اور اس خاندان کے دوسرے ارکان، ہندوستان میں اہم غذائی پیداوار ہیں۔ ان میں سے بہت سوں کی پھلیاں کھائی جاتی ہیں، مثلاً ٹمارنڈس انڈیکا (Tamarindus indica) (تمر ہندی یا املی)۔ بعض ارکان جانوروں کا چارہ ہیں۔ بہت سوں سے کار آمد عمارتی لکڑی نکلتی ہے۔ ان میں سے بعض لکڑیوں، مثلاً تمر ہندی کے دو حصے ہوتے ہیں، ایک مرکز چوب (heart-wood) جو دوسرے حصے یعنی رس چوب (sap-wood) کی نسبت زیادہ گہرے رنگ کی ہوتی ہے۔

کروٹیلیریا جنسیا (Crotalaria juncea) سن ہیمپ (Sunn-hemp) ہے جس سے سن نکلتا ہے۔ دوسری انواع سے بھی کارآمد ریشہ نکلتا ہے۔ انڈیگو فیرا (Indigofera) کی کئی انواع سے نیل (indigo) نکلتا ہے۔ اس پودے کو پانی میں بھگو دیتے ہیں اور اس طرح سے جو زرد محلول حاصل ہوتا ہے اس کی تکسید ہوا (ہل کر کے کی جاتی ہے۔ جس سے نیل کا ایک غیر حل پذیر رسوب بن جاتا ہے۔ مونگ پھلی اور دوسرے ارکان کے بیجوں سے تیل نکالا جاتا ہے، پٹیرو کارپس (Pterocarpus) اور بوٹیا (Butea) سے کینو (kino) حاصل ہوتا ہے، یہ ایک رال جیسی، پانی میں حل ہونے والی، اور حابس یا قابض چیز ہے جو طب میں دوا کے طور پر اور چمڑوں کی دباغت کے لیے مستعمل ہے۔ اقاقیا سے گوند

(صمغ عربی) نکالتے ہیں اور اکیشیا کیٹیچو (سپیاری) کے درخت سے "کچ"[ف] نکلتی ہے۔ یہ ایک زردی مائل دباغتی چھال ہے جو خاکی بنانے میں استعمال کی جاتی ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

۱۔ میموزائڈی (Mimoseæ)۔ اِکلیلچہ کا تسقیف مصراعی (کھل مندی) ہوتا ہے اور پھول منتظم۔

۲۔ سیزالپنی نائیڈی (Cæsalpinioideæ)۔ اِکلیلچہ کا تسقیف کنارپوشتہ ہوتا ہے، پچھلی پنکھڑی جانبی پنکھڑیوں میں مشمول ہوتی ہے، پھول جواسًا[۲] (Zygomorphic) اور زرریشے عموماً آزاد ہوتے ہیں۔

۳۔ پیپالیو نیٹی (Papilionatæ)۔ اِکلیلچہ کا تسقیف کنارپوشتہ پچھلی پنکھڑی جانبی پنکھڑیوں کو ڈھانک لیتی ہے، پھول جواسا زرریشے عموماً ملے ہوئے اور پیندا[۱] پنکھڑی میں ملفوف رہتے ہیں۔

ہندوستان میں کثیر التعداد لگیومینوزی ہیں اور اب ہم علاوہ ان کے جو پہلے بیان کر چکے ہیں چند اور کا تذکرہ کرتے ہیں۔

میموزائیڈی (Mimosoideæ) سے متعلق میموزا پیوڈیکا (Mimosa pudica) (چھوئی موئی یا لاجونتی) ہے۔ یہ برِیزیلی نوع کا پودا ہے جو غالباً محض اتفاقیہ طور پر ابتدائی زمانہ میں پرتگالیوں کی وساطت سے یہاں پہنچا، اور اب بہت عام، اور بعض اضلاع میں نہایت تکلیف دہ ثروئی ہے۔ **پتھی کولوبیئم سمان** (Pithecolobium Saman) [برساتی درخت = Rain-tree] یہ بھی باہر سے لایا ہوا ہے اور اب بعض مقامات پر سڑکوں پر سایہ دار درخت کی طرح بکثرت لگایا جاتا ہے۔ اس میں شبانہ حرکاتِ نومیہ (nocturnal sleep movements) بہت مکمل طریقہ پر نظر آتے ہیں۔

اکیشیا عربیکا (ببول)۔ یہ ہندوستان کے متعدد حصوں کا تقریباً واحد درخت ہے۔ اکیشیا کی متعدد دوسری انواع، مع برگ مان رکھنے والے آسٹریلیائی اکیشیا ڈیکرنس (A. decurrens)

ف Cutch [۱] خزرانت [۲] یوغ شکل

کے جواب پہاڑیوں میں بکثرت کاشت کیا جاتا ہے۔ نیپٹونیا اولریسیا (Neptunia oleracea) ایک آبی پودا ہے جس کے پتّے حسّاس ہوتے ہیں۔ البیزیا لیبّک (Albizzia lebbek) (سرس = Siris)۔ کتھّا جو عموماً پان کے ساتھ کھایا جاتا ہے، سپیاری کے درخت کی مرکز چوب ہے جو اُبالی جاتی ہے۔

سیزالپی نائیڈی (Cæsalpinioideæ) سے متعلق

بوھی نیاز (Bauhinias) ہیں، جن کے بیل ڈورسٹے گھڑی کی کمان جیسے اور پتّے دو فصّی ہوتے ہیں (ان کو بوہینیاز کہنے کی یہ وجہ ہے کہ وہ دو بوہنس جن سے یہ منسوب ہیں، توام تھے)۔ متعدد کیشیاز (Cassias)، جن کے چمکدار زرد پھول ہوتے ہیں، یہ کسی بھی جگہ کی بوٹیوں میں ایک نمایاں کیفیت پیدا کرتے ہیں۔ کیشیا فسٹولا (C. fistula) یعنے املتاس۔ مور پھول (Cæsalpinia pulcherrima) جس کی کاشت ہر جگہ کی جاتی ہے۔ پوئن سیانا ریجیا (Poinciana regia) یعنے گل مور کا درخت۔ ٹمارنڈس انڈیکا (Tamarindus indica) یعنی تمرہندی (املی کا درخت) جو ہر جگہ اس کے پھلوں کی غرض سے اگایا جاتا ہے۔ ہیماٹاکسیلان کیامپی کیئنم (Hæmatoxylon compechianum) جس کی مرکز چوب سے ایک رنگ (ہیماٹاکسیلین = Hæmatoxylin) نکالا جاتا ہے۔ اور دوسرے۔

مندرجۂ ذیل پیپالی لیونیٹی سے متعلق ہیں:۔ کروٹے لیریا (Crotalaria) کی متعدد انواع مع کروٹے لیریا جنسیا (C. Juncea) (سن ہیمپ)۔ سیس بانیا گرانڈی فلورا

(Sesbania grandiflora) جس کے پھول کھائے جاتے ہیں۔
اریکس ہیپوجیا (Arachis hypogæa) (مونگ پھلی)۔
متعدد ڈیسموڈیمس (Desmodiums)۔ ابرس پریکیٹوریس (Abrus precatorius) (رتی یا گھونگچی) جس کے بیج سرخ و سیاہ رقبے ہوتے ہیں۔[1] اسکینومین اسپیرا (Aeschynomene aspera) (شولا)، ایک چھوٹا درخت ہے، جو اتھلے پانی میں اگتا ہے۔ اس کے تنہ کا حصۂ زیرین (جو پانی میں یا پانی کے نزدیک ہوتا ہے) اسفنجی چوب کے نموئے وافر کی وجہ سے بہت دبیز ہو جاتا ہے، جو غالباً اس پودے کے عمل ہواوات (aeration) سے متعلق ہے۔[2]
ٹیروکارپس (Pterocarpus) جس کی متعدد انواع سے عمدہ عمارتی لکڑی نکلتی ہے۔ ڈالبرجیا لیٹیفولیا (Dalbergia latifolia) یعنے مشرقی ہندوستانی روز وڈ۔ ڈ۔ سیسو (D. Sissoo) یعنے شیشم۔ بوٹیا فرانڈوسا (Butea frondosa) یعنے ڈھاک یا پلاس جس کے نہایت خوبصورت پھول ہوتے ہیں، اس کی چھال سے بنگالی کینو (اوپر ملاحظہ ہو) نکالا جاتا ہے۔[3] اور فیسیولس (Phaseolus)،

---

[1] یہ جوہریوں کے اصلی اوزانِ قیراط (Carat weight) ہیں اور ہندوستان میں رتی کا وزن تولنے کے لیے ان ہی کو استعمال کرتے ہیں۔ انہیں گھونگچی بھی کہتے ہیں۔

[2] اس اسفنجی چوب کی باریک پٹیاں کر کے ان کو باہم باندھ کر نرم گودے (Pith) کی ٹوپیاں تیار کی جاتی ہیں جن کو یوروپین اصحاب پہنتے ہیں۔ ان کو شولا ٹوپی کہنے کے بجائے اکثر غلطی سے سولر (solar) کہا جاتا ہے۔

[3] یہ پودا لاکھ کے کیڑے کے میزبان کے طور پر بھی کام میں لایا جاتا ہے۔ کیڑا اس درخت سے غذا حاصل کرتا ہے اور اپنے گرد ایک رال جیسے غلاف کا افراز پیدا کرتا ہے جس کو جمع کر کے پگھلا لیتے ہیں اور یہی تجارتی لاک ہے۔ پنکھڑیوں سے ایک زرد رنگ نکالا جاتا ہے جو عام طور پر ہولی کے تہوار میں استعمال کیا جاتا ہے۔

لیاتھیرس (Lathyrus)، وِگنا (Vigna) کی متعدد انواع، اور دوسرے درخت، جن کے بیج یا پھلیاں کھائی جاتی ہیں، یا غول اور بعض اوقات کھیتوں میں بوئے جاتے ہیں۔ ٹرائگونلا فینم گریکم (Trigonella Fœnum-Græcum) (میتھی) ہے۔ الھاگی ماروروم (Alhagi maurorum) ایک ریگستانی پودا ہے، جو مصر میں ہوتا ہے اور پنجاب اور ممالک متحدہ کے میدانوں میں بھی اس کے پھول ایسی شاخوں پر واقع ہوتے ہیں جو متغیر ہو کر کانٹے بن گئی ہیں۔

ف ۱۹ روٹیسی (RUTACEÆ)

امتیازی خصایص:۔ جھاڑیاں اور درخت جن کے پتے غدودوں کی وجہ سے نقطے دار ہوتے ہیں، اور پھول خنثی شکل جن کے بیض خانہ کے نیچے ایک بڑا قرص (disc) ہوتا ہے۔ کاسہ اور اکلیلیہ ۵ یا ۴۔ زردیشے ۱۰، ۸ یا کم۔ بیض خانہ اعلیٰ جس کے عضو قار (۵-۴) ثمر برگ ہوتے ہیں اور بہت سے خانے۔ پھل مختلف الاقسام ہوتے ہیں۔

یہ ایک بڑا فصیلہ ہے، جو مداریئی منطقوں کی نسبت تحت المداریئی منطقوں سے زیادہ مخصوص ہوتا ہے، لیکن ہندوستان میں نارنگی، لیمو، وغیرہ اس کے اچھے نمایندے ہیں۔ اس کے افراد تقریباً تمام درخت یا جھاڑیاں ہوتے ہیں، جن کے پتے متبادل یا متقابل اور عموماً مرکب اور بے سپتے ہوتے ہیں۔ پتوں میں تیل کے غدد ہوتے ہیں، جو اُن کو روشنی کے سامنے رکھنے سے نیم شفاف نقطوں یا دھبوں کی طرح دکھائی دیتے ہیں۔ سیٹرس (citrus) یعنے اُس جنس میں جس سے نارنگی اور لیمو وغیرہ متعلق ہیں پتا بظاہر مفرد ہوتا ہے لیکن اُس کی پردار ڈنڈی پترے سے جڑی ہوئی ہوتی ہے۔ اِس سے ظاہر

ہوتا ہے کہ وہ درحقیقت مرکب پتّے کا ایک برگچہ ہے (شکل ۹۹)۔

پھولداری کی ساخت عموماً گھیالی ہوتی ہے اور **پھول** اکثر و بیشتر ☿ اور منتظم ہوتے ہیں، جن کے بیض خانہ کے نیچے ایک بڑا قرص (disc) ہوتا ہے۔ کماسہ اور اکلیلچہ ہر ایک ۴ یا ۵، اور اکماسے اور پنکھڑیاں ایک دوسری سے آزاد ہوتی ہیں۔ **زرریشے** بعض اوقات مساوی تعداد کے یا دونے ہوتے ہیں، یا ∞، اور زردان دَرروئیہ (introrse) ہوتے ہیں۔ ۴ یا ۵ ثمر برگوں کا ملپھلا مادگیں ہوتا ہے۔ **بیض خانہ** اعلیٰ اور مساوی تعداد کے خانے رکھتا ہے۔ مشیمیت محوری ہوتی ہے اور ہر خانے میں دو یا زیادہ بیض خانے (ovules) ہوتے ہیں۔

پھل مختلف قسم کا ہوتا ہے، یعنے وانشگاف، بیری، یا زیتونیہ۔ مثلاً نارنگی اور لیموکے پھل بیریاں ہوتے ہیں، جن کا برثمر حریمی ہوتا ہے، اور گودا یا مغز ایسے خلیوں سے بنا ہوا ہوتا ہے جو گرد ثمر کی اندرونی پرت سے باہر بڑھ آتے ہیں۔

ہندوستان میں اس خاندان کے سب سے زیادہ مانوس ارکان سیٹرس (Citrus) کی مختلف انواع و اصناف ہیں، مثلاً سیٹرس اوریانشیم (C. Aurantium) (نارنگی)، سیٹرس میڈیکا (C. Medica) یعنے سیٹرن مع اس کی مختلف اصناف کے، مثلاً لیمو ترنج یا لیمو، ایسیڈا (acida) یا لائم (lime) لیمٹا (Limetta) یا میٹھا لیمو، س۔ ڈیکومانا (C. decumana) یا چکوترا، وغیرہ، — ایگل مارمیلوس (Aegle Marmelos) یا بیل پھل، فیرونیا ایلی فنٹم (Feronia elephantum) یا ہاتھی سیب (کویٹ)، مورایا کینی گیائی

ـــــــــــــ

ۓ ناغیہ ۲ۓ ovule بیض خانہ (نباتیات)۔ بویضہ (طب)

(Murraya Kœnigii) یا سالن کا پتا (گاندھیلا یا کریا پات) وغیرہ ۔ اس خاندان کے اور بھی متعدد جنگلی ارکان ہیں، جو خصوصاً اسی ذیلی فصیلہ (اورانٹی آئیڈی) سے متعلق ہیں جن سے کہ نارنگیاں، وغیرہ متعلق ہیں ۔ زیان تھوزائیلم الیٹم (Zanthoxylum alatum) (تیرمار یا بیج بل) کی ٹہنیاں داتن یا مسواک کے طور پر استعمال کی جاتی ہیں ۔ بوئن گا سینیا البی فلورا (Bœnninghausenia albiflora) (پیسّو مار) کے خشک پتے مکھیوں کو دفع کرنے کے لیے کارگر سمجھے جاتے ہیں ۔

ف ۲۰ ۔ یوفوربی ایسی (EUPHORBIACEÆ)

امتیازی خصائص :- جھاڑیاں، درخت، اور چند بوٹیاں جن میں عموماً دودھ ہوتا ہے ۔ پتے عموماً متبادل اور پتیے دار ۔ پھولدار ی پیچیدہ، اکثر پہلے عنقودی اور بعد میں گیھالی، جس کے پھول منتظم، زیر انوثی اور یک جاتی ہوتے ہیں ۔ گرد گل کے دو گھیرے یا اکثر ایک گھیرا ہوتا ہے، یا بالکل ہوتا ہی نہیں، عموماً پنج پارہ ۔ زردیشے ا ۔ ∞، آزاد یا مختلف طریقوں سے ملے ہوئے ۔ بیض خانہ عموماً (۳)، تین خانوں والا، محوری مشیموں اور دو شاخہ نے کے ساتھ، اور ہر خانے میں ایک یا دو بیضدان[1] ہوتے ہیں ۔ پھل عموماً واشگاف کیسہ جس میں بیج البیومنی ہوتے ہیں ۔

یہ زہراوی پودوں کا ایک سب سے بڑا فصیلہ ہے، اور اس کے نمایندے ہندوستان کی متعدد عام بوٹیاں، متعدد درخت، اور بڑے ناگ پھنی جیسے لمبی یوفوربیا (خشک مقامات کے) ہیں ۔ اگرچہ پھولوں میں اکثر اکلیلچہ نہیں ہوتا اور اس طرح وہ بادی النظر میں بہت

حاشیہ

[1] Ovule = بیض دان (نباتیات) ۔ بویضہ (طب)

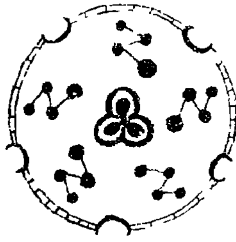
[2] سہ غزیفی

ابتدائی معلوم ہوتے ہیں تاہم اغلب یہ معلوم ہوگا کہ درحقیقت وہ ایسے آباؤ اجداد سے ماخوذ ہیں جن میں اِن سے کہیں بہتر نمو یافتہ گردگل تھے، اور یہ جیرینی ایسی (Geraniaceæ) کے روٹیسی (Rutaceæ) اور اِس گروہ کے متعدد فصیلوں سے قریبی تعلق رکھتے ہیں جو کسی طرح بھی ابتدائی نہیں ہیں۔

اِس فصیلہ میں مختلف العادات درخت پائے جاتے ہیں لیکن عام طور پر وہ اعتدالی پودے (mesophytes) ہوتے ہیں، جن میں خشکی میں زندگی بسر کرنے کا رجحان معلوم ہوتا ہے، جو اکثر اُن کے چرمی پتوں اور دبیز بشرہ یا پوست سے ظاہر ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں وہ اعلیٰ درجہ کے خشکی میں بسر کرنے والے ناگ پھنی نما لچھی یوفوربیاس، جو ہندوستان کے بعض حصوں میں خشک چٹانوں دار مقامات میں اِس قدر عام ہیں، خاص طور پر دلچسپ ہیں۔ اُن کے موٹے لچھی تنے دبیز بشرہ یا پوست سے ڈھکے ہوئے ہوتے ہیں، پانی کی تبخیر نہیں ہونے دیتے، نیز اُن کے رَس کے گاڑھے پن کی وجہ سے تبخیر میں مزاحمت ہوتی ہے۔ پودے کی جسامت کے مقابلہ میں محض ایک مختصر سی سطح تبخیر کے لیے کھلی رہتی ہے۔ پتے چھوٹے اور لچھی ہوتے ہیں اور کلی سے باہر نکلنے کے بعد جلد ہی جھڑ جاتے ہیں اور صرف کانٹوں کی ایک جوڑ (pairs) پتوں کی قائم مقام رہ جاتی ہے۔ یہ کانٹے اگلے پتے کے پتے ہیں۔ جب اِن میں پھول نہ آ رہے ہوں تو یہ پودے کیاکٹائی (cacti) سے بہت قریبی مشابہت رکھتے ہیں ایسی حالت میں یہ کانٹے ہی اُن کا خاص امتیازی خاصّہ ہوتے ہیں۔ کیاکٹائی کے کانٹے چھوٹے چھوٹے غیر منتظم گروہوں میں ہوتے ہیں اور اُس بغلی ٹہنی کے پتوں کے قائم مقام ہوتے ہیں جو اِسی جگہ واقع تھی۔

پتے عموماً متبادل لیکن بعض اوقات متقابل ہوتے ہیں، اور

بعض حالتوں میں ایک ہی پود سے پیدا دونوں قسموں کی ترتیب مل سکتی ہے۔ عموماً پتے موجود ہوتے ہیں، اور کبھی یوفوربیاس اور دوسری قسموں میں ان کی جگہ پر موٹے کانٹے ہوتے ہیں۔ اِس خاندان کے تقریباً تمام پودوں میں (بجُز



شکل ۱۹۳- یوفوربیا کے سیاتھیئم کا خاکہ

فیلانتھس (*Phyllanthus*) کی انواع اور اُن کے ساتھیوں کے) جو کہ ہندوستان میں بہت عام ہیں، مخصوص تسبیغ بردار (laticiferous) نلیوں میں دودھ (latex) پایا جاتا ہے۔ اِس خاندان کے ہندوستانی ربر کے درختوں میں، جو ربر کی پیداوار کا نہایت اہم ذریعہ ہیں (گو گذشتہ زمانہ میں ہندوستانی فیکس الاسٹیکا (موریسی) بھی ایک بڑا ذریعہ تھا)، یہی دودھ خشک کر کے تجارتی ربر بنایا جاتا ہے۔ یہ ربر پیدا کرنے والے یوفوربیاس ہندوستانی درخت نہیں ہیں گو یہ یہاں بذریعہ کاشت بہت اُگائے جاتے ہیں۔ دراصل یہ جنوبی امریکہ سے آتے ہیں اور اِن میں هیویا برزیلی لیئنسس (*Hevea brasiliensis*) (para rubber)، مانیھاٹ گلازیوِ ائی (*Manihot Glaziovii*) (Ceará rubber)، اور دوسرے شامل ہیں۔ اِن کے تنے پر شگاف لگا دیے جاتے ہیں جن میں سے دودھ نکل آتا ہے اور اُس کو آج کل بجائے صرف خشک ہونے دینے کے ترشہ استعمال کر کے اور دوسرے طریقوں سے منجمد کر لیا جاتا ہے۔

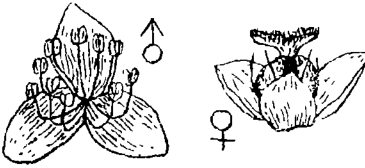
پھُولداری اکثر کسی قدر پیچیدہ ہوتی ہے، اور عموماً گُچھیائی

اگرچہ ابتدائی شاخیں اکثر عنقودی ہوتی ہیں۔ خود یوفوربیا میں پھولداری اس طرح مکثف ہوگئی ہے کہ صرف ایک پھول کا منظر پیدا کردیتی ہے اگرچہ درحقیقت وہ نر پھولوں کا ایک گروہ ہے جو ایک مادہ پھول کو گھیرے رہتا ہے (کٹوریہ cyathium صفحہ ۳۶۱ اور اشکال ۱۵۶، ۱۹۳)۔ خود پھول ہمیشہ یک جانی ہوتے ہیں، لیکن مشترک صنفی یا جدا صنفی بھی ہو سکتے ہیں۔

پھول (شکل ۱۹۴) منتظم اور گرد اُنوثی ہوتا ہے، ممکن ہے کہ گرد گل موجود ہو یا نہ ہو۔ اگر وہ موجود ہوتا ہے تو عموماً اس کا ایک ہی گھیرا ہوتا ہے، لیکن بعض اوقات دو گھیرے بھی پائے جاتے ہیں۔ وہ عموماً پنج پارہ ہوتا ہے۔ زر ریشے ۱-∞، آزاد یا مختلف طریقوں سے ملے ہوئے ہوتے ہیں؛ مثلاً ارنڈی میں بہت شاخدار زر ریشے ہوتے ہیں۔ بیض خانہ عموماً (۳)، ۳ خانوں والا مع محوری مشیمہ اور ۳ نے جن میں سے ہر ایک کی اکثر و بیشتر پھر دو شاخیں ہو جاتی ہیں۔ اس خاندان بھر میں ایک ہی قسم کے بیضیئے ہوتے ہیں، جو اس کا بہترین امتیازی خاصہ ہے، یعنی وہ ہر خانہ میں ایک یا دو اور پہلو بہ پہلو واژوں رخے (anatropous)، معلق (pendulous) ہوتے ہیں، ان کی سیون محور کی طرف، اور سوراخچہ عموماً پوست پارہ (caruncle) سے ڈھکا ہوا رہتا ہے جو بعض اوقات بیج پر بھی پایا جاتا ہے۔ پھل (واشگاف کیسہ) شق ہوکر ثمر برگوں میں جدا ہو جاتا ہے، اور وہ بھی اسی کے ساتھ بطنی رخ میں کھل جاتے ہیں۔ بیج البیومینی ہوتے ہیں۔

اس خاندان کے متعدد ارکان معاشی حیثیت سے اہم ہیں خصوصاً
ربر پیدا کرنے والے مانی ہاٹس (Manihots) اور ہیویاس (Heveas)
جن کا پہلے تذکرہ ہو چکا ہے، ارنڈی (*Ricinus communis*)
کروٹن ٹگلیم (جمال گوٹہ) (*Croton Tiglium*)، اور دوسرے۔

ہندوستان کی زیادہ اہم دیسی یا کاشت کردہ جنسوں میں سے چند یہ ہیں: **فیلانتھس** (Phyllanthus) جس کی متعدد انواع عام بوٹیاں ہیں جن میں دودھ نہیں ہوتا۔ **فیلانتھس امبلیکا** کا پھل آملہ ہے جس کا عام طور پر



شکل ۱۹۴۔ **یوفوربیئسی** کے نر اور مادہ پھول۔

مُربّہ بنایا جاتا ہے اور جو دوائی بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ **رسینس کمیونس** یعنی ارنڈی (جو ہر جگہ خودرو ہوتا ہے یا اُگایا جاتا ہے، اگرچہ درحقیقت افریقہ کا متوطن ہے)، جس میں بہت شاخدار زرریشے اور پھٹنے والا پھل ہوتا ہے۔ اس کے بیجوں کا تیل ایک مُدھن (lubricant) کے طور پر اور دوائی بہت استعمال کیا جاتا ہے۔ **ہیویا برزیلی اینسس** (*Hevea brasiliensis*)، پارا* (امیزان = Amazon) ہندوستانی ربر، جو جنوبی امریکہ سے ۱۸۷۶ء میں سیلون اور سنگاپور لایا گیا۔[1]

[1] کئی سال تک یہ درخت سیلون اور سنگاپور کے نباتی باغات میں اُگایا جاتا تھا۔ کاشت کنندہ یا غبانوں نے اس کو ۱۸۹۶ء سے بونا شروع کیا، اور اب یہ جنوبی ایشیاء اور مدارینی ملکوں کی کم از کم دس لاکھ ایکڑ زمین پر اُگایا جاتا ہے۔ اس کی چھال کو چھید کر ربر نکالتے ہیں۔ پہلے یہ ایک موگری اور چھینی کے ذریعہ سے بدسلیقگی کے ساتھ کیا جاتا تھا، لیکن اب چاقو استعمال کیا جاتا ہے۔ عموماً ۵ یا ۶ فٹ اونچائی تک انتصابی شگاف دیا جاتا ہے اور اس میں سے جانبی ڈھالواں شگاف نیچے کی طرف دیے جاتے ہیں اور مزید چھلائی اس طرح کی جاتی ہے کہ ان جانبی شگافوں کی زیریں جانب کا پتلا حصہ چھیل دیا جاتا ہے۔ اس نوع میں ایک عجیب منظر دکھائی دیتا ہے، اگرچہ

Para *

مانی ھاٹ گلازئیوائی (Manihot Glaziovii) (برازیل کا سیرا[ٓ] ربر) یہ درخت بہت جلد ربر پیدا کرنے لگتا ہے، لیکن اس سے اتنا زیادہ ربر نہیں نکلتا جتنا کھیویا سے، لہذا اس کی کاشت بہت کم کی جاتی ہے۔ مانی ھاٹ یوٹی لیسیما (Manihot utilissima)، (تلخ) اور م۔ ایپی (M. Aipi) (شیریں) کساوا[ٓ] یا مینیوکا (Manioca)، اِن دونوں کی بڑی لبلبی جڑیں نشاستہ[ٓ] سے پُر رہتی ہیں۔ کوڈیم وریگیٹم (Codiaeum variegatum) (باغوں کا کروٹن) جو اپنے رنگ برنگے پتوں کی وجہ سے ہر جگہ مانوس ہے، جو اکثر مخصوص شکل کے ہوتے ہیں، یعنے برہنہ پتلک (Petiole) کے حصے پتے کے مختلف حصوں کو علٰحدہ کرتے ہیں۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) یہ اس خاندان کے اُن دوسرے ارکان میں نہیں پایا جاتا جن کو ربر کے لیے چھیلا گیا ہے۔ پہلی دفعہ چھیلنے پر درخت سے تھوڑا دودھ بہتا ہے لیکن دوسری دفعہ چھیلنے پر (اگر یہ دس روز کے اندر ہو) بہت زیادہ دودھ بہتا ہے اور یہ دودھ ہر بار چھیلنے پر بڑھتا جاتا ہے، یہاں تک کہ ایک ہموار بہاؤ قائم ہو جاتا ہے، جو ایک عرصہ تک تقریباً بلا تغیر مسلسل جاری رہیگا۔ اس تعامل کو "مجیبیتِ زخم" (wound-response) کہتے ہیں۔ جمع کردہ دودھ کو عموماً ایسیٹک ترشہ سے منجمد کر دیا جاتا ہے، اور پھر اسے دباکر خشک کر لیا جاتا ہے۔ اس درخت سے بڑی مقدار میں ربر حاصل ہوتا ہے، یعنے ایک اوسط ہفت سالہ درخت سے سالانہ تقریباً ۲ یا ۲½ پونڈ یا زائد ربر نکلتا ہے۔ اصلی اینزان کے ایک درخت سے جو ہیناراٹگوڈا (سیلون) میں اُگایا گیا تھا اور اب ۳۶ سال کی عمر کا ہے، تین سال کے عرصہ میں جو خشک ربر نکالا گیا وہ ۲۴۰ پونڈ سے کم نہ تھا۔

[ٓ] یہ قیمتی غذائیں ہیں لیکن اول الذکر کے اندر تازہ حالت میں پرسک ترشہ (Prussic acid) ہوتا ہے، لہذا تاوقتیکہ اسے اُبال کر یا بھون کر یہ ایسڈ یا ترشہ نکال نہ دیا جائے، اس کا کھانا خطرناک ہے۔ بعض ممالک میں ان جڑوں کے نشاستہ کو احتیاط سے دھوکر اور نم حالت ہی میں آہستہ سے گرم کرکے ٹپیوکا (tapioca) بناتے ہیں۔

Cassava ‌ Ceara ‌ Henaratgoda

یوفوربیا (Euphorbia) کی ہندوستان میں متعدد انواع ہیں جن میں بہت سے چھوٹے عشبی پودے بھی شامل ہیں اور بڑی کیاکٹس نما انواع بھی، مثلاً یوفوربیا رائیلیانا (E. Royleana) اور دوسری، جو اس قدر عام طور پر چٹانوں اور دوسرے خشک مقامات پر دکھائی دیتی ہیں اور جن کے تنے موٹے، لحمی اور زاویہ دار ہوتے ہیں۔ یوفوربیا ٹیروکالی (E. tirucalli) (the Milk Hedge) ایک دوسری بہت مانوس نوع ہے جو مداریی افریقہ سے لائی گئی تھی، لیکن اب ہر جگہ عام ہے۔ اس کے تنے اُستوانی ہوتے ہیں تاکہ وہ خشک سالی سے محفوظ رہے۔ کروٹن ٹگلیئم[1] (Croton Tiglium) اسے بعض اوقات اس کے بیجوں کے تیل کے لیے اُگایا جاتا ہے، جو ایک غیر معمولی تاثیر کا مسہل ہے۔ بکسس سمپروِیرنس (Buxus sempervirens) (the Box) یہ شمالی و مغربی ہندوستان میں ہوتا ہے۔

ف ۲۱ اناکارڈی ایسی (ANACARDIACEÆ)

امتیازی خصائص:— درخت اور جھاڑیاں جن کے پتے متبادل بے پتیہ اور پھول گچھوں میں، عموماً پنج جزء ہوتے ہیں، لیکن ان کے زردیئے ۱، سے کم، اور ثمر برگ عموماً ۳، آزاد، ۱ خلئی، پھل مختلف اقسام کے۔

یہ ایک اہم فصیلہ ہے، جو خصوصاً مداریی ہوتا ہے اور جس میں درخت اور جھاڑیاں شامل ہیں، جن کے پتے متبادل اور بے پتیے[2] ہوتے ہیں، جن میں غدّدی دھبّے نہیں ہوتے، چنانچہ گو یہ فصیلہ روٹیسی سے بہت قریبی مشابہت رکھتا ہے مگر اس سے غلط ملط نہیں ہو سکتا۔

پھول گچھوں میں مرتّب اور عموماً ☿ ہوتے ہیں۔ اکمامے

[1] جمال گوٹا [2] سینڈ

اور بتلاب ہر ایک ۵-۵ اور علٰحدہ زر ریشے تمثیلی طور پر ۱۰، لیکن عموماً ایک یا زیادہ زر ریشے غائب ہوتے ہیں۔ ثمر برگ عام طور پر تین اور شاذ ہی ملے ہوئے ہوتے ہیں۔ اکثر اوقات تین ثمر برگوں میں سے صرف ایک ہی زرخیز ہوتا ہے، اور بعض اوقات صرف ایک ہی موجود ہوتا ہے۔ بیض دان[۱] صرف ایک اور واثرخہ ہوتا ہے۔

پھل مختلف الاقسام ہوتا ہے۔ آم کا پھل زیتونیہ ہے، کاجو (Cashew-nut) کا پھل ایک سپیاری ہے، جو ایک پھولے ہوئے لحمی ظرف یا پذیرے کے سرے پر واقع ہوتی ہے، اور پھل دوسرے نمونوں کے بھی ہوتے ہیں۔

ہندوستان میں اس خاندان کے خاص ارکان حسب ذیل ہیں:- آم (*Mangifera indica*) میانگیفرا انڈیکا۔ کاجو (*Cashew-nut*) اناکارڈیئم آکسیڈنٹیلی[۲] امریکن نوع ہے جو ایک عرصہ قبل لائی گئی تھی۔ اسپانڈیاس ڈلسس (*Spondias dulcis*) اور ہاگ پلم (Hog-plum) کی دوسری انواع، اور سیمی کارپس (*Semecarpus*) کی متعدد انواع، جن میں سے بعضوں سے مفید سیاہ رال نکلتی ہے۔ س۔ اناکارڈیئم (*S. anacardium*) کا بیج بھلاواں ہے، جس کے رس سے سوتی کپڑوں پر نشانات ڈالتے ہیں۔ پسٹے شیا ویرا (*Pistacia vera*) سے پستے نکلتے ہیں۔

ف ۲۲ سیاپنڈیسی (SAPINDACEÆ)

---

[۱] بیض دان (نباتیات)، بویضہ یا بُیَیضہ (طب) = ovule

[۲] *Anacardium occidentale*

امتیازی خصائص:۔ درخت، جھاڑیاں یا اوپر چڑھنے والی بیلیں جن کے پتے عموماً متبادل اور مرکب ہوتے ہیں، اور پھولوں کی گچھیاں ہوتی ہیں۔ کماسہ اور اکلیلچہ عموماً ۵۔ زرریشے عموماً ۱۰ جن کے نیچے ایک قرص (disc) ہوتا ہے۔ ثمر برگ ۳، بیض خانہ تین خانوں والا، اعلیٰ۔ پھل مختلف الاقسام۔

اس بڑے مداریتی خاندان کے بیشتر ارکان درختوں، اور جھاڑیوں پر مشتمل ہیں، لیکن کارڈیئو اسپرمم (Cardiospermum) جو بہت عام ہے، عشبی ہوتا ہے، اور چند چڑھنے والی بیلیں بھی ہیں، جن میں سے اکثر و بیشتر میں وہ عجیب ہک یا آکوڑیاں ہوتی ہیں جن کا تذکرہ دوسرے مقام پر کیا گیا ہے (صفحہ ۱۱۳)۔ یہ ترمیم شدہ پھولداری کے محور ہیں جو لپٹنے کے بعد موٹے ہو جاتے ہیں۔ پتے متبادل ہوتے ہیں اور اوپر چڑھنے والی انواع میں پتے دار۔ وہ عموماً مرکب پرہ دار ہوتے ہیں، اور بعض اوقات ایک انتہائی برگچہ رکھتے ہیں، اور بعض اوقات ایک مساوی پرہ دار پتے کا انتہائی برگچہ خم کھا کر انتہائی برگچہ کا کام دیتا ہے۔

پھولداری[1] گچھیالی ہوتی ہے، اور پھول اگرچہ عموماً خنثیٰ دکھائی دیتے ہیں در حقیقت یک جاتی ہوتے ہیں، کیونکہ مادہ پھول میں زردان اکثر خوب نمو یافتہ ہوتے ہیں اگرچہ ان میں اچھا زیرہ نہیں ہوتا۔ پھول منتظم یا بے قاعدہ[2] شکل ہوتے ہیں۔ اکماسے اور پنکھڑیاں ۵ یا ۴ ہوتی ہیں، اور اول الذکر بعض دفعہ، لیکن شاذ، ملی ہوئی ہوتی ہیں۔ زرریشے عموماً ان سے دگنے ہوتے ہیں، لیکن اکثر دو غائب ہوتے ہیں، اور بعض اوقات وہ صرف ۵ یا ۴ ہی ہوتے ہیں یا ∞ ہو سکتے ہیں۔ بیض خانہ اعلیٰ، عموماً تین ثمر برگوں والا، تین خانوں والا اور سہ انتہائی ہوتی ہے، اور ہر غرفیہ[3] میں ایک بیض دان (ovule) ہوتا ہے۔

[1] فاغیہ [2] پتلاب [3] سہ غرفیتی

پھل شاید اکثر خشک، کیسہ یا سپیاری ہوتا ہے لیکن بیریاں اور زیتونیے بھی کم عام نہیں۔ عموماً سپیاری میں پر ہوتے ہیں اور وہ ثمارہ (samara) بن جاتی ہے۔

انڈومیلایا (Indo-Malaya) کے کئی سیاپنڈیسی سے مفید پھل نکلتے ہیں، خصوصاً نیفیلیئم لیپیسیئم (Nephelium lappaceum) (رام بوتان) اور نیفیلیئم لانگانا (N. Longana) (لانگن)۔ ہندوستان میں عموماً لیچی چینینسِس (Litchi chinensis) (چین کی لیچی) اُگائی جاتی ہے۔ ان تینوں انواع میں پھل کا خوردنی حصہ لحمی غلافچہ ہے جو بہت بڑا ہو کر بیج کو پورا گھیر لیتا ہے۔ متعدد سیاپنڈیسی سے قیمتی عمارتی لکڑی نکلتی ہے۔ سیاپنڈس میئوکوروزی (Sapindus Mukorossi) اور س۔ لارِیفولیئس (S. laurifolius) کا پھل ریٹھا (soap-nut) ہے جس کو بکثرت ہندوستان میں بجائے صابون کے استعمال کرتے ہیں، خصوصاً اونی اور ریشمی کپڑوں کے لیے۔ ڈوڈونیا وِسکوزا (Dodonaca viscosa) وسطی اور شمالی مغربی ہند اور دکن کی خشک غیر مزروعہ زمینوں میں اُگتا ہے اور باڑوں میں بھی اکثر لگایا جاتا ہے۔ اس کے پتوں پر ایک چپچپا رالی افراز ہوتا ہے اور پھل تین پروں والا ہوتا ہے۔

ف ۲۳ بالسیمینیسی (BALSAMINACEÆ)

امتیازی خصایص:۔ بوٹیاں[1] جن کے پتے متبادل اور پھول یوغ شکل (zygomorphic) ہوتے ہیں۔ کمامہ ۵، پچھلا کمامہ مہمیز دار، اور دو اگلے چھوٹے یا غائب ہوتے ہیں۔

[1] عشبے

اِکلیلچہ ۵، جانبی پنکھڑیاں دو دو باہم ملی ہوئی ہوتی ہیں۔ زرریشے ۵، زردان اتصالی (coherent)۔ بیض خانہ اعلیٰ، پانچ خانوں والا، بیض دان ∞۔ پھل پھٹنے والا کیسہ۔

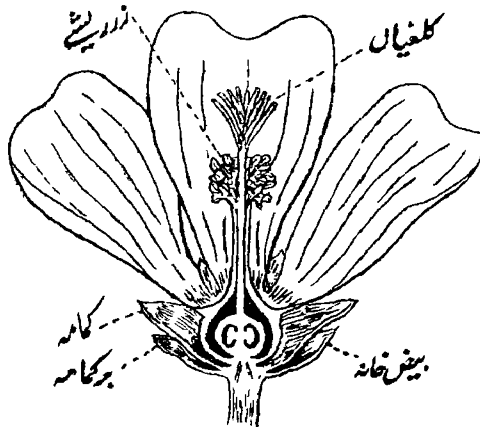
یہ فصیلہ ایک بڑی جنس اِمپے شنس (Impatiens) (Balsam = بلسان) پر مشتمل ہے، جو ہندوستانی نبات کی ایک مخصوص و ممیز جنس ہے اور تمام پہاڑی خطوں میں بکثرت اُگتی ہے۔ پہاڑیوں کے ہر گروہ سے اس کی ایک خاص نوع مخصوص ہوتی ہے جو اُس کے لیے مقامی ہوتی ہے۔ یہ بوٹیاں ہوتی ہیں جن کے تنے پانی سے بھرے ہوئے نیم شفاف، پتے متبادل بے سپتیے اور پھول ☿ یوغ شکل ہوتے ہیں۔ کما مہ پانچ کاموں پر مشتمل ہوتا ہے، جو پتلاب نما ہوتے ہیں اور عموماً بہت غیر منتظم، پچھلا کامیہ لمبا ہو کر ایک بڑا مہمیز بنا دیتا ہے، اگلے دو کماے اکثر چھوٹے ہوتے ہیں یا موجود ہی نہیں ہوتے۔ اکلیلچہ کی ۵ پنکھڑیاں ہوتی ہیں، جانبین کی پنکھڑیاں باہم ملکر جوڑے بنا دیتی ہیں۔ زرریشے ۵ ہوتے ہیں اور اُن کے زردان اس طرح سے ملے ہوئے ہوتے ہیں کہ بیض خانہ کے اوپر ایک قسم کی ٹوپی سی بن جاتی ہے، اور جیسے جیسے بیض خانہ بڑھتا ہے زرریشے قاعدے میں سے ٹوٹ جاتے ہیں اور پوری ٹوپی جھڑ کر گر جاتی ہے۔ بیض خانہ کے ۵ ثمر برگ ہوتے ہیں، اور ۵ غرفے[1] اور ∞ بیض دان (ovule) پختہ ہو کر کیسہ بن جاتا ہے۔ یہ کیسہ پھٹنے والا ہوتا ہے۔ پختہ ہونے پر وہ اس طرح تناؤ دار ہو جاتا ہے کہ اُس کے بالآخر ٹوٹنے یا پھٹنے پر جو ٹکڑے یا فلقے ہوتے ہیں وہ اندر کی طرف لپیٹے جاتے ہیں اور جب ہر ٹکڑا بالآخر ٹوٹتا ہے تو ایسے جھٹکے کے ساتھ کہ بیج باہر گر جاتے ہیں۔

ف ۲۴ مالویسی (MALVACEÆ)

[1] غرفے

امتیازی خصایص :- بوٹیاں، جھاڑیاں، اور درخت۔ پتے متبادل اور پتیے دار۔ پھول منفرد یا گبھیوں میں، ☿، منتظم، زیراُوئی۔ عموماً پنج پارہ، اور اکثر مع برکمامہ کے۔ کمامہ مصراعی یا کھلمند ، آزاد یا ملا ہوا، اِکلیلچہ مُلفّف۔ زرریشے عموماً تفرّع کی وجہ سے ∞ اور نلی کی شکل میں ملے ہوئے ہوتے ہیں۔ بیض خانہ (۱-∞) اکثر و بیشتر (۵)، کثیر غریفی، محوری مشیموں پر ہر غریفے میں ۱-∞ بیض دان (ovules) ہوتے ہیں۔ پھل عموماً کیسہ یا واشگافہ ہوتا ہے۔

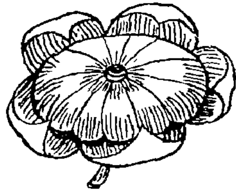
اس فصیلہ کے نمایندے ہر جگہ باغوں میں شوفلاور (shoe-flower) (Hibiscus Rosa-sinensis) اور کھیتوں میں کپاس (Gossypium*) گاسیپیئم) اور متعدد عام جھاڑیاں وغیرہ ہیں۔ اس میں بوٹیاں، جھاڑیاں، اور درخت شامل ہیں جن کے پتے متبادل اور پتیے دار، اور پھول منفرد یا مرکب گبھیوں میں ہوتے ہیں۔



شکل ۱۹۵۔ ہیبِسکس کی نوع کے پھول کی اِنتصابی تراش۔

* (Gossypium arboreum, herbaceum)

پھول (شکل ۱۹۵) ☿، منتظم، زیرانوثی اور بنج پارہ ہوتا ہے۔ کمامہ کے نیچے اکثر ایک **برکمامہ** بھی موجود ہوتا ہے، جو بعض اوقات پیتے کی نوعیت کا سمجھا جاتا ہے لیکن چونکہ اس کے اعداد کماموں کے اعداد سے متناظر نہیں ہوتے لہذا شاید زیادہ اغلب یہ ہے کہ وہ برگیزوں کی نوعیت کا ہے۔ **کمامہ** ۵ یا (۵) مصراعی یا کھلمندنداز اکلیلچہ ۵، ملفف، پنکھڑیاں عموماً غیر متشاکل۔ **زرریشے** عموماً غیر محدود ہوتے ہیں، ان کا اندرونی گھیرا شاخدار ہوتا ہے، اور وہ نیچے نلی کی شکل میں ملے ہوئے ہوتے ہیں جو قاعدے پر پنکھڑیوں سے جڑی ہوئی



شکل ۱۹۶۔ مالوئیسی کا زندانہ

ہوتی ہے۔ اس سے پھول تقریباً مربوط بتلابی معلوم ہوتا ہے۔ زردان یک صرّہ (monothecous) ہوتے ہیں، ان میں بجائے چار کے صرف دو کھنے ہوتے ہیں۔ **بیض خانہ** کے (ا-∞) ثمر برگ ہوتے ہیں، اکثر (۵)، وہ بہت سے خانوں والا ہوتا ہے اور مشیمے محوری ہوتے ہیں، ثمر برگ بعض اوقات عرضی دیواروں سے منقسم ہو جاتے ہیں۔ ہر ایک ثمر برگ میں ا-∞ بیض دان، واثر رخے عموماً صاعد ہوتے ہیں۔ **پھل** (شکل ۱۹۶) عموماً خشک کیسہ یا واشگاف (carcerulus = زندانہ) ہوتا ہے، جس میں ایک یا متعدد تبج ہوتے ہیں، جن میں سے ہر ایک میں ایک جنین ہوتا ہے جو دروں تخم میں خمیدہ رہتا ہے۔

عام طور پر پھول نخزنرہ ہوتا ہے۔ جب وہ کھلتا ہے تو زرریشے پھیل کر کھل جاتے ہیں، اور ازاں بعد وہ مرجھا کر کلغیوں کو منکشف کر دیتے ہیں جو اب پختہ ہوتی ہیں۔

سے جتزہ

ہندوستان میں اس فصیلہ کے بیشتر مانوس پودے باغوں کے پودے ہیں، مثلاً ہیبسکس روزا سیلنسس (شُو فلاور)۔ یہ نام اس وجہ سے دیا گیا ہے کہ اس کی پنکھڑیوں سے جوتوں کو پالش کرتے ہیں۔ وہ دم پخت آموں اور دوسرے پھلوں کو رنگنے میں بھی استعمال کی جاتی ہیں اور ان سے دوسرے کام بھی لیے جاتے ہیں۔ یہ پودا بہت ہی تغیر پذیر ہے اور بہ آسانی ہیبسکس سیزوپیٹیلس (H. schizopetalus) اور دوسری انواع کے ساتھ مل کر خلط نسل ہو جاتا ہے اور اس کی کئی کاشت کردہ قسمیں پائی جاتی ہیں۔ ہیبسکس کی کئی دوسری انواع بھی اگائی جاتی ہیں مثلاً ہیبسکس سبداریفا (H. Sabdariffa) (روزیل Rozelle) جس کا کمامہ پھل کے گرد لحمی ہو جاتا ہے جس میں خوشگوار ترش ذایقہ ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے اس کو جیلیز (Jellies) اور دوسرے کاموں میں بہت زیادہ استعمال کرتے ہیں۔ ہیبسکس اسکیولنٹس (H. esculentus) جس کے نیم پختہ پھل (بھنڈیاں) پکائے جانے کے بعد بہت چکنے ہوتے ہیں اور ترکاریوں اور شوربوں (soups) کے طور پر بکثرت کھائے جاتے ہیں۔ ہیبسکس ٹلیئیسی ئس (H. tiliaceus) سمندری ساحل پر عام ہے جس کی چھال سے بہت مضبوط ریشہ نکلتا ہے۔ ہیبسکس کیانابینس (H. cannabinus) کو اکثر اس کی چھال کے ریشے کے لیے اگاتے ہیں، وغیرہ۔ متعدد ابیُوٹیلنس (Abutilons) بھی اگائے جاتے ہیں، التھیا روزیا (Althæa rosea) (گُل خیرا)، تھس پیسیا پاپلنیا (جسے انگلستان میں ٹیولپ ٹری کہتے ہیں) اور دوسرے بھی اگائے جاتے ہیں۔ عام ترین پودوں میں سے یوریناA (Urena)، سیدا

Thespesia populnea ۵

(Sida) اور دوسری جنسیں ہیں۔ ان میں سے متعدد میں سے اچھا ریشہ نکلتا ہے۔ اس خاندان کے کئی ارکان زراعت میں اہمیت رکھتے ہیں، خصوصاً روئی (=Gossypium) گاسی پیئم، جس کی کئی انواع ہندوستان میں اگائی جاتی ہیں۔ گ۔ ھَربیشیام (G. herbaceum) سب سے زیادہ عام ہے، گ۔ آربوریئم (G. arboreum) (Tree Cotton) ہر جگہ تھوڑی تھوڑی اگائی جاتی ہے۔ ارئیوڈنڈران انفراکٹیوزم (Eriodendron anfractuosum) ریشمی روئی ہے، جس کا درخت چھوٹا ہوتا ہے اور شاخیں افقی رخ میں پھیلتی ہیں۔ یہ ریشمی روئی گاسی پیئم کی طرح پوست کی بروں افزایش نہیں ہے بلکہ کیپ کی اندرونی دیوار کی، اور پختہ ہونے کے بعد وہ اس سے علیحدہ ہو جاتی ہے۔ وہ عموماً تکیے بھرنے کے لیے بکثرت استعمال کی جاتی ہے۔ بامباکس ملاباریکم (Bombax malabaricum) کی روئی بھی اسی طرح کی ہوتی ہے، جو بعض اوقات شاذ حالتوں میں استعمال کی جاتی ہے کیونکہ درخت زمین سے اتنا اونچا ہوتا ہے کہ اس کی روئی تک پہنچنا مشکل ہوتا ہے۔ سنسکرت کے مصنفین نے اس درخت کا تذکرہ "شال مالی" کے نام سے کیا ہے۔ یہ درخت جہاں کہیں بھی ہوتا ہے وہاں ایک عجیب منظر پیدا کر دیتا ہے۔ دسمبر کے مہینے میں اس کے پتے جھڑ جاتے ہیں اور جنوری میں اس کی برہنہ شاخوں پر قرمزی رنگ کے سرخ پھول کھل کر چمک اٹھتے ہیں۔ روئی سے لپٹے ہوئے پختہ بیج اپریل میں، جبکہ نوعمر پتے پھوٹتے ہیں، بعض اوقات برف کی بوچھار کی طرح گرتے ہیں۔ اڈآنسونیا ڈیجی ٹیٹا (Adansonia digitata) اس خاندان کا

The Baobab

ایک دوسرا درخت ہے، جو بعض مقامات پر پایا جاتا ہے، جہاں
اُس کو شاید افریقہ سے مغربی ساحل کے مسلمان لائے تھے،
اُس کا تنہ چھوٹا لیکن بہت دبیز اور بعض اوقات ۲۰ فٹ
دبازت کا اور کم وبیش بیضوی شکل کا ہوتا ہے، جس میں وہ
اِتنا پانی جمع کرلیتا ہے کہ جو بدترین خشک سالی میں بھی
اُس کے لیے کافی ہوتا ہے ۔ ایک تھیلی نما پھل میں تقریباً
تیس بیج ہوتے ہیں، جس کو اکثر جوڈا کی تھیلی (Judas' bag)
کہتے ہیں ۔ یہ سخت ہوتی ہے اور اِس میں مغز یا گودا ہوتا ہے
جس میں بیج گڑے ہوئے ہوتے ہیں ۔

ف ۲۵ ڈلی نیسی (DILLENIACEÆ)

امتیازی خصایص: ۔ درخت اور جھاڑیاں، اکثر بیلیں ۔ پتے متبادل، عموماً چرمی ۔ پھول ☿، گھیوں میں، زیر اُنوثی ۔ کماسہ ۵ بعض دفعہ ۳، ۴، یا ∞ پیچدار یا لولبی ترتیب میں، پھل پر قائم رہتا ہے ۔ اکلیلچہ عموماً ۵ ۔ زردیشہ ∞، زیر اُنوثی، آزاد یا نیچے ملے ہوئے ۔ ثمر برگ ۱ ۔ ∞، آزاد یا کم وبیش ملے ہوئے بیض دان ۱ ۔ ∞ ۔ پھل چرالیوں والا یا لحمی ۔ بیج میں رسند ازغلافچہ (funicular aril) اور دروں تخم ہوتا ہے ۔

یہ ایک چھوٹا مداریتی فصیلہ ہے ۔ اِس کے نمایندے زیادہ تر شمالی آسٹریلیا کے ادنیٰ نباتات میں پائے جاتے ہیں، لیکن ہندوستان میں چند عام پودے ہوتے ہیں ۔ اکثر و بیشتر درخت، اور جھاڑیاں ہوتے ہیں، بعض اوقات بیلیں ہوتی ہیں جن کے پتے متبادل، عموماً چرمی، اور پھول گھیوں میں ہوتے ہیں ۔ پھول ☿ ہوتے ہیں جن کا قائم کماسہ لولبی ترتیب میں ہوتا ہے

اور اکثر ۵، لیکن ۳، ۴ یا ∞ اکماموں پر مشتمل ہوتا ہے۔ اِکلیلچہ عموماً ۵، زرریشے ∞، زیر اُنوثی، آزاد یا قاعدے میں جُڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ ثمر برگ ۱-∞، آزاد یا کم و بیش ملے ہوئے، تُئے عموماً آزاد ہوتی ہیں۔ بیض دان ۱-∞، انتصابی واژوں رُخے اور بطنی دو خط والے ہوتے ہیں۔ بیج کے پوست پر ایک رسندار غلافچہ (funicular aril) لگا ہوا ہوتا ہے، اور ایک جسیم دروں تخم میں ایک چھوٹا جنین ہوتا ہے۔

ڈِلّی نیا اِنڈیکا (Dillenia indica) شاید سب سے زیادہ عام نوع ہے۔ اس درخت پر بڑے سفید پھول ہوتے ہیں جن سے بڑے سیب نما پھل (Chalta) بنتے ہیں۔ پھل کیسوی (capsular) ہوتا ہے اور بہت بڑے رسدار اکماموں میں ملفوف ہوتا ہے جو کھائے جاتے ہیں۔ پھل کو تراش کر پانی میں رگڑیں تو اُس سے جھاگ نکلتا ہے۔ یہ پھل دھونے کے لیے اور خاص کر بالوں کو صاف کرنے کے لیے کام میں لایا جاتا ہے۔ بعض اکروٹریماس (Acrotremas) جو جنوب میں پائے جاتے ہیں خوبصورت چھوٹے عشبی پودے ہوتے ہیں، اور چند دوسری انواع بھی ہیں۔

ف ۲۶ ڈِپٹیروکارپیسی (DIPTEROCARPACEÆ)

امتیازی خصایص:- درخت جن کے پتے سالم پتے دار، اور پھولدار[1] ریاں عنقودی ہوتی ہیں، جن میں ♀، منتظم زیر اُنوثی پھول ہوتے ہیں۔ کماسہ اور اکلیلچہ ۵۔ زرریشے ۵، ۱۰، ۱۵، یا زیادہ۔ بیض خانہ تین خانوں والا۔ پھل سپیاری[2] ہوتا ہے جس میں قائم کماسہ ہوتا ہے، جس کے کچھ پتے بڑھ کر پروں کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔

یہ ہندوستان کے مخصوص و ممیز فصیلوں میں سے ایک

[1] فواغی [2] سہ غریفی

فصیلہ ہے، لیکن اس کا مختصر تذکرہ کافی ہوگا، کیونکہ درخت بہت اونچے ہوتے ہیں اور شاذ ہی پھولتے ہیں، چنانچہ اس کی معلومات حاصل کرنے کے لیے سامان حاصل کرنا نہایت مشکل ہے۔ پتے پتیے دار اور مکمل ہوتے ہیں اور پھولوں کی پھولداریاں عنقودی ہوتی ہیں، جن کا ضابطہ یہ ہے: K5,C5,A5, 10, 15, or more, G(3) ۳ خانوں دار اور ہر خانہ میں ۲ بیض دان۔ پھل عموماً ایک بیج والی سپیاری ہوتا ہے، جس کے گرد قائم کماسہ ہوتا ہے اور جس کے چند اکمامے عموماً دو (جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے) پروں کی شکل میں بڑھ جاتے ہیں۔ ہندوستان کے جنگلوں میں یہ درخت عام ہیں اور ان میں سے بہت سے درختوں سے قیمتی عمارتی لکڑی نکلتی ہے خصوصاً شوریا روبسٹا (Shorea robusta) (سال)، اور ڈپٹیروکارپس کی انواع سے۔ بہت سوں سے مفید رال یا گوند کی رال (gum-resin) نکلتی ہیں۔

ف ۲۷ کیاریکیسی

(CARICACEÆ) — یہ فصیلہ ہندوستان کا دیسی نہیں ہے لیکن ہر جگہ پپیتی کے کاشت کردہ درخت اس کے نمایندے پائے جاتے ہیں، جن کو قدیم جماعت بندی میں پیاسی فلوریسی کے زمرہ میں شمار کیا گیا تھا۔ یہ جنوبی امریکہ اور ویسٹ انڈیز کے دیسی درخت ہیں لیکن بہت عرصہ پہلے پرتگالی انہیں مشرق میں لائے تھے۔ ان کے عادات مخصوص ہوتے ہیں اور ان کے کھڑے تنوں پر پتوں کے گچھوں کا تاج کسی قدر پام (کھجور وغیرہ کے درختوں کی طرح) ہوتا ہے۔ پتوں اور کچے پھلوں میں ایک قسم کا پروٹیڈ خمیر (papain = پپائین) ہوتا ہے اور اگر گوشت کو ان کے پتوں میں لپیٹ کر رکھا جائے یا اس سے بھی بہتر یہ کہ اگر اس پر اس کے کچے[1] پھلوں کا رس مل دیا جائے تو

[1] سہ کچر لینی

گوشت کا جزئی ہضم واقع ہو جائیگا اور گوشت زیادہ نرم ہو جائیگا۔

پھول یک جاتی، زیر اُفُونی اور منتظم ہوتے ہیں۔ K5,C(5),A5+5,G5

ایک یا ۵ خانے اور ∞ واثر رُخے بیض دان ہوتے ہیں۔ **پھل** ایک بڑی لحمی بیری ہے، جو خربوزہ سے مشابہت رکھتی ہے۔ اور بیشتر انواع کی بیریاں خصوصاً کیارکاپپایا (Carica papaya) (پپئی) کا پھل بہت رغبت اور خواہش سے کھایا جاتا ہے۔]

ف ۲۸ کیاکٹیسی (CACTACEÆ)

امتیازی خواص:۔ لحمی رسدار پودے جن پر عموماً کانٹوں کے گچھے ہوتے ہیں اور پتے نہیں ہوتے۔ پھول عموماً منفرد اور ⚥۔ گرد گل ∞، اکماموں سے پنکھڑیوں تک تدریجی برزخیت (transition)۔ زرریشے ∞۔ بیض خانہ ادنی، ایک خانہ والا جس میں جداری مشیموں پر ∞ بیض دان ہوتے ہیں۔ پھل بیری ہوتا ہے۔

اِس فصیلہ کا نمایندہ اصلی دیسی (متوطن) حالت میں صرف سیلون میں برنبات[1] رھپسالس کیاسیتھا (Rhipsalis Cassytha) ہوتا ہے۔ لیکن چند خاردار پیرس (prickly pears) یا اُوپن شیاز (Opuntias) (چپل سینڈ یا ناگ پھنی) ہر جگہ عام ہیں، خصوصاً خشک مقامات اور سمندر کے کنارے پر۔ اِس خاندان میں مجموعی طور پر انتہائی خشکی پودوں کی سی حالت (xerophytism) نہایت نمایاں طور پر پائی جاتی ہے، کیونکہ اس میں نہ صرف یہ ہوتا ہے کہ ہوا میں کھلی ہوئی سطح بہت تھوڑی اور بشرہ (cuticle) دبیز ہوتا ہے، بلکہ یہ بھی کہ لحمی بافتوں میں پانی کثیر مقدار میں مذخور ہوتا ہے۔

---

[1] بتلاب سے تبدیلی ۔ epiphytic

اوپن شیاز کے تنے چپٹے ہوتے ہیں اور آگے کا ہر جوڑ اُس سے پیچھے کے جوڑ پر ایک شاخ کی طرح بڑھ جاتا ہے۔ عموماً سطح پر شوکوں کے چھوٹے گروہ ہوتے ہیں جن کی ترتیب ایک متعین برگی نظام کے مطابق ہوتی ہے۔ یہ شوکے درحقیقت اُس بغلی ٹہنی کے پتے ہیں جس کو اس مقام پر پھوٹنا چاہیے تھا۔ اوپن شیاز کے پتے جلد ہی پھوٹتے ہیں اور چھوٹے ہوتے ہیں۔ اور یہ بیشتر انواع میں اپنا فعل بہت قلیل عرصہ تک انجام دینے کے بعد جھڑ کر لحمی سبز تنہ کو پودے کے تمثل (assimilation) کا بیشتر کام انجام دینے کے لیے چھوڑ دیتے ہیں۔ متعدد کیاکٹائی (Cacti) کے تنے زاویہ دار ہوتے ہیں اور بالکل ہندوستان کے عام بڑے لحمی یوفوربیاسس کے تنوں جیسے ہی معلوم ہوتے ہیں لیکن کیاکٹس کے تنہ پر کے کانٹے چھوٹے گروہوں میں ہوتے ہیں اور یوفوربیا میں کانٹوں کے جوڑے ہوتے ہیں۔

پھول عموماً منفرد ☿، منتظم یا غیر منتظم، اور اکثر بڑے اور شوخ رنگ کے ہوتے ہیں۔ عام طور پر تمام زہری اعضا ∞ ہوتے ہیں، اکمامے بتدریج پنکھڑیوں میں متغیر ہوتے رہتے ہیں۔ بیض خانہ ایک خانہ والا ہوتا ہے جس کے بیض دان (ovules) جداری مشیموں پر ∞ ہوتے ہیں، اور ایک سادہ نَے ہوتی ہے۔ پھل بیری ہوتا ہے جس کا مغز بیض دانوں (ovules) کی ڈنڈیوں کے بڑھ جانے سے بنتا ہے۔ وہ اکثر خوردنی ہوتا ہے، اگرچہ اُس کے کانٹوں سے بچنے کے لیے احتیاط کرنی چاہیے۔

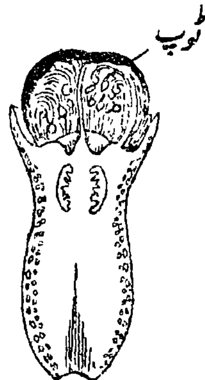
ف ۲۹ مرٹیسی (MYRTACEÆ)

امتیازی خصایص:- درخت اور جھاڑیاں جن کے پتوں میں تیل کے غدد[1] پائے جاتے ہیں۔ پتے عموماً متقابل،

[1] غدد = بتلاب

بے پتے اور مکمل ہوتے ہیں۔ پھول ☿، منتظم، اور گبھیوں میں اور پیرا نوئی ہوتے ہیں۔ کمامہ ۴-۵، اکثر ملا ہوا، بعض اوقات ڈھکن کی طرح نکل آتا ہے۔ اکلیلچہ ۴-۵، بعض دفعہ یہ بھی گرجاتا ہے۔ ∞ زرد ریشے جو کلی میں عموماً اندر کی طرف خمیدہ ہوتے ہیں۔ بیض خانہ ادنیٰ ۱ خانہ والا اور محوری مشیمے، ہر مشیمہ میں ۲-∞ بیض دان، سادہ بیضے اور کلغی۔ پھل ایک بیری، زیتونیہ، کیسہ، یا سپیاری نما۔ بیج غیر البیومینی۔

یہ ایک بڑا فصیلہ ہے جس کے نمائندے مدارین میں خوب پائے جاتے ہیں، بالخصوص کاشت کردہ پودوں میں جن میں جامن، جام (امرود)، اور یوکیلپٹائی، وغیرہ، شامل ہیں۔ وہ درخت، جھاڑیاں اور بعض اوقات چڑھنے والی بیلیں ہوتی ہیں، جن کے پتوں میں عموماً تیل کے غدد پائے جاتے ہیں۔ اگر پتوں کو روشنی کے سامنے پکڑ رکھیں تو یہ غدد چھوٹے صاف دھبوں کی طرح نظر آتے ہیں اور شناخت ہو سکتے ہیں۔ پتے عموماً متقابل، بے پتیے، سدا بہار اور مکمل ہوتے ہیں۔



شکل ۱۹۷۔ لونگ (یوجینیا کاریئوفیلیٹا) کا پھول

Co ٹوپ

اکثر ایک نام نہاد زیر حاشیئی رگ ہوتی ہے۔

پھول عموماً گبھیوں میں ہوتے ہیں، منتظم اور ☿، ظرف یا پذیرا کھوکھلا اور بیض خانہ سے جڑا ہوا ہوتا ہے، لہذا پھول برانوئی

---

۱ جدید ترجمہ = غریفی

ہوتا ہے۔ کاسہ (۴-۵) یا ۴-۵، اور بعض اوقات پھول کے کھلنے پر ڈھکن یا ٹوپی کی طرح نکل آتا ہے، بجائے اس کے کہ معمولی طریقہ سے کھلے۔ پنکھڑیاں بھی ۴-۵ ہوتا ہے، پنکھڑیاں اکثر تقریباً گول ہوتی ہیں، اور بعض اوقات یہ بھی سب کی سب ایک ساتھ جھڑ جاتی ہیں۔ زیرے ∞ آزاد، عموماً کلی میں اندر کی طرف مڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ بیض خانہ زیریں یا اوپر والا ہوتا ہے، جس کے ∞-۱ خانے ہوتے ہیں، اور ہر ایک میں ∞-۲ دو قطاروں یا کم بیض دان (Ovules) ہوتے ہیں۔ تنے اور کلغی سادہ، اور مشیمہ عموماً محوری ہوتا ہے۔ پھل بیری، زیتونیہ سپاری نما یا کیسہ ہوتا ہے جس میں بغیر البیومینی بیج ہوتے ہیں۔

ہندوستان کی دیسی یا کاشت کردہ قسموں میں سے مختلف قسم کے جامن (جامبولنس) ہیں، جو بعض دیسی ہوتے ہیں اور بعض ملایائی نسل کے، اور یہ سب یوجینیا (Eugenia) کی انواع ہیں، جن کے پھل بھی ہوتے ہیں اور کھائے جاتے ہیں، گو یہ خاص طور پر دلفریب نہیں ہوتے۔ ملایائی سیب Rose-apple یا گلاب جامن (یو-ملاسنسس E. malaccensis) (یو-جامبوس = E. Jambos)، جنوبی امریکہ کا یو-میکیلائی (E. Michelii) برازیل چیری (Brazil Cherry) اور متعدد دوسرے اُن ہی میں سے ہیں۔ یوجینیا کیاریوفلیٹا (E. caryophyllata) (ایک ملایائی نوع) سے تجارتی لونگیں نکلتی ہیں، جو خشک کی ہوئی پھولوں کی کلیاں ہوتی ہیں (شکل ۱۹۰)۔

یوجینیا جنوبی ہندوستان اور سیلون کی پہاڑیوں کی نباتات (flora) کی بہت مخصوص جنس ہے، جو ہر پہاڑیوں کے گروہ میں متعدد انواع میں ہوتی ہے، مثلاً سیلون کے پہاڑوں میں ۴۳ جنسیں ہیں جن میں سے ۲۹ مقامی ہیں، یا پہاڑیوں کے اسی گروہ سے مختص ہیں۔

رھوڈومرٹس ٹومنٹوزا (Rhodomyrtus tomentosa)
(پہاڑی امرود یا پہاڑی گوزبیری) پہاڑیوں کے جنگلی قطعات کے کنارے ایک دوسرا بہت عام پودا ہوتا ہے۔ مختلف حقیقی امرود سیڈیئم (Psidium) کی انواع ہیں جن کو پرتگالی مدارینی امریکہ سے یہاں لائے تھے سب سے زیادہ عام جو یہ کارزمین پر ہوتا ہے' سیڈیئم گوایاوا (P. Guayava) ایک بہترین امرود ہے' جس سے نفیس جیلی یا فالودہ (مربہ) بنتا ہے۔ بیارنگ ٹونیا (Barringtonia) کی مختلف انواع ساحلوں پر عام ہیں' جہاں اُن کے چھوٹے چھوٹے درخت ہوتے ہیں۔ اسی خاندان کے سب سے زیادہ مشہور و معروف درخت جو پہاڑ پر جانے والوں کو معلوم ہیں' یوکیلپٹس (Eucalyptus) کی مختلف انواع ہیں' جو پہاڑیوں پر بکثرت اگائے جاتے ہیں لیکن یہ دراصل آسٹریلیا کے دیسی ہیں' جہاں یہ ایک خاص پرکیف منظر پیدا کر دیتے ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ مشہور شاید یو۔ گلابیولس (E.Globulus) (Blue Gum) ہے' جس کے نوخیز حصوں میں نیلے رنگ کے متقابل پتے مربع شاخوں پر واقع ہوتے ہیں اور پرانے حصوں میں گول شاخوں پر سبزی مائل متبادل پتے ہوتے ہیں۔[ا۵] اہم انواع میں سے' یو۔ لیئوکاکزیلان (E. Leucoxylon)' یو۔ روبسٹا (E. robusta) (the Swamp Mahogany)' یو۔ مارجینیٹا (E. marginata) (the Jarrah)' وغیرہ ہیں۔ آخر الذکر کی لکڑی چونکہ وزن کی زیادہ متحمل ہوتی ہے اس وجہ سے اب لندن کی سڑکوں پر بطور فرش کے بہت جڑی جاتی ہے۔ یوکیلپٹائی سے (جو عام طور پر گوند کے درختوں کے

ا۵ Ironbark

نام سے مشہور ہیں) قیمتی عمارتی لکڑی نکلتی ہے۔ دوسرے ول سے
کینو (kino) حاصل ہوتا ہے (لگیومینوزی کے تحت دیکھو)
اور کئی ایک کے پتوں سے یوکیلپٹس کا تیل بذریعۂ کشید
نکالا جاتا ہے جو اس قدر مشہور ہے۔

ف ۳ امبیلی فری (UMBELLIFERÆ)

امتیازی خصایص:۔ پھول کثیر تبلا جی، برانوئی، پنج جزو۔ ۵ زیرریشے۔ بیض خانہ اور پھل کی ساخت ممیّز۔

یہ بہت بڑا اور اہم فصیلہ ہے، جو پودوں اور ان کے پھلوں کی عام خاصیت سے آسانی کے ساتھ شناخت کیا جاتا ہے۔ پودے یا تو بوٹیاں ہوتے ہیں یا جھاڑیاں، جن کے تنے کھوکھلے (جوفی) اور پتے متبادل، تنہ پیچاں (amplexicaul)، بے پتیتے (exstipulate) اور عموماً بہت زیادہ منقسم ہوتے ہیں۔

پھولداری (فاغیہ) عموماً مرکب چھتریا ہوتی ہے (شکل ۱۵۳) اور کبھی سادہ یا مفرد چھتریا۔ یہ چھتریے بعض اوقات گچھیالے ہوتے ہیں اور ایک راسی پھول بھی واقع ہو سکتا ہے، جیسے کہ گاجر (ڈاکس کیاروٹا) (Daucus Carota) میں۔ **پھول** (شکل ۱۳۵) عموماً خنثی اور منتظم ہوتے ہیں، لیکن بعض اوقات یک جانی پھول بھی پائے جاتے ہیں اور اکثر اوقات چھتریے کے بیرونی پھول غیر منتظم اور یوغ شکل (جوڑے سے) ہوتے ہیں۔

کاسہ چھوٹا اور پانچ چھوٹے اکماسوں پر مشتمل ہوتا ہے یا بالکل غائب ہوتا ہے۔ اکلیلچہ کثیر تبلائی ہوتا ہے، جس کی پانچوں پنکھڑیاں عموماً سفید یا زرد ہوتی ہیں اور ان کی نوکیں اکثر معکوس ہوتی ہیں۔ پانچ برانوئی زیرریشے ہوتے ہیں۔ مادہ کوٹ (شکل ۱۳۵) دوثمر برگی اور رحل بچلا ہوتا ہے۔ بیض خانہ کی چوٹی پر دونوں کلغیوں کو

گھیرے ہوئے ایک شہدی قرص (disc) ہوتا ہے۔ بیض خانہ دو خانونی* والا ہوتا ہے جس کے ہر غُریفہ میں ایک معلق یا لٹکا ہوا بیضدان (ovule) ہوتا ہے۔ پھل آویزہ بار (cremocarp) ہوتا ہے (شکل ۱۶۸ ب)۔ ہر جزو بار (mericarp) پر عموماً پانچ طولی جیود (costæ = ابھرے کنارے یا برگوٹے) ہوتے ہیں جن میں وعائی حزمے یا بنڈل مشمول ہوتے ہیں۔ جیود کے درمیان نجوے (furrows) (valleculæ) ہوتے ہیں، جن کے نیچے تیل نالیاں (vittæ) ہوتی ہیں۔ ابتدائی جیود اور تیل نالیوں کے درمیان اکثر ثانوی جیود اور تیل نالیاں ہوتی ہیں۔ بیج البیومینی ہوتا ہے۔ غذائی مادہ پروٹیڈ اور تیلوں پر مشتمل ہوتا ہے۔

زیرگی۔ پھول نمایاں طور پر نخر زہ ہوتے ہیں، اور چونکہ برانُولی شہدی قرص سے نکلنے والے شہد تک باآسانی رسائی ہو سکتی ہے لہٰذا پھولوں پر متعدد چھوٹی زبان والے کیڑے اور خاص کر مکھیاں اور بھونرے آیا کرتے ہیں۔

زہری ضابطہ:۔ K5 or O C5 A5 G(2)

خود فصیلہ باآسانی شناخت کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اس کی کثیر التعداد جنسوں کو صحیح طور پر تمیز کرنے کے لیے اکثر پختہ پھلوں کا ہوشیاری کے ساتھ امتحان کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

یہ فصیلہ ہندوستان میں سب سے زیادہ مشہور و معروف ہے کیونکہ اس کے کاشت کردہ پودے عام طور پر کھانوں میں

ے مقسمی پھل (سابقہ) ۵۲ رگیں ۵۳ فیتے * دو غُریفی

خوشبو کے لیے ہندوستان بھر میں کام میں لائے جاتے ہیں:
مثلاً سونف (Fœniculum vulgare = فینی کولم ولگیاری)۔
دھنیا (Coriandrum sativum = کوریانڈرم سٹائیوم)۔
زیرہ (Cuminum cyminum = کیومینم سیمینم)۔
ڈاکس کیارونا (Daucus carota) گاجر ہے۔

بیشتر جنگلی امبیلی فری پہاڑیوں میں پائے جاتے ہیں اور مندرجۂ ذیل انواع اُن ہی میں سے ہیں:۔ بیوپلیرم (Bupleurum) (جس کے پتّے غیر منقسم، بیضوی، نیزک نما یا خطی ہوتے ہیں) — ھیراکلیئم (Heracleum)، سیلینم (Selinum)، چیروفیلم (Chaerophyllum) وغیرہ۔ بعض بلند ارتفاعات پر واقع ہوتے ہیں اور اُن میں ایک تیز بو ہوتی ہے۔ کہتے ہیں کہ اسی بو سے پہاڑی متلی (mountain-sickness) کی شکایت کی تحریک ہو جاتی ہے۔



چودھواں باب

وعاتخموں کی جماعت بندی: طبعی فیصلے (گذشتہ سے پیوستہ)

ب ـ سِمپیٹیلی (Sympetalæ) ـ گردگل دوگھیروں ہیں۔

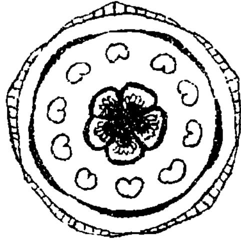
اکلیلچہ چند مستثنیات کے ساتھ متحد بتلابی۔ زرریشے پنکھڑیوں کی تعداد سے دوگنے، یا اُسی تعداد میں، یا تخفیف ہوکر ۴ یا ۲ رہ جاتے ہیں، اور سوائے اریکیسی (Ericaceæ) اور کمپیانیولیسی (Campanulaceæ) کے بربتلابی ہوتے ہیں۔

سِمپیٹیلی (Sympetalæ)

ف ـ اریکیسی (Ericaceæ)

امتیازی خصائص:۔ پھول متحد بتلابی زیرا ٗ نوتی، اور ویاکسینیئم (*Vaccinium*) میں برا ٗ نوتی۔ پنج جُزہ یا چارجُزہ۔ زرریشوں کی تعداد پنکھڑیوں اور اکماموں سے دونی ہوتی ہے، اور بربتلابی نہیں۔ زردانوں میں اکثر زائدے ہوتے ہیں اور وہ (زردان) راسی سوراخوں سے کھلتے ہیں۔ زیرہ چار چار کی تعداد یا چوکڈوں (tetrads) میں۔ متیمیت تھوڑی

پودے جھاڑیوں کی صورت میں عموماً دلدلوں یا پہاڑیوں میں اُگتے ہیں۔



شکل ۱۹۸۔ رھوڈو ڈینڈران کا زہری خاکہ۔

شمالی یورپ کے اوسروں (heaths) اور دلدلوں پر (جو وہاں بہ کثرت ہیں)، ایریکیسی ایک زبردست اور کثیر الوقوع خاندان ہے۔ یہ حالت ہندوستان میں کسی حد تک سوائے ہمالیہ کے اور کہیں نہیں۔ ہمالیہ میں بعض بلند اور مرتفع اضلاع کے نباتات میں رھوڈوڈینڈرانز (Rhododendrons) مخصوص اور نمایاں ہیں۔ جن مقامات میں یہ اُگتے ہیں اُن کے لحاظ سے یہ پودے کم و بیش نمایاں خشکی پودوں کی سی خاصیت ظاہر کرتے ہیں۔ رھوڈوڈینڈرانز عموماً اصلی سرمائی کلیاں پیدا کرتے ہیں جو مداربنی پودوں میں شاذ ہی ہوتی ہیں۔ اُن کے پتے عموماً مکمل، چرم نما، اور موٹے بشرہ والے ہوتے ہیں۔

پھولداری[۱] عموماً عنقودی ہوتی ہے جس میں ☿ منتظم یا قدرے غیر منتظم **پھول** ہوتے ہیں۔ ان کے کمامہ میں ۴-۵ کماسے اور اکلیلچہ میں ۴-۵ جڑی ہوئی پنکھڑیاں ہوتی ہیں، اور ۸-۱۰ زرریشے جن کا بیرونی گھیرا پنکھڑیوں کے مقابل ہوتا ہے، نہ کہ متبادل جیسا کہ معمولاً ہوتا ہے۔ اس حالت کو جوابی زرریشگی (obdiplostemony) کہتے ہیں جو متعدد فصیلوں میں پائی جاتی ہے۔ یہ تمام اعضاء زیر اُنوثی ہیں اور **بیض خانہ** جو (۴-۵) ثمر برگوں والا ہوتا ہے اعلیٰ ہوتا ہے لیکن

[۱] جدید ترجمہ = فاغیہ

ویاکسینی آئیڈی (Vacciniodeæ) میں (جو ایک ذیلی فصیلہ ہے اور جس کے چند ارکان پہاڑیوں میں ملتے ہیں اور خصوصاً بر نباتی ہوتے ہیں)، بیض خانہ ادنیٰ اور دوسرے حصے برانوقی ہوتے ہیں۔ پھل کیسہ، زیتونیہ یا بیری ہوتا ہے۔

زردان مسامات کے ذریعے سے کھلتے ہیں اور زیرہ کے امّ الخلایا (مادری خلیوں) کی آخری تقسیم مکمل ہوتی ہے، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس سے جو چار زیرہ دانے پیدا ہوتے ہیں وہ علٰحدہ نہیں ہوتے بلکہ ایک ایسی شکل میں جڑے ہوئے ہوتے ہیں جس کو چوّا (tetrad) کہتے ہیں۔ زیرہ سفوف جیسا ہوتا ہے، اور زردان کی چوٹی پر کے مسام میں سے نکل کر مہمان کے سر پر گرتا ہے۔

ہندوستان میں اس عائلہ یا خاندان کے عام ارکان صرف رھوڈوڈینڈران (Rhododendron)، ویاکسینیم (Vaccinium) اور گولتھیریا (Gaultheria)، ہی ہیں۔

ف ۲ - مرسینیسی (Myrsinaceæ)

امتیازی خصائص:- جھاڑیاں، اور درخت جن کے پتے متبادل، مکمل، بے پتیے، اور پھول عنقودوں میں ہوتے ہیں۔ کماصرا ور اکلیلچہ ۵ اور ملے ہوئے۔ ۵ زرد ریشے، بر بتلا بچے، پنکھڑیوں کے مقابل۔ بیض خانہ ایک خانہ والا، مشیمہ قاعدی یا آزاد مرکزی۔ پھل زیتونیہ۔

یہ متوسط جسامت کا عائلہ یا خاندان ہے جس کے نمایندے مدارین میں آرڈیسیا (Ardisia) اور دوسری جنسوں کی کئی انواع ہیں۔ ان میں سے بیشتر جھاڑیاں اور درخت ہوتے ہیں، جن کے پتے متبادل اور بے پتیے ہوتے ہیں، اور پھولوں کے عنقود یا گچھے ہوتے ہیں۔ وہ ☿ یا یک جاتی، اور منتظم ہوتے ہیں،

ـــه یک غرفیقی

ان کا ضابطہ عموماً حسب ذیل ہوتا ہے۔ K(5), C(5), A5 لیکن یہ پنکھڑیوں کے مقابل ہوتے ہیں نہ کہ ان سے متبادل، G ایک خانہ والا سادہ بیضہ نے، اور چند یا متعدد بیضدان (ovules) جو ایک قاعدی یا ایک آزاد مرکزی مشیمہ پر لگے ہوئے ہوتے ہیں، جو بعض خانہ کے بیچ میں کھڑا ہوا ہوتا ہے۔ پھل ایک زیتونیہ۔

ہندوستان میں آرڈیسیا (*Ardisia*)، میسا (*Mæsa*)، ایمبیلیا (*Embelia*) اکثر پائے جاتے ہیں، اور ایجی سیرس (*Aegiceras*) ایک میانگرو (mangrove) ہے۔

ف ۳ - اپاسینیسی (Apocyneceæ)

امتیازی خصائص:- لپٹنے والی بیلیں یا کھڑی بوٹیاں جھاڑیاں، یا درخت۔ پتے عموماً متقابل، مکمل۔ دودھ موجود ہوتا ہے۔ پھول ☿، منتظم۔ کیاسہ ۵ ملا ہوا۔ اکلیلہ ۵ ملا ہوا، ملفف۔ زردریشے ۵، بر بتلابی۔ ثمر برگ (۲) اعلیٰ یا ۲ صرف نئے سے ملے ہوئے۔ پھل دو جرابوں کا یا ایک بلری۔ بیجوں پر اکثر بالوں کے گچھے ہوتے ہیں۔

یہ خاصا بڑا خصوصاً مداریئی فصیلہ ہے، جس کے نمایندے ہندوستان میں بہت سی عام جڑی بوٹیاں (شرونی) ہیں اور کنیر (Oleander) اور چمیل بڑی (مندر کا درخت) ہیں جو باہر سے لائے گئے ہیں۔ یہ بیشتر لپٹنے والی جھاڑیاں ہیں، لیکن متعدد کھڑی بوٹیاں، جھاڑیاں یا درخت بھی ہیں۔ عموماً پتے متقابل، سادہ یا مفرد اور مکمل ہوتے ہیں۔ اور تنہ میں ہمیشہ دودھ پایا جاتا ہے۔

پھولداری (فاعیہ) گچھیا (panicle) ہوتی ہے لیکن بعض اوقات اس کی کم و بیش گچھیالی شاخیں ہوتی ہیں۔ پھول منتظم اور ☿، جن کا ضابطہ یہ ہے: K(5), C(5), A(5) بر بتلابی، G(2)، یا اکثر اوقات

ــه یک ثمر لفی ــله نسیغ

ثمر برگ نیچے آزاد اور اوپر نئے کے ذریعے سے جڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ پھل بیری ہوتا ہے یا زیادہ تر دو جرابوں کا ایک بہت منتشر پھل جس میں بیج اکثر چپٹے ہوتے ہیں، اور ان کے ایک سرے پر لمبے مہین بالوں کا ایک گچھا ہوتا ہے جو ان کو دور تک پھیلانے کا کام دیتا ہے۔

ہندوستان میں اس فصیلہ کے مانوس ترین ارکان غالباً اولیانڈر (نیریم اولیانڈر یعنے کنیر) اور ٹمپل ٹری یعنی مندر کا درخت (پلومیریا اکیوٹیفولیا (Plumeria acutifolia) ہیں۔ یہ دونوں باہر سے لائے گئے ہیں، یعنی اول الذکر ایران سے، اور آخر الذکر شاید مداریٔ امریکہ سے۔ اس فصیلہ کے ہندوستان میں متعدد عام پودے ہیں لیکن ان میں سے کوئی بھی خاص دلچسپی یا اہمیت رکھنے والا نہیں۔

ف ۴ کنوالویولیسی (Convolvulaceæ)

امتیازی خصائص:۔ بوٹیاں یا جھاڑیاں، اکثر بیلیں، بعض اوقات طفیلی، جن کے پتے متبادل اور شاذ ہی پتیادار ہوتے ہیں۔ ☿ منتظم زیریں (نوتی کھپی والے پھولوں کی پھولداری[۱]۔ کاسے عموماً ۵۔ اکلیلچہ (۵)۔ زرد لیشے ۵ جو پنکھڑیوں سے متبادل اور بربتلا ہی ہوتے ہیں۔ بعض خانہ ایک قرص پر واقع ہوتا ہے عموماً (۲)، دو خانوں[۲] والا، مشیمے محوری اور عموماً ہر غریفہ میں دو بیضدان۔ پھل ایک بیری، سپیادی یا کیسہ جس کے بیج البیومنی ہوتے ہیں۔

ہندوستان میں اس فصیلہ کے اچھے نمائندے ایپومیا (Ipomœa)

---

[۱] فاغیہ [۲] دو غریفی

کی متعدد انواع ہیں، جو اکثر خوبصورتی اور آرائش کی غرض سے اُگائی جاتی ہیں۔ اس خاندان کے متعدد ارکان، مثلاً بیشتر ایپو میاز، چڑھنے والے پودے ہیں جن کے تنے پیچدار لپٹنے والے ہوتے ہیں۔ دوسرے کھڑی بوٹیاں یا جھاڑیاں ہیں، بعض کانٹےدار خشکی پودے ہوتے ہیں اور ایک، کسکیوٹا (Cuscuta) لپٹنے والا طفیلی ہے (صفحہ ۲۷۵)۔

بعضوں مثلاً شکرقند (Sweet potato) (Ipomœa Batatas **ایپومیا بٹاٹس**) میں بصلی جڑیں ہوتی ہیں اور بہت سوں میں دودھ بھی ہوتا ہے۔ پتے متبادل، عموماً ڈنڈی دار، بے پتیے ہوتے ہیں، اور پھولداری گھمیالی ہوتی ہے۔

پھول ☿ منتظم، زیر اُنوثی، اور پانچ جزہ ہوتے ہیں۔ **اکمامیہ** ۵، کنار پیوستہ، جس کا طاق اکمامیہ پیچھے (مؤخر) ہوتا ہے۔ **اکلیلیہ** (۵)، قیف نما، جس کی پنکھڑیاں عموماً اسقدر کامل طور پر جڑی ہوئی ہوتی ہیں کہ ان کے آزاد سرے نہیں ہوتے۔ **زیرے** ۵، برپتلائی اور دروں رو (introrse)، **بیضہ دان** نما سفہ (۲)، جو ایک شہد کا افراز پیدا کرنے والے قرص پر واقع ہوتا ہے، مشیمہ محوری ہوتا ہے، اور ہر غرفہ میں ۲ یا شاذ حالتوں میں ۴ کھڑے اور الٹے (واژ گونے) بیضدان ہوتے ہیں۔ **پھل** ایک بیری، سپیاری یا کیسہ ہوتا ہے جس میں البیومنی بیج ہوتے ہیں۔

معروف ترین جنس **ایپومیا** (Ipomœa) ہے، جس کی متعدد انواع ہوتی ہیں جن کے پھول قرنا یا نفیری کی شکل کے اور شاندار خوبصورت ہوتے ہیں۔ ایک نہایت دلچسپ نوع **ایپومیا بائی لوبا** (I. biloba) ہے جو مشرقی مدارین کے ریتیلے ساحلوں کے نباتات میں ایک ممتاز نوع ہے۔ اس کے تنے لمبے اور رینگنے والے ہوتے ہیں، جن کی جڑیں گرائنب پر نکلتی ہیں، پتے کسی قدر گودے دار خشکی کے پودوں کے پتوں جیسے، اور پھول خوبصورت اور ارغوانی ہوتے ہیں۔ دوسری مشہور نوع ایپومیا بونا۔ **ناکس** (I. Bona. nox

ﷺ جدید ترجمہ - قاعیمہ سے نسبیۂ

Moon-flower = چاندپھول) ہے، جو شام کو کھِل کر دوسری صبح مرجھا جاتا ہے۔ کئی کاشت کردہ اور جنگلی ایپومیا ہیں۔ اول الذکر میں سے شکرقند[1] (Sweet potato) ہے جو امریکہ سے لایا گیا تھا، جس کی جڑیں بصلئی اور پھولی ہوئی ہوتی ہیں۔ اجاڑ مقامات پر چھوٹا نیلے پھولوں والا ایوالوئیولس (Evolvulus) عام ہے۔ ہندوستان کے بعض حصوں میں کسکیوٹا (Cuscuta) کی کئی انواع عام ہیں، جو دوسرے مقام پر بیان کی گئی ہیں۔ کنوالولس آرونسس (Convolvulus arvensis) تمام ہندستان میں ایک عام پودا ہے۔

ف ۵ لیابی ایٹی (LABIATÆ)

امتیازی خصائص: متحد بتلاوی، زیر انوثی، یوغ شکل (جوڑے سے) (Zygomorphic)۔ زرریشے دو لمبے اور دو چھوٹے (ثنائی الطول)۔ پھل زنداں اند (carcerulus)۔ تنے مربع، پتے متقابل تصلیبی (decussate)، پھول لبادی اور دو لبہ منہ کھلا (ringent) اکلیلچہ ممیّز ہوتے ہیں۔

یہ ایک اہم فصیلہ ہے جو بوٹیوں یا تل جھاڑیوں (undershrubs) پر مشتمل ہوتا ہے، جن کے تنے مربع، پتے متقابل تصلیبی، سفرد اور بے پتیے ہوتے ہیں۔ ان میں سے بیشتر ارضی پودے ہیں اور چند پودے دلدلی ہوتے ہیں۔ بہت سی قسموں میں چیلنے (Suckers) پائے جاتے ہیں (شکل ۵۰)۔ ان میں سے بیشتر میں کثیر الخلیہ اور یک خلوی غدد (غدودی بال) ہوتے ہیں جن میں سے طیران پذیر تیل کا افراز پیدا ہوتا ہے۔ ڈیڈ نیٹل (Dead nettle) [لیامیئم Lamium] تھائیم (Thyme) [تھائیمس = Thymus] لیاینڈر (Lavender) [لیاینڈیولا Lavandula] پودینہ [منتھا = Mentha]

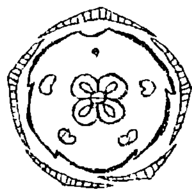
[1] Batatas

گراؤنڈ آئی وی (Ground Ivy) [نیپیٹا = Nepeta] مشہور مثالیں ہیں۔



شکل ۱۹۹۔ سفید ڈیڈ نیٹل کے پھول کی انتصابی تراش

اس کی میز پھولداری (فاغیہ) گھیرتارا (verticillaster) ہے (شکل ۱۵۴، صفحہ ۲۶۰)۔ پھول (اشکال ۱۹۹، ۲۰۰) غنشی مشکل، یوزغ شکل (جوئے سے) اور پنج جزے ہوتے ہیں، جن کے بعض حصے ناکمل یا محذوف ہوجاتے ہیں۔ کمامہ، متحد اکمامی، نلی دار، قیف نما، یا دو لبہ، اور مستقل ہوتا ہے۔ اکلیلچہ یوزغ شکل (جواسا) دو لبہ اور منہ کھلا ہوتا ہے۔ بعض اوقات، جیسا کہ پودینہ میں ہوتا ہے، وہ تقریباً منتظم ہوتا ہے۔ زرریشوں کی تعداد، پانچویں (یعنے پچھلے) زرریشے کے محذوف ہوجانے کی وجہ سے، چار ہوتی ہے۔ یہ زرریشے بر بتلابی اور دو بلے ہوتے ہیں۔ بعض اوقات صرف دو ہی زرریشے ہوتے ہیں۔



شکل ۲۰۰۔ لیابی ایٹی کا زہری خاکہ

مادّہ کوسٹ[1] دو شر برگی اور پھیلا ہوتا ہے۔ اُس کے نمو کی ابتدا ہی میں بیض خانہ میں ایک وسطانی بھنچاؤ پیدا ہو کر دو کا ذب فاصل (یا چھوٹے پردے) بن جاتے ہیں۔ نئے (رسلائی) مادّہ کلغی (gynobasic) ہوتی ہے یعنی وہ قاعدے میں سے نکل کر بیض خانہ کے چاروں حصوں کے بیچ میں سے اوپر نکل آتی ہے۔ لیکن یہ حالت بیوگل (Bugle) [اجوگا] اور وڈ سیج (Wood Sage) (Teucrium) میں نہیں پائی جاتی۔ کلغی دو شاخی ہوتی ہے۔ بیض خانہ چار غرفی ہوتا ہے (دو اصلی اور دو نقلی یا کاذب فاصل) اور ہر غرفیہ میں ایک کھڑا اُلٹا بیضدان (ovule) ہوتا ہے۔ مشیمیت محوری ہوتی ہے۔ پھل زندانہ (carcerulus) ہوتا ہے (صفحہ ۳۹۹)۔ اور بیج غیر البیومینی ہے۔ بعض انواع مثلاً تھایم (Thyme) گراونڈ آیوی (Ground Ivy) اور سیلف ہیل (Self-heal) میں مادّہ پھول واقع ہوتے ہیں جو عموماً معمولی خنثیٰ پھولوں کے پودوں سے مختلف پودوں پر ہوتے ہیں۔ اس حالت کو مادّہ جدا صنفیت (Gynodiœcism) کہتے ہیں۔ یہ تبادلی زیرگی میں ممد و معاون ہوتی ہے۔

زیرگی۔ بیض خانہ کی تہ میں ایک شہدی قرص ہوتا ہے جو سامنے کی طرف بہترین نمو یافتہ ہوتا ہے (شکل ۱۹۹)۔ پھول عموماً نخز نرہ ہوتے ہیں۔ متعدد حالتوں میں زردانوں کے کھلنے کے بعد زر ریشے باہر یا نیچے کی طرف حرکت کرتے ہیں اور نئے اُن کی جگہ پر چلی آتی ہے۔ جب پھول ہم زواج (homogamous) ہوتے ہیں (جیسا کہ ڈیڈ نیٹل میں) تو نئے زردانوں کے نیچے اُبھر آتی ہے تا کہ آنے والا کیڑا سب سے پہلے اُسی کو چھوئے۔ تاہم خود زیرگی بھی واقع ہو سکتی ہے۔

---

[1] واژگونہ = Anatropous.

پودینہ اور تھائیم کے چھوٹے نلی دار پھولوں میں (جن کے اکلیلچے کم و بیش منتظم اور زرریشے پھیلے ہوئے ہوتے ہیں) تمام قسم کے کیڑے رینگ کر پھولوں پر آجاتے اور اپنے جسموں کے کسی بھی حصہ سے زردانوں اور کلنگیوں کو چھوتے ہیں۔ لیکن بیشتر لیابیٹیز (Labiates) میں اکلیلچہ لب نمایاں طور پر زیرین ہوتا ہے (جو کیڑوں کو پھول کی طرف راغب کرتا ہے اور ان کے اترنے کی جگہ یا منزل ہوتا ہے) اور عموماً ایک خمیدہ بالائی لب، جو زرریشوں اور نے کو آسرا یا پناہ دیتا ہے۔ یہ عموماً ایسے مقام پر واقع ہوتے ہیں کہ جب کیڑا پھول میں داخل ہوتا ہے تو اس کی پشت کو چھوتے ہیں۔ ممکن ہے کہ چھوٹے کیڑوں کا داخلہ اس طرح ممکن نہ ہو کہ اکلیلچہ نلی کا نچلا حصہ تنگ ہو جائے اور بالوں کا ایک حلقہ مسدود ہو جائے، جیسا کہ سفید ڈیڈ نیٹل میں واقع ہوتا ہے۔ سالویا (salvia) کی میکانیت صفحہ (۲۷۷) پر بیان کی گئی ہے۔

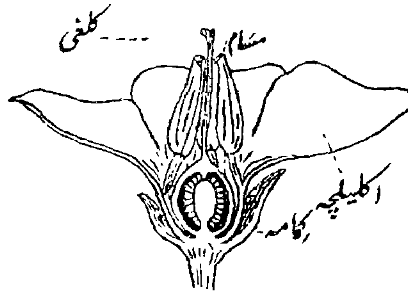
معتدل ہمالیہ میں اس فصیلہ کی کثیر التعداد انواع ہیں جو تھا سالویا، پلیکٹرانتھس (*Plectranthus*) لیامیئم (*Lamium*) اور متعدد دوسری جنسوں سے متعلق ہیں، جن میں سے بعض سطح میدانوں میں بھی پائی جاتی ہیں۔ دو سب سے زیادہ مشہور ہندوستانی لیابیٹی، پودینہ (منتھا) اور تلسی (آسیمم سیانکٹم = *Ocimum sanctum*) ہیں۔

ف ٦ سولانیسی (SOLANACEÆ)

امتیازی خصائص:- پھول متحد بتلابی، زیر انوثی[1]، منتظم اور پنج جزو۔ زرریشے ۵، بر پتلابی، بعض اوقات مل جنا[2] (syngenesious)۔ مادگین دو ثمر برگی اور مل پھلی[3]۔ پھل کیسہ یا بیری۔

ا پھل پتیا (سابقہ) ۲ ہمزاد ۳ مربوط ثمری

ہندارینی ممالک میں اس فصیلہ کے نمایندے خوب پائے جاتے ہیں، لیکن یورپ میں اس کی صرف چند ہی جنسیں پائی جاتی ہیں۔ یہ فصیلہ بوٹیوں، جھاڑیوں اور درختوں پر مشتمل ہے، جن کے پتے مفرد، کم و بیش منقسم، بے پتیے ہوتے ہیں، جو نباتی حصہ میں متبادل ہوتے ہیں لیکن بعض اوقات پھولداری (فاغیہ) کے حصہ میں اُن کے جوڑے ہوتے ہیں۔



شکل ۲۰۱ - سولانم کے پھول کی انتصابی تراش

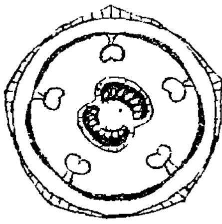
اکثر پھولداری (فاغیہ) کے حصہ میں برگ بغلی شاخوں سے لگے رہتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کسی ایک گرہ※ پر واقع ہونے والے دو پتے شاذ ہی متقابل یا مساوی ہوتے ہیں۔

پھولداری (فاغیہ) عموماً ایک گبھیا ہوتی ہے۔ **پھول** (اشکال ۲۰۱، ۲۰۲)، منتظم، یا تقریباً منتظم، پنج جزء، اور خنثی ہوتے ہیں۔ **کاسہ** مربوط الکاسی، پانچ ٹکڑوں والا، اور مستقل ہوتا ہے۔ مثلاً کیپ گوزبیری (فیسالس = Physalis) میں وہ پھل کا ایک منفخہ نما غلاف بناتا ہے۔ **اکلیلچہ** عموماً چکردار یا جرسی یعنے گھنٹی نما ہوتا ہے۔ **زر ریشے** تعداد میں ۵، بر بتلابی، اور اکلیلچہ کے فصوص یعنے

ط Bladder = منفخہ - پھکنا ۞ Angiosperms = بند بیجہ (سابقہ اصطلاح)

※ Node (حالیہ اصطلاح گرہ)

لختوں سے متبادل ہوتے ہیں۔ زرداں بعض اوقات پیوست رُستہ (connate) (مل کر بنے مثلاً سولا نم) ہوتے ہیں اور ان کی شگفتگی طولی درزوں یا مسامات (سولا نم) کے ذریعہ سے عمل میں آتی ہے۔



شکل ۲۰۲ ۔ سولا نم کا زہری خاکہ

مادہ کوٹ دو ثمر برگی[1] اور ملیچھلا ہوتا ہے۔ بیض خانہ عموماً دو خانوں[*] والا ہوتا ہے، لیکن کاذب یا نقلی فاصلات بن جانے کی وجہ سے وہ بعض اوقات بہت سے خانے رکھتا ہے (دھتورا)۔ پھول میں دونوں پھل پتے (ثمر برگ) ترچھے واقع ہوتے ہیں نہ کہ وسطی مستوی میں (شکل ۲۰۲)۔ مشیمے محوری اور عموماً بڑے اور پھولے ہوئے ہوتے ہیں جن میں بہت سے بیضہ دان لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ سَنے صرف ایک ہوتی ہے۔ کلغی سادہ یا دو فصّی ہوتی ہے۔ پھل کیسہ ہوتا ہے (دھتورا) یا بیری (سولا نم)۔ بیج البیومینی ہوتا ہے۔ پھول حشرات پسند ہوتے ہیں۔ تکوٹیا نہ (Nicotiana) کی زیرگی شام کے وقت پروانوں کے ذریعہ سے عمل میں آتی ہے۔

اسکروفیولا ری اِیسی (Scrophulariaceæ) اور سولا نیسی (Solanaceæ) میں قریبی مشابہت ہوتی ہے۔ سولا نیسی اپنے منتظم یا تقریباً منتظم پھولوں اور ثمر برگوں کے ترچھے محل وقوع کی وجہ سے، اسکروفیولا ری ایسی سے ممیز ہوتے ہیں (لیکن ثمر برگوں کا ترچھا ہونا ایک ایسا خاصہ ہے جو باآسانی قابل تمیز نہیں)۔

زہری ضابطہ :- $K(5)\widehat{C(5)\,A5}\;G(\underline{2})$

---

[1] Bicarpellary = دو ثمر برگی۔ Syngenesious = ہم‌زاد۔ [2] مربوط تمرا

[*] دو عُزلیتی

ہندوستان میں سولانم کی متعدد انواع (جن میں سولانم ٹیوبروزم S. tuberosum یعنے آلو شامل ہے) اور دھتورے کی بھی متعدد انواع (جن میں ٹرمپیٹ فلاور دھتورا سُواوِیولنس D. suaveolens شامل ہے) موجود ہیں۔ مرچیں اور برڈ پیپر (bird-pepper) [کیاپ سیکم Capsicum کی انواع] یا ٹوماٹو (Lycopersicum esculentum = لیکو پرسیکم اسکیولنٹم)' اور دوسرے انواع کی کثرت سے کاشت کی جاتی ہے۔ سولانم نیگرم (Solanum nigram) [Black Nightshade] ہندوستان میں پایا جاتا ہے۔ ہیئوسیامس نیگر (Hyoscyamus niger) یا (Henbane) اور اٹروپا بیلاڈونا (Atrepa Belladonna) [Deadly Nightshadeor Belladonna] دونوں شمالی مغربی ہمالیہ میں اُگتے ہیں۔

ث۔ اسکروفیولیاری ایسی (SCROPHULARIACEÆ)

امتیازی خصائص:۔ بالخصوص بوٹیاں، اکثر بیلیں۔ پتّے متبادل یا متقابل اور بے پتّہ۔ پھول اری (فاغیہ) عنقودی یا گُچھیالی، جس کے پھول ☿ زنیرا نوثی، لوئع شکل (جو سے وربا سکم Verbascum وغیرہ میں تقریباً منتظم ہوتے ہیں) کماسہ (۵)، اکلیلیہ (۵)، جس کے اکثر دو نمایاں لب ہوتے ہیں۔ زردیشے بریستادنی ۴، دو بلے، یا ۲، شاذ ھی ۵۔ بیض خانہ اعلیٰ جس کے (۲) ثمر برگ، اور محوری مشیموں پر ∞ بیضوان ہوتے ہیں، اور زنے سادہ یا دو فصّی ہوتی ہے۔ پھل بیری یا کیسہ ہوتا ہے جس میں بیج البیومینی ہوتے ہیں۔

یہ ایک بڑا فصیلہ ہے، جس کے نمایندے مسطح میدانوں کی نسبت پہاڑیوں میں زیادہ پائے جاتے ہیں، اگرچہ کہ اسنیاپ ڈریگنس

(Snapdragons) اور اس کے دوسرے ارکان کی کاشت اکثر موسم سرما میں کی جاتی ہے۔ یہ زیادہ تر بوٹیاں یا تل جھاڑیاں (undershrubs) ہوتی ہیں، جن کے پتے "متبادل" "متقابل" یا "چکر" دار اور بے پتیے ہوتے ہیں۔ بعض ارکان بیلیں ہیں، مثلاً موراندیا (Maurandia) یا جو ایک میکسیکن (Mexican) پودا ہے اور بعض اضلاع میں دیسی بن گیا ہے۔



شکل ۲۰۳ ۔ ڈیجیٹالس (Digitalis) کے پھول کی طولی تراش

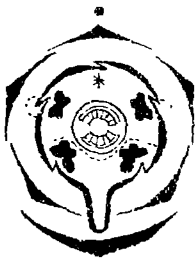
اس کے بعض ارکان جزوی طور پر طفیلیہ ہوتے ہیں، مثلاً اسٹریگا (*Striga*) جو کاشت کردہ سارگھم (Sorghum) کی جڑوں پر اُگتا ہے۔ پھولداری[1] مسارہ (spike) یا عنقود (raceme) یا گچھیا (cyme) ہوتی ہے، جس کی ساخت پیچیدہ ہو سکتی ہے۔ پھول (اشکال ۲۰۳، ۲۰۴) ☿، اور یوغ شکل (جواسا) ہوتا ہے، بجز باہر سے لائے ہوئے ورباسکمس (Verbascums) اور ویرانیکاس (Veronicas) کے، جن میں پھول تقریباً منتظم ہوتا ہے، خصوصاً اول الذکر میں۔ اس فصیلہ کے بیشتر ارکان وہی نمونہ ظاہر کرتے ہیں جیسا کہ اسنیاپ ڈریگنس یا ٹورینیاز (Torenias) میں خوب

[1] جدید ترجمہ = قاعیہ

نمایاں ہوتا ہے، جو متعدد اضلاع میں عام ہیں۔ **کمامہ** (۵)، **اکلیلچہ**
(۵) دو لبی، **زرریشے** ۴ دو بڑے اور دو چھوٹے (دو بلی)، **پچھلے**
پانچویں یا گم شدہ زرریشے کی جگہ بعض اوقات ایک **زرریشمان** (staminode)
ہوتا ہے۔ **بیض خانہ** (۲)، دو قطعہ دار جس میں محوری مشیمہ ∞ دانوں
رکھنے والے بیضدان، اور ایک سادہ یا دو فصی سے ہوتی ہے۔ **پھل** کیسہ یا بیری ہوتا
ہے، جو قائم کمامہ سے گھرا ہوا ہوتا ہے اور جس میں ∞ چھوٹے
البیومینی بیج ہوتے ہیں۔

ورباسکم (Verbascum) میں جو بعض اضلاع کی پہاڑیوں
میں دیسی ہو گیا ہے، اکلیلچہ منتظم، اور زرریشے ۵ ہوتے ہیں۔ **ویرانیکا**
(Veronica) میں، جو نیز بعض مقامات میں دیسی بن گیا ہے اور شمال
بعید کا اصلی باشندہ ہے، کمامہ اور اکلیلچہ دونوں چار چار ہوتے ہیں،
پچھلی پنکھڑیاں جڑی ہوئی ہوتی ہیں، زرریشے ۲ ہوتے ہیں، اور اکلیلچہ
چکر دار اور تقریباً منتظم ہوتا ہے۔

کیڑوں کے آنے کے لیے متعدد اقسام کا توافق موجود ہوتا ہے
جس کی وجہ سے زیرگی عمل میں آسکتی ہے۔ ورباسکم اور ویرانیکاس
میں پھول چوڑا کھلا ہوا ہوتا ہے اور تقریباً ہر قسم کا کیڑا اس پر آبیٹھتا ہے۔



شکل ۲۰۴ ـ تمثیلی اسکروفیولیاری ایسی کا زہری خاکہ

[illegible] اور ایسی ہی ساخت کے پھولوں
میں بیض خانہ کے نیچے ایک
قرص سے شہد کا افراز پیدا ہوتا
ہے اور ایسے پھول پر بالخصوص
شہد کی مکھیاں آکر ضروری اعضاء
(جو اکلیلچہ کی پشت پر ہوتے ہیں)
اپنی پشت سے چھوتی ہیں۔ چونکہ
کلغی عموماً زرریشوں سے آگے

نکلی رہتی ہے لہذا قاعدہ کی رُو سے پار باروری (cross-fertilisation) واقع ہوگی۔ بالآخر اسٹریگاس (Strigas) اور اس سے مشابہ پھولوں میں "کھلے زیرے والی" ہیکانیت ہوتی ہے، اس طرح پر کہ زیرہ سفوف جیسا اور کھلا کھلا بکھرا ہوا ہوتا ہے اور اس کے لیے زردان ایک ڈبہ بنا دیتے ہیں جس میں یہ رہتا ہے۔ زرداتوں پر شوکہ نما اُبھار ہوتے ہیں جن سے کیڑا پھول میں داخل ہوتے وقت ٹکراتا ہے، جس سے کیڑے کے سر پر زیرہ کی بارش ہوتی ہے، اور کلغیاں جو زررشتوں سے آگے نکلی ہوئی ہوتی ہیں ان سے پہلے ہی چھوئی جاتی ہیں۔ متعدد اسکروفیولیاری ایسی (میموُلس، ٹورینیا) میں اگر کلغی کی قبول کنندہ سطح (receptive surface) کو چھُوا جائے تو اس کے دونوں لختے ایک دوسرے سے قریب آکر مل جاتے ہیں۔

اِس فصیلہ کے متعدد ارکان آفیسینل (officinal) ہیں، یعنے سرکاری قرابادین ادویہ میں داخل کر لیے گئے ہیں اور مستند خواص رکھتے ہیں (مثلاً ڈیجی ٹیالس = Digitalis)۔ متعدد ارکان باغوں میں مقبول اور پسندیدہ ہیں۔ اِس خاندان کے سب سے زیادہ دلچسپ اور عام دیسی ارکان دو ہیں :- یعنے اسٹیریگا (Striga) جو سار گھس یا جوار کی جڑوں پر طُفیلی ہیں، اور ٹورینیا (Torenia) جو باغوں میں ایک مقبول اور دل پسند پودا ہوتا ہے۔ مندرجۂ ذیل ہندوستان میں لائی ہوئی انواع میں ہیں: ورباسکم تھاپسس (Verbascum Thapsus) یعنے یورپ کا میولین (Mullein)؛ کیلسیولیریا کلیڈونی اوئیڈس (Calceolaria chelidonioides) جو ایک میکسیکن پودا ہے اور جس کے پھول کا زیرین لب پھیل کر ایک بڑا زرد کیسہ بن جاتا ہے۔ اینٹیرائینم میجس (Antirrhinum majus) یعنی اسنیپ ڈریگن (Snapdragon) وغیرہ۔ ہمالیہ میں پیڈی کیولیارس (Pedicularis) کی کئی انواع بالکل عام ہیں۔ سلسیا کرومانڈلیانا (Celsia coromandeliana) جس کا اکلیلچہ تقریباً منتظم

ہوتا ہے، ہندوستان کے مسطح میدانوں اور چھوٹی پہاڑیوں پر اُگتا ہے۔

ف۸ اکیانتھیسی (ACANTHACEÆ)۔

امتیازی خصائص:۔ جھاڑیاں اور بوٹیاں۔ متقابل اور بے پتیہ پتے۔ گُچھیالی پھولداری، جس کے پھول ☿ زیراُفُقی اور غیر منتظم ہوتے ہیں۔ کمامہ (۴ – ۵)۔ اکلیلیہ (۴ – ۵) عموماً دولبی۔ زیرے [illegible] ۴ یا ۲، بر بیتلائی۔ بیض خانہ (۲) ثمر برگوں کا، دو خانوں والا، مشیمہ محوری، ہر ایک میں ۲ – ∞ وازدے۔ بیضہ دان اوپری۔ تخم جس کی دو کلغیاں ہوتی ہیں۔ پھل لمبہ، بالکل قاعدے تک شگافیہ[1]، بہ پردہ اور عموماً [illegible] غیر البیومینی ہوتے ہیں۔

[illegible] کے نمایندے ہندوستان میں [illegible] مختلف عادات و خصائص ظاہر کرتے ہیں، جیسے بعض بیلیں، بعض خشکی پودے اور بعض ساحلی پودے ہوتے ہیں۔ البتہ بیشتر وہ بوٹیاں یا جھاڑیاں ہوتے ہیں جن کے پتے متقابل، بے پتیے اور عموماً مکمل ہوتے ہیں۔

پھولداری دو شقہ[2] گچھا (dichasial cyme) ہوتی ہے جو بعد کی شاخوں میں یک شقہ (Monochasial) ہوتی ہوئی معلوم ہوتی ہے، اور اکثر گچھا پتوں کی بغلوں میں اس طرح سے مکثف (condensed) ہو جاتی ہے کہ بظاہر پھولوں کا ایک چھوٹا سا گھیرا بنا دیتی ہے۔ پھولوں کی محدود یا گچھیالی نوعیت بایں وجہ بہ آسانی شناخت ہو جاتی ہے کہ مرکزی پھول پہلے کھلتے ہیں۔ یہ گچھیائیں خود تقریباً لازماً عنقودی ترتیب میں ہوتی ہیں، اور حقیقی عنقودی پھولداریاں بھی واقع ہوتی ہیں۔ برگے اور برگیزے اکثر بڑے اور رنگین ہوتے ہیں، اور

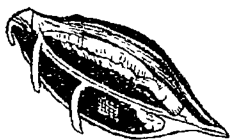
---

[1] فاغیہ [2] دو عُرَیفی

آخر الذکر بعض اوقات پھول کو ملفوف کر لیتے ہیں اور اس طرح سے کم و بیش کمامہ کے افعال اختیار کر لیتے ہیں۔

پھول ☿ ' زیر انوثی اور بہ شدت یوغ شکل (جواسا) ہوتا ہے۔ کمامہ (۴-۵) ' اکلیلچہ (۴-۵) ' اور عموماً بہت زیادہ دو لبی ہوتا ہے ' اگرچہ بعض اوقات ' جیسا کہ خود اکیا نتھس (Acanthus) میں ہوتا ہے اوپر کے لب کا نمو نہیں ہوتا۔ زرریشے شاذ ہی ۵ ' لیکن عموماً ۴ یا ۲ اور بربتلابی ہوتے ہیں ' اکثر کم شدہ زرریشوں کی بجائے زرریشان ہوتے ہیں۔ زردانوں کا اکثر ایک چھوٹا فص یا لختہ یا ایک طویل جوڑواں (connective) ہوتا ہے ' یا لختہ اور جوڑواں دونوں ہوتے ہیں بیض تخ (۲) ' دوخانوں والا ہوتا ہے اور مشیمہ محوری ہوتا ہے ' اور ہر خانے میں دو قطاروں میں ۲ - ∞ بیضدان ہوتے ہیں ' نے لمبی ہوتی ہے جس میں دو کلغیاں ہوتی ہیں۔

پھل دو خانوں والا کیسہ ' اور عموماً کم و بیش ڈنڈی دار ' اور انتہائی قاعدے تک غرفیہ بریدہ ہوتا ہے جس میں غیر البیئومینی بیج ہوتے ہیں۔ اس فصیلہ کے بیشتر ارکان میں بیجوں میں ڈنڈیوں سے مخصوص قسم کی برون بالیدگیاں (jaculators = قاذف) نکلی ہوئی ہوتی ہیں ' جو بعض اوقات ہک نما اور بعض اوقات کلی یعنے پھٹنی کی شکل کی ہوتی ہیں (شکل ۲۰۵)۔ یہ لگنینت (lignification) واقع ہونیکی وجہ سے سخت ہو جاتی ہیں ' اور کم و بیش افقی وضع میں خمیدہ ہو کر پھل کی دیوار کو باہر کی طرف دباتی رہتی ہیں یہاں تک کہ وہ ایک



شکل ۲۰۵ - اکیا نتھس مالِس کا آدھا پھل جس میں قاذف دکھائے گئے ہیں۔

ےا توصیلی - توصیلیہ - ے دو غرفی

جھٹکے کے ساتھ پھٹ کر بیجوں کو باہر پھینک دیتی ہے۔ رُوِلیا (*Ruellia*) اور دوسروں میں بیجوں کی سطح پر بال ہوتے ہیں جو تر ہونے پر پھول جاتے ہیں اور ممکن ہے کہ بیج کو اُس کی تثبیت یعنے اُسی بیج کی جگہ پر جما ہوا رکھنے کے لیے کارآمد ہوں۔

پھول کے بیض خانہ کے نیچے ایک قرص ہوتا ہے جس سے شہد کا افراز پیدا ہوتا ہے۔ پھول اپنی جسامت اور پیچیدگی کی وجہ سے عموماً شہد کی مکھیوں کی آمد کے لیے توافق رکھتا ہے، اور اُس کی میکانیت شاید عام طور پر وہی ہوتی ہے، جسے اِسکروفیولیاری ایسی کے بیان میں "کھلے زیرے" کی میکانیت کے تحت بیان کیا گیا ہے۔

اِس خاندان کے زیادہ عام ارکان میں سے مندرجۂ ذیل ہیں:
تھنبرجیا (*Thunbergia*) جو ایک چھوٹا چڑھنے (لپٹنے) والا پودا ہے، جس کا کمامہ بہت زیادہ منقسم ہوتا ہے۔ رُوِلیا (*Ruellia*) جس کا تذکرہ اوپر کیا گیا ہے، بارلیریا (*Barleria*)، جسٹی شیا (*Justicia*)، اڈھاٹوڈا (*Adhatoda*) اور دوسری عام بوٹیاں۔ اکیانتھس الیسی فولیس (*Acanthus ilicifolius*) جس کے خوبصورت پھول اور خاردار پتے ہوتے ہیں، سمندر کے کناروں کے میانگرو اور دلدلوں میں عام ہوتا ہے۔ لیکن شاید اِس خاندان کا سب سے زیادہ دلچسپ رُکن اسٹروبیلیانتھس (*Sirobilanthes*) ہے، جس کی متعدد انواع پہاڑیوں پر کے جنگلوں میں اُگتی ہیں، اور جو پہاڑی نباتیۃ[ل] کے مخصوص و ممیز پودوں میں سے ایک ہے، اگرچہ چند انواع بعض اوقات نیچے لیولوں (Levels) پر بھی پائی جاتی ہیں۔ یہ پودے جنگلوں کی زیر بالیدگیوں کے طور پر اُگتے ہیں اور وہاں سوائے اُن کے تقریباً اور

ل (Flora) = نبات یا نباتات

کوئی بالیدگی نہیں ہوتی۔ کئی سال تک بغیر پھولنے کے بڑھتے رہتے ہیں، اور پھر تمام ایک ساتھ ہی ساتھ پھولنے لگتے ہیں۔ ایسی حالت میں جنگل کچھ عرصہ تک پھولوں کا سمندر بن جاتا ہے، جن میں بے انتہا شہد کی مکھیاں ہوتی ہیں۔ پھر بیج پختہ ہونے لگتے ہیں تو ان کو کھانے کے لیے جنگلی مرغیاں بھی بکثرت آجاتی ہیں۔ اور بالآخر وہاں سوائے سوکھی لکڑیوں کے صحرا کے اور کچھ باقی نہیں رہتا، حتیٰ کہ پھر چھوٹے پودے نمودار ہو کر پھر اسی سرگذشت کو دہراتے ہیں۔ پہاڑی کے ہر سلسلہ میں، بالخصوص اقطاع جنوب میں اسٹروبیلیا نتھس (*Strobilanthes*) کی کئی انواع محدود، یا مقامی (endemic) ہوتی ہیں۔

ف ۹ رُوبی ایسی (RUBIACEÆ)

امتیازی خصائص:— درخت، جھاڑیاں، یا بوٹیاں جن کے پتے پتیے دار، تصلیبی، اور پھول لڑی گچھیالی ہوتی ہے (گیلیئی *Galieæ* کے پتیے پتوں کے برابر ہوتے ہیں)۔ پھول ♀، منتظم، برانوتی، ۴-۵ جزرہ، اور زردریشے ۴-۵، بربستلانی ہوتے ہیں بیض خانہ عموماً دو خانوں والا اور ادنی، اور پھل عموماً کیسوی ہوتا ہے۔

یہ مداربنی پودوں کا سب سے بڑا فصیلہ ہے۔ ہندوستان میں اس کے نمایندے متعدد کاشت کردہ اور دیسی پودے ہوتے ہیں۔ ان میں سے بیشتر درخت اور جھاڑیاں ہوتی ہیں، لیکن بہ کثرت بوٹیاں بھی ہوتی ہیں۔ پتے مکمل، یا نہایت شاذ صورتوں میں شگاف دار، اور ہمیشہ پتیے دار ہوتے ہیں۔ پتیے بہت مختلف الاشکال ہوتے ہیں۔ مقابلۃً محض شاذ صورتوں ہی میں ایک پتے کے ساتھ دو پتیے موجود ہوتے ہیں، یعنی پتے کے ہر جانب ایک پتیا کھڑا ہوتا ہے۔ بعض اوقات ایک پتیا اپنے پاس کے دوسرے پتے کے ایک پتیے کے ساتھ مل کر جوڑ بنا دیتا ہے (interpetiolar = بین رجلکی)۔

ے دو تخم لفی لے سابقہ ترجمہ = میان ڈنڈی

بعض اوقات وہ رجلک اور تنہ کے درمیان جُڑے ہوئے ہوتے ہیں (بغلی (axillary)۔ بعض اوقات وہ ایک دوسرے سے اور پتوں کی ڈنڈیوں سے مل جاتے ہیں، جس سے تنہ کے گرد ایک پوشش سی بن جاتی ہے۔ اور گیلیئی (Galieæ) کے خاندان میں [جس سے گیلیئمس (Galiums) اور رُوبیاس (Rubias) متعلق ہیں، جو کبھی کبھی پہاڑیوں میں پائے جاتے ہیں] پتیے بڑے اور بالکل پتوں جیسے ہوتے ہیں، مگر اتنا فرق ہوتا ہے کہ اُن میں بغلی کلیاں نہیں ہوتیں، اور بعض اوقات وہ جوڑے ہوکر مل جاتے ہیں، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پتوں کو ملاکر چار کا گھیرا بن جاتا ہے، اور بعض اوقات وہ آزاد رہتے ہیں اور چھ کا گھیرا بن جاتا ہے۔

پھولداری گُھیانی ہوتی ہے، اور شاید بیشتر حالتوں میں بہت شاخوں والی گُھیانی گچھیا ہوتی ہے، گو چھوٹی گُھیا عام ہیں۔ **پھول** ☿، منتظم، اور برانُونی ہوتا ہے۔ **کمامہ** ۴ یا ۵ اکماموں پر مشتمل ہوتا ہے جو عموماً چھوٹے اور بعض اوقات تقریباً قابلِ تمیز نہیں ہوتے۔ بعض اوقات، جیسا کہ میوسینڈا (Mussænda) میں ہوتا ہے، اکماموں میں سے ایک اکمامہ بڑا اور چمکدار رنگ کا ہوتا ہے، اور یہی پھول کا سب سے زیادہ نمایاں حصہ ہوکر کیڑوں کو راغب کرنے کا کام انجام دیتا ہے۔ **اکلیلچہ** بھی ۴ یا ۵ پنکھڑیوں پر مشتمل ہوتا ہے، جو ملی ہوئی ہوتی ہیں۔ اور جن کی تستیف مصراعی، ملفف (convolute)، یا کنارپوشہ (imbricate) ہوتی ہے۔ **زرریشے** بھی ۴ یا ۵ ہوتے ہیں جو پنکھڑیوں سے متبادل اور بر بتلابی ہوتے ہیں، اور **بیض خانہ** ادنیٰ ہوتا ہے جس میں دو یا شاذ ہی دوسری کسی تعداد کے ثمر برگ ہوتے ہیں۔ خانوں کی تعداد اتنی ہی ہوتی ہے جتنی کہ ثمر برگوں کی، یعنے اکثر و بیشتر دو غُرفیے[۱] ہی ہوتے ہیں۔ ہر غُرفیہ میں یا تو ایک بیضدان ہوتا ہے (جوذیلی فصیلہ کافی آیڈی (Coffeoideæ) کا ممتاز

[۱] خانیہ

خاصہ ہے کہ کافی کا پودا اسی فصیلہ کا ایک نمونہ ہے) یا ایک سے زیادہ بیضدان ہوتے ہیں، جو سنکونائیڈی (Cinchonoideæ) کا امتیازی خاصہ ہے (جس کا سینکونا ایک نمونہ ہے)۔ نے سادہ اور کلغی پیر جیسی یا فصتی یعنی لختہ دار ہوتی ہے۔ پھل عموماً کیسہ، اکثر بیری، اور نسبتہً کمتر صورتوں میں واشگاف پھل (schizocarp) ہوتا ہے، اور بیجوں میں دروں تخم کا زیادہ حصہ ہوتا ہے۔

اِس خاندان کے ہندوستان میں ملنے والے ارکان میں سے زیادہ دلچسپ حسب ذیل ہیں: اولڈن لیا نڈیا (Oldenlandia)، جس کی کئی انواع عام بوٹیاں ہیں، خصوصاً بحری ساحلوں پر۔ جن میں سے ایک یعنی او۔ امبیلیٹا (O. Umbellata) کی جڑوں سے ایک پھیکا گلابی ارغوانی رنگ نکلتا ہے، جو پہلے ہندوستان میں کپڑے رنگنے کے لیے بہت استعمال کیا جاتا تھا۔ ھیڈی آٹس (Hedyotis) جس کی متعدد انواع پہاڑیوں میں ہوتی ہیں، جن میں سب سے زیادہ دلچسپ نیلگری اور سیلون کی ھیڈی آٹس ورٹیسیلاریس (H. verticillaris) ہے، جس کے جوڑ سے پھیلے ہوئے پتوں کے قاعدوں سے ایک برتن کی سی شکل بن جاتی ہے، جس میں کافی مقدار میں پانی جمع ہو کر ٹھہرا رہتا ہے۔ سینکونا جس سے تجارتی کونین اور سنکوتا نیڈین (Cinchonidine) حاصل ہوتی ہے، اور جو ابتداءً پیرو (Peru) کا دیسی پودا تھا، سرکلیمنٹس مارکھم[۱] سنہ ۱۸۶۱ء میں اسے ہندوستان اور سیلون لائے، اور اب گورنمنٹ اس کی کاشت نیلگری اور نواح دارجلنگ میں بکثرت کرتی ہے۔ یہاں سے حاصل شدہ کونین صرف ہندوستان ہی میں فروخت ہوتی ہے، اور چند پیسوں کی قیمت پر

Chay-root ہ — Sir Clements Markham لہ[۱]

ہر ڈاک خانہ سے دستیاب ہوسکتی ہے۔ گارڈینیا (Gardenia) جس کی بہت سی انواع ہندوستان میں دیسی ہیں یا کاشت کے ذریعہ پیدا کی جاتی ہیں۔ ناکسیا (Knoxia) جو جنوب کی پہاڑیوں کی ایک بوٹی ہے اور جس میں دو رنگی (heterostylism) خوب نظر آتی ہے۔ کافیا (Coffea) جس کی چند انواع یہاں کی دیسی ہیں، لیکن بدرجہا زیادہ مشہور کافیا عربیکا (عربی کافی) ہے، جس کی کاشت میسور میں بہت کی جاتی ہے۔ اکزورا (Ixora) جس کی متعدد انواع پائی جاتی ہیں، جن میں سے بعضوں کے پھول نہایت خوبصورت اور خوشنما ہوتے ہیں۔ ان کی نلیاں اتنی لمبی ہوتی ہیں کہ ان سے فلسی جناحی کیڑوں کے سوائے دوسرے کوئی کیڑے شہد نہیں حاصل کرسکتے۔ پیاوِیٹا (Pavetta) ایک جھاڑی جیسی نوع جس کی کئی قسمیں ہوتی ہیں، اس کے پتوں پر چھوٹے فاتحے (pustules) یا چھالے ہوتے ہیں جن میں جراثیم کی نوآبادیاں موجود ہوتی ہیں، یہ بالکل معلوم نہیں کہ ان جراثیم سے پودے کو کیا فائدہ یا نقصان پہنچتا ہے۔ مورِنڈا (Morinda) جس کی بعض انواع ساحلوں اور دوسرے مقامات پر عام ہیں، اور جن کے پھول ایک جگہ جمع ہوجاتے ہیں، ان کے کمامے وغیرہ کسی قدر ملے ہوئے ہوتے ہیں، اور سب پھل مل کر ایک مرکب کثیف پھل بنا دیتے ہیں۔ مورنڈا کی متعدد دوسری انواع بھی ہوتی ہیں۔ گیلیئم (Galium) اور رُوبیا (Rubia) کی متعدد انواع عام ہیں۔ روبیا کارڈیفولیا (R. Cordifolia) کی جڑوں سے ایک سُرخ رنگ نکلتا ہے، جسے منجیت کہتے ہیں۔ ناکلیا کدمبا (Nauclea Cadamba) = Anthocephalus Cadamba انیتھوسیفالس کدمبا) کدم کا درخت ہے۔

فصل ۱۰۔ کیوکربیٹیسی (CUCURBITACEÆ) —

امتیازی خصائص:۔ بوٹیاں جو بیل ڈوروں سے ذریعہ چڑھتی ہیں۔ پتے متبادل۔ پھول یک جائی مختلف الاقسام پھولداریوں میں۔ کماسہ اور اکلیلچہ (۵) اور ملے ہوئے۔ زردریشے بعض اوقات ۵ لیکن عموماً کم (اکثر ۳) دو بڑے اور ایک نسبتاً چھوٹا۔ بیض خانہ ادنیٰ ا۔۔ خانوں والا اکثر و بیشتر ۳ خانوں والا۔ ہر خانے میں ا۔ ۵۰ بیضے۔ پھل عموماً لحمی جس میں غیر البیومینی بیج ہوتے ہیں۔

یہ خاصا بڑا فصیلہ ہے جس کے نمایندے ہندوستان میں ایسے پودے ہیں جو زیادہ تر یک سالہ باش اور چڑھنے والے ہوتے ہیں اور تیزی کے ساتھ بڑھ کر بیل ڈوروں کے ذریعہ سے اوپر چڑھتے ہیں۔ ان کی تشکیلیاتی نوعیت کے متعلق بہت کچھ اختلاف رہا ہے جس کے متعلق اب بھی یہ نہیں کہا جا سکتا کہ کوئی امر قطعی طور پر طے ہو چکا ہے اگرچہ شاید سب سے زیادہ اسی رائے کو ترجیح دی جاتی ہے کہ بیل ڈورا دوہری فطرت کا ہے یعنی اس کا زیرین حصہ تنہ اور بالائی حصہ پتا ہے۔ درحقیقت بیل ڈورے تمایل* (nutation) نہایت واضح طور پر اور چڑھنے کے دوسرے مظاہر بھی بہت اچھی طرح ظاہر کرتے ہیں۔ پتے متبادل اور اکثر کف دست کی طرح شگاف دار ہوتے ہیں۔

پھولداری مختلف طرز کی ہوتی ہے، پھول خود یک جائی شاذ ہی ☿ ہوتے ہیں۔ کماسہ (۵)، اکلیلچہ (۵)، برانوتی، منتظم۔ زردریشے ۵ ہوتے ہیں، لیکن نرکوٹ نہایت مختلف الاقسام ہوتا ہے گو وہ عموماً پورغ شکل (جواسا) ہوتا ہے اور اس میں مختلف قسموں کے اتصالات (cohesions) ہوتے ہیں۔ زردان ہمیشہ ۲ خانوں والا ہوتا ہے، نہ کہ ۴ خانوں والا۔ محض شاذ ہی ۵ زردریشے ہوتے ہیں جن میں سے

---

۵ فاقیہ۔ لے خانوں والا کی جگہ جو ہد اصطلاح تجویز کی ہے۔ ۵ عشیل۔ * کبوتیت

ہر ایک کا زردان دو خانوں والا ہوتا ہے۔ اس خاندان کے بہت سے ارکان میں زیرے ۳ ہوتے ہیں جن میں سے دو زیرے ۴ خانوں والے زردان رکھتے ہیں۔ درحقیقت یہ زیرریشوں کی دو جوڑوں کے مل جانے کی وجہ سے ہوتا ہے، اور پانچواں زیرریشہ آزاد رہتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی زردانوں کے خرنیفے عموماً زیادہ خمیدہ ہو جاتے ہیں اور بعض کدو کی بیلوں (Cucurbita) میں، جن کی کاشت ہندوستان میں بکثرت ہوتی ہے، زیرہ کی تھیلیاں بہت مڑی ہوئی ہوتی ہیں۔ بیضہ خانہ ادنیٰ ہوتا ہے، اور اکثر میں ۱-۰ اور اکثر ۳ خرنیفے ہوتے ہیں، جن میں سے ہر ایک میں ۱-∞ واژوں نے بیضہ دان، محوری شیموں پر لگے ہوئے اور کلغیاں اتنی ہی ہوتی ہیں جتنے کہ پھل پتے۔ اگرچہ کلغیاں اکثر شاخ دار ہوتی ہیں۔ پھل عموماً لحمی ہوتا ہے، جیسے کہ تربوز یا ککڑی میں، یعنی بیری نما پھل، جسے بعض اوقات بطیخ سا (pepo) کہتے ہیں، جس کے بیج غیر البیئومینی ہوتے ہیں۔

اس خاندان کے متعدد پودے اپنے خوردنی پھلوں کی وجہ سے بذریعہ کاشت اُگائے جاتے ہیں، مثلاً ٹرائیکوزیانتھس انگوائنا (Trichosanthes Anguina) (Snake Gourd)، مومورڈیکا کارانشیا (Momordica charantia) (کریلا)[ا]، لیجینیریا وَلگارس (Lagenaria vulgaris)[ب]، سٹرولس وَلگارس (Citrullus vulgaris) (تربوز)، ایک افریقی نوع، سٹرولس کولوسنتھس (C. Colocynthis) جو دوا کے استعمال کی جاتی ہے، کیوکیومس سٹائیوس (Cucumis sativus) (کھیرا)، سی۔ میلو (C. Melo) (خربوزہ)، بنین کاسہ سرا یفیرا (Benincasa Cerifera) (Ash pumpkin)، کیوکربٹا میاکسیما (Cucurbita maxima)، (کدو)، سی۔ پیپو (C. Pepo) (لوکی)، اور دوسری انواع۔ لوفا ایجپٹیاکا (Luffa aegyptiaca) (Bath sponge) جس کے پھل میں

[ا] Bitter Gourd [ب] Bottle Gourd

وعائی حزموں کا جال ہوتا ہے جو نرم بافت کے گل جانے پر نہانے کا عمدہ اسفنج بنتا ہے، اور متعدد دوسری انواع جو اتنے دلچسپ نہیں۔

ف ۱۱ کمپازیٹی (COMPOSITÆ)

امتیازی خصائص:۔ بوٹیاں یا شاذ ہی جھاڑیاں یا درخت۔ پتے متبادل یا متقابل، شاذ ہی پتے دار۔ پھولدار ی عنقودی، پھول سراوں میں ہوتے ہیں، جن میں برگوں کے لفیف ہوتے ہیں، ہر سرے کے منفرد پھول تمام کرن مکھی (نلی دار) یا تمام نوع شکل یا جوے سے زبانک دار) یا دونوں (قرص اور کرن بنا دیتے ہیں)، یہ پھول برانوثی ہوتے ہیں۔ کمامہ نہیں ہوتا یا ایک ریشئی (pappus) بنا دیتا ہے۔ اکلیلچہ (۵)۔ زرریشے ۵، بربتلابی، زردان جڑے ہوئے۔ بیض خانہ ادنی جس کے (۲) ثمر برگ اور دو کلغیاں ہوتی ہیں، اور وہ ایک خانہ والا ہوتا ہے، جس میں صرف ایک قاعدی بیضدان ہوتا ہے۔ پھل پولیا (cypsela)، اکثر ریشئی دار، اور اس کے بیج غیر البیوملنی ہوتے ہیں۔

یہ زہراوی پودوں کا سب سے بڑا اور سب سے زیادہ وسیع طور پر پھیلا ہوا فصیلہ ہے، جس میں دس ہزار سے زائد انواع شامل ہیں۔ گو یہ فصیلہ اتنا بڑا ہے، تاہم کمپازیٹی کے ارکان کے عام خصائص اس میں اس قدر صاف طور پر نمایاں ہوتے ہیں کہ یہ کسی دوسرے خاندان کے رکن نہیں تصور کیے جا سکتے، اگرچہ بادی النظر میں یہ فصیلہ ڈپسے کیسی (Dipsacaceæ) کے ارکان سے سطحی مشابہت رکھتا ہے، جو ایک چھوٹا فصیلہ ہے، اور کمپازیٹی سے قریبی مماثلت رکھتا ہے۔

چونکہ اس خاندان کے پودے ہر ممکن اور مختلف مقامات میں واقع ہوتے ہیں، اُن کے عادات وخصائل بھی مختلف اور طرح طرح کے ہوتے ہیں، یعنے بعض آبی یا دلدلی پودے ہوتے ہیں، بعض چڑھنے والے پودے ہوتے ہیں اور

۔ لہ راقیہ

۵ فائعیہ

بعض بر پودے (epiphytes) ۔ لیکن یہ تمام نمونے شاذ ہوتے ہیں، اور یہ فصیلہ زیادہ تر درمیانی جسامت والے عشبی پودوں (herbaceous plants) پر مشتمل ہوتا ہے، جنکی بہترین مثال ورنونیاس (Vernonias) اور بلومیاس (Blumeas) ہیں ۔ بڑی جسامت کی جھاڑیاں شاذ ہی پائی جاتی ہیں، مثلاً ورنونیاس کی جسامت دو فٹ سے زائد شاذ ہی ہوتی ہے گو ان میں سے متعدد کم و بیش جھاڑی جیسے ہوتے ہیں ۔ یہ پودے زیادہ تر اعتدالی پودے (mesophytes) ہوتے ہیں، یعنے معتدل آب و ہوا ان کے لیے مناسب حال ہوتی ہے، گو ان میں سے بہت سے نہایت خشک مقامات میں بھی اُگتے اور بڑھ جاتے ہیں اور کم و بیش لمبی یا ماسی پتے رکھتے ہیں، یا اُن میں خشکی سے بچاؤ کی دوسری حفاظتیں ہوتی ہیں ۔

ان پودوں میں عموماً ایک اصل جڑ (tap-root) ہوتی ہے، جو بعض حالتوں مثلاً ایلیفنٹوپس (*Elephantopus*) یا ڈیانڈ لیئن (ٹرا کسیکم آفیسینالی *Taraxacum Officinale* جو پہاڑیوں میں پایا جاتا ہے) میں غذا کے ذخیرے محفوظ کرنے کے لیے پھولی اور دبیز ہو جاتی ہے ۔ پتے عموماً جڑ پتے (radical leaves) یا متبادل ہوتے ہیں، اور اکثر یہ دونوں ایک ہی پودے پر ہوتے ہیں ۔ شاذ حالتوں میں وہ متقابل ہوتے ہیں، جیسے کہ سیگس بیکیا (*Siegesbeckia*) میں اور سورج کھیوں اور ڈہلیاز (Dahlias) میں، جو عام طور پر باغات میں اُگائے جاتے ہیں ۔ وہ عموماً بے ڈنٹھے دار ہوتے ہیں ۔ اس خاندان کے بیشتر ارکان میں تیلی نالیاں (oil ducts) ہوتی ہیں اور بعض میں دودھ سا مادہ ہوتا ہے، مثلاً ڈیانڈ لیئن اور لیٹوس (lettuce) میں ۔

پھولداری[1] عموماً تاریچہ (capitulum) ہوتی ہے، جو عنقودی قسم کی ہوتی ہے، اور اس حقیقت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ سب سے

[1] جدید ترجمہ ۔ فاغیہ

پُرانے پھول جو پہلے کھلتے ہیں سرک کے حاشیے کے گرد واقع ہوتے ہیں (شکل ۱۵۱)۔ سرک تشتا کل شکل کا ہوتا ہے، جس میں متعدد یا بعض اوقات صرف دو یا تین ہی پھول ایک عام ظرف یا پذیرے پر واقع ہوتے ہیں، جس کے گرد برگوں کا ایک لفیف (involucre) حفاظت کے لیے ہوتا ہے۔ ان برگوں کا ایک گھیرا ہوتا ہے یا کئی گھیرے ہوتے ہیں۔ قرص یا پذیرا جس پر گلچے (florets) کھڑے ہوتے ہیں عام طور پر چپٹا یا محدب ہوتا ہے اور اسی پر اکثر انفرادی گلچوں کے برگے بھی ہوتے ہیں جو بزگک (Paleæ) کہلاتے ہیں۔ (یہ عموماً بھوسی کی سی نوعیت کے ہوتے ہیں)۔ اس تاریبہ دار پھولداری کو عموماً عام زبان میں کلیا زیٹی کا پھول کہتے ہیں مثلاً سورج مکھی یا ڈیانڈیلیئن کا پھول، لیکن درحقیقت یہ ایک مکمل پھولداری ہوتی ہے، جو مکثف (condensed) یعنے چھوٹی ہو کر ایک منفرد پھول سے مشابہ ہو جاتی ہے۔ بلاشبہ خود سرک پیوستہ زیادہ پیچیدہ پھولداریوں، مثلاً مسماروں (spikes)، عنقودوں (racemes) یا گچھیوں (panicles) میں مرتب ہو سکتے ہیں۔

صنفوں (sexes) کی تقسیم اور انفرادی پھولوں کی شکل مختلف اقسام کی ہو سکتی ہے (شکل ۱۲۴ ا، ث)۔ سادہ ترین حالت میں سرک کے تمام پھول ☿ اور منتظم ہوتے ہیں، یا نلی دار، جو اس حالت کا نام ہے۔ لیکن اکثر سرک کے بیرونی گلچے (جیسے کہ سورج مکھی میں) غیر منتظم، تسمہ نما، یا زبانک دار (ligulate) ہوتے ہیں، اور اکلیلچہ سے کھنچ کر جو چپٹی پنکھڑی بن جاتی ہے عموماً اس کے آخر میں متعدد دکھانچے ہوتے ہیں، جو اس کی اصلی پنکھڑیوں کی تعداد کے مساوی ہوتے ہیں۔ شاید زبانک دار پھول عموماً مادہ ہوتے ہیں، سوائے اس حالت کے جبکہ تمام سرک زبانک دار پھولوں سے بنا ہوا ہو، جیسا کہ اکثر ہوتا ہے۔ جب مرکزی پھول نلی دار ہوتے ہیں (جیسا کہ سورج مکھی میں ہوتا ہے) تو وہ قرص (disc) بنا دیتے ہیں جس کا رنگ عموماً اُس کرن (ray) کے رنگ سے جدا ہوتا ہے، جو زبانک دار پھول

سرک کے کنارہ کے گرد بنا دیتے ہیں۔ اِس خاندان کے بعض ارکان میں مخنث، منتظم، مختلف جسامت اور شکل کے پھول سرک کے کنارہ پر ہوتے ہیں (Centaurea spp سنٹاریا کی انواع)۔

کلیچہ یا پھول خود برانوئی، پنج جزء (شکل ۲۰۶) کرن کھنی یا یوغ شکل (جُواسے)، ☿ یک جانی یا مخنث ہوتے ہیں۔ موسمی اور دوسرے بڑے مضر اثرات کی وجہ سے نوعمر پھولوں کا بچاؤ سرک کے برگوں کے لفیف سے عمل میں آنے کے باعث انفرادی پھولوں کا کمامہ بے کار ہو جاتا ہے اور درحقیقت سینربرگی کمامہ نہیں پایا جاتا۔ بعض حالتوں میں وہ محض



شکل ۲۰۶۔ کمپازیٹی کا زہری خاکہ مع ریشئی کے۔ چھوٹی بیرونی لکیریں ریشئی کے خاردار بالوں کو ظاہر کرتی ہیں۔

غائب ہو جاتا ہے، اور بعض خانہ کی چوٹی پر صرف قدرے فصی کگر کی طرح ظاہر ہوتا ہے، لیکن بیشتر کمپازیٹی میں پودا اپنے کمامہ کو ایک دوسرے طریقہ سے کام میں لاتا ہے اور وہ ریشئی (pappus) کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے یعنے چھوٹے خاردار بالوں کا ایک حلقہ ہوتا ہے، جو ثمرگی کے بعد بڑھ کر باریک بالوں کا ایک چھتر بن جاتا ہے، جس کے ذریعہ سے پھل اپنے مورث پودے سے دُور تک چلا جاتا ہے یا اس حلقہ سے دو یا زیادہ سخت اسلیہ دار بال بڑھ کر نکل آتے ہیں اور ان بالوں کے ذریعہ سے پھل جانوروں کو چپک کر طویل فاصلہ تک پھیل سکتا ہے۔ اکلیلچہ (۵) اور کلی میں پنکھڑیاں مصراعی (valvate) ہوتی ہیں، وہ کرن کھنی یا یوغ شکل (جُواسا) ہوتا ہے۔ اول الذکر کے پھول نلی دار ہوتے ہیں جن کا تذکرہ پہلے ہو چکا ہے اور موخر الذکر کے پھول عموماً زبانک دار ہوتے ہیں، گو بعض اوقات یہ پھول صرف شفوی (labiate) یعنے لب دار ہوتے ہیں۔

سے پُر کھا

زرریشے ۵، برنیکھڑیے[1]، چھوٹے زنشک والے، اور بنکھڑیوں سے متبادل ہوتے ہیں۔ زردان درُوں رُخی (introrse) اور اپنے کناروں کے ذریعہ باہم جُڑے ہوئے ہوتے ہیں، اور نَے کے گرد ایک نلی بنا دیتے ہیں (شکل ۱۲۴ ا)۔ اسی قسم کا اتصال یا انضمام مِل جِنا (syngenesious) کی اصطلاح سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ **بیض خانہ** (شکل ۱۳۶) ادنیٰ اور (۲) ثمر برگوں والا، مع ایک سادہ سَنے کے جو بالآخر دو شاخہ ہو کر دو[2] کلغیوں میں منقسم ہو جاتی ہے، جن میں سے ایک پچھلی اور دوسری اگلی۔ یہ بیض خانہ ایک[3] خانہ والا ہوتا ہے، جس میں ایک کھڑا، قاعدے پر چپکا ہوا، واژ رُخ۔ بیض دان ہوتا ہے جس سے ثمرگی کے بعد ایک غیر البیُومینی بیج بن جاتا ہے، اور اسی کے ساتھ سیدھا جنین ہوتا ہے جو ایک خشک نا شگفتہ گرد ثمرہ میں ملفوف ہوتا ہے۔ اس تمام ساخت کو عرف عام میں بیج کہتے ہیں اگرچہ درحقیقت یہ پھل ہوتا ہے۔ پھل کو عموماً ناشگافہ (achene) کہتے ہیں لیکن وہ ایک ثمر برگ سے زائد کا ہوتا ہے اور اُس کی دیوار کچھ تھوری نوعیت کی ہوتی ہے اُس کو فی الحقیقت پولیا (cypsela) کہنا چاہیے (شکل ۱۶۲ ا)۔ جب ریشئی (pappus) موجود ہوتی ہے تو وہ پھل پر تاج بناتی ہے۔

زیرگی کی میکانیت دلچسپ اور سادہ ہے، اور سارے خاندان میں تقریباً مماثل خصائص ظاہر کرتی ہے۔ گُلچے بالعموم چھوٹے اور ایک جگہ مجتمع ہوتے ہیں جس سے پھولداری کیڑوں کے لیے زیادہ دلفریب بن جاتی ہے، مزید براں ایک کیڑا نہایت تھوڑے سے وقت میں بہت سے پھولوں پر جا سکتا ہے۔ نَے کے قاعدے پر ایک حلقہ نما شہددان ہوتا ہے جس سے شہد کا افراز ہوتا ہے۔ اکلیلچہ کی لمبی سی تنگ نلی (جو شہددان کے اوپر ہی واقع ہوتی ہے) شہد کو بارش سے اور چھوٹے لبوں والے کیڑوں سے خوب محفوظ رکھتی ہے۔

---

[1] جدید ترجمہ = برتیلابی [2] فاغیہ [3] ہمزاد [3] یک غرفی

اِس نلی کا اصلی طول بہت مختلف ہوتا ہے لیکن اِس کا طول ہمیشہ اتنا کافی ہوتا ہے کہ یہ نسبتہً چھوٹے اور زیادہ بے وقوف کیڑوں کو دُور رکھ سکے۔ عام طور پر یہ نیلے رنگ کی انواع میں زیادہ لمبی ہوتی ہے، جو شہد کی مکھیوں اور تتلیوں کو مرغوب و دل پسند ہوتی ہیں، بہ نسبت زرد رنگ کی انواع کے جن پر نسبتہً بڑی اور چالاک ترمکھیاں آیا کرتی ہیں۔

جب پھول کھلتا ہے تو نلے مع اُس کی کلغیوں کے جو پاس ہی ہوتی ہیں اور پزیرندہ حصوں کو پورے طور پر ڈھانک لیتی ہیں، زردانوں سے بنی ہوئی نلی کی تہ تک پہنچتی ہے، جہاں زردان کھُل کر اپنا زیرہ چھڑک دیتے ہیں۔ نے کے بڑھنے سے زیرہ باہر کی طرف ہٹا دیا جاتا ہے اور پھول اِس وقت اپنے نر درجہ میں ہوتا ہے، اور بالآخر سارا زیرہ باہر ہٹا دیا جاتا ہے اور نے نکل کر اپنی کلغیاں کھول دیتی ہیں تاکہ پزیرندہ سطحیں کھلی رہیں اور اب مادہ درجہ شروع ہو جاتا ہے۔ بالآخر بیشتر حالات میں کلغیاں پیچھے کی طرف مڑ کر اتنی خمیدہ ہو جاتی ہیں کہ زیرہ کو چھو سکیں جو ممکن ہے اِس وقت تک بھی اُن کی پشت پر ہی ہو، اور اس طرح خود زیرگی عمل میں آتی ہے تاکہ پھول کسی طرح سے بھی بیج پیش کر سکے اور حتی الامکان پار باروری کے عمل سے بیج بنانے کا موقع حاصل کرے۔ اِس سادہ اور کارگر میکانیت کا مقابلہ بہ احتیاط آرکڈز کی میکانیت کے ساتھ کرنا چاہیے جن میں بڑے اور پیچیدہ پھول ہونے ہوئے بھی وہ شاذ ہی اپنے مقصد کو حاصل کر سکتے ہیں اور اُن کو کثیر التعداد بیج پیش کرنے پڑتے ہیں، دراں حالیکہ کمپازیٹی میں گو پھول سادہ ہوتے ہیں، مگر وہ ایسے کارگر ہوتے ہیں کہ ایک ہی بیج حصولِ مقصد کے لیے کافی ہوتا ہے۔

پختگی حاصل کرتا ہوا پھل، تو خیر پھول کی طرح سرک پر کے لفیف سے محفوظ رہتا ہے، اور جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے، انفرادی پھولوں کے کنارے اکثر ایک ریشئی بناد دیتے ہیں، جس سے بیجوں کی تقسیم میں مدد ملتی ہے۔ عام طور پر کمپازیٹی عالمِ نباتات میں اعلیٰ ترین مقام رکھنے والے

سمجھے جاتے ہیں اور یہ اس وجہ سے ہو سکتا ہے کہ ان میں کئی نہایت موثر خصوصیات ہیں، مثلاً (۱) ان کے پھولوں کا سرک میں مجتمع ہونا، جو ان کو نسبتہً زیادہ نمایاں بنا دیتا ہے، خصوصاً اُس وقت جبکہ نہ بانک دار پھولوں کی کرنیں بنتی ہیں، اور اس طرح اکلیلچوں کے بننے میں کم مادّہ صرف ہوتا ہے کیونکہ انفرادی پھول نسبتہً بہت چھوٹے ہوتے ہیں، اور ایک کیڑا تھوڑے وقت میں سرک پر چل کر متعدد پھولوں کی زیرگی عمل میں لا سکتا ہے، (۲) پھول کی نہایت موثر اور بے انتہا سادہ میکانیت، جو شہد اور زیرہ کی عمدہ حفاظت کرتی اور ساتھ ہی بے وقوف کیڑوں کو باہر رکھتی ہے، لیکن باہم دوسرے مہمانوں (کیڑوں) کا ایک وسیع دائرہ ان پھولوں سے مستفید ہو سکتا ہے، اور گو خود زیرگی حتیٰ الامکان آخری لمحہ تک نہیں ہونے پاتی لیکن بالآخر خود زیرگی کے وقوع کا موقع اگر ہو تو اس کا پیش ہو جانا تیقن ہوتا ہے، (۳) انفرادی پھول کا کمامہ بیجوں کی تقسیم کے لیے ایک نہایت مکمل میکانیت کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ کمپازیٹی کا مقابلہ ان تمام خصوص میں اُن دوسرے فصیلوں کے ساتھ کرنا چاہیے جو اس کتاب میں بیان کیے گئے ہیں۔

ہندوستان میں کمپازیٹی کثیر التعداد ہیں گو بقیہ نباتات کے مقابلہ میں اُن کا تناسب اتنا نہیں جتنا کہ ہمیں زیادہ معتدل ممالک میں ملتا ہے۔ زیادہ نمایاں ورنونیا (Vernonia) کی متعدد انواع ہیں، جن میں سے بعض تو نہایت معمولی پودوں میں سے ہوتے ہیں، اور بعض بڑی جھاڑیاں ہوتی ہیں۔ ایلیفنٹوپس اسکیبر (Elephantopus scaber) جو مرغزاروں اور رمنوں کا ایک عام زمین پودا ہے، اُس کے پتے بڑے بڑے ہوتے ہیں اور زمین پر چپٹے پڑے رہتے ہیں اور اس کی جڑ لصلی ہوتی ہے، جس کے اندر کی محفوظ غذا کی بدولت وہ قطع کر دینے پر بھی پھر اُگ آتا ہے۔ کارتھامس ٹنکٹوریئس (Carthamus tinctorius) کسم ہے، متعدد بلومیاس (Blumeas) جن کے پتے کسی قدر روئیں دار ہوتے ہیں،

پہاڑیوں کے انافیالس (Anaphalis) کی متعدد انواع جن کے سفید اونی پتے ہوتے ہیں، سوئٹزرلینڈ کے ایڈل ویس (Edelweiss) کے مشابہ ہوتی ہیں جن سے وہ قریب کا تعلق رکھتی ہیں؛ ذیا نتھیئم اسٹرومیریئم (Xanthium Strumarium)[1] جس کے دو قسم کے سرک ہوتے ہیں، یعنے ایک نر اور دوسرا مادہ۔ اول الذکر پھولداری کے بیرونی کناروں پر ہوتا ہے اور موخرالذکر نسبتہً نیچے، جس کے دو بے پنکھڑی پھول، جڑے ہوئے برگوں کے لفیف میں ملفوف ہوتے ہیں اور صرف نے لفیف میں کے دونوں کھفوں میں سے باہر نکلی رہتی ہیں اور لفیف میں ٹیک یا اکوڑیاں موجود ہوتی ہیں جن کی مدد سے پھلوں کی تقسیم عمل میں آتی ہے۔ بیڈنس پیلوزا (Bidens pilosa) جس کے ناشگافہ کے بیرونی (Spanish Needle) کنارہ پر نوکدار ٹیک یا اکوڑیاں ہوتی ہیں، کئی سینی شیئوس (Senecios) جن میں سے بعض بیچ کھا کر بڑھتے ہیں۔ لانیا پنّاٹیفڈا (Launcea pinnatifida) جو سمندر کے کنارے بہت عام ہوتا ہے اور ان دونداروں کے ذریعہ سے بڑھتا ہے جن کی جڑیں گرہوں سے نکلتی ہیں۔ سیکوریئم انٹیبس (Cichorium Intybus) (جنگلی چکوری)۔

باہر سے لائے ہوئے پودوں میں، جو اکثر بہت عام ہیں، یہ ہیں:-

ایجیریٹم کانیزائیڈز (Ageratum conyzoides) (Goat-weed) مداریٔ امریکہ سے؛ اور ٹیتھونیا ڈئیورسیفو لیا (Tithonia diversifolia) یعنے جنگلی سورج مکھی، میکسیکو سے آیا ہوا ہے۔ ھیلی انتھس اینس (Helianthus annuus) یعنے اصلی سورج مکھی جس کے پھلوں سے تیل نکلتا ہے۔ ھیلی انتھس ٹیوبروزس (Helianthus tuberosus) یا جیرو سلم

[1] مدیر ترجمہ: بے بتلاب

آرٹیچوک (Jerusalem Artichoke) [جیروسلم کا نام درحقیقت اٹالین جراسول (girasole) ہے جس کے معنے سورج کی طرف رخ کرنے کے ہیں کیونکہ پھول کے سر سورج کی طرف رخ کرتے ہیں]۔ میاسیکو کے کاس ماس (Cosmos) کی خوبصورت زرد انواع یسا ئینیرا کارڈنکیولس (Cynara Cardunculus) اصلی آرٹیچوک جس کا خوردنی حصہ لفیف کے برگوں کے نچلے اندرونی کناروں پر مشتمل ہوتا ہے۔ ٹاراکسیکم آفیسینالی (Taraxacum officinale) ڈیانڈیلین ہے۔ لیاکٹیوکا اسکاریولا (Lactuca scariola) لیٹوس (Lettuce) اور متعدد دوسرے ہیں۔

II یک بیج پتے۔ جبن کا ایک بیج پتا ہوتا ہے۔ تنے کے بند جڑے ہوتے ہیں جو عرضی تراش میں "بکھرے" ہوئے ہوتے ہیں۔ پتے عموماً متوازی رگیت کے ہوتے ہیں۔ پھول کے حصے تین تین میں ہوتے ہیں۔

۱۲ ۔ گرامینی (GRAMINEÆ)

امتیازی خصائص:۔ گھاس جن کے تنے عموماً کھوکلے اور اسطوانی ہوتے ہیں۔ پتے متبادل اور دو صفوں میں مع پوشش دار اساس کے، پوشش کے اطراف ملے ہوئے نہیں ہوتے، اور پوشش کی چوٹی پر زبانک ہوتی ہے۔ پھولداری عنقودی ہوتی ہے۔ یہ برہنہ زیرا فونی پھولوں کی مسماروں سے بنتی ہوئی ہوتی ہے۔ گر دگل یا تو نہیں ہوتا یا دو گلیچوں (lodicules) پر مشتمل ہوتا ہے۔ نر دریشے ۳، ۲ پھل پتا ایک جس میں ایک اساسی بیضی دان ہوتا ہے۔ پھل فی فلنما (caryopsis)۔

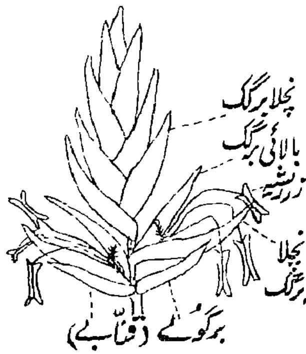
جدید ترجمہ = ثمر برگ

یہ نہرادی پودوں کا ایک سب سے بڑا اور آفاقی فصیلہ ہے، جس کی گھاسیں ہر جگہ اُگتی ہیں، اور متعدد دوسری انواع جو اناجوں کی فصلوں (cereal crops) یا مویشی کے چاروں کی شکل میں ہوتی ہیں، وسیع رقبوں میں اُگائی جاتی ہیں۔

بہت سی انواع عشبی ہوتی ہیں، مگر دنیا کے گرم خطوں میں بانس جن کو بڑی گھاس سمجھنا چاہیے، بہت اہمیت رکھتے ہیں، اور بعض انواع بہت بڑی بلندی تک پہنچتی ہیں۔ ان کا طریقۂ نمو بانس میں بہت صاف طور پر دکھائی دیتا ہے۔ برسات میں نوخیز ٹہنیاں زمین کے اوپر آگ آتی ہیں اور غیر معمولی تیزی کے ساتھ اوپر کی طرف بڑھتی ہیں اور تقریباً پورے طول کو پہنچنے تک ان پر صرف بڑے بڑے پوست برگ ہوتے ہیں، جس کے بعد جانبی ٹہنیاں پھوٹتی ہیں جن پر سبز پتے نمودار ہوتے ہیں۔ چھوٹی گھاسوں میں متعدد سالیانش ہوتی ہیں اور متعدد دوامی بھی۔ آخر الذکر کے اساس پر اکثر بہت سی شاخیں پیدا ہو جاتی ہیں اور اس طرح سے گچھے دار خاصیت پیدا ہو جاتی ہے۔ گھاسوں کی خاصی تعداد ایسی ہے جن میں جاذور (rhizomes) ہوتے ہیں اور دوسروں میں رینگنے والے تنے بھی ہوتے ہیں جن کی گرہوں سے جڑیں نکلتی ہیں۔

تنے کی ساخت مخصوص و ممیز ہوتی ہے، جس میں نہایت نمایاں گرہیں یا جوڑ ہوتے ہیں جو عموماً پھولے ہوئے ہوتے ہیں۔ ان پر **پتے** ہوتے ہیں جن کا ۲ صفی برگی نظام ہوتا ہے، جو بانس یا تقریباً ہر گھاس میں نہایت صاف طور پر شناخت کیا جا سکتا ہے۔ پتے کا قاعدہ پوشش دار ہوتا ہے، اور یہ **پوشش** اُس جانب پر، جو تبر سے یا صفیحے (blade) سے دور ہوتی ہے، مشقوق یا منفرج کی ہوئی ہوتی ہے اور اس درز کی دونوں جانبیں عموماً متبادلاً یعنے ایک دوسری کو ڈھانکے ہوئے ہوتی ہیں (شکل ۸۶ ج)۔ پتے میں ڈنٹھل (Petiole) شاذ ہی ہوتی ہے لیکن نازک و نرم ساخت کا پترا ہوتا ہے، جو عموماً لمبا اور تنگ مگر ہندوستانی

گھاسوں میں اکثر تقریباً بیضوی ہوتا ہے۔ صفیحہ اور پوشش کے مقامِ اتصال پر ایک چھوٹی جھلی نما برُوں بالیدگی ہوتی ہے۔ جس کو زبانک (ligule) کہتے ہیں۔



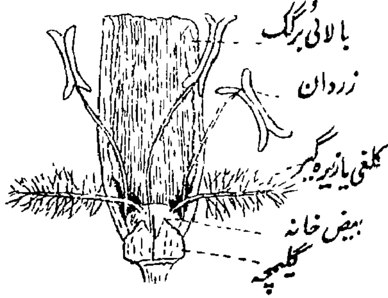
شکل ۲۰۷۔ گھاس کا تنتنلی مسمارک

خشک مقامات پر اُگنے والی متعدد گھاسوں کے پتے خشک موسم میں ملفوف ہو کر لپٹے ہوئے ہوتے ہیں اور اُن میں بالائی سطح پر کئی نالیاں ہوتی ہیں، جن کی تہ میں دہنے (stomata) ہوتے ہیں، اِس طرح اُن کی زیریں سطح، جو موٹی دیوار والی ہوتی ہے اور جس میں دہن نہیں ہوتے، بیرونی ہوائیں کھلی ہوئی ہوتی ہے اور سریان نہیں ہونے پاتا۔ جب ہوا پھر مرطوب ہو جاتی ہے تو پتا پھر کھل جاتا ہے۔

پھولداری کسی قدر پیچیدہ ہوتی ہے اور اُس پر پھولداری کی اکائی کے لحاظ سے اچھی طرح غور کیا جا سکتا ہے، جو عموماً منفرد پھول نہیں بلکہ پھولوں کا ایک چھوٹا سا مسامزہ ہوتی ہے جس کو مسمارک (spikelet) کہتے ہیں۔ اِس مسمارک میں بعض اوقات صرف ایک ہی پھول ہوتا ہے۔ مثلاً راگی (ragi) کی پھولداری پانچ یا چھ شاخوں کے گزدہ پر مشتمل ہوتی ہے جو تنے کی چوٹی پر نکلتی ہیں۔ اِن شاخوں کی بیرونی جانب پر دوہری قطاریں مسمارک ہوتے ہیں۔ **ہر مسمارک** (شکل ۲۰۷) ایک چھوٹی ڈنڈی پر مشتمل ہوتا ہے جس کے طول میں دو قطار دار سِرے **برگوٹے**[ع] (glumes) اور **ادلے**[ا] **برگک** (inferior paleæ) یعنی پھولوں کے برگے ہوتے ہیں۔

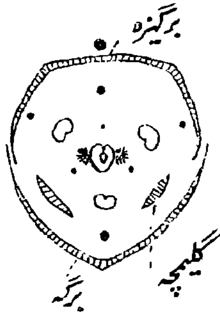
ا جدید ترجمہ = فاغیہ ع قنابے ے پترے

ان میں سے سب سے نیچے کے دو (برگوٹوں) کی بغلوں میں عموماً کچھ نہیں ہوتا، لیکن دوسرے ادنیٰ برگکوں کی بغلوں میں پھول ہوتے ہیں۔ برگوٹے خود اور ایک حد تک ادنیٰ برگک بھی کشتی نما ہوتے ہیں جس میں نمایاں پینددنکھڑیاں[1] (keels) یا میان رگیں ہوتی ہیں۔ ادنیٰ برگکوں کی بغلوں میں ایک نہایت چھوٹا محور ہوتا ہے جس پر سب سے پہلے ایک پتا لگا ہوا ہوتا ہے، جس کو اعلیٰ برگک (superior paleæ) کہتے ہیں، جو پتلا اور کاغذی ہوتا ہے اور ادنیٰ برگک سے مخالف رُخ رکھتا ہے۔



شکل ۲۰۸۔ گھاس کا تمثیلی پھول۔
نچلا برگک نکال دیا گیا ہے

اعلیٰ اور ادنیٰ برگکوں کے درمیان پھول کے حقیقی اور ضروری اعضاء ہوتے ہیں (شکل ۲۰۸) جو ایک بیض خانہ، دو نے، تین زردریشوں، اور دو باریک جھلی نما پتوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔ ان پتوں کو گلیچے (lodicules) کہتے ہیں[2] اور یہ ادنیٰ برگک ہی کی جانب پر واقع ہوتے ہیں۔



شکل ۲۰۹۔ گھاس کا زہری خاکہ۔
(مقابلہ کرو شکل ۱۴۵)

[1] جدید ترجمہ Keel = زورقیہ

[2] قناب

جب پھول کھلنے کے قریب ہوتا ہے تو یہ گلیمچے (lodicules) پھیل کر برگکوں کو دور ہٹا دیتے ہیں۔ انہیں اکثر ابتدائی یا نا مکمل گرد گل خیال کیا جاتا ہے (شکل ۲۰۹ ب)، لیکن شاید یہ ایک دوسرے برگیزہ کے قائمقام ہیں (اعلیٰ برگک پہلا برگیزہ ہے) اور اسی واسطے پھول بالکل برہنہ ہوتا ہے۔
زرریشے عموماً تین ہوتے ہیں جن کے رشتک لمبے اور زردان گردندہ (versatile) ہوتے ہیں، لیکن پھل پتا (یا ثمر برگ) مجرد ہوتا ہے جس سے ایک خانہ والا بیض خانہ بنتا ہے اور دو بہت زیادہ شاخدار کلغیاں ہوتی ہیں چونکہ بیض خانہ صرف ایک ہی ثمر برگ کا ہوتا ہے لہذا ان دونوں کلغیوں کو صرف ایک ہی کلغی کے نمو یافتہ حصے سمجھنا چاہیے۔ پھل کو فوفل نما (caryopsis) کہتے ہیں (اشکال ۳۹ ب، ۱۶۲ ت) یا ایک ناشگافہ جس کے بیج کا غلاف گرد ثمر سے بالکل جڑا ہوا ہوتا ہے۔ ایک سرے، عموماً بیج کے نوکدار سرے پر جنین واقع ہے اور یہ سیدھا ہوتا ہے اور اسکا واحد بیج پتا ہوتا ہے، یعنے سپر چہ (scutellum) جو جنین کے اطراف خوب لپٹا ہوا ہوتا ہے۔ دوران تنبیت یعنے اُگنے میں یہ بیج پتا بیج یا جنین کے اندر رہ جاتا اور اپنی غذا درون تخم سے اخذ کرتا اور بعد میں خشک ہو کر کھلا جاتا ہے۔ اکثر ایک یا اس سے زیادہ برگوٹے یا برگک لمبی خیط نما بروں بالیدگی کی طرح بڑھ جاتے ہیں جس کو مراق (awn) کہتے ہیں۔

گھاسوں میں زیرگی ہوا کے ذریعہ سے عمل میں آتی ہے (باد زیرگی)
جیسا کہ پھولوں میں نمایاں رنگ کی اور شہد کی غیر موجودگی سے، زرریشوں کی باسانی حرکت پذیر حالت اور ان میں بہ افراط زیرہ کی پیدائش سے اور کلغیوں کی کلانی سے ظاہر ہوتا ہے۔ زرریشوں کی ساخت ایسی ہوتی ہے کہ وہ اپنا زیرہ باسانی جھٹک سکتے ہیں اور ... کی ساخت ایسی ہوتی ہے کہ وہ زیرہ لے سکتی ہیں۔

گھاسیں دو طریقہ سے کام میں آتی ہیں ایک تو اناج کی طرح اور

سہ تخم یعنی

دوسرے چارے کے طور پر۔ اناج میں گیہوں، جَو، اوٹ یا جئی، رائی (rye)، مکئی، راگی (ragi)، جوار، باجرا، وغیرہ وغیرہ شامل ہیں جو تمام دنیا میں بنی نوع انسان کی مستقل غذا ہیں، اور متعدد انواع ایسی ہیں جو چارے کے طور پر کام میں لائی جاتی ہیں اور جانوروں کے لیے اتنی ہی اہمیت رکھتی ہیں۔ بانسوں سے عمارتی سامان، برتن، پانی کی نالیاں، اور گرم ممالک کے باشندوں کے روزمرہ استعمال کی متعدد دوسری اشیا تیار ہوتی ہیں۔

مدارینی ایشیا کی کثیر التعداد گھاسوں میں سے صرف چند اہم ترین کا تذکرہ کیا جا سکتا ہے۔ ان میں سے خاص اناج ہیں، جن میں سے اہم یہ ہیں:۔ جنوب میں چاول (*Oryza sativa* اورائیزا سٹیوا) اور شمال میں گیہوں (*Triticum vulgare* ٹریٹیکم وُلگیاری) گو متعدد دوسروں کی کاشت بھی کی جاتی ہے، جن میں سے مکئی (*Zea Mais* زیا میئس)، ایٹالین باجرا (*Setaria italica*، سیٹاریا اٹالیکا)، گینی کارن (Guinea Corn) جوار (*Sorghum vulgare* سارگھم وُلگیاری)، راگی (ragi) یا کوراکھان (*Eleusine coracana* الیوزائن کوراکانہ)، باجری (*Pennisetum typhoideum* پینیسیٹم ٹیفائیڈیئم)، اور کئی دوسروں کا تذکرہ کیا جا سکتا ہے۔ گنّے (*Saccharum officinarum* سیکارم آفیسینیرم) کی کاشت ہندوستان میں وسیع رقبوں میں کی جاتی ہے۔

گھاسوں کا دوسرا اہم گروہ اُن انواع کا ہے جن سے تیل نکلتا ہے، مثلاً سیٹرونیلا Citronella (سمبوپوگن نارڈس *Cymbopogon Nardus*) اور *C. Winterianus* س۔ ونٹریانس)، لیمن گراس Lemon Grass (*C. flexuosus* س۔ فلکسواوزس اور *C. Citratus* س۔ سِٹراٹس)، روسا یا جرینیم کا تیل (*C. Martini*

۳- مارٹینی) ؛ خشخاش (Andropogon muricatus) انڈرو پوگن میوریکیٹس)، وغیرہ - ان سب کے تیل تیز بُودار اور طیران پذیر ہوتے ہیں جو کشید کرکے نکالے جاتے ہیں -

ف ۱۳ پامی (PALMÆ)

امتیازی خصائص - کف برگے (palms) سپتے بڑے، متبادل، پرّہ دار یا کف دار ہوتے ہیں - **پھول لدادی[1] عنقودی** جو زیرانوئی عموماً یک جانی پھولوں پر مشتمل ہوتی ہے - **گرد گل** میں تین تین کے دو گھیرے ہوتے ہیں، **زردیشے** بھی اسی طرح، بیض خانہ ۳ یا (۳) پھل پتوں[2] کا ہوتا ہے -

پھل بیری یا زیتونیہ جس میں البیوُمینی بیج ہوتے ہیں -

یہ ایک بڑا فصیلہ ہے جو مداریی اور تحت المداریی ممالک ہی تک محدود ہے، جہاں کے نباتات میں اس کے ارکان ایک ممیّز کیفیت پیدا کرتے ہیں، گو یہ بہ نسبت ایشیاء کے مداریی امریکہ میں زیادہ اچھی طرح دکھائی دیتی ہے، جہاں ساحل کے وسیع رقبوں پر اُگائے ہوئے ناریل اور پلمائیرا پامز (palmyra palms) نہایت عام طور پر ملتے ہیں - اول الذکر نسبۃً مرطوب اور گرم مقامات پر اُگائے جاتے ہیں - کف برگوں (palms) کی نباتی خاصیت مشہور ہے اور اس کا بہترین نمونہ پلمائیرا پام میں دیکھا جاتا ہے جس کا تنہ سیدھا اور لمبا ہوتا ہے، اور اس کی چوٹی پر پتوں کا ایک پنکھے نما یا پرنما تاج ہوتا ہے - وہ سب سے زیادہ مانوس مثالیں جو اس کے خلاف ہیں، ناریل اور تاڑی کے درخت ہیں - ناریل کے درخت میں تنہ خمیدہ ہوکر بڑھتا ہے (ظاہر ہے کہ یہ انحنا اُس کی

---

[1] فاغیہ
[2] ثمر برگوں

شمس رُخی کی وجہ سے ہوتا ہے، کیونکہ یہ ہمیشہ روشنی کے رُخ بڑھتا ہے اور کُنّدہ
(clump) کی بیرونی جانبوں کے تنے ہمیشہ باہر کی طرف خمیدہ ہوتے
ہیں)۔ تاڑی کے درخت میں پتے بہت زیادہ شاخدار، پرنما ہوتے ہیں
اور وہ تنے کی چوٹی پر فاصلہ تک پھیلے ہوئے ہوتے ہیں۔

متعدد کف برگوں میں مثلاً ساگودانے کے کف برگہ میں جذور
(rhizomes) ہوتے ہیں جو زمین کے نیچے نیچے رینگتے ہیں اور پھولنے
کے وقت خمیدہ ہو کر اوپر آجاتے ہیں۔ اور دوسروں بالخصوص بید
(calamus) میں چڑھنے والے تنے ہوتے ہیں جو قوی خاروں کے ذریعے
اوپر چڑھتے ہیں۔ یہ خار، بڑے پتوں کے بیرونی سروں کے برگچوں
کے قائم مقام ہوتے ہیں۔ نئے پتوں کے نکلنے اور پرانے پتے جھڑ جانے
کی وجہ سے کف برگوں کے اُس رقبہ میں جو ہوا میں کھلا ہوا ہوتا ہے،
کوئی اضافہ نہیں ہوتا اور تنہ اگرچہ بلندی میں بڑھتا جاتا ہے لیکن نوعمری
میں اپنے پورے قطر کو پہنچنے کے بعد پھر دبازت میں محسوس طور پر نہیں
بڑھتا۔ اس کے برعکس جوں جوں وہ اونچا ہوتا جاتا ہے اُس کے
قاعدہ پر زیادہ زور پڑتا جاتا ہے، جس کا مقابلہ کرنے کے لیے اُس میں متعدد
اتفاقی جڑیں (adventitious roots) پھوٹ نکلتی ہیں جن کی وساطت
سے اُسے زمین پر بہتر گرفت حاصل ہو جاتی ہے۔

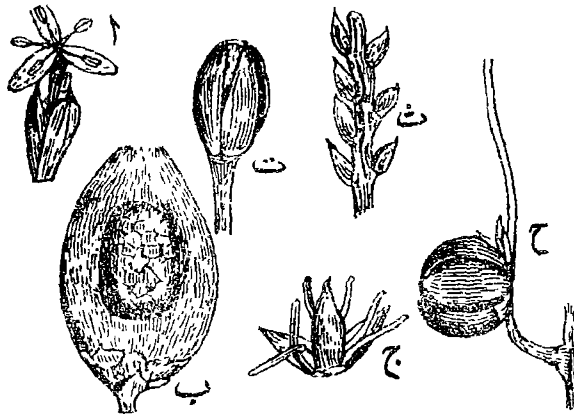
کف برگوں کا پتا نہایت ممیّز و مخصوص ہوتا ہے اور اِس
خاندان سے باہر کے ارکان میں ایسے پتے بہت کم ہوتے ہیں۔ پتا
جو پرّ دار یا کف دار ہوتا ہے ایک عجیب طرز سے آغاز پذیر ہوتا
ہے، یعنی علیٰ وضعہ ایک تودہ کی طرح بن جاتا ہے اور پھر یہ تودہ ایک
قسم کی فاصل تہوں سے منقطع ہو جاتا ہے۔ عموماً پتا بہت بڑا ہوتا ہے،
اور اسی واسطے اُسے تنہ سے بہت مضبوط طور پر جڑا ہوا ہونا چاہیے
تاکہ وہ ٹوٹ کر جدا نہ ہو سکے۔ یہ مقصد اس طرح حاصل ہوتا ہے کہ
اُس کے قاعدے پر ایک بڑی پوشش بن جاتی ہے جو اکثر بہت

ریشہ دار ہوتی ہے - یہ ریشے بہت سی صورتوں میں [جیسے پلمائیرا پام (کھجور) میں] تجارتی موٹے ریشوں کے حصول کا منفعت بخش ذریعہ ہوتے ہیں - پرّے جو پتّے کی ساق سے جڑے ہوئے ہوتے ہیں، جوڑ کے مقام پر لپٹے رہتے ہیں، بعض اوقات نیچے کی طرف [باز تنشّی (reduplicate) یا تراش میں ۸] بعض اوقات اوپر کی طرف [دروں تنشّی (induplicate) یا تراش میں ۷] - خود پتّے کی سطح دبیز بشرہ یا پوست کی موجودگی کی وجہ سے چکنی اور جلادار ہوتی ہے کیونکہ کف برگے عموماً "آفتابی پودے" ہوتے ہیں جن کو سرپان کی زیادتی سے بچنے کے لیے بہت حفاظت کی ضرورت ہے، یہ یوں بھی ظاہر ہوتا ہے کہ کلی میں سے نوعمر پتا بغیر کھلے سیدھے انتصابی خط میں برآمد ہوتا ہے، اور تقریباً پختگی کو پہنچنے تک پھیل کر اپنے نسبتہً پتلے ورقوں کو سورج کے سامنے پیش نہیں کرتا -

بیشتر کف برگوں میں پھولداری بڑی اور کثیر شاخہ ہوتی ہے - چند کف برگوں میں جیسا کہ ٹیالیپاٹ (Talipot) (کوریفا *Corypha*) اور ساگودانہ (میٹراکسیلن *Metroxylon*) میں پھولداری انتہائی ہوتی ہے اور پودے کی زندگی کو ختم کر دیتی ہے - مثلاً ٹالیپاٹ کا نباتی نمو ۴۰ - ۷۰ سال تک ہوتا ہے اور پھر آخرکار ایک بڑی انتہائی پھولداری پیدا کر دیتا ہے جس کی بلندی ۴۰ فٹ تک پہنچ سکتی ہے، اور ۳ ملین (۳۰ لاکھ) پھول ہو سکتے ہیں - یہ اور ان کے بعد کے کثیر التعداد پھل اس کثیر المقدار محفوظ غذا کے صرفہ سے تیار ہوتے ہیں جو کہ کف برگ اپنے تنہ میں ذخیرہ کرتا رہتا تھا، اور پھلوں کے پختہ ہونے پر یہ ختم ہو جاتی ہے، اور کف برگ جلد مر جاتا ہے - ناریل جیسے کف برگے میں بھی، جو تمام عمر پھولتا رہتا ہے، پھولداری کی طرف یہ محفوظ سیال کا بہاؤ دراصل رہتا ہے، اور اس سے تاڑی نکالنے والے فائدہ اٹھاتے ہیں جو نوعمر پھولداری کو چھیل کر رس نکال لیتے ہیں - یہی تاڑی ہے، اور اس کی تخمیر سے الکحل پیدا ہوتی ہے یا بھاپ بنا کر اڑانے سے شکر حاصل ہوتی ہے -

ــ ۵ فائدہ

بعض اوقات پھولداریاں تازہ پتوں کی بغلوں میں، اور بعض اوقات تنہ پر نیچے کی طرف ہوتی ہیں، مثلاً تاڑی کے کف برگ میں وہ تنہ پر نزولی ترتیب میں ہوتی ہیں۔ پھولداری کی شاخیں عنقودی ہوتی ہیں، اور وہ ایک یا زائد پتوں کے کپچھہ یا شقہ پتر ے (spathe) میں ملفوف ہوتی ہے جس میں سے وہ پختہ ہونے پر باہر نکل آتی ہے۔ بعض اوقات انفرادی پھول آزاد ہوتے ہیں، لیکن اکثر و بیشتر وہ ڈنڈی کی بافت میں گڑے ہوئے ہوتے ہیں، اور اس حالت میں پھولداری کو بیلچی (spadix) کہتے ہیں (صفحہ ۳۵۵)۔ بعض اوقات کف برگہ جدا صنفی (diœcious) ہوتا ہے اور بعض اوقات مشترک صنفی (شکل نمبر ۲۱۰ ث، ح) اور موخرالذکر



شکل نمبر ۲۱۱۔ ا، بورا سس *Borassus* کا نر پھول۔ ب، اریکا کیچو (*Areca Catechu*) کا پھل، آدھا ریشہ دار لحمی حصہ کاٹ دیا گیا ہے۔ ت، اسی کا مادہ پھول۔ ث، اسی کی پھولداری (فاغیہ) کی شاخ مع نر پھولوں کے۔ ج، کوکوس نوسیفرا (ناریل کا نر پھول)۔ ح، اسی کی بیلچی کا ایک حصہ، قاعدے پر ایک مادہ پھول ہے، اور اس کے پیچھے دو نر پھول۔

حالت میں اُس کے پھول تین تین کی چھوٹی گُچھوں میں ہوتے ہیں اس طرح کہ دو دو نروں کے درمیان ایک ایک مادہ ہوتی ہے۔ یہ تاڑی کے کھف برگہ (Caryota) میں اچھی طرح دکھائی دیتا ہے۔

عموماً پھول (شکل ۲۱۰ الف، ج) کے گردگل میں تین تیوں کے دو گھیرے ہوتے ہیں اور یہ پتے بناوٹ اور رنگ میں یکساں ہوتے ہیں۔ زر ریشوں کے بھی تین تین کے دو گھیرے ہوتے ہیں، تخم برگ ۳ یا (۳) آخر الذکر حالت میں ا۔ یا ۳ خانوں والا بیض خانہ بنتا ہے جس میں ۳ یا بعض اوقات ایک عموماً واژ رُخہ بیضہ ان ہوتا ہے پھولوں کی زیرگی بعض اوقات ہوا کے ذریعہ ہوتی ہے، بعض اوقات کیڑوں کے ذریعہ، لیکن اب تک اس بارے میں بہت کم حال معلوم ہوا ہے۔

پھل (شکل ۲۱۰ ب) بیری یا زیتونیہ ہے جس میں درون ثمرہ بیج سے جڑا ہوا ہوتا ہے۔ ساگو دانہ کے کھف برگہ اور اُس قماش کے گروہ کے دوسروں میں وہ سخت چھالکوں سے ڈھکا ہوا ہوتا ہے۔ بیج میں ایک بڑا درون تخم ہوتا ہے، جو کھجور، وجیٹیبل آئیوری (vegetable ivory) اور دوسروں میں سلیلوز سے بنتا ہے، جو خلوی دیواروں پر جم کر بیج کو بے حد سخت بنا دیتا ہے۔ جب بیج اگتا ہے تو بیج پتا لمبا ہو کر مول (radicle) کو باہر دھکیل دیتا ہے، اور ازاں بعد اکھوا (plumule) بیج پتے کی پوشش میں سے بڑھ کر باہر نکل آتا ہے۔

ہندوستان میں سب سے اہم کھف برگے کاشت کردہ انواع ہیں، جن میں سے سب سے خاص شاید ناریل (Cocos nucifera کوکوس نوسیفرا) ہے، اگرچہ پلمائرا (palmyra) تقریباً مساوی اہمیت رکھتا ہے۔ ناریل دنیا کے اہم ترین زراعتی فصلی پودوں میں سے ہے اور مدارینی ممالک میں بہت بڑے اور وسیع رقبوں میں اس کی کاشت کی جاتی ہے۔ یہ رقبے بالخصوص سمندر سے قریب ہوتے ہیں، کیونکہ ناریل ایک بحری پودا ہے اور اس کے بیج اپنے

ﻟﮧ تخم برگ

ریشہ دار ہوتے ہیں، بغیر کسی مضرت کے دور دراز فاصلوں تک تیر کر پہنچ جاتے
ہیں۔ چنانچہ اس نفت برگہ کا اصلی مبدائی ملک اب تک نامعلوم ہے، اگرچہ اس کو
انسان یا موجیں تقریباً ہر ایک ساحل پر لے گئی ہیں۔ اس نفت برگہ کا پھل
ایک بیج والا ہوتا ہے، گرد ثمرہ کی بیرونی تہ ریشہ دار، اور اندرونی تہ سخت
اور چوبی ہوتی ہے۔ آخر الذکر کے قاعدے پر تین نشان ہوتے ہیں، جو بیض خانہ
کے تین خانوں سے متناظر ہوتے ہیں، جن میں سے دو خانے پھل کے نمو کے
دوران میں غائب ہو جاتے ہیں۔ نوعمر پھل کے اندر کچھ آبی سیال ہوتا ہے
جو ایک فرحت بخش مشروب ہے۔ جوں جوں دروں تخم، جو ناریل کا گودا (کھوپرا)
بناتا ہے، بڑھتا جاتا ہے، یہ سیال گھٹتا جاتا ہے، اور بالآخر پختہ ناریل کے اندر
بہت کم پانی رہ جاتا ہے یا پانی بالکل نہیں رہتا۔

دروں تخم میں تیل بڑی مقدار میں ہوتا ہے اور دروں تخم تیل حاصل کرنے
کا ایک بڑا ذریعہ ہے۔ اسے عموماً دھوپ میں سکھا کر کھوپرا تیار کر لیتے ہیں،
پھر اسے دبا کر تیل نکال لیا جاتا ہے۔ نفت برگہ کے پتوں کو بُن کر چھپر چھانے کے لیے
استعمال کرتے ہیں۔ تنہ کی بیرونی چوب متعدد کاموں میں استعمال کی جاتی
ہے۔ اس کے بعض حصے بہت ریشہ دار ہوتے ہیں، گرد ثمرہ کی بیرونی تہ میں تقریباً
متوازی ترتیب میں ہوتا ہے۔ ریشوں کی درمیانی نرم بافت کو پانی میں سڑا کر
ریشے علیحدہ نکال لیے جاتے ہیں۔ یہ ناریل کے ریشے (coir) کا اہم ذریعہ ہیں جس
سے رسیاں، چٹائیاں، اور دوسری اشیاء تیار کی جاتی ہیں۔ جیسا کہ پہلے
بیان کیا جا چکا ہے نوعمر پھولداری کو تاڑی نکالنے کے لیے چھیل دیتے ہیں۔
تاڑی کی تبخیر کی جائے تو گڑ یا شکر بنتی ہے اور تاڑی کی تخمیر اور کشید سے
شراب (arrack) بنتی ہے۔

اسی طرح پالمائرا پام (*Borassus flabellifer*) بوراسس فلابیلیفر
بھی ایک بڑی آبادی کی ضروریات کی تقریباً ہر چیز مہیا کرنے کا ذریعہ ہے۔
تنہ کی چوب استعمال کی جاتی ہے، چھپر چھانے کے لیے پتے کام میں آتے ہیں، پھل
کھایا جاتا ہے، پتوں کے قاعدے پر کے ریشے جمع کیے جاتے اور برش

بنانے کے کام آتے ہیں' نو عمر پھولداری کو چھیل کر تاڑی نکالتے ہیں جس سے شراب (arrack) اور راب (گڑ) بنتی ہے' اور علیٰ ہذا القیاس دوسرے استعمالات ہیں۔ ایک قدیم تاملی گیت میں کف برگہ کی تعریف میں ۸۰۱ استعمالات بتائے گئے ہیں۔ یہ جنوبی ہند کے خشک حصوں کے وسیع رقبوں میں ہوتا ہے۔

ایک دوسرا اہم کاشت کردہ کف برگہ تاڑی کا کف برگہ (Caryota urens = کیاریٹوٹا یو رنس) ہے' جو بالخصوص تاڑی نکالنے کے لیے کام میں لایا جاتا ہے۔ اس کے بڑے تنے کے دو ٹکڑے کر کے ان کو کھوکلا کر کے ان سے پانی کی نالی کا کام لیتے ہیں۔ سپاری کا کف برگہ (Areca Catechu = اریکہ کیٹیچو) بنگال اور دوسرے مقامات میں بہت زیادہ اگایا جاتا ہے۔ اس کی سپاریوں کے ٹکڑے کر کے انہیں کثیر التعداد ہندوستانی باشندے پان کے ساتھ کھاتے ہیں۔

جنوبی ہندوستان میں ٹالیپاٹ کف برگہ (Talipot palm) (Corypha Umbraculifera = کوریفا امبریکیولیفیرا) ایک ممیز و مخصوص چیز ہے' وہاں اس کے بڑے پنکھے نما پتے اور ان سے بھی بڑی منتہائی پھولداریاں' جن کا تذکرہ کیا جا چکا ہے' ہر جگہ جاذب توجہ ہیں۔ پتوں کے بڑے ٹکڑے کر کے ان سے چھتریوں کا کام لیا جاتا ہے۔ ان کے تنگ پتروں پر ہی وہ مقدس کتابیں لکھی گئی تھیں جو نسلاً بعد نسلٍ چلی آتی ہیں۔ ان پر دھات کے نوکدار قلم سے لکھ کر اس تحریر پر کوئلہ مَل دیا جاتا ہے' جس سے ایک مستقل' پائدار اور لازوال روشنائی ثبت ہو جاتی ہے۔ اور جزیرہ نمائے ملایا' سیلون' اور ہندوستان کے بعید جنوب میں چڑھنے والی بید (Calamus = کلامس) کے کف برگے پائے جاتے ہیں جن کو "رتنس" کہتے ہیں' اور یہ کسی قدر اہمیت رکھتے ہیں کیونکہ ان کے تنوں سے تجارتی بید حاصل ہوتے ہیں۔

rattans ہ

نپا فروٹی کنس (*Nipa fruticans*) کے پتوں سے جو سندربن اور
دوسرے ساحلی مقامات پر بکثرت پائے جاتے ہیں، بہترین کجن
(cadjans) بنتے ہیں ۔ یہ اور ہندوستانی کھجور *phoenix sylvestris*,
فینکس سلوسٹرس ہی وہ جنگلی کف برگے ہیں جو شاید ہندوستان کے
زہری منظر میں کوئی نمایاں کیفیت پیدا کر دیتے ہیں ۔

ف ۱۴ ارسیی (ARACEAE) (Aroideæ = ارائیڈی)

امتیازی خصائص:- بوٹیاں، چڑھنے والی جھاڑیاں،
وغیرہ، جن کی جڑیں اتفاقی ہوتی ہیں؛ اور پھول عموماً ایک بلیچی
میں (جو شہ برگ سے گھری ہوتی ہے)؛ ☿ یا یک جنسی
مع گرد گل یا بلا گرد گل ۔ زرریشے تمثیلی طور پر ۶؛ لیکن عموماً
کم، ان کے اکثر اوقات ملے ہوئے ۔ بیض خانہ میں ایک یا زیادہ
پھل سے پتے ہوتے ہیں ۔ پھل ایک بیری ہوتا ہے ۔

یہ ایک بڑا خاندان ہے، جس کے نمائندے مداری ملکوں میں
خوب ہوتے ہیں، اور ہندوستان میں کلوکیشیاز (Colocasias) اور
آلوکیشیاز (Alocasias) سب سے زیادہ مانوس ہیں جو گرم حصول میں
بطور یامس (yams) کے اگائے جاتے ہیں، اور بعض رنگنے والے پودے
اکثر نمائش کے لیے بھی اگائے جاتے ہیں ۔ بعض بوٹیاں ہیں، جن میں
بصلات یا جذور پائے جاتے ہیں، بعض چڑھنے والے پودے ہیں
جن کی ہوائی جڑیں ہوتی ہیں، اور ایک (*Pistia* = پسٹیا)
آبی پودا ہے ۔ چڑھنے والی بیلوں میں دو طرح کی ہوائی جڑیں ہوتی ہیں،
ایک نمونہ کی ہوائی جڑوں میں منفی شمس رخی (negative heliotropism)
پائی جاتی ہے، اور یہ اپنے سہارے سے خوب لپٹ جاتی ہیں، اور دوسرے

۱ ثمر برگ (جدید)

ٹبر کی جڑوں میں یا ارضی کششی (جاذبہ) کی نمایاں خاصیت پائی جاتی ہے، اور وہ زمین تک بڑھ کر غذا جذب کرتی ہیں۔



شکل ۲۱۲۔ اریسیما کی بیلچی

پھول عموماً بیلچیوں (شکل ۱۴۸) میں ہوتے ہیں جو ایک جگہ جمع ہو جاتی ہیں اور ایک بڑے شوخ رنگت سے گھری ہوئی ہوتی ہیں۔ یہ پھول یا یک جنسی مع گرد گل یا بلا گرد گل ہوتے ہیں۔ ان میں ۶ تمثیلی زرریشے ہوتے ہیں جن کی تعداد میں عموماً تخفیف ہو جاتی ہے، اور یہ آپس میں مل کر اکثر Synandrium بنا دیتے ہیں۔ پھل بیری ہوتا ہے۔

جذور یا بصلات میں بہت نشاستہ ہوتا ہے اور یہ بہت اچھی غذا ہیں۔ کلوکیشیا اینٹی کورم *(Colocasia antiquorum)* (کچالو)، اور الوکیشیا کی متعدد انواع اور بعض اوقات دوسرے بھی ہندوستان میں غذا کے طور پر استعمال کیے جاتے ہیں۔ پسٹیا اسٹراٹی آئیٹس *(Pistia stratioites)* تالابوں میں عام ہوتا ہے، اور متعدد ارائیڈز (Aroids) اوپر چڑھنے والے بھی ہوتے ہیں۔ اریسیما *(Arisæma)* (شکل ۲۱۲) ایک بڑی جنس ہے جس کی انواع تمام معتدل ہمالیہ، ویسٹرن گھاٹ اور نیلگری میں پائی جاتی ہیں۔ اریسیما والی شیانم *(A. Wallichianum)* کو سانپ بوٹی کہتے ہیں۔ اس جنس کے پودے یا تو نر یا مادہ ہوتے ہیں۔

۵۱۔ کامیلی نیسی (Commelinaceae)

امتیازی خصائص:- جوڑدار تنے والی بوٹیاں[1]-
پتے متبادل جو پوشش بناتے ہیں[2]- پھولداری ☿ منتظم عموماً
لپٹے پھولوں کے گچھا (cincinnus) کی۔ کاسہ اور اکلیلچہ ۳-
زرریشے ۳ + ۳ یعنی عموماً غائب ہوتے ہیں یا زرریشہ ثانی۔
بیض خانہ اعلیٰ جس میں ۳ ثمر برگ ہوتے ہیں جن کی
محوری مشیمیت ہوتی ہے پھل کیسہ ہوتا ہے بیجوں میں دروں تخم[3] موجود ہوتا

یہ مداری اور تحت المدارین ممالک کے پودوں کا ایک چھوٹا فصیلہ ہے
جس کے نمایندہ سے کوئی عام پودے ہیں۔ یہ عشبی جوڑدار تنوں والے
پودے ہوتے ہیں جن کے پتے متبادل ہو کر پوشش بناتے ہیں۔
ان کے پتوں کے پترے تنگ اور بعض اوقات تقریباً گھاس جیسے
ہوتے ہیں۔ پھولداری ایک خوب لپٹے ہوئے گچھے سے
نکلتی ہے اور حقیقۃً اس نمونہ کی گچھا ہوتی ہے جس کو بعض اوقات
بوراگائیڈ (boragoid) کہتے ہیں کیونکہ وہ فصیلۂ بوریجینیسی
(Boraginaceae) میں نہایت تشکیلی طور پر ظاہر ہوتی ہے جس سے
ہیلیوٹروپس (Heliotropes) اور سیبسٹنس (Sebestens) تعلق
رکھتے ہیں۔ یہ ایک اکثیا (Heliochcial) گچھا ہوتا ہے
جس میں ہر شاخ یکے بعد دیگرے متبادلاً پہلے اس وقت کے اصل محور کے
ایک جانب پر اور پھر دوسری جانب پر گرتی ہے اور یوں اسکا ڈنڈی کی حالت میں
ترمیم شکستہ ہو کر چھوٹے چھوٹے محور پیدا کر دیتی ہے۔
پھول ☿ اور منتظم، یا بعض زرریشوں کی نوبستگی یا چھانٹی کی
وجہ سے نہایت خفیف طور پر غیر منتظم اور عموماً نیلے رنگ کا ہوتا ہے متعدد
یک بیج پتوں کے برعکس ان کا کاسہ اور اکلیلچہ رنگ میں مختلف ہوتا ہے

[1] = Herb عشبہ [2] ناغیہ [3] یک تخم برگوں

اور اول الذکر سبز ہوتا ہے۔ ہر ایک میں تمثیلی طور پر تین پتے ہوتے ہیں۔ زرریشے تمثیلی طور پر ۶، دو گھیروں میں ہوتے ہیں، لیکن عموماً ان میں سے بعض غائب بھی ہوتے ہیں یا صرف زرریشمان ان کے نمایندے رہ جاتے ہیں۔ بیض خانہ ۳ ثمر برگوں پر مشتمل ہوتا ہے اور اس کے ۳ قطعے یا خانے ہوتے ہیں، جن میں سے ہر ایک میں چند سیدھے بیضدان ہوتے ہیں۔ پھل قطعہ دار تراش کا (loculicidal) یا ناشگفتہ کیسہ ہوتا ہے۔ بیجوں میں لحمی دروں تخم، اور بعض اوقات ایک غلافچہ (aril) ہوتا ہے۔

ہندوستان میں اس فصیلے کے خاص نمایندے چند عام پودے ہیں جو اجناس سیانوٹس (*Cyanotis*)، انیلیما (*Aneilema*)، اور کامیلینا (*Commelina*) کی جنسوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ کامیلینا بنگالینسس (*Commelina benghalensis*)، کامیلینا آبلیکوا (*C. obliqua*) اور اس جنس کی چند دوسری انواع سارے ہندوستان میں پائی جاتی ہیں۔ ان کے سادہ، کھلے ہوئے، خفیف سے غیر منتظم پھولوں پر بہت سے کیڑے آیا کرتے ہیں۔

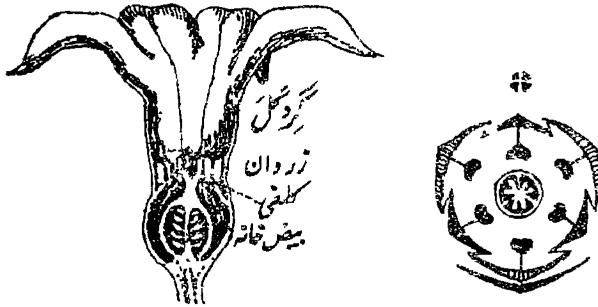
ایک اجنبی جنس ٹراڈسکینشیا (*Tradescantia*) میں جس کی بہت کاشت کی جاتی ہے، تمام چھ زرریشے کام کے (فعلی) ہوتے ہیں۔ رشتک (filaments) لمبے کثیر خلوی بالوں سے ڈھکے ہوئے ہوتے ہیں جن کے خلیے تخرمائیتی دوران کا مشاہدہ کرنے کے لیے پسندیدہ شئے ہیں (دیکھو صفحہ ۲۶۶)۔

۱۶ للی ئیسی (LILIACEÆ)

امتیازی خصائص:- گرداگل عموماً بتلاب نما۔ پھول زیرانگوٹی۔ ۶ زرریشے۔ تین قطعوں یا خانوں والا بیض خانہ۔

ا؎ رااستنگوں ۲؎ عریفہ بری ۳؎ سہ عریقی ۴؎ عریفے

یہ ایک بہت بڑا فصیلہ ہے، جس میں تقریباً ۲۰۰ جنسیں شامل ہیں۔ اس کے پودے اکثر و بیشتر بوٹیاں ہیں جو جڈور، بصلیات، مثلاً



شکل ۲۱۲ ـ گارڈن یا باغ کے ہیاسنتھ کا پھول اور زہری خاکہ

للی، پیاز اور ہیاسنتھ (شکل ۵۵) یا چڑعول (corms) کے ذریعہ دوامی زندگی بسر کرتی ہیں۔ چند جھاڑیاں یا درخت ہوتے ہیں، مثلاً ڈراسینا (Dracaena) اور یوکا (Yucca)، جن میں اکثر ثانوی بالیدگی نظر آتی ہے (صفحہ ۱۲۳)۔ بعض بصیلیوں (bulbils) مثلاً Lilium bulbiferum = للیئم بلبیفرام کے ذریعہ تولید یا نسل افزائی کرتے ہیں۔ بعض چڑھنے والے پودے ہوتے ہیں، مثلاً اسمیلیاکس (Smilax) (صفحہ ۱۹۹) اور گلوریئوزا سوپربا (Gloriosa superba) (کلہاری)۔ رسکس (Ruscus) (Butcher's Broom) اور ایسپریگس (Asparagus) میں برگ نما (phylloclades) ہوتے ہیں۔ متعدد انواع خشکی پودے ہوتے ہیں۔

پھولداری[1] عنقودی یا گچھیالی ہو سکتی ہے۔ چھتریے سرک جو

---

[1] جدید ترجمہ = فاغیہ

بہت سی انواع، مثلاً پیاز، میں پائے جاتے ہیں، گچھیا لے ہوتے ہیں۔ ٹیولیپ میں ایک مجرد منتہائی پھول ہوتا ہے۔ **پھول** (اشکال ۱۴۵ تا ۲۱۲) کبھی کبھی، عموماً خفنثی، تمثیلی طور پر سہ پارہ اور زیر انوثی ہوتے ہیں۔ **گرد گل** چھ حصوں پر مشتمل ہوتا ہے (جو دو گھیروں میں ہوتے ہیں) اور عموماً گل پتیا اور بعض اوقات کثیر برگہ ہوتا ہے (مثلاً ٹیولپ)۔ چھ زر ریشے دو گھیروں میں، زیر انوثی یا بر برگ ہوتے ہیں اور زردان عموماً درون رخی ہوتے ہیں۔ **مادگیس** سہ ثمر برگی اور مربوط ثمرا ہوتا ہے۔ بعض شاذ... اعلیٰ ہوتا ہے؛ بیضدان غیر محدود اور ... ہوتے ہیں۔ مشیمیت محوری ہوتی ہے۔ **پھل** قطعہ دار تراش یا فصل تراش کیسہ ہوتا ہے یا کبھی کبھی بیری (مثلاً اسپرایگس اور اسمیلیکس = Smilax)۔ تخم البیومینی ہوتا ہے۔

متعدد حالتوں میں پھول معلق ہوتے ہیں (اس طرح سے زیرہ محفوظ رہتا ہے اور پار زیرگی میں ترقی ہوتی ہے) لیکن کیسے انتصابی ہوتے ہیں اور ہوا بیجوں کو بتدریج اڑا دیتی ہے (مجمر میکانیت = censer-mechanism)۔

زیرگی۔ خود زیرگی اور پار زیرگی دونوں واقع ہوتی ہیں، اور بیشتر پھول لمبی زبان والے کیڑوں کے لیے توافق رکھتے ہیں۔ بیشتر حالتوں میں بیض خانہ کے خانوں کے درمیانی فاصلات میں کی غددی بافت سے شہد پیدا ہوتا ہے۔ للیم (Lilium) میں گرد گلی پتوں کے قاعدے پر شہد کا افراز ہوتا ہے۔ ٹیولپ (Tulip) اور لہسن میں شہد نہیں ہوتا؛ پھولوں پر کیڑے صرف زیرہ کے لیے آتے ہیں۔ ہرب پیرس (Herb Paris) کے

۱۔ متحد برگ ۲۔ سہ غرفی ۳۔ غرفہ بری

پھول کا دھندلا رنگ اور بدبو عفونت پسند مکھیوں کو راغب کرتی ہے۔

اِس فصیلہ کے زیادہ اہم ہندوستانی ارکان میں سے چند حسب ذیل ہیں:۔ جنس لائیم (کنول) کی مختلف انواع معتدل ہمالیہ میں۔ اسمیلیاکس (Smilax) جس میں پتے نما دورے اور جالدار رگبت والے پتے ہوتے ہیں، اس کی بعض انواع کی جڑوں سے سارساپریلا (sarsaparilla) (عُشبہ) حاصل ہوتا ہے۔ اسپرگس (Asparagus) جس کے تخفیف شدہ چھلکے نما پتوں کی بغلوں میں شاخیں ہوتے ہیں، جو خطی پتوں کے گچھیوں کی طرح دکھائی دیتے ہیں۔ گلوریوزا سوپربا (Gloriosa superba) (کلہاری) جو دور سے تابرگی نوکوں کے ذریعہ اوپر چڑھتا ہے۔ نوع الیئم (الیئم سیپا یعنے پیاز، الیئم سٹائیوم یعنے لہسن، دونوں کی کاشت کی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں متعدد انواع جو شمال مغربی ہمالیہ میں خود رو یا جنگلی ہیں)۔ نوع اسفوڈیلس (Asphodelus) میدانوں اور نیچی پہاڑیوں میں۔

فک اماریلیڈیسی (AMARYLLIDACEAE)

(امتیازی خصائص:۔ اکثر و بیشتر بوٹیاں ہوتی ہیں جن کی پیں للہ دمی ایک رنیجی پھولدار ندی (Scape) پرہوتی ہے اور ایک کنچہ (Spathe) کے ساتھ۔ پھول منتظم یا غیر منتظم۔ گل دگل، بتلاپ نما، بعض اوقات ایک اکلیل (corona) کے ساتھ، اور بالا فوقی۔ زرد ریشے ۶، بیض خانہ ادنیٰ، تین ثمر برگوں اور تین قطعوں یا خانوں والا۔ پھل عموماً ایک کیسہ۔

ہندوستان میں اس فصیلہ کا سب سے مانوس پودا گریٹ اگاوے (Agave) ہے، جس کی کئی انواع نیم جنگلی حالت میں ریل کی

شرکوں پر اور دوسری جگہ پائی جاتی ہیں۔ یہ نوع اور فی الحقیقت اس فیصلے کے بیشتر ارکان نمایاں طور پر خشکی پودوں کے خصائص ظاہر کرتے ہیں۔ اگاوے کے پتے موٹے اور لحمی ہوتے ہیں اور ان پر موم ہوتا ہے؛ دوسروں میں گٹھی دار یا بصلی پودا ہوتا ہے اور وہ خشک موسم میں ایک بلا پتے کی بصلیہ کی حالت میں رہتا ہے۔ بہت سی انواع میں



شکل ۲۱۳۔ ڈیفوڈل (نرگس کی قسم کا پھول) کے پھول کی انتصابی تراش

جذور ہوتے ہیں اور ان سے ہر سال ایک پتے دار ٹہنی نکلتی ہے۔

پھولداری گچھیالی ہوتی ہے لیکن اکثر اوقات پھول اس قدر پاس پاس نکل آتے ہیں کہ پھولداری سرک یا چھتریئے کی شکل کی ہوجاتی ہے مگر اس کا اصلی سرک یا چھتریا نہ ہونا اس طرح شناخت میں آجاتا ہے کہ پھولوں کے کھلنے کی ترتیب مرکز جو نہیں بلکہ مرکز گریز یا غیر منتظم ہوتی ہے۔ عموماً پھولداری ایک ڈنٹھلی پھل ڈنڈی (Scape) پر ہوتی ہے اور پودے کے قاعدے سے نکلتی اور ابتداءً ایک یا زیادہ پتوں کے شہ پترے میں ملفوف ہوتی ہے جو اس (پھولداری) کے محور پر

ھ فاغیہ

واقع ہوتے ہیں ۔

پھول ☿ ، منتظم یا کم وبیش یوغ شکل یعنی جُوا سا ہوتا ہے۔ اس کا گردگُل ۶ فلقوں کا اور تپلاب نما ہوتا ہے۔ نرگس اور [illegible] پھولوں کے اندرونی حصہ میں اکلیل ہوتا ہے، جو ایک اضافی نلی دار تپلاب نما بروں بالیدگی ہوتی ہے جس کے متعلق بعض اوقات خیال کیا جاتا ہے کہ وہ زرریشوں کی پتیوں کی بروں بالیدگیوں کے اشتراک [illegible] سے بنی ہوئی ہے۔ دروں رُخی زردان والے ۶ زرریشے ہوتے ہیں [illegible] جوڑ کے نیچے (۳) ثمربرگوں اور تین قطعوں یا خانوں والا [illegible] بیضہ دانی ہوتا ہے، جس کے ساتھ محوری مشیمے ہوتے ہیں جن میں کئی [illegible] بیضدان ہوتے ہیں۔ بیض دان پختہ ہوکر عموماً ایک کیسہ اور بعض اوقات بیری بن جاتا ہے۔

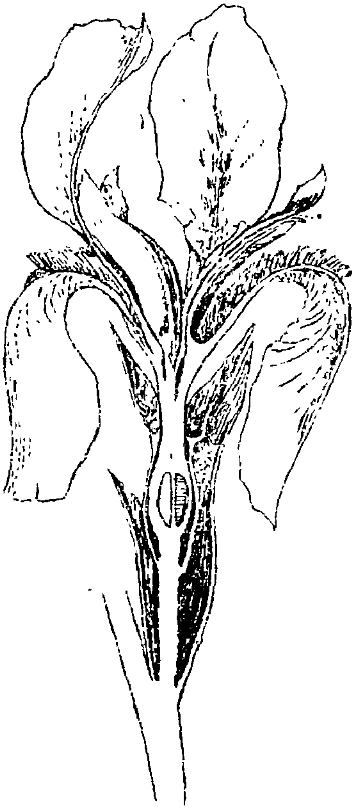
اِس خاندان کے عام ترین ارکان شاید چھوٹے زرد پھول [illegible] کرکیولیگوز (Curculigos) ہیں لیکن [illegible] اگاویز (Agaves) یا صدسالہ پودے (Century Plants) [illegible] اکثر ریل کی سڑک کے کناروں پر اور دوسرے مقامات پر پائے جاتے ہیں۔ ان کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہ پودا ٹیالیپاٹ کف برگ (Talipot Palm) کی طرح سالہا سال تک غذا کا ذخیرہ محفوظ رکھتا ہے، اور پھر [illegible] ذخیرہ کو پھولوں کی ایک ہی شگفتگی میں یکبارگی خرچ کر دیتا ہے جس میں ایک عظیم الجثہ منتہائی پھولداری[1] نمودار ہوتی ہے، جس کے پھول [illegible] کے بعد پودا مر جاتا ہے۔ چھوٹی چھوٹی بصیلیوں (bulbils) [illegible] چھوٹے چھوٹے بصیلوں (bulbs) کے ذریعہ سے کثیر المقدار [illegible] عمل میں آتی ہے، جو پھولداری کے متعدد پھولوں کے بجائے نمودار ہوکر موزوں زمین پر گرکر مناسب موسم میں زمین سے پھوٹ نکلتے ہیں۔

---

[1] فاغیہ [2] [illegible] غریفی

ف ۱۸ اِرِیڈیسی (IRIDACEÆ)

امتیازی خصائص: ۔ تبلاب نما گرداگل ۔ براَنُوثی پھول ۔ ۳ زردریشے ۔ ادنیٰ تین قسمتوں یا خانوں والا بیض خانہ ۔



شکل ۲۱۴ ۔ ایرس کے پھول کی انتصابی تراش ۔ بائیں جانب ایک بیرونی گرد گلی فلقہ ایک پوری تبلاب نما نے اور ایک اندرونی آدھا پھیلا گرد گلی فلقہ دکھلایا گیا ہے ۔ سیدھی جانب ایک بیرونی اگلا گرد گلی فلقہ اور ایک نئے (دونوں آدھے) دکھلائے گئے ہیں جن کے درمیان ایک زرریشہ ہے ۔ پشت پر ایک جانبی اندرونی گرد گلی فلقہ (تبلاب) ۔ برگہ اور برگیزے بھی دکھلائے گئے ہیں ۔

اِریڈیسی کے نمایندے خشک ممالک میں زیادہ پائے جاتے ہیں جہاں آفتاب خوب چمکتا ہو (جنوبی افریقہ وغیرہ)۔ کروکس (Crocus)، ایرس (Iris) اور فریسیا (Freesia) مانوس پودے ہیں۔ ان میں سے بیشتر جذوع (کروکس (صفحہ ۱۱۸ شکل ۵۳)) یا کاذب محوری جذور (ایرس کی متعدد انواع) کے ذریعہ قائم رہتے ہیں۔ پتے عموماً متراکب (equitant) اور ہم مجانبی (isobilateral) ہوتے ہیں (شکل ۱۰۱) مثلاً ایرس۔

پھولداریاں عموماً چھوٹی گچھیاں ہوتی ہیں جو مختلف طور پر مرتب ہوتی ہیں مثلاً ایرس میں پھول لینے والا محور ایک پھول میں ختم ہوتا ہے (جو پہلے کھلتا ہے) اور چھوٹی جانبی گچھیاں ہوتی ہیں جن میں سے ہر ایک شنہ تیرے میں لپٹی ہوئی ہوتی ہے۔

ف قواعی ۔ ٹ ہ عزیفی ۔ ٹ ہ زہرادی

پھول (شکل ۲۱۴) خنثیٰ، منتظم (آیرس اور کروکس) یا پوغ شکل بنتے ہوئے ہوتے (گلیڈیولس) اور برأنوثی ہوتے ہیں۔ گرد گل کے ۶ بلکے دو سلسلوں میں ہوتے ہیں اور وہ متحد برگ، بتلاب نما اور اعلیٰ ہوتا ہے۔
زرکوٹہ تین ہر برگ زردانوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ یہ بیرونی گھیرا بناتے ہیں۔ اندرونی گھیرا نمو بستگی کی وجہ سے حذف ہو جاتا ہے۔ زردانے ثمر برگوں اور بیرونی گرد گلی قلعقوں کے درمیان واقع ہوتے ہیں۔ زردان بیرونی رخی ہوتے ہیں اور نے کی بیرونی جانب پر واقع ہوتے ہیں۔
مادہ کوٹہ سہ ثمر برگی اور مربوط ثمرا ہوتا ہے اور بیضہ خانہ ادنیٰ اور تین قطعوں یا خانوں والا جس میں محوری رخ بیضہ دان ہوتے ہیں۔ مشیمیت محوری۔ نے نیچے کی طرف ملی ہوتی ہیں لیکن اوپر آزاد ہوتی ہیں، اور بعض دفعہ پھیل کر تین بڑے بتلاب نما فصوص بن جاتی ہیں (آیرس)۔ پھل غلافیہ بری کیسہ سرخم البیضی ہوتے ہیں۔

P (3+3) A 3+0 G (3) — : ثمری ضابطہ

کروکس میں بیضہ خانہ کی چوٹی پر ایک شہد دان ہوتا ہے (جو پہلے زیر زمین ہوتا ہے) جس سے شہد کا افراز ہوتا ہے اور وہ ایک لمبی باریک گرد گلی نلی کے منہ تک چڑھ آتا ہے۔ پھول نخروطی ہوتے ہیں اور ان کی زیرگی شہد کی مکھیوں یا تتلیوں کے ذریعہ سے عمل میں آتی ہے جو زردانوں سے پہلے کلغیوں کو چھوتی ہیں۔ جب بار زیرگی نہ ہو تو خود زیرگی واقع ہو سکتی ہے۔ آیرس میں (دیکھو شکل ۲۱۴) زردان اور زیرہ کی حفاظت بتلاب نما نے کے ذریعہ ہوتی ہے۔ کلغیاں تین باریک جھلیاں ہوتی ہیں، جو زردانوں کے عین اوپر نے کی بیرونی سطحوں پر نمویاب ہو جاتی ہیں۔ شہد کا افراز گرد گلی نلی کے قاعدی حصہ کی بافت سے ہوتا ہے۔ شہد کی مکھی پھول میں داخل ہوتے ہی پہلے کلغی کی بیرونی سطح سے ٹکراتی (صرف یہی سطح پزیرندہ ہوتی ہے) اور پھر

بروں رخی زرد دانوں کو چھوتی ہے۔ اس کی رہنمائی متعدد انواع میں
بالوں کی ان چوڑی پٹیوں سے ہوتی ہے (جن کو "ریش" یعنی
ڈاڑھی کہتے ہیں) جو گردگلی قلفوں پر نمویاب ہوتی ہیں۔
ہندوستانی ایریڈیسی شاید کشمیر میں بہترین دیکھے جاتے
ہیں، جہاں آیرس کی متعدد انواع پائی جاتی ہیں، جو جنگلی
حالت میں بھی ہوتی ہیں اور مکانوں کی چھتوں پر اور قبرستانوں
میں بھی اگائی جاتی ہیں۔ یہ اور زعفران (کراکس سٹائیوس)
جو بیشتر وادی میں اگائی جاتی ہے، کشمیر کے بعض حصوں کے
قدرتی منظر میں ایک مخصوص و نمایاں کیفیت پیدا کر دیتی ہیں۔

ف ۱۹ موزیسی (Musaceæ)

امتیازی خصائص:۔ عموماً بڑی بوٹیاں، جن کے
پتے بڑے بڑے اور بیضوی ہوتے ہیں اور غیر منتظم پھولوں
کی کھمیائیں یا عنقود ہوتے ہیں۔ گردگل ۳+۳ آزاد یا ملا ہوا۔
زرریشے ۳+۲ اور ایک زرریشمان۔ (۳) ثمر برگوں والا اور
۳ قطعوں یا خانوں والا ادنیٰ بیض خانہ۔ پھل بیری، کیسہ
یا واشگافہ۔

اگرچہ یہ ایک چھوٹا فصیلہ ہے، اس میں ایک اہم جنس مُسّا
(Musa) (کیلا یا موز) شامل ہے۔ اس جنس کے پودے عظیم الجثّہ
بوٹیاں[۵۱] ہیں، جو بادی النظر میں ایک دراز قامت تنہ جیسے معلوم ہوتے ہیں،
لیکن درحقیقت یہ پتوں کے قاعدے ہیں جو ایک دوسرے پر لپیٹے ہوئے
ہوتے ہیں۔ پتوں کے صفیحے یا پتر بڑے بڑے اور بیضوی ہوتے ہیں۔ ہر پتر
میں ایک موٹی میان رگ ہوتی ہے، جس سے جانبی متوازی رگیں نکل کر
پتے کی کور تک دوڑتی ہیں۔ تیز ہوا کے موسم میں پتا ان جانبی رگوں کے
درمیان نیچے تک پھٹ کر عملاً ایک پرہ دار پتے کے مساوی ہو جاتا ہے۔

۵۱ عشبات ـ سہ عُرفی

راوینیلا (*Ravenala*) میں جو اکثر آرائش کے لیے اگایا جاتا ہے ایک اصلی تنہ زمین سے اوپر ہوتا ہے۔

پھول گچھیالی یا عنقودی پھولداریوں میں مرتب ہوتے ہیں، جن کے ساتھ بڑے اور چمکیلے رنگ کے برگے ہوتے ہیں اور یہ پھول عموماً ☿ ہوتے ہیں۔ ان کے بتلاب نما گردگل میں دو گھیرے ہوتے ہیں جن میں سے ہر ایک میں تین تین پتے ہوتے ہیں، جو آزاد یا ملے ہوئے ہو سکتے ہیں۔ زرریشے پانچ اور زرریشمان ایک ہوتا ہے جو اندرونی گھیرے کے غائب رکن کا نمایندہ ہوتا ہے۔ بیض خانہ ادنیٰ، ۳ ثمر برگوں اور تین قطعوں[1] یا خانوں والا ہوتا ہے۔ ہر قطعے یا خانے میں ایک سے لے کر متعدد بیض دان ہوتے ہیں۔ بیض خانہ پختہ ہو کر بیری بنتا ہے [جیسے کہ موز (Banana) میں] یا کیسۂ باواشگاف پھل۔ کاشت کردہ موز میں عموماً بیج نہیں ہوتے، سوائے ایک قسم کے جس میں وہ اکثر سخت اور گول اجسام کے طور پر موز کے گودے میں پائے جاتے ہیں، لیکن باقی تمام فصیلہ میں بیج ہوتے ہیں، اور ساتھ ہی گودے دار گرد تخم (perisperm) یا بیض دان کی تخم جسمی بافت (nucellar tissue) کی بالیدگی ہوتی ہے۔

اس خاندان کی صرف ایک ہی اہم جنس مُسا (*musa*) ہے، جس میں بنانا (Banana) اور موز (کیلا) شامل ہیں۔ دوسری اجناس اسٹریلٹزیا (*Strelitzia*)، راوینیلا (*Ravenala*) اور ھیلیکونیا (*Heliconia*) ہیں جن کی اکثر کاشت کی جاتی ہے۔ اسٹریلٹزیا کی زیرگی پرندوں کے ذریعہ عمل میں آتی ہے۔

ف ۲۰ آرکیڈیسی (Orchidaceæ)

امتیازی خصائص:۔ بوٹیاں، عموماً برنباتی، جن میں ہوائی جڑیں اور اکثر کاذب بصلیاں ہوتی ہیں۔ پتے متبادل اور سادہ۔ پھولداری عنقودی، اکثر سمارہ، جس میں غیر منتظم،

[1] سہ غرفی

[5] نواغی

براکٹی، ۴ پھول ہوتے ہیں، جن کی بار بری کیڑوں کے ذریعہ عمل میں آنے کے لیے مختلف قسم کا توافق ہوتا ہے۔ گرد گل میں تین تین کے دو گھیرے ہوتے ہیں اور اوہ بتلا ب ۱ افراد الت غیر منتظم ہوتا ہے۔ ۱ یا ۲ زرریشے جونے سے مل کر ایک استوانہ بنا دیتے ہیں۔ بیض خانہ (۳) ثمر برگوں والا اور بیضدان ∞ ہوتے ہیں۔ پھل کیسہ، اور بیج چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں۔

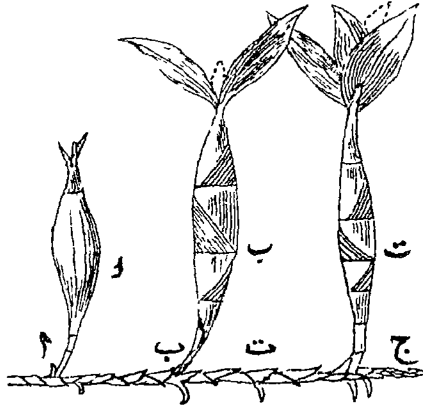
یہ ہندوستان کی نباتات میں سب سے بڑا فصیلہ ہے، جس کی تقریباً ۱۶۰۰ انواع ہیں، جو بیشتر پہاڑی مقامات پر پائی جاتی ہیں، خصوصاً ہمالیہ اور برما کے پہاڑوں میں۔ اُن کی زندگی کے مختلف حالات کے لحاظ سے اُن کے خصائص و ساخت بھی مختلف ہوتے ہیں۔ بعض خشکی کے (بَرّی) پودے ہوتے ہیں، بعض گند پودے۔ لیکن غالب تعداد برپودوں کی ہوتی ہے۔

پودا مختلف ساخت کا ہوتا ہے۔ بعض اوقات وہ یکپا (monopodium) ہوتا ہے اور اُس کا خاص محور برابر بڑھتا چلا جاتا ہے اور جانبی شاخوں پر پھول واقع ہوتے ہیں۔ بعض اوقات وہ ایک کاذب محور (Sympoduim) ہوتا ہے (شکل ۲۱۵)، جو متسلسل حصوں سے بنا ہوا ہوتا ہے، جن میں سے ہر ایک ابتداء میں اپنے سے ماسابق حصے پر ایک شاخ کی طرح نمو دار ہوتا لیکن محور کے خطِ مستقیم ہی کا رُخ اختیار کرتا ہے، اور وہ جو پہلے اصلی محور تھا ایک طرف ہٹ جاتا یا بالکل نولبستہ ہو جاتا ہے۔ کاذب محور پھلسرا[۱] (acranthous) ہو سکتا ہے، اور متسلسل حصے باری باری سے ایک پھولداری[۱] یا پھل بازو (pleuranthous) میں ختم ہو جاتے ہیں، جس میں پھول جانبی ٹہنیوں پر واقع ہوتے ہیں اور

[۱] ذو شبیہ

[۱] (۱) کاذب محور (۲) بل پایہ

عارضی اصلی محور محض ایک ایسی شاخ پیدا کرنے کے بعد جو خطِ مستقیم اختیار کریگی چھوٹا رہ کر ختم ہو جاتا ہے



شکل ۲۱۵ - آرکِڈ کے کاذب محور کا خاکہ
ا، ب، ت، ج، متسلسل سالوں کی ٹہنیاں، راسی حصّے ا، ب، ت نشان کیے گئے ہیں۔
ا، ا ڈیل کر ایک سال کا نمو ہے، اسی طرح ب، ب وغیرہ۔

مداریبی آرکِڈز کی تعداد کثیر نباتات کی ہوتی ہے، جو دوسرے پودوں پر چڑھے رہتے ہیں مگر اُن پر طفیلی زندگی نہیں بسر کرتے۔ چونکہ اُن کے بیج بے انتہا ہلکے ہوتے ہیں لہٰذا وہ ایسے مقامات پر باآسانی پہنچ سکتے ہیں اور وہ اپنے خشکی پودوں جیسے خصائص کی وجہ سے دوسرے پودوں پر اپنا قبضہ جمائے رکھتے ہیں۔ اُن میں سے بیشتر کاذب محور [illegible] رکھتے ہیں لیکن اس گروہ میں چند یکپایا آرکڈز (monopodial orchids) بھی شامل ہیں۔ آرکِڈز کے اِس گروہ کی دلچسپ ترین خصائص میں سے اِن کی جڑیں ہیں، جو دو یا زائد مختلف طرزوں کی ہوتی ہیں۔ سہارا دینے والے درخت سے یہ پودا ایسی لپٹنے والی جڑوں کے ذریعہ گرفت رکھتا ہے جو جاذبہ کی حساسیت نہیں رکھتیں مگر منفی شمس رُخی ہوتی ہیں اور روشنی کی طرف سے منہ موڑ کر سہارے کے تاریک گوشوں میں چلی جاتی ہیں۔ آرکِڈ کے جسم سے سہارے میں ایک درز پڑ جاتی ہے جس میں کوڑا کچرا گرتا رہتا ہے

اور اس میں یہ پودا اپنی جاذب جڑیں دوڑاتا ہے جو دوسری جڑوں کی عموماً شاخیں ہی ہوتی ہیں۔ یا آخر پودے کی حقیقی ہوائی جڑیں بھی ہوتی ہیں جو پودے سے ہاروں کی طرح نیچے لٹکتی ہیں جن کی وجہ سے پودے کا وہ خصوصی اور ممیز منظر پیدا ہوجاتا ہے جو ایسے بیشتر "ہوائی پودے" پیش کرتے ہیں۔ یہ جڑیں سطح پر سپیدی مائل ہوتی ہیں، اور یہ شکل اس وجہ سے ہوتی ہے کہ ان پر مردہ، سوراخدار سطحی خلیوں کی ایک تہ (نقابہ = *velamen*) ہوتی ہے، جو اسفنج کا کام دیتی ہے اور جو پانی ان پر سے بہتا ہے اسے جذب کرلیتی ہے۔ لیکن ان کی اندرونی بافتیں سبز ہوتی ہیں اور تمثّل (assimilation) کا کام انجام دیتی ہیں۔ خشک موسم میں متعدد یا بیشتر آرکڈز کے پتے جھڑ جاتے ہیں، اور یہ آرکڈز بارش کا موسم آنے تک **کاذب بصلیوں** یا پھولے ہوئے لحمی تنہ بصلوں کی حالت میں رہتے ہیں، جو ایک یا زیادہ بین گرہ سے بنتے ہیں لیکن اکثر وہ اسی زمانہ میں پھولتے ہیں۔ قاعدہ ہے کہ وہ ہر سال ایک کاذب بصلیہ بناتے ہیں، مگر عموماً کئی کاذب بصلیاں زندہ حالت میں ایک ہی پودے پر پہلو بہ پہلو دیکھی جاسکتی ہیں۔

بحری آرکڈز مداری ملکوں میں نسبتہً کم ہوتے ہیں اور قاعدہ ہے کہ ان میں کاذب محوری ساخت کی ایک جذر ہوتی ہے، جس کا سرا اوپر کو خمیدہ ہوکر سال رواں کی پھولنے والی اور پتوں والی ٹہنی پیدا کردیتا ہے، اور زیر زمینی بالیدگی ایک شاخ کے ذریعہ عمل میں آتی ہے۔ ان میں سے بیشتر آرکڈز شاید کاذب بصلیاں بناتے ہیں تاکہ ان کا وہ زمانہ جس میں پتے نہیں ہوتے سلامتی کے ساتھ بسر ہوجائے۔ لیکن بعضوں میں جڑ بصلے (شکل ۲۸۳) ہوتے ہیں۔ وہ آرکڈز جو گند پودے ہوتے ہیں، چند ہی ہیں اور ان کا تذکرہ پہلے کیا گیا ہے (صفحہ ۲۷۶)۔

پھولداری عنقودی ساخت کی ہوتی ہے اور شاید عموماً

ایک مسمارہ ہوتی ہے جو عُنقود کی طرح نظر آتی ہے، جس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ پھولوں کے لمبے اور پتلے بیض خانے ڈنڈیوں سے مشابہ ہوتے ہیں۔ بعض اُن آرکڈز میں جو برنبات ہوتے ہیں، مسمارہ اکثر بہت لمبا ہوتا ہے اور پودے سے لٹکتا رہتا ہے۔

پھُول (شکل ۲۱۶) بیشتر معمولی طرز کے طبعی فصیلوں سے بہت مختلف ہوتا ہے، اور بہت غیر منتظم ہوتا ہے۔ اس خاندان کے بیشتر ارکان ایک ذیلی فصیلے، مونانڈری (Monandrae)، سے متعلق ہیں، جن میں صرف ایک زر ریشہ ہوتا ہے لیکن سائپریپیڈیمس (Cypripediums)، جو بعض اوقات حفاظتی خانوں (شیشہ کے گھروں) میں اُگائے جاتے ہیں، اپاسٹاسیاس (Apostasias)، جو نیپال، آسام، سیلون، وغیرہ میں پائے جاتے ہیں، اور چند دوسرے ڈائی انڈری (Diandrae) سے متعلق ہیں، جس میں دو زر ریشے ہوتے ہیں۔ ہم اول الذکر پر پہلے غور کرینگے۔

گرد گل جو دو گھیروں میں ہوتا ہے بتلا سب نما اور برانُونی ہوتا ہے۔ اُس کا بیان اس وجہ سے پیچیدہ ہو جاتا ہے کہ بیشتر آرکڈز کا پھول پھر کر ۱۸۰° کا زاویہ بناتا، یا مستلقی[1] (resupinated) ہوتا ہے، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اعضاء جو نمو میں درحقیقت اگلے ہوتے ہیں، کھلے پھول میں پچھلے ہو جاتے ہیں۔ اس کا خیال رکھتے ہوئے، بیشتر انواع کے گرد گلی کا پتا، جو واقعی اگلا، لیکن حقیقتہً بہ لحاظ نمو پچھلا ہے، ایک لب بناتا ہے، جس کو شفتک (labellum) کہتے ہیں۔ یہ باقی دوسرے گرد گلی پتوں سے عموماً بہت بڑا ہوتا ہے۔ متعدد آرکڈز میں یہ مستلقی

---

[1] محفظ

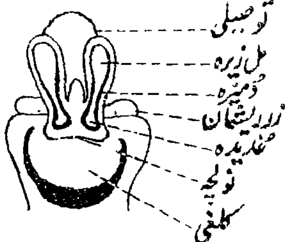


شکل ۲۱۶ ۔ اِپسیا اسپیشیوزا (Ipsea speciosa)
پھول، استوانہ، اور لب زیریں۔

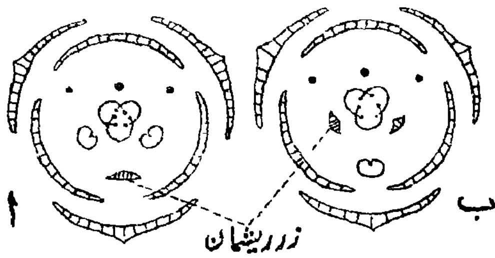
(resupination) نہیں ہوتا۔ شفتک (labellum) کی ساخت اکثر بہت پیچیدہ ہوتی ہے اور پھول کی زیرگی کی مکانیتوں کی پیچیدہ نوعیت سے مطابقت رکھتی ہے۔ گردگل کے دوسرے پانچوں پتے عموماً معمولی طبعی رنگ کے اور خاصی یکساں شکل کے ہوتے ہیں۔ شفتک کے سامنے پھول کے ضروری اعضاء ہوتے ہیں، جو ملی کردہ ساخت بناتے ہیں جس کو اُستوانہ (column) کہتے ہیں، جسے محور کی بڑھی ہوئی بالیدگی یا زردیشوں اور لٹے کا الحاق تصور کر سکتے ہیں۔

دونوں ذیلی فصیلوں کے اُستوانہ کی ساخت میں فرق ہوتا ہے۔ موناندری اقسام (شکل ۲۱۷) میں اُستوانہ کی چوٹی پر ایک زردان ہوتا ہے، جس کے پیچھے ایک کم و بیش باہر نکلی ہوئی چونچ ہوتی ہے جس کو نوکچہ (rostellum) کہتے ہیں، اور پھر اس کے پیچھے دو کلغیاں ہوتی ہیں جو عموماً کم و بیش متحد ہو کر ایک ہی ہو جاتی ہیں۔ مجرد زردان درحقیقت بیرونی گھیرے کے اگلے زردان کا قائم مقام ہے، اگر تھوڑی دیر کے لیے یہ فرض کر لیا جائے کہ یہ پھول ایک ایسے پھول سے ماخوذ ہے جس کے زردان دو گھیروں میں تھے، اور اب باقی پانچوں بالکل غائب ہیں، اگرچہ اُس آرکس (Orchis) میں جو برطانیہ میں بہت عام ہے اور جو خاکہ (شکل ۲۱۸، ب) میں دکھایا گیا ہے، بیرونی گھیرے کے باقی دو زردیشوں کے قائم مقام زردیشمان ہوتے ہیں۔ دوبارآور کلغیوں کا پچھلا جوڑا ہوتا ہے،

اور تیسری کا قائم مقام نولچہ (rostellum) ہے۔ اس کے خلاف ڈائی انڈری (Diandræ) میں استوانہ پر ایک سادہ کلغی ہوتی ہے جو تمام تینوں سے مل کر بنتی ہے اور دو زر دان ہوتے ہیں جو اندرونی گھیرے سے متعلق ہوتے ہیں، اور نولچہ (rostellum) نہیں ہوتا (شکل ۲۱۸ ا) عموماً ایک بڑا زرریشمان ہوتا ہے، جومونانڈری کے بارآور زرریشہ کا قائم مقام ہوتا ہے۔ تقریباً پورے خاندان میں ایک قطعہ یا خانے والا بیضہ دان ہوتا ہے جس میں تین جداری مشیمے ہوتے ہیں، لیکن اپاسٹیسیا (A postasia) میں بیض خانہ تین قطعوں یا خانوں والا ہوتا ہے۔



شکل ۲۱۷۔ آرکڈ کے پھول کا مرکزی حصہ۔ گرد گل کے فلقات نکال دئے گئے ہیں۔



شکل ۲۱۸۔ آرکڈیسی کے زہری خاکے۔
ا سائپری پیڈیم (Cypripedium)، ب، آرکس

زردان کی اندرونی ساخت میں اس وقت مزید پیچیدگیاں واقع ہوتی ہیں جبکہ زیرہ، جیساکہ عام طور پر ہوتا ہے دانوں کی شکل میں

ہونے کے بجائے، مخلوط ہو کر تودے بنا دے۔ ان ملے ہوئے زیرہ دانوں کو رل زیرے (pollinia) کہتے ہیں جو ۲ سے ۸ تک کی کسی جفت تعداد میں ہو سکتے ہیں۔ ان رل زیروں میں زیرہ دانے لچکدار تاگوں کے ذریعہ باہم بندھے ہوئے ہوتے ہیں، جو قاعدہ سے پرمتحد ہو کر ایک ڈوری بناتے ہیں جس کو ڈمیزہ (Caudicle) کہتے ہیں، جو پیچھے جا کر نولچہ (rostellum) میں دوڑتا ہے جہاں وہ عموماً ایک چیچپے قرص یا غدیدہ (glandula) سے مل جاتا ہے، جو شکستہ و ریختہ خلیوں سے بنتا ہے (شکل ۱۲۹ ت)۔

ہم نے یہاں ایسی سادہ ساخت بیان کی ہے، جو اکثر آرکڈز میں پائی جاتی ہے لیکن عموماً وہ اس سے زیادہ پیچیدہ ہوتی ہے۔ اکثر اوقات پذیرہندے کی چوٹی پر بردں بالیدگیاں ہوتی ہیں جو شفتک (labellum) اور دوسرے گردگلی پتوں کو ایک چانہ (chin) کے سرے تک لے جاتے ہیں، جس سے گردگل کے دوسرے پتے ایسے معلوم ہوتے ہیں کہ گویا وہ شفتک (labellum) ہی سے نکلے ہیں۔

پھل ایک کیسہ ہوتا ہے جس میں کثیر التعداد نہایت چھوٹے تخم ہوتے ہیں۔ پھول کی زیرہ گی عمل میں آنے تک پھندان نمو یاب نہیں ہوتے۔ بادی انتشار کے لیے بیجوں میں اچھا توافق ہوتا ہے اور وہ ہوا میں گرد و غبار کی طرح اڑتے پھرتے ہیں۔

زیرہ گی کی مکانیتوں کے لحاظ سے پودوں کے کسی فصیلہ نے اتنی زیادہ دلچسپی نہیں پیدا کی جتنی کہ آرکڈز نے، کیونکہ یہ مکانیتیں نہایت غیر معمولی تنوع اور پیچیدگیوں کی ہوتی ہیں۔ اس موضوع پر ایک مستند تصنیف جو ہمیشہ نہایت دلچسپی کے ساتھ پڑھی جا سکتی ہے "آرکڈز کی بارودری" (Fertilisation of Orchids) مصنفہ ڈاروِن ہے۔ چونکہ بیشتر ہندوستانی قسموں کا اس لحاظ سے امتحان نہیں کیا گیا ہے لہذا محض چند عام خصائص بیان کیے جا سکتے ہیں۔ چونکہ عام مقصد فی الجملہ یہی ہے کہ پورا مل زیرا علٰحدہ ہو کر دوسرے پھول کی کلغی پر منتقل کیا جائے لہذا مختلف مکانیتیں

اسی مقصد کے حصول کے لیے وضع کی گئی ہیں۔ کیڑا پھول کے اندر داخل ہوتے ہی عموماً نولچہ (rostellum) کو نیچے دباتا ہے اور چپچپے قرص سے تماس میں آتا ہے جو اُس میں ملفوف ہوتا ہے اور جو ہوا لگنے سے سخت ہو کر زِل زیروں کو کیڑے سے خوب چپکا دیتا ہے۔ یہ سب اچھی طرح عمل میں آنے دینے کے لیے ضروری ہے کہ کیڑا پھول کے اندر کچھ عرصہ کے لیے ٹھہرایا جائے۔ یہ مقصد اس طرح حاصل ہوتا ہے کہ وہاں آزاد شہد نہیں ہوتا، بلکہ کیڑے کو شہد حاصل کرنے کے لیے مہمیز کی بافت یا پھول کے قاعدے کے کسی دوسرے حصہ میں سوراخ کرنا پڑتا ہے۔ اس کے بعد جب کیڑا اس پھول سے واپس جاتا ہے تو زِل زیرے اُس کے سر سے چپکے رہتے ہیں جنہیں وہ دوسرے پھول میں داخل ہونے کے بعد اُس کی کلغی سے چپکا دیتا ہے۔ بعض اوقات زِل زیروں میں پیچیدگی کے بعد ایسی حرکات واقع ہوتی ہیں جن سے وہ موزوں محل تک پہنچ جاتے ہیں۔

ہندوستان کی نباتات میں آرکڈز کثیر التعداد ہیں، لیکن اُن میں سے بیشتر پہاڑیوں تک ہی محدود رہتے ہیں۔ لیکن زیوکزائن سلکیٹا (*Zeuxine sulcata*) میدانوں میں ہر جگہ پایا جاتا ہے۔ شمالی جنوبی ہمالیہ کے آرکڈز میں یہ خاص بات ہے کہ وہ اکثر و بیشتر ارضی ہوتے ہیں، اور مشرقی ہمالیہ میں برنبات کی انواع کا غلبہ ہوتا ہے سیلوگائن (*Coelogyne*)، وانڈا (*Vanda*)، ڈنڈروبیم (*Dendrobium*) اور ہابینیریا (*Habenaria*) کی متعدد انواع پائی جاتی ہیں۔ آخر الذکر جنس کی بعض انواع میں کئی انچ لمبے مہمیز ہوتے ہیں۔ اسپیرانتھیس (*Spiranthes* "کوڈ کاکل خاتون" the Lady's Tresses) کا نام اس وجہ سے دیا گیا ہے کہ اُس کی پھول لانے والی ٹہنی مرغولہ کی شکل میں پیچاں ہوتی ہے، نیوٹیا (*Neottia*) (آشیانہ نما آرکڈ) سائپری پیڈیم (*Cypripedium*)

(the Lady's Slipper Orchid) جس کے جنسی نام سے شفتک (labellum) کی شکل ظاہر ہوتی ہے۔ اور سیٹائیریم (Satyrium) جس میں دو مہمیز ہوتے ہیں، یہ سب ہمالیہ کے آرکڈز میں سے سب سے زیادہ دلچسپ ہیں۔ ونیلا پلینی فولیا (Vanilla planifolia) ہی صرف ایک معاشی اہمیت والا آرکڈ ہے، جس کی پھلیوں کو احتیاط کے ساتھ جمع کر کے خشک کرلیتے ہیں جو تجارتی ونیلا ہیں۔ لیکن اس خاندان کے متعدد ارکان ایسے ہیں جو اپنے خوبصورت پھولوں کی وجہ سے مقبول ہیں اور جن کی اسی وجہ سے عام طور پر کاشت کی جاتی ہے۔



اغلاط نامہ

مبادی نباتیات

(جلد اوّل)

حصۂ اول و دویم

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۲۲	ے	سے	۴۱	۲۲	بعص	بعض
۳	۲۴	پودا	پودے	۴۵	۱۵	بُن	بن
۴	۵	Vasculur	Vascular	۴۶	۱۴	یل	تیل
۸	۹	نخرمایہ	نخز مایہ	۴۹	شکل ۳۱	برآدسہ	برآدمہ
〃	شکل ۱	دخلوی دیوار	خلوی دیوار	۴۹ و ۶۰	فٹ نوٹ	شیر بردار حامل لبن	شیر بردار۔ حامل لبن
۱۲	۱۵	دتی	دہنی	۵۷	۳	مقسی	مقسمی
۲۶	۲۳	یر	پر	۵۹	۱۱	دیوا	دیوار
۳۹	۳	تتنے	تنتے	۶۰	۱۹	بچوں	بیچوں
〃	۱۴	) قوتن	= قوتن	۶۴	۲۲	تغدیہ	تغذیہ
۴۰	۱	)= خشب	= خشب	۶۶	۱۰	غ (Prosenchyma)	ص (Prosenchyma)
〃	۲۴	تخشب	(تخشب				

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۹	۱۴	نموںہ	نمونہ	۱۱۱	پیشانی	تبہ	نتنہ
۷۲	۸	لین	لبن	۱۲۱	۱۱	بصلیاب	بصلیات
〃	۱۵	دعاء	وعاء	۱۲۶	۷	افتیاز	امتیاز
〃	〃	ہے	سے	۱۲۸	۲۳	دعائیں	وعائیں
〃	۲۴	طلعوں	خلیوں	۱۳۱	۲۲	جائیگی	جائینگی
۷۴	۹	اِقرازی	اِفرازی	۱۳۵	۲۴	ieaf trace	leaf trace
۷۵	۲۵	پیشتر	ـ بیشتر	۱۳۶	۱۹	کرد	گرد
۷۸	۶	لہریا	لہریہ	۱۳۷	۳	برآدمی	برآدمی
۸۰	۴	اَبی	آبی	۱۳۸	۱۹	دبارت	دبازت
۸۱	۵	یالون	بالوں	۱۴۱	۱۰	دھکیل	ڈھکیل
〃	شکل	شکل ۲۴	شکل ۳۴	〃	شکل ۶۶	ادتی کران	اورلیتی گرن
۸۳	۱۷	۶،	۶۱،	〃	شکل کے نیچے سطر ۲	(مثلاً الیڈ)	(مثلاً ایلڈر)
۸۷	۸	لحمی	لحمی	۱۴۴	۵	رشوں	ریشوں
۹۲	۱۲	زیربیج بیتیے	بربیج پتیے	۱۴۵	۱۰ و ۱۷	برآدمہ	برآدمہ
۹۵-۱۰۱	۱۵-۲۳	بجوا	بجوے	۱۴۷	۲۴	ہوئے	ہوتے
۹۸	۲	نکلنے	نکلنے	۱۴۹	۶	غ Strenghtening	
〃	〃	زمنی	زمینی			ص Strengthening	
۹۹	۲	اَبج	اُتج	۱۵۴	پیشانی	باب	بابٌ
۱۰۲	۹	غ Unbelliferæ		〃	۲	محور	محور
		ص Umbelliferæ		۱۶۰	فٹ نوٹ سطر ۱	برزائدوں	برزائدوں
۱۰۴	۶	نہیں	ہیں	۱۶۱ تا ۱۶۸	پیشانی	(حصہ اول)	(حصہ دوم)
۱۰۸	۲۲	ہوسکا	ہوسکتا	۱۶۱	شکل ۶۲	بجو ئے	بجوے
۱۱۰	فٹ نوٹ	Braneliing	Branching	۱۶۲	شکل میں	سیان تہ	میان تہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۶۳	۳	بالیدگی ائل	بالیدگی مائل
″	″	غ (Centripetal)	ص (Centripetal)[لہ]
۱۶۷	۱۷	آغاژی	آغازی
″	″	کہا	کہا
۱۷۲	شکل کے نیچے	آغاری	آغازی
۱۷۴	۶	۱۶	و ۱۶
″	۱۲	غ (transition)	ص (transition)[لہ]
″	۱۹	وطائی	وعائی
۱۷۸	۱	۲	و ۲
۱۷۹	۶	جدروں	جذروں
۱۸۰	پیشانی	(اول)	(دوم)
۱۸۳	۳	نموباب	نمویاب
۱۸۵	۲۱	درمیان پسلی	میان پسلی
۱۸۶	۸	رگستت	رگیتت
۱۸۹	۲	صوبری	صنوبری
۱۹۲	۹	سبان	میان
۱۹۳	۳		runcinate
۱۹۵	فٹ نوٹ		Biternate
۱۹۶	″	عُشبی	عُشبی[لہ]
۱۹۷	۹	(involute)	(involute)
۱۹۸	فٹ نوٹ	عُشبلج	عشائج
۲۰۰	۱۳	غ (endoderrnis)	ص (endodermis)
۲۰۳	۲۱	غ (Chloroplasts)	ص (Chloroplasts)[لہ]
۲۰۴	۴	حصہ کی	حصہ V کی
″	۱۱	غ (intercalary)	ص (intercalary)[لہ]
۲۰۵	۱۵	غ (absciss-layer)	ص (absciss-layer)[لہ]
۲۰۸	پیشانی	وعاء تخم کا پتا	تغذیہ اور بالیدگی
۲۰۹	۹	کی تجزیہ	کا تجزیہ
″	۱۰	ثقل	ثفل
″	″	تحلیل	تحلیل
۲۱۰	فٹ نوٹ[۲]	لہ "آب کاشت"	۲ "آب کاشت"
۲۱۴	۱۹	زرخیر	زرخیز
۲۱۵	فٹ نوٹ[۱]	فوت	فوف -
۲۱۹	۱۲		diffusion
۲۲۴	۶	اخراج	اخراج
۲۲۵	۲۲	گرز	گزر
۲۳۶	۱۲	ترکی	ترکیبی
۲۴۲	۲۴	کلوروفل -	کلوروفل - ل
″	۲۵	زرد سبز	زرد سبز
۲۴۶	۱۴	الکوہل	الکحل

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۴۷	۲۱	آگزلیٹ	آگزیلیٹ	۲۸۳	۲	Pinguicula	Pinguicula
۲۵۵	۵	شعاعیٔ	شعاعی	۲۸۷	۷	غددوی	غُدودی
۲۵۷	پیشانی	اول)	دوم)	۲۹۲	۲۰	شبک	شک
″	شکل کے نیچے سطر ۲	لے	لی	۲۹۳	۶	یتوں	پتوں
۲۵۹	۲۲	ظرف	ظروف	۲۹۶	۹	پُودااُاگ	پودا اُگ
۲۶۰	۵	تدخیر	تذخیر	۳۰۰	۲۵	وشنیس	وینس
۲۶۷	۷	شرائطہ	شرائط	۳۰۱	۲۴	لوک	نوک
۲۶۹	۸	بیج	بیج	۳۰۵	۲	ہیچ	مہیج
۲۷۳	۵	رگولں	رگوں	۳۰۷	۲۲	ماک ویڈ	ہاک ویڈ
۲۷۵	۱۹	بافنوں	بافتوں	″	۲۴	یودوں	پودوں
۲۷۶	شکل میں	رروس ریشہ	رس ریشہ	۳۰۸	۲	ایوی	ایوی (Ivy)
″	″	خشبہ	خُشبہ	۳۰۹	۱۰	گروتک	گرہ تک
″	″	مصے	ممصے	۳۱۰	۲۴	سَریاں	سَربان
″	″	میزبان کاخشبہ	میزبان کا خشبہ	۳۱۱	۲۰	چنانخہ	چنانچہ
″	شکل کے نیچے سطر ۲	مصہ	ممصہ	۳۱۳	۱۵	بزکیپ	بڑکیپ
۲۷۸	۱۸	اپیی یوگم	اپی پوگم	۳۱۵	شکل کے نیچے سطر ۳	ڈنڈاں	ڈنڈیاں
۲۸۰	۷ و ۵	بناتی	نباتی	″	۱۸	وغیرہٗ	وغیرہ
″	۱۹	جڑنال	جڑبال	۳۱۷	۵	کردگل	گردگل
″	فٹ نوٹ	فطری تاگے	فُطری تاگے	۳۱۸	فٹ نوٹ		(Diclinous)
۲۸۱	۲	لگمینوزی	لگیومینوزی	″	″	دوفرشہ یا	دوفرشہ یا
″	۱۸	تلمیاں	تلیاں	۳۱۹	۱۴ و ۱۵	اکماے	اکمامے
۲۸۲ و ۳۰۵	۷-۱۱ و ۱۴	تبنیت	تنبیت	۳۲۰	۶	اکماءوں	اکماموں
۲۸۲	۱۷	نطر حڑ	فُطر جڑ	۳۲۱	۱۳	ہمشہ	ہمیشہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۲۵	۲۲	مبیض	مبیّض
۳۳۰	۶	اُنوثی	اُنُوثی
۳۳۱	۸	روبی	دولبی
"	شکل کے نیچے سطر ۱	پر مسرور	پرھروز
۳۳۲	۲۰	تصُّف	تصیّف
۳۳۴	۱	جس میں پانچ پتے	پانچ پتے
۳۳۶	۱	اورچند	چند
"	۱۱	ہیں	ہیں،
۳۳۷	۸	besifixed	basifixed
۳۳۹	شکل ۱۲۹ کے نیچے سطر ۲	(صفحہ)	(صفحہ $\frac{۴۸۱}{۴۸۲}$)
۳۶۱	۱	لائیمٹی	لائینیٹی
۳۶۳	۶	گمبیے	گمچھے
۳۷۰ و ۳۷۱	۲۲ و ۵	روبنیسی	روبنیسی
۳۷۲	۱۰	امبلیی	امبیلی
۳۷۴	۹	Larkshur	Larkspur
۳۷۶	۲۵	مہمیندی	ہمیزی
۳۷۸	۱۲	زردالی	زردانی
"	فٹ نوٹ	توصیلی	توصیلی
۳۸۰	۱۳	بویضات	بویضات
۳۸۳	۱	بناتی	نباتی
۳۸۸	۱۴	غائب	غائب
"	"	تخمی	تخمی
۳۹۱	فٹ نوٹ	نزشہ	عرشہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۹۲	۱۶	کھنگے	کھنگے
۳۹۳	۱	بھلوں	پھلوں
۳۹۴	۸	سیپاری	سپیاری
۳۹۷	۲۴	مشمے	مشیمے
۳۹۸	شکل میں	راشش	تراشش
۳۹۹	پیشانی	باب ۱۱	باب ۱۲
"	شکل میں	ا	×
۴۰۱	فٹ نوٹ	ثمر برگوں	لے ثمر برگوں
$\frac{۴۰۳}{۴۰۴}$	فٹ نوٹ	"زہشہ"	"عرشہ"
۴۰۶	"	"تخزدنہ"	"مخروطہ"
۴۰۹	۱۳	(ملاحظہ ہوں صفحے)	(ملاحظہ ہوں صفحے $\frac{۴۰۳}{۴۰۶}$)
۴۱۶	۲۲	بند ۲	بند ۱
"	فٹ نوٹ	ترمتہ	ترجمہ
۴۱۷	فٹ نوٹ	غ جدید ترجمہ = نبلاب ص Petal کا جدید ترجمہ = نبلاب	}
۴۱۹	۱۵	(صفحہ ۵۰۰)	(صفحہ ۵۰۰)
۴۲۳	۲۰	ہے۔ پھل	۔ پھل
۴۲۴	۳	ہُربریات	ہُربریات
"	۱۲	شمارے	ثمارے
۴۲۶	شکل کے نیچے سطر ۳	شمارے	ثمارے
۴۲۷	شکل میں	ہر ریزیہ	ہرریزیہ
۴۲۸	۲	بقلوں	بغلوں
"	شکل کے نیچے سطر ۳	= برگیرے)	= برگیزے)

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۲۸	فٹ نوٹ[۱]		Peduncle[۱]
"	" [۱]		[۱] بیضدان
۴۳۱ / ۴۳۲	۲۳ و ۲۴	یکجنسے	یک جنسے = یکجنسے
۴۳۱	۹	(صفحہ)	(صفحہ ۶۰۶)
"	۱۲	دلچسی	دلچسپی
"	۱۴	threads	threads
۴۴۰	۲	پرسیکوریا	پرسیکیریا
۴۴۳	۲۳	Atriptex	Atriplex
۴۴۴	۲	سالیکوزنیا	سالیکورنیا
۴۵۹	۱۷	پنکھڑیاں	پنکھڑیاں

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۶۱	۱۸	پارہ	پارہ[۱]
"	فٹ نوٹ		[۱] جُزہ
۴۸۳	۱۶	لپیتے	پنتیے
۴۹۲	۷		Judas' bag
		غ	
۵۰۰	فٹ نوٹ	ص	Zygomorphic
۵۲۷	فٹ نوٹ	* عریفی	* غُریفی
۵۵۴	۶	کھرول	گھیرول
۵۶۹	۲۲	کول	کو
۰	۰	۰	۰